سُنن نسائی شریف مترجم
تالیف
امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی
جلد اوّل
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

سُنن نِسائی شریف مترجم

مَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَھُوْا

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد اوّل

تالیف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبد الرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار ۰ لاہور ۰ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ـــــــ سُنن نِسائی شریف مترجم

تالیف: ـــــــ امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ـــــــ مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: ـــــــ حافظ محبوب احمد خان / مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ـــــــ خالد مقبول

مطبع: ـــــــ لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

اللہ عزوجل نے امت محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیۃ کو جو مبارک دین عطا فرمایا ہے اس کا منبع وماخذ اوراس کی اساس و بنیاد دو چیزیں ہیں ایک قرآن اور دوسری حدیث: کما ورد فی الحدیث ((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب اللّٰه و سنة رسوله)) میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک انہیں مضبوط تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور وہ دو چیزیں ہیں کتاب اللہ اور سنت رسول اور یہ دونوں چیزیں آپس میں مضبوط تعلق رکھتی ہیں بایں معنی کہ قرآن متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے یا قرآن اجمال ہے اور حدیث اس کی تفصیل ہے۔ پھران میں قرآن کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے: کما قال فی کلامه المجید: ﴿انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون﴾ ''ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''۔ جبکہ حدیث کی حفاظت وصیانت اوراس کی بیش از بیش کا فریضہ باحسن وجوہ سرانجام دیتے چلے آئے ہیں۔

زیرنظر تالیف سنن نسائی شریف (جو امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ کی بہترین کاوشوں کا ثمرہ ہے) بھی اس خدمت حدیث کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے ذخیرہ کو بہت خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع ہوا اوراس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد بھی اس سلسلہ میں مددگار ثابت ہوئی جس کی وجہ سے ناشران حضرات نے اس سلسلۂ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بعینہٖ نقل کرلیا گیا اوران کے معیار کو مزید سے مزید تر بہتر انداز میں شائع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ مکتبۃ العلم' لاہور (جو عرصہ دراز سے علومِ دینیہ کی اشاعت وترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اوراس کمی کے ازالہ کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی حفظہ اللہ (استاذ دارالعلوم' دیوبند) سے درخواست کی کہ سنن نسائی شریف کا ایسا ترجمہ کردیجئے جو دورِ حاضر کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو اوراحناف کا نقطہ نظر بھی انتہائی احسن طریقے سے پیش کرتا ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو خلعت قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفاہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی

کیا۔ہم (اربابِ مکتبۃ العلم لاہور) نے سنن نسائی شریف کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔

① پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے ازسرنو ترجمہ کروایا گیا۔
② پرانے نسخوں میں جو کابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔
③ جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔
④ کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔
⑤ کمپیوٹرائزڈ کتابت کروانے سے قبل نامور عالم دین (مولانا' جامی حفظہ اللہ) سے نظر ثانی کروائی گئی تا کہ اگر کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کا ازالہ کیا جا سکے۔
⑥ پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔
⑦ کتابت کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مرحلے میں معیار پہ بالکل کمپرومائز (Compromise) نہیں کیا گیا۔

بندہ پُرحقیر احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا ترجمہ شائع کرنے پر اللہ عزوجل کا شکر گزار ہے اور اپنی اِس بے بضاعتی کا بھی کما حقہ اعتراف ہے کہ اگر مجھے میرے والدین کی پُرخلوص دُعائیں اور قدم قدم پر راہنمائی میسر نہ آئے تو شاید احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا شائع کرنا ممکن نہ ہو۔

اِس لیے جہاں اِس کتاب کے مطالعہ کے بعد ناشر اور دیگر معاونین کے لیے دُعا کی درخواست ہے وہاں میرے والد محترم حفظہ اللہ کی صحت و عافیت کی اور میری والدہ مرحومہ (اللہ عزّوجل ان کو جنت الفردوس میں بلندیٔ درجات سے نوازے) کیلئے بھی دعا کی استدعاءِ خاص ہے۔

طالب دُعا: خالد مقبول

تذکرہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ

ولدیت اور نام و نسب

امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلۂ نسب اِس طرح ہے: نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی الخراسانی' ابوعبدالرحمٰن کنیت ہے' لقب حافظ الحدیث ہے۔ سن ولادت ۲۱۴ھ (اور کچھ کی رائے میں ۲۱۵ھ) مذکور ہے۔ امام رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت نسا شہر میں ہوئی' اِسی وجہ سے نسائی مشہور ہیں۔

زبردست قوتِ حافظہ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ عزوجل نے غیر معمولی قوتِ حافظہ سے مالا مال کیا تھا۔ حضرت امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ میں سے حدیث کا زیادہ حافظ کون ہے؟ تو فرمایا: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ۔

اساتذہ اور اشتیاق طلبِ حدیث

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے طلب حدیث کے لیے حجاز' عراق' شام' مصر وغیرہ کا سفر کیا اور اپنے دَور کے مشائخ عظام سے استفادہ فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس کی عمر ہی سے تحصیل علم کے لیے دُور دراز علاقوں کا سفر کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے نامور اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے امام بخاری' امام ابوداؤد' امام احمد' امام قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ معروف ہیں۔

اِس کے علاوہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے آپ کے اساتذہ کا سلسلہ سراج الائمہ' امامِ اعظم' سرتاج الاولیاء ابوحنیفہ بن نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جا ملتا ہے' جس کا تذکرہ یہاں باعثِ طوالت ہوگا۔

تصانیف

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدہ و ریاضت اور زہد و ورع کے ساتھ ساتھ جہاد ایسی مصروفیات کے باوجود متعدد کتب تصنیف کیں' جن کا اجمالی ذکر یوں ہے: السنن الکبریٰ' المجتبیٰ' خصائص علیؓ' مسند علیؓ' مسند مالکؒ' کتاب التمیز' کتاب المدلسین'

کتاب الضعفاء' کتاب الاخوۃ' مسند منصور'مسیخۃ النسائیر'اسماء الرواۃ' مناسک حج۔

اہمیت وخصوصیت ''سنن نسائی''

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ذخیرۂ احادیث میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اِس سے قبل ایسی کتاب موجود نہ تھی۔
علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض علماء سنن نسائی کوروایت ودرایت کے اعتبار سے صحیح بخاری سے افضل گردانتے ہیں۔
ابن رشید تحریر کرتے ہیں: جس قدر کتب حدیث سنن کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں' ان میں سے سنن نسائی صفات کے اعتبار سے جامع تر تصنیف ہے کیونکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے انداز کو مجتمع کر دیا ہے۔

وفات حسرتِ آیات

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرتِ آیات کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت امام رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر حضرات اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل ومناقب تحریر فرما کر فارغ ہو گئے تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا کہ میں یہ فضائل ومناقب (دمشق کی جامع مسجد میں) پڑھ کر سناؤں تا کہ لوگ فضائل اہلِ بیت سے واقف ہوں۔ چنانچہ ابھی اپنی تحریر کا کچھ حصہ ہی پڑھا تھا کہ مجمع میں سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ تحریر فرمایا ہے؟ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا: وہ اگر برابر ہی چھوٹ جائیں جب بھی غنیمت ہے۔ (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی ضرورت نہیں)۔ یہ بات سنتے ہی لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شیعہ' شیعہ کہہ کر مارنا شروع کر دیا اور اِس قدر مارا کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگ اُن کو گھر لے آئے' جب ہوش آیا تو فرمایا: مجھ کو تم لوگ مکہ مکرمہ پہنچا دو چنانچہ مکہ معظمہ پہنچا دیا گیا اور وہیں بامام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان تدفین ہوئی۔ سنہ وفات ماہِ صفر ۳۰۳ھ ہے۔

بہرحال امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عظیم تصنیف آج عالم اسلام کی ہر ایک دینی درسگاہ میں دورۂ حدیث میں داخل شامل نصاب ہے اور اپنی انفرادی اور امتیازی خصوصیت اور طرزِ نگارش کے اعتبار سے بلاشبہ بخاری ومسلم کی طرح اہمیت سے پڑھائی جانے کے درجہ میں ہے۔

اگر قارئین امام موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے مزید حالات جاننے کے مشتاق ہوں تو ''بستان المحدثین' نزہۃ الخواطر' مبادیاتِ حدیث' کشف الظنون'' وغیرہ کتب کا مطالعہ بے حد نافع رہے گا۔

سنن نسائی شریف جلد ﴿۱﴾

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرُّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ النَّسَائِيُّ رَحْمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

شیخ امام خدارسیدہ عالم امام ومقتداء حافظ حجۃ اللہ ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی (رحمۃ اللہ علیہ) اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

(۱)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

پاکی کا بیان

طہارت سے کتاب شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طہارت کو اسلامی تعلیمات میں "الطھور نصف الایمان" کی حیثیت حاصل ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تَنَظَّفُوْا فَاِنَّ الْاِسْلَامَ نَظِيْفٌ "نظافت اختیار کرو کیونکہ اسلام نظافت والا دین ہے" (ابن حبان) اور "نظافت ایمان کی داعی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے کر جائے گا"۔ اہل عرب دیہات اور صحرا میں رہتے تھے جس کے زیراثر اکثر لوگ صفائی اور زیبائش کے معاملہ میں بے اعتنائی برتتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس طرح تربیت کی کہ وہ ترقی کر کے متمدن قوم بن گئے اور انہوں نے طہارت و پاکیزگی کی تعلیم کو زندگی کے تمام شعبوں میں اپنا لیا۔ اس لئے اکثر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کا آغاز طہارت سے متعلق احادیث سے کیا ہے۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ" کی تفسیر

۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی (برتن) میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ کس کس جگہ پڑا۔

بَابُ: السِّوَاكِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

باب: رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا

۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم رات میں جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔

بَابُ: كَيْفَ يَسْتَاكُ

۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ عَاعَا۔

باب: طریقۂ مسواک

۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ مسواک کر رہے تھے مسواک کا کونہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تھا۔ اس وقت ''عا عا'' کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق سے نکل رہی تھی۔

نماز سے پہلے وضو کا حکم:

مندرجہ بالا احادیث میں پہلی حدیث کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہوتو پہلے وضو کرو چاہے پہلے سے وضو ہو یا نہ ہو حالانکہ حکم خداوندی یہ نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو تمہارا وضو ہونا چاہئے اگر پہلے سے وضو ہے تو اس وضو سے دوسری نماز پڑھ سکتے ہو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ: ۴بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْاِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ

۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِىَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِىْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِىْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا يَسْاَلُ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا اَطْلَعَانِىْ عَلٰى مَا فِىْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ اِنَّا لَا اَوْلَنْ نَسْتَعِيْنَ عَلٰى

باب: کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں مسواک کرسکتا ہے؟

۴: حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس وقت میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو حضرات بھی تھے۔ اُن میں سے ایک میرے دائیں جانب جبکہ دوسرا شخص بائیں جانب تھا۔ آپؐ مسواک کر رہے تھے۔ دونوں نے آپ ﷺ سے اپنے لئے نوکری دیئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے ان میں سے کسی نے اپنے ارادہ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی مجھ کو اس بات کا کوئی علم تھا کہ یہ لوگ آپ ﷺ سے نوکری مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص نوکری کا خواہش مند ہو ہم اس کو نوکری نہیں دیتے۔ لیکن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَبَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهٗ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

تم جاؤ ہم تم کو نوکری دیتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوموسیٰ کو ملک یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو معاذ رضی اللہ عنہ کا مددگار مقرر فرمایا۔

حاکم کا رعایا کے سامنے مسواک کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ اشعر کے حضرات اور دوسرے حضرات (رضی اللہ عنہم) کے سامنے مسواک کرنے کا تذکرہ ہے جس سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ امام اور حاکم اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے۔ حدیث میں دوسری تعلیم ہمیں یہ ملتی ہے کہ عہدوں کی طلب سخت ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ کتاب صبح الاعشیٰ میں بیان ہے:

حضرت ابوبکر صدیق سے ماثور ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اے ابوبکر! وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہو نہ کہ اس کے لئے جو اس پر ٹوٹا پڑتا ہو۔ وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے نہ کہ اس کے لئے جو اس پر جھپٹے۔ وہ اس کے لئے ہے جس کے لئے کہا جائے کہ یہ تیرا حق ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کہے کہ یہ میرا حق ہے۔

حضرت ابوبکرؓ کا ہی قول ہے کہ جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور جو حکمران نہ ہو اس کو ہلکا حساب دینا ہوگا اور اس کے لئے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے۔ کیونکہ حکام کے لئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۴۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے جو انسان اللہ کی مدد کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے خاص رہنمائی کا سامان رکھتی ہے۔ اگر انسان کا دل سمجھنے والا، آنکھ بصیرت والی ہو تو وہ اس ذمہ داری کو کبھی بھی طلب نہ کرے۔

بَابُ: ۵ التَّرْغِيْبِ فِي السِّوَاكِ

۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَتِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

باب: فضیلت مسواک

۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک (کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ) مُنہ کو پاک صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

بَابُ: ۶ بَابُ الْاِكْثَارِ فِي السِّوَاكِ

۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ۔

باب: کثرتِ مسواک کی ہدایت

۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک سے متعلق تم لوگوں کے سامنے کافی باتیں بیان کر دی ہیں (یعنی فضیلت بیان کر دی ہے)۔

بَابُ:۷ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

باب: روزہ دار کے لئے تیسرے پہر تک مسواک

۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اُمت کے لئے دشواری نہ سمجھتا تو میں اُن کو ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم (لازم قرار) دیتا۔

مسواک کا ثواب:

واضح رہے کہ اب بھی مسنون یہ ہے کہ ہر ایک وضو کے لئے مسواک کرے اور مسواک کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے اور ہر ایک نماز میں ظہر اور عصر بھی شامل ہے۔ اس لئے روزہ دار کو تیسرے پہر تک بھی مسواک کرنا مسنون ہوا۔

اُمت کے لئے آسانی:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۸ میں بیان ہوئی ہے۔ ''بے شک تشریف لاتے ہیں تمہارے پاس ایک برگزیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے ان پر تمہارے مشقت میں پڑنا بہت ہی خواہش مند ہیں تمہاری بھلائی کے مؤمنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والے بہت رحم فرمانے والے ہیں''۔ ان بہت سی مشقتوں میں سے ایک مشقت کا ذکر اس حدیث مبارکہ میں موجود ہے۔ بے شک آپ رحمۃ العالمین ہیں اور آپ ؐ کی ذات انسانوں پر رحمت ہی رحمت ہے۔

بَابُ:۸ السِّوَاكِ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔

باب: ہر وقت مسواک کرنا

۸: حضرت شریح بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لے جاتے تو گھر میں سب سے پہلے کس کام سے شروع فرماتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: آپ مسواک سے شروعات فرماتے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی مسواک کی بابت تین اقوال:

سنت مسواک میں تین اقوال ہیں: ۱) مسواک سنت ہے۔ ۲) مسواک سنت نماز ہے۔ ۳) مسواک سنت دین ہے یہ قول اقوی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔

بَابُ:۹ بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ الْاِخْتِتَانِ

۹:اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ۔

باب: فطری سنتوں کا بیان

۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اشیاء فطری سنتیں ہیں: (۱) ختنہ کرانا' (۲) ناف کے نیچے کے بال کاٹنا' (۳) مونچھوں کے بال کاٹنا' (۴) ناخن کاٹنا' (۵) بغلوں کے بال کاٹنا' (ان سنتوں کو سنتِ ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے)۔

بَابُ:۱۰ بَابُ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ

۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَ الْخِتَانُ۔

باب: ناخن کاٹنے کا بیان

۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطری سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا' (۲) بغل کے بال صاف کرنا' (۳) ناخن کاٹنا' (۴) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا' (۵) ختنہ کرنا۔

بَابُ:۱۱ بَابُ نَتْفِ الْاِبِطِ

۱۱:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ۔

باب: بغل کے بال اُکھاڑنے کا بیان

۱۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) ختنہ کرنا' (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' (۳) بغل کے بال اُکھاڑنا' (۴) ناخن تراشنا اور' (۵) مونچھ کے بال کترنا فطری سنتیں ہیں۔

مونچھوں کے بال کترنا:

مذکورہ بالا سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنت ابراہیمی کہلاتی ہیں اوران سنتوں میں مونچھ کے بالوں کے بارے میں بھی مذکور ہےتو اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ مونچھ کے بال کترنا بہتر ہے اگرچہ ان کا منڈوانا بھی جائز ہے۔

بَابُ:۱۲ بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ

۱۲: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ۔

باب: زیرناف بال کاٹنے کا بیان

۱۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناخن کاٹنا' مونچھ کترنا اور ناف کے نیچے کے بال کاٹنا (اُن کا مونڈنا) فطری سنت ہے۔

داڑھی اور مونچھ کے متعلق مفصل حکم: مذکورہ بالا حدیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مونچھیں بالکل صاف کر دو اکثر حضرات کی یہی رائے ہے اور بعض علماء کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لب سے جس قدر زیادہ مونچھوں کے بال ہو جائیں ان کو کتر دینا چاہئے۔

① ایک دوسری روایت میں تو خیر وَفِّرُوْا کا لفظ استعمال ہوا ہے دونوں کا معنی ایک ہے یعنی داڑھی کو چھوڑ دینا اور باقی رہنے دینا۔ اس کی علت بھی بعض احادیث میں واضح کر دی گئی ہے یعنی مشرکین کی مخالفت۔ مشرکین سے مراد آتش پرست مجوسی ہیں۔ یہ لوگ داڑھی کترواتے تھے البتہ کچھ لوگ منڈواتے بھی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت کا حکم دے کر مسلمانوں کی تربیت اس طرح کرنا چاہی ہے کہ وہ اپنا تشخص قائم رکھ سکیں اور صوری، معنوی، ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے دوسروں کے مقابلہ میں ممتاز ہوں۔ علاوہ ازیں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ داڑھی منڈانا ایک ایسا فعل ہے جو فطرت کے خلاف ہے اور اس میں عورتوں سے مشابہت کا پہلو بھی ہے۔ دراصل داڑھی رجولیت (مردانگی) کی تکمیل ہے اور اس سے مرد کا امتیاز قائم رہتا ہے۔ داڑھی کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ نہیں کہ سرے سے بال کم نہ کئے جائیں۔ ایسی صورت میں داڑھی اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ بے ڈھنگا پن ظاہر ہونے لگے گا۔ اس لئے یہ مطلب لینا درست نہیں بلکہ اس کے طول وعرض سے کچھ بال کم کئے جا سکتے ہیں جیسا کہ ترمذی (ابواب الآداب) کی حدیث میں ہے "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول وعرض سے بال کتر لیا کرتے تھے"۔

② جیسے کتان روئی وغیرہ کا ٹکڑا یا ایسی پاک چیز جسے گندگی کے ازالہ میں استعمال کرنا اس کے احترام کے خلاف ہے جیسے کھانے کی اشیاء وغیرہ اس لئے کہ منافع ضائع کرنا اور مصالح کو خراب کرنا شرعاً حرام ہے۔

③ مؤمن جب وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ گر جاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا حتیٰ کہ (وضو کے بعد) وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔

④ اسلام دین فطرت ہے۔ لہٰذا انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس نے ایک فطری تعلیم اپنے پیروکاروں کو سکھائی ہے۔ موسموں کے تغیر وتبدل میں یہ تعلیم کس قدر مؤثر ہے اس کا اندازہ ہر وہ شخص جو ملکوں ملکوں گھومتا ہے اس کی غرض خواہ تجارتی ہو یا سیر وسیاحت یا اللہ کی راہ میں جہاد۔

⑤ یہودی اپنی عورتوں کو حائضہ ہونے کی حالت میں معاشرتی زندگی سے علیحدہ کر دیا کرتے تھے مگر اسلام نے اس معاملے میں اپنی تمام تعلیمات کی طرح ایک معتدل تصور پیش کیا ہے۔ حائضہ ساتھ کھانا بھی کھا سکتی ہے۔ سوائے ہم بستری کے شوہر کے ساتھ مباشرت بھی کر سکتی ہے۔ غرض یہ اسلام کا بہت بڑا احسان ہے عورتوں پر اگر وہ احسان کی خواہاں ہیں۔

⑥ حالت جنابت میں تلاوت قرآن کی ممانعت ہے۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوائے جنابت کے کثرت سے تلاوت فرماتے۔ اے کاش! آج امت مسلمہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ کو بھی سامنے رکھے شاید کہ اللہ قرآن سے درست تعلق قائم رکھنے پر ہی ان آزمائشوں سے نکال دے جن میں امت مسلمہ اس وقت گھر چکی ہے جس کی بڑی وجہ اعراض عن القرآن ہے۔

⑦ اور عمدہ طرز عمل تو یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان ایسی حالت میں عورت سے مباشرت سے گریز کریں۔ (جامی)

بَابُ: ۱۳ قَصِّ الشَّارِبِ

۱۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: مونچھ کترنا

۱۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

بَابُ: ۱۴ التَّوْقِيْتِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

باب: مذکورہ اشیاء کی مدت سے متعلق

۱۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تم لوگوں کے لئے حد مقرر فرما دی ہے یہ کہ مونچھ کے کترنے اور ناخن کاٹنے اور ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے بال صاف کرنے میں کہ ہم نہ چھوڑیں ان کو چالیس دن سے زیادہ۔ ایک مرتبہ فرمایا چالیس راتوں سے زیادہ۔

بَابُ: ۱۵ اِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

۱۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

باب: مونچھ کے بال کترنے اور داڑھی کے چھوڑنے کا بیان

۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑو (یعنی بڑھاؤ)۔

بَابُ: ۱۶ الْاِبْعَادِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ

۱۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحٰرِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَ عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ۔

باب: پیشاب' پاخانہ کے لئے دُور جانا

۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے گیا' رسول کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور چلے جاتے (اس کی وجہ یہ ہے کہ ستر پر لوگوں کی نگاہ نہ پڑے)۔

۱۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ

۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور تشریف لے جاتے' کسی سفر میں ایک دن جب آپ ﷺ قضائے حاجت کے

لِحَاجَتِهٖ وَهُوَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ ائْتِنِیْ بِوَضُوْءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ الشَّيْخُ اِسْمٰعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ الْقَارِیُّ۔

لئے تشریف لے گئے تو مجھ سے فرمایا تم میرے لئے وضو کا پانی لے کر آؤ' چنانچہ میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' اس کے بارے میں محدثین اور علماءِ محققین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب اس وجہ سے کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک میں درد تھا لیکن ان اقوال میں بظاہر راجح قول یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں میں کسی مرض کا اثر تھا' جس کے باعث بیٹھنا مشکل تھا جیسا کہ بعض امراض میں اس طرح کا عذر ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ تیسرا قول اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس جگہ بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اس مجبوری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کیونکہ کوڑا کرکٹ ڈالنے کی جگہ سامنے سے اونچی ہوگی اس جگہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی صورت میں پیشاب کے قطرات واپس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا عمل منسوخ ہے۔ تفصیل کے لئے ''فتح الملهم شرح مسلم شريف' بذل المجهود' اوجز المسالك شرح مؤطا امام مالك'' ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ: ١٧ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ ذٰلِكَ

١٨: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِیْ فَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

باب: قضائے حاجت کے لئے دُور نہ جانا

١٨: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا کرکٹ پر پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا یہاں تک کہ آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ: ١٨ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

١٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔

باب: پاخانہ کے لئے جاتے وقت کی دُعا

١٩: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں' بھوتوں اور چڑیلوں (اقسامِ شیطان) سے۔

بَابُ ۱۹ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ اَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَايِيْسِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَآئِطِ اَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے کی ممانعت

۲۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ ملک مصر میں رہتے تھے تو اس طرح سے فرماتے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان بیت الخلاؤں کے ساتھ کیا کروں؟ (ان کا رخ بیت اللہ کی جانب تھا) حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کرنے کیلئے جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو چہرہ کرے اور نہ پشت کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رُخ کیا کرو۔

قضائے حاجت کے وقت چہرے کا رخ کس طرف کرنا چاہئے؟

پیشاب پاخانہ کرنے کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ یا رخ (پشت) کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے علماءِ کرام کی یہی رائے ہے۔ شروحاتِ حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَابُ: ۲۰ النَّهْيِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ وَّلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔

باب: پیشاب' پاخانہ کرنے کے وقت بیت اللہ کی جانب پشت کرنے کی ممانعت

۲۱: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو چہرہ قبلہ کی جانب کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کر کے بیٹھے۔

مدینہ منورہ کا قبلہ:

واضح رہے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مذکورہ بالا سمت کی جانب نہیں ہے' اس وجہ سے یہ حکم ہے اور جس جگہ کا قبلہ مغرب کی جانب ہو اس جگہ شمال' جنوب کی جانب قضائے حاجت کے وقت بیٹھنا چاہئے۔ جیسا کہ پاک و ہند وغیرہ میں قبلہ مغرب کی جانب ہے۔ اس وجہ سے ہمارے جہاں کے لئے حکم یہ ہے کہ بیت الخلاء کا رخ شمال' جنوب کی جانب ہونا چاہئے۔

بَابُ: ۲۱ الْاَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب: پیشاب' پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب چہرہ کرنے کا حکم

۲۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلٰكِنْ لِيُشَرِّقْ اَوْ لِيُغَرِّبْ۔

۲۲: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کرنے کے لئے جائے تو بیت اللہ کی جانب چہرہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کر کے بیٹھے۔

ایسی جگہوں کا بیان جہاں قبلہ مغرب کی جانب نہیں:

مذکورہ بالا حدیث میں مشرق یا مغرب کی طرف قضائے حاجت کا جو حکم ہے وہ اس جگہ کے بارے میں ہے کہ جہاں پر قبلہ مغرب کی جانب نہیں ہے جیسے کہ مدینہ منورہ وغیرہ میں کہ وہاں کا قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ باقی ہمارے اطراف میں مغرب کی جانب قبلہ ہے اس لئے ہمارے ہاں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

بَابُ: ۲۲ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ

باب: مکانات میں پیشاب' پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا

۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهٖ۔

۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کا چہرہ بیت المقدس کی جانب تھا۔

قضائے حاجت کے وقت بیت المقدس کی جانب رخ کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کے بوقت قضائے حاجت چہرۂ مبارک بیت المقدس کی جانب ہونا مذکور ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی پشت کعبہ کی جانب ہوگی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی جانب ہے اور قبلہ جنوب کی جانب ہے اور ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے یہاں بیت المقدس یا قبلہ کی جانب قضائے حاجت کے وقت رخ کرنا جائز نہیں چاہے مکان ہو یا جنگل ہو دونوں جگہ کے لئے یہی حکم ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ائمہ اور تفصیل بحث ''اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ: ۲۳ النَّهْيِ عَنْ مَّسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِيْنِ

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ہاتھ

عِنْدَ الْحَاجَةِ

سے چھونے کی ممانعت

۲۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَاْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ۔

۲۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اس کو چاہئے کہ عضومخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے (یہ حکم دائیں ہاتھ کے احترام کی وجہ سے ہے)۔

۲۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ۔

۲۵: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنا عضومخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا: مذکورہ مضمون کی روایت دوسری جگہ ان الفاظ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنا عضومخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

بَابُ: ۲۴ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَآءِ قَائِمًا

باب: صحرا میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا بیان

۲۶: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

۲۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑا (پھینکنے کی جگہ) پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت:

کھڑے ہوکر پیشاب کرنا ناجائز اور منع ہے۔ آپ ﷺ نے جو کھڑے ہوکر پیشاب کیا اس کی تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث میں اگرچہ آپؐ کے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے لیکن حدیث قولی میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور مذکورہ بالا حدیث ۲۷ میں آپ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے جو کہ کسی مرض یا عذر کی وجہ سے بھی ہوسکتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب حدیث قولی اور فعلی میں تعارض ہو تو حدیث قولی کو ترجیح ہوتی ہے اس وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے ثابت ہے اور پیشاب کی ممانعت میں شدت سے بھی یہی قریب ہے۔

۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَآئِلٍ اَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

۲۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے دان پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

۲۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا بَهْزٌ

۲۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے

قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَشٰی اِلٰی سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَآئِمًا قَالَ سُلَیْمَانُ فِی حَدِیْثِهٖ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ وَلَمْ یَذْکُرْ مَنْصُوْرٌ الْمَسْحَ۔

کوڑے پر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ سلیمان نے اس قدر اضافہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں پر مسح کیا۔ لیکن منصور نے اپنی روایت میں مسح کرنے کے بارے میں تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ: ۲۵ الْبَوْلُ فِی الْبَیْتِ جَالِسًا

باب: مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِیْكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَالَ قَآئِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا کَانَ یَبُوْلُ اِلَّا جَالِسًا۔

۲۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص تم لوگوں سے یہ بیان کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کے اس قول کو سچا نہ ماننا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے بغیر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بابت مستقل عمل:

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناجائز ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل (مستقل) عمل مبارک یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب سے بہتر اور صحیح روایت یہی ہے۔

بَابُ: ۲۶ الْبَوْلُ اِلٰی سُتْرَةٍ یَّسْتَتِرُهَا

باب: کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ یَدِهٖ کَهَیْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ خَلْفَهَا فَبَالَ اِلَیْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوْا یَبُوْلُ کَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهٗ فَقَالَ اَوَ مَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمْ شَیْءٌ مِّنَ الْبَوْلِ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِیْضِ فَنَهَاهُمْ صَاحِبُهُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِهٖ۔

۳۰: حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کے ہاتھ مبارک میں ڈھال جیسی ایک شے تھی تو آپ نے اس کو اپنے سامنے رکھا اور اس کی آڑ میں بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب کیا۔ تو قوم کے بعض مشرکین (ایک روایت کے مطابق یہود) نے کہا کہ ان کو دیکھو کہ یہ نبی کس طریقہ سے خواتین کی طرح سے پیشاب کرتے ہیں۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے واقف نہیں ہو جو کہ قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی اور قوم بنی اسرائیل کے لئے یہ ہدایت تھی کہ جب ان کے کپڑے پر ناپاکی لگ جاتی تھی تو ان کو وہ کپڑا ناپاکی کی جگہ سے کاٹ ڈالنے کا حکم ہوتا۔ پس ایک شخص نے ان کو ایسا کرنے اور کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع کیا تو اس وجہ سے وہ شخص عذاب قبر میں مبتلا ہوا۔

عذاب میں مبتلا اسرائیلی شخص:

مذکورہ بالا حدیث میں قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے متعلق جوفرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اس قوم کے ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی شریعت کے حکم پر عمل کرنے اور ناپاکی کی جگہ سے کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع فرمایا تو اس حرکت کی وجہ سے وہ شخص مستحق عذاب ہوا۔ واضح رہے کہ قوم بنی اسرائیل میں یہ حکم تھا کہ اگر جسم کے کسی حصہ میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے اسی قدر کپڑا کتر ڈالتے اگر چہ یہ حکم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھا لیکن بظاہر یہ حکم خلاف عقل معلوم ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اس حکم پر عمل کرنے میں جان اور مال دونوں کا نقصان تھا پس جب ایسے حکم پر عمل کرنے سے روکنے پر بنی اسرائیل کے اس شخص کو عذاب دیا گیا تو یہ لوگ جب جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی درخت وغیرہ کی آڑ میں پیشاب کرنے کو خواتین کی طرح سے پیشاب کرنے سے تشبیہ دے رہے ہیں تو یہ لوگ اور زیادہ لائق عذاب ہیں۔

بَابُ: ۲۷ التَّنَزُّهِ عَنِ الْبَوْلِ

۳۱: اَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ وَکِیْعٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا یُحَدِّثُ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی قَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا هٰذَا فَکَانَ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ کَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِیْبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهٗ بِاثْنَیْنِ فَغَرَسَ عَلٰی هٰذَا وَاحِدًا وَّ عَلٰی هٰذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ یُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ یَیْبَسَا خَالَفَهٗ مَنْصُوْرٌ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرْ طَاوٗسًا۔

باب: پیشاب سے بچنے کا بیان

۳۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریمؐ ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور آپؐ نے فرمایا ان دونوں قبروں کے مردے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ کسی بڑی وجہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے کھجور کی تازہ شاخ منگائی اور اس کو درمیان سے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک مردہ کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں اس وقت تک ان دونوں شخصوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت:

اس حدیث کی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی اور ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعۂ وحی اس کا علم ہوگیا ہو اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی درخت ہرا بھرا رہتا ہے تو اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے تو اس کے تسبیح کرنے کی وجہ سے عذابِ قبر میں کمی واقع ہو جائے گی۔ باقی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں شروحاتِ حدیث۔

بَابُ :۲۸ الْبَوْلُ فِي الْاَنَاءِ

باب: برتن میں پیشاب کرنا

۳۲: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَتْنِيْ حُكَيْمَةُ بِنْتُ اُمَيْمَةَ عَنْ اُمِّهَا اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِّنْ عِيْدَانٍ يَبُوْلُ فِيْهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيْرِ۔

۳۲: حضرت اُمیمہ بنت حضرت رقیقہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکڑی کا ایک پیالہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالہ میں پیشاب کیا کرتے اور اس کو اپنے تخت کے نیچے رکھ لیتے۔

برتن میں پیشاب کرنا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے لیکن پیشاب کو زیادہ دیر تک برتن میں نہ رکھا جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو جلدی پھینک دیا جائے۔

نوٹ: اب تو مکانوں کے اندر ہی بیت الخلاء بن چکے ہیں اس لئے ایسی صورتحال کم ہی درپیش آتی ہے اور اگر آتی بھی ہے تو وہ فقط بیمار یا معذور حضرات کو پیش آ سکتی ہے اس کے لئے بھی مخصوص برتن ملتے ہیں جو کہ پاکی کے لئے بہترین ہوتے ہیں۔ (جامی)

بَابُ :۲۹ الْبَوْلُ فِي الطَّسْتِ

باب: طشت میں پیشاب کرنا

۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَزْهَرُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى اِلٰى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُوْلَ فِيْهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا اَشْعُرُ فَاِلٰى مَنْ اَوْصٰى قَالَ الشَّيْخُ اَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ۔

۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت پیشاب کرنے کے لئے طلب فرمایا تو آپ کا جسم مبارک دوہرا ہو گیا اور آپ کو احساس نہ ہوا پھر معلوم نہیں کہ آپ نے کس کو وصیت فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی بنانے کے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وصی بنایا اور مرض الموت میں بیماری کی سختی کی وجہ سے وصیت کرنے کا ہوش نہ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت نہیں فرما سکے۔

بَابُ :۳۰ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ

باب: سوراخ میں پیشاب کی ممانعت

۳۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ

۳۴: حضرت عبداللہؓ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی سوراخ میں

ابْنِ سَرْجِسَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ جُحْرٍ قَالُوْا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِی الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ اِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

پیشاب نہ کرے' لوگوں نے کہا کہ سوراخ کے اندر پیشاب کرنا کس وجہ سے مکروہ ہوا۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سوراخوں میں جنات رہتے ہیں۔

بَابُ:۳۱ النَّهْیِ عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْبَوْلِ فِی الْمَآءِ الرَّاكِدِ۔

۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رکے ہوئے پانی (جو ایک جگہ پر ٹھہر جائے) میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

ایک کبیرہ گناہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا پانی جو کہ بہتا ہوا نہ ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے۔ اس حدیث کے فوائد معلوم کرنے کے لئے کوئی بڑی لمبی چوڑی تفصیل یا عقلی دلائل کی ضرورت نہیں۔ ایک سطحی سی عقل وفکر والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک میں ہمارے لئے کتنے فوائد پنہاں ہیں۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ یہ عمل (کھڑے پانی میں پیشاب کرنا) گناہِ کبیرہ ہے۔

بَابُ:۳۲ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِی الْمُسْتَحَمِّ

باب: غسل خانہ میں پیشاب کی ممانعت

۳۶: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّهٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

۳۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کسی) غسل خانہ میں (ہرگز) پیشاب نہ کرے کیونکہ اس عمل سے اکثر وساوس پیدا ہوتے ہیں۔

غسل خانہ اور بیت الخلاء علیحدہ بنایا جانا زیادہ بہتر ہے:

غسل خانہ میں پیشاب' پاخانہ کرنا منع ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ((ست تورث النسيان)) میں ایک عمل غسل خانہ میں پیشاب کرنے کو بھی بیان فرمایا ہے یعنی غسل خانہ میں پیشاب کرنا' دماغ میں بھول پیدا کرتا ہے اور اس حرکت سے یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ ہم نے اسی جگہ پیشاب کیا ہے۔ اب غسل کرنے میں جسم پر چھینٹ آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں پھل دار درختوں کے نیچے' سایہ کی جگہوں' پانی کے گھاٹ پر پیشاب کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ: ۳۳ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ يَّبُوْلُ

۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيْصَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

باب: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا

۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ کے نزدیک سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے' اُس شخص نے آپ کو اسی حالت میں سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (فراغت کے بعد جواب دیا)۔

بَابُ: ۳۴ رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ اَبِىْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ۔

باب: وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸: حضرت مہاجر بن قُنفذؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (پہلے) وضو کیا جب وضو سے فراغت ہوگئی تو ان کے سلام کا جواب دیا۔

بَابُ: ۳۵ رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

۳۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ اَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ اَوْرَوْثٍ۔

باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت

۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید سے استنجا کی ممانعت ارشادفرمائی ہے۔

ہڈی سے استنجا:

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گوبر اور ہڈی سے استنجا نہ کرو کیونکہ وہ جنات کی خوراک ہے یعنی ہڈی جنات کی خوراک اور گوبر' جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔ اور ایسی چیز بھی استعمال نہ کرے جو دوسروں کے کام آ سکتی ہو جیسے روئی وغیرہ۔

بَابُ: ۳۶ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

۴۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِى الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

باب: لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۰: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تم سب کیلئے باپ کے درجہ میں ہوں (تعلیم وتربیت اور خیر خواہی کے اعتبار سے) اِس وجہ سے میں تم کو یہ بات سکھاتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِيْنِهٖ وَكَانَ يَاْمُرُ...... بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاءِ حاجت کیلئے جائے تو بیت اللہ کی طرف چہرہ نہ کرے اور نہ اس طرف پشت کرے اور نہ وہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ نے ہم کو تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا نیز پرانی ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ: ۳۷ النَّهْيِ عَنْ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

باب: استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے سے متعلق

۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةِ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا اَوْنَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ۔

۴۱: حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دی یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ حضرت سلیمانؓ نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم کو پاخانہ کرنا بھی سکھلایا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تم لوگوں کو پاخانہ' پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔

یہود کا اعتراض:

واضح رہے کہ ایک کافر نے اور بعض روایات کے مطابق کسی یہودی نے بطورِ اعتراض بلکہ حقارت آمیز طرز سے کہا تھا کہ تمہارے صاحب یعنی نبی نے تم کو معمولی معمولی بات پیشاب' پاخانہ تک کی ہدایت دی گویا اس طرح اس کافر نے اسلام کا مذاق اڑایا تھا جس کا حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے حکیمانہ جواب دے دیا۔

بَابُ: ۳۸ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

باب: دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْعُبَيْدَةَ ذَكَرَهٗ وَلٰكِنْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَهٗ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُّ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ قَالَ هٰذِهٖ رِكْسٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ۔

۴۲: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تین پتھر لے آؤ۔ (باوجود تلاش کے) مجھ کو صرف دو پتھر ہی مل سکے' تو میں گوبر کا ایک ٹکڑا اُن دو پتھروں کے ساتھ لے آیا۔ رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے وہ دونوں پتھر تو لے لئے جبکہ گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا: یہ تو ''رِکس'' ہے (پہلے تو پاک تھا' اب یہ ناپاک ہوگیا) کیونکہ پہلے یہ (گوبر) کھانا تھا لیکن اب یہ گوبر ہوگیا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ''رِکس'' سے مراد جنات کی غذا ہے۔

بَابُ:۳۹ الرُّخْصَةِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَّاحِدٍ

باب: پتھر سے استنجا کرنے کی رخصت واجازت کا بیان

۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

۴۳: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب کوئی شخص استنجا کرے تو اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے۔

طاق ڈھیلے سے مراد:

یہ ہے کہ استنجا طاق عدد یعنی ایک تین یا پانچ عدد سے کرے اگر چہ ایک ڈھیلا بھی استنجا کے لئے کفایت کرتا ہے۔

بَابُ:۴۰ الْاِجْتِزَآءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا

باب: اگر صرف مٹی یا ڈھیلوں سے استنجا کرلیا جائے؟

۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تَجْزِيْ عَنْهُ۔

۴۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب' پاخانہ کے لئے جائے تو چاہئے کہ وہ استنجا کے لئے اپنے ساتھ تین پتھر (یا مٹی کے ڈھیلے) لے جائے اس لئے کہ پہلے تین پتھر اس کو استنجا کے لئے کافی ہیں۔

بَابُ: ۴۱ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب: پانی سے استنجا کا حکم

۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَ غُلَامٌ مَعِيَ نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِنْ مَّاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔

۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کرنے جاتے تو میں اور میرا ایک ساتھی لڑکا' پانی کا ڈول اٹھا کر (ساتھ) چلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے۔

۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔

۴۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا کہ تم اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم دو کیونکہ مجھے اس طرح کی بات بتلانے میں شرم وحیا محسوس ہوتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔

استنجا کے لئے عمل نبوی ﷺ:

جناب رسول کریم ﷺ جب پیشاب' پاخانہ سے فارغ ہوتے تو پہلے مٹی کے ڈھیلے (یا پتھر) لیتے اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے کہ یہ عمل افضل ہے۔ اگر چہ استنجا میں صرف ڈھیلے یا پانی پر قناعت کافی ہے۔

بَابُ: ۴۲ النَّهْيِ عَنْ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءِ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ۔

باب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۷: حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو اس کو چاہیے کہ وہ پانی کے برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے تو اس کو چاہیے کہ اپنے عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرے یا سونتے (جھاڑے)۔

مسائلِ استنجا:

مذکور بالا حدیث ۴۴ سے معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور نجاست نکلنے کی جگہ پانی بہانا بہتر ہے لیکن اگر پانی نہ لے سکے تو یہ بھی کافی ہے بشرطیکہ ناپاکی اپنی جگہ سے نہ بڑھی ہو ورنہ پانی کا استعمال کرنا لازم ہے اور مذکور بالا حدیث ۴۷ سے معلوم ہوا کہ پیشاب پاخانہ کے وقت شرم گاہ کو دائیں سے چھونا منع ہے اسی طرح سے شرم گاہ کو بعد میں بھی دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ اسی حدیث سے پانی لینے کے آداب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ برتن کے اندر سانس لینے کے بے شمار نقصانات جبکہ منہ برتن سے باہر نکال کر سانس لینے کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز پانی کو ایک گھونٹ میں پینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۴۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ ابْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ۔

۴۸: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونک مارنے اور دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی (شدید) ممانعت بیان فرمائی ہے۔

استنجا کے ڈھیلوں کی مقدار:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے بارے میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ استنجا تین ڈھیلوں سے ہی ضروری ہے اور اس عدد میں کمی زیادتی جائز نہیں ہے یعنی نہ تو تین پتھر سے کم میں استنجا جائز ہے اور نہ زیادہ میں اور حدیث مبارکہ کے جملے ''دون'' بمعنی

غریب ہے اس سلسلہ میں صاحب نسائی فرماتے ہیں: ''قال الزر کشی فی التخریج وقع لابن حزم الی ان قال فقال لا یحزی احد ان یستنجی مستقل القبلة الی انه لا تجوز الزیادة علی ثلاثة احجار وقال لان دون تستعمل فی کلام العرب بمعنی غیر'' الخ (زهر الربی عملی حاشیه سنن نسائی ص: ۹۰)

۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا لَنَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ۔

۴۹: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے حضرت سلمانؓ سے کہا کہ ہم تمہارے صاحب یعنی رسول کریم ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ وہ تم کو (پیشاب) پاخانہ تک کرنا سکھلاتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ تم لوگ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور استنجا کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا نہ کرے۔

بَابُ: ۴۳ دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ

باب: استنجا کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا

۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّا فَلَمَّا اسْتَنْجٰی دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ۔

۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین سے رگڑا۔

زمین سے ہاتھ رگڑنے کی وجہ:

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اس وجہ سے رگڑا تھا تاکہ ہاتھ بالکل پاک وصاف ہو جائے اور ناپاکی کا اثر بالکل زائل ہو جائے۔ طبرانی نے نقل کیا ہے کہ مذکور بالا حدیث کو حضرت ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضرت ابراہیم بن جریر کے علاوہ روایت نہیں کیا اور حضرت شریک کے علاوہ کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابن قطان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دو علتیں ہیں ایک تو شریک کی روایت دوسرے حضرت ابراہیم بن جریر کہ جس کا حال نہ معلوم۔ بہرحال امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قال الطبرانی لم یروه حسن ابی زرعة الا ابراهیم بن جریر تفرد به شریك وقال ابن قطان بهذا الحدیث علتان احدهما شریك فهو سیئی الحفظ ومشهورة بالله لیس و الثانیة ابراهیم بن جریر فانه لا یعرف حاله الخ۔ زهر الربی علی حاشیة النسائ ص: ۹۰

۵۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِیْ ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْبَجَلِيُّ قَالَ

۵۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيْرُ هَاتِ طَهُوْرًا فَاَتَيْتُ بِالْمَآءِ فَاسْتَنْجٰى بِالْمَآءِ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَدَالَكَ بِهَا الْاَرْضَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے گئے اور پاخانہ سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے جریر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانی لاؤ۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) پانی لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجا کیا اور زمین پر ہاتھ رگڑے۔

بَابُ ۴۴ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی میں ناپاکی کی حد کا بیان

۵۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

۵۲: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اُس پانی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ جس پر درندے اور چوپائے آتے ہیں (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہیں اور اس پانی میں پیشاب کر جاتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلہ ہو جائے تو پانی ناپاکی کے لائق نہیں رہتا۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں پانی کے دو قلے مقدار ہونے کی صورت میں اس میں ناپاکی کے مؤثر نہ ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ پر حضرات علماء کرام نے تفصیل بحث فرمائی ہے اور یہ حدیث کتاب الطہارت کی ان احادیث مبارکہ میں سے ہے کہ جس کے بارے میں علمائے کرام اور حضرات محدثین نے تفصیل اور تحقیقی کلام فرمایا ہے۔ اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جو کہ بذل المجہود شرح ابوداؤد اور فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اور تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں جو بحث مذکور ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانی سے مراد سرزمین عرب کا وہ پانی ہے جو کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان عام طور سے پایا جاتا ہے جو کہ پہاڑوں اور چشموں سے بہتا ہوا نکلتا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ پانی عام طریقہ سے دو قلے سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اور یہ چلتا ہوا پانی ہوتا ہے اور جس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ایسے پانی سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ جس کو درندے اور چوپائے آ کر پیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح آزادانہ طریقہ سے جنگل اور وادی ہی میں جانور آ کر پانی پیتے ہیں اور عام طور سے مکانات میں آزادانہ طریقہ سے درندے اور چوپائے دوسری جگہ سے آ آ کر پانی نہیں پیتے۔

اس جگہ زیادہ سے زیادہ معمولی طریقہ سے یہ اشکال کیا جا سکتا ہے کہ اگر مراد جاری پانی تھا تو قلتین ہی کس وجہ سے فرمایا گیا؟ اور قلتین ہی کی کیوں تحدید فرمائی گئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ پر لفظ دو قلے کی تحدید نہیں بلکہ واقعہ کا بیان ہے اور غالباً اس

ہے مقصود یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قلتین سے کم پانی میں جاری پانی ہونے کے باوجود پانی کے اوصاف میں تبدیلی کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے امام مالکؒ نے یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ جس وقت تک پانی کے تین اوصاف (رنگ، بو، مزہ) میں سے کسی وصف میں تبدیلی نہ ہوتو اس وقت تک وہ پانی ناپاکی گرنے کے باوجود نجس نہیں ہوگا چاہے وہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا عمل اس حدیث مبارکہ پر علی الاطلاق نہیں ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کا سیاق وسباق اس کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے کیونکہ اگر حدیث مبارکہ کا ظاہر مرادلیا جائے تو حدیث کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ وہ کنواں کوڑی کے طور پر مستعمل ہوتا ہے اس وجہ سے احناف نے اس حدیث کی تاویل کی ہے جس میں سے راجح تاویل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس کنویں کے چاروں طرف جو ناپاک اشیاء پڑی رہتی ہیں اس لئے ایسا تو نہیں کہ ہوا سے اڑکر اس کنویں میں کوئی چیز نہ گرتی ہو اور یہ سوال بطور وہم کے تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔ تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث مطالعہ فرمائیں۔ (قاسمی)

بَابُ ۴۵ تَرْكِ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنا

۵۳: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدَرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحِيَضُ وَلُحُوْمَ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

۵۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عہدِ نبوی میں) ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ یہ دیکھ کر لوگ اس کی جانب (مارنے کے لئے) دوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو اور تم اس کو پیشاب سے نہ روکو۔ جب وہ شخص فارغ ہوگیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور وہاں بہادیا۔

۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ لَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ لَا تَقْطَعُوْا عَلَيْهِ۔

۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ایک ڈول پانی (لانے کے لئے) حکم فرمایا چنانچہ ایک ڈول پانی اس جگہ بہادیا گیا۔

خلاصۃ الباب ☆ آپ ﷺ نے اس شخص کو منع فرمانے سے منع فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اگر اس شخص کو صحابہؓ مارتے تو وہ شخص اسی طرح سے مسجد سے پیشاب کرتا ہوا بھاگتا اور اس طرح سے ناپاکی مسجد میں اور زیادہ بڑھ جاتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوف زدہ ہو کر پیشاب روک لیتا تو ممکن ہے کہ کسی شدید درد یا تکلیف (مثلاً آج کل کی جدید تحقیق کے مطابق (Prostate Gland) نامی بیماری) میں مبتلا ہو جاتا اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس شخص کی غلط حرکت دیکھنے کے باوجود ازراہِ شفقت منع نہیں فرمایا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص نومسلم تھا اگر صحابہؓ اس کے ساتھ مار پیٹ کرتے تو ممکن تھا کہ وہ اسلام سے ہی منحرف ہو جاتا۔ محدثین نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں بذل المجہود، فتح الملہم شرح مسلم، زہر الربی حاشیہ نسائی شریف۔

۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگ بئر بضاعہ (مدینہ منورہ میں ایک کنویں کا نام) کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں اور بئر بضاعہ ایک ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے اور مرے ہوئے کتے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث سے حنفیہ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ پانی کے کم یا زیادہ ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ دراصل اعتبار رائے مبتلی بہ پر ہے البتہ بعد کے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ جو پانی دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑے حوض میں ہو تو اس میں ناپاکی گرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل وہ حدیث مبارکہ بھی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ پانی میں نہ ڈالے کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ نیند کی حالت میں کہاں کہاں پڑا؟ مذکورہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو وہ ناپاکی گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں کمی ہو تو ناپاکی کے گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اس پر لوگ چیخ پڑے۔ رسول کریم نے اس ماحول کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈول پانی اس جگہ بہانے کا حکم فرمایا۔

۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو گیا اور اُس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس نے جس جگہ پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول ڈال دو۔ کیونکہ تم لوگ دنیا میں سہولت اور آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو۔

دین میں آسانی:

مطلب یہ ہے کہ دین میں جہاں تک ہو سکے دائرہ شرع میں رہتے ہوئے آسانی دو۔ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بنی

نوع انسان کی آسانی کے لئے بھیجے گئے اور یہی حال حضرات صحابہ کرام ﷺ کا ہے۔ نیز اَلدِّیْنُ یُسْرٌ کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں میں آپؐ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ حدیث میں روایت کردہ واقعہ بھی اس کا مظہر ہے۔

بَابُ ۴۶ اَلْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی سے متعلق

۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسَی ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ وَ قَالَ خِلَاسٌ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر (بعد میں) اُس پانی سے وضو (بھی) کرے۔

۵۹: اَخْبَرَنَا یعقوب بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَتِیْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ کَانَ یَعْقُوْبُ لَا یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اِلَّا بِدِیْنَارٍ۔

۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر اس پانی سے غسل کرے کیونکہ احتمال ہے کہ پھر پیشاب (ہی) ہاتھ میں آ جائے (البتہ) جو پانی بہہ رہا ہو اس میں پیشاب کرنا درست ہے کیونکہ اس میں ناپاکی نہیں ٹھہر سکتی۔

بَابُ ۴۷ فِیْ مَآءِ الْبَحْرِ

باب: سمندری پانی کا بیان

۶۰: اَخْبَرَنَا قتیبة عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِیْرَةَ بْنَ اَبِیْ بُرْدَةَ مِنْ بَنِیْ عَبْدِالدَّارِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ یَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْکَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِیْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهُ الْحِلُّ مَیْتَتُهٗ۔

۶۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! تم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ کچھ پانی رکھ لیتے ہیں اگر ہم لوگ اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں اس وجہ سے کیا ہم لوگ سمندر کے پانی سے وضو کرلیا کریں؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندری پانی پاک ہے اور اس کا مُردہ حلال ہے۔

سمندری پانی:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں سوال کرنے والے صحابی نے صرف سمندری پانی کا حکم دریافت کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ساتھ ساتھ سمندر کی غذا سے متعلق اور اس کے اندر رہنے والے جانور اور اس کے مردے کے بارے میں حکم ارشاد فرما دیا کہ اس کا مردہ حلال ہے۔ یعنی سمندر کے اندر جس قدر جانور رہتے ہیں وہ تمام کے تمام حلال ہیں۔ علاوہ اس مچھلی کے کہ جو سمندر میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر الٹا ہو کر تیرنے لگ جائے جس کو اصطلاحِ شریعت میں سمک طافی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ مندرجہ بالا حدیث کو بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بنی نوح انسان کے لئے اسلام کی طرف سے دی گئی ایک بہت بڑی سہولت کی رہنمائی کرتی ہے اور حدیث کی بیشتر کتب میں یہ حدیث بیان فرمائی گئی ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اس حدیث میں اگر چہ سوال صرف پانی سے متعلق تھا لیکن جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے پینے کا حال اس وجہ سے ارشاد فرمادیا کیونکہ سمندر کا پانی نمکین اور کھارا ہونے کی وجہ سے سائل کو اشکال تھا۔ اس وجہ سے ہوسکتا ہے کہ سمندر کے اندر جانور کے مرجانے اور اس کا رنگ بدلا ہوا محسوس ہونے کی وجہ سے سائل کے ذہن میں شک ہوا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے اس کے مردے کے بارے میں بھی فرمادیا۔ اس کا مردہ بھی حلال ہے اور اس کا حکم زمین اور خشکی کے مردے سے بالکل مختلف ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے۔

بَابُ ۴۸ الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ

۶۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَآءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

باب: برف سے وضو کرنے کا بیان

۶۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاموش رہنے کے وقفہ کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دُعا پڑھتا ہوں: ''اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ بَرَدِ'' یعنی: ''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے کہ جیسا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! مجھ کو میرے گناہوں سے ایسے پاک وصاف کر دے کہ جیسے سفید کپڑا۔ اے اللہ! مجھ کو دھو ڈال' میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے۔

برف سے وضو:

حضرت امام نسائیؒ نے مذکورہ بالا دعا سے استدلال فرمایا ہے کہ برف سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برف سے گناہوں کے دھونے کی دعا مانگی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برف سے وضو کرنا جائز ہے لیکن برف جما ہوا نہیں بلکہ بہنے والا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: يمكن ان يكون المراد بالوضوء بالثلج الماء الهزاب بحيث بقي فيه قطعات الجمود الخ ص: ۱۰' سنن نسائی' مطبوعہ دیوبند۔ اور برف سے وضو کی بحث کے سلسلہ میں صاحب نسائی نے زہر الرابی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں برف سے جو مثال مندرجہ بالا حدیث میں دی گئی ہے یہ دراصل مبالغہ کا کنایہ ہے یعنی مبالغہ کے طور پر فرمایا گیا ہے ورنہ گرم پانی' میل اور گندگی کو زیادہ پاک وصاف کرتا ہے اور برف اور ٹھنڈا پانی میل کو اسقدر صاف نہیں کرتا۔ اور صاحب نسائی نے حضرت علامہ خطابی کے حوالہ سے مزید تحریر فرمایا ہے کہ

اصل میں یہ مثالیں ہیں اور حضرت علامہ کرمانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گناہوں کو دوزخ کی آگ فرمایا یہی وجہ ہے گناہ انسان کو دوزخ میں لے جاتے ہیں اور حدیث بالا میں گناہ کو ان کے مٹ جانے سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۴۹ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الثَّلْجِ

۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب: برف کے پانی سے وضو

۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرا دل گناہوں سے اس طرح سے صاف کر دے کہ جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے سے میل کو۔

بَابُ ۵۰ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الْبَرَدِ

۶۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ اَوْسِعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب: اولوں کے پانی سے وضو

۶۳: حضرت عوف بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ایک جنازہ کی نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ نے دُعا مانگی: اے اللہ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما 'اس کو عافیت عطا فرما' اس کے گناہوں سے درگزر فرما دے' اچھی طرح اس کی مہمانی فرما اور اس کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما دے اور اس کے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں سے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۵۱ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

۶۴: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن سے پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

کتے کے جوٹھے کے متعلق مسائل:

کتے کے جوٹھے کے بارے میں حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتا نجس العین ہے اور اس کے برتن وغیرہ کو سات مرتبہ دھونا ضروری ہے اور دوسری نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونا کافی نہیں ہے اور چھ مرتبہ پانی سے دھو کر ساتویں مرتبہ مٹی لگا

کر دھونا چاہئے اور مٹی سے مانجھنا چاہئے لیکن امام ابوحنیفہؒ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا جوٹھا بھی اسی طرح سے ناپاک اور نجس ہے لیکن اس کا جوٹھا تین مرتبہ پاک کرنے سے پاک ہو جائے گا اور اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول دوسری روایت ہے کہ جس میں ثلاث مراتٍ کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں۔ اور امام طحاویؒ نے بھی ان کے قول کو نقل فرمالیا ہے۔ بہر حال کتے کے معنوی خباثت اور اس کے نجس ہونے اور یہاں تک کہ جس مکان مین کتا موجود ہو وہاں پر رحمت کے فرشتے تک داخل نہ ہونے والی روایات وغیرہ کی بنا پر امام ابوحنیفہؒ کتے کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونا مستحب فرماتے ہیں اور تین مرتبہ دھونا فرض قرار دیتے ہیں۔

مسلم معاشروں میں گزشتہ چند برسوں میں لوگوں کے اندر کتے پالنے کا شوق کافی بڑھ گیا ہے' جس کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ لوگوں کی توجہ ان احادیث مبارکہ کی طرف دلائی جائے اور ان خطرات کی طرف مبذول کرائی جائے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جبکہ لوگ کتا پالنے ہی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خوش طبعی بھی کرنے لگتے ہیں اور اس کو چومتے بھی ہیں' نیز اس کو اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ہاتھ چاٹ لے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچا ہوا کھانا کتوں کے آگے اپنے کھانے کی پلیٹوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عادتیں ایسی معیوب ہین کہ ذوقِ سلیم ان کو قبول نہیں کرتا اور یہ شائستگی کے خلاف ہیں۔ مزید برآں یہ صحت و نظافت کے اصول کے بھی منافی ہیں۔

طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کتے کو پالنے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے جو خطرات انسان کی صحت اور اس کی زندگی کو لاحق ہوتے ہیں ان کو معمولی خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو اپنی نادانی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتوں کے جسم پر ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو دائمی اور لا علاج امراض کا سبب بنتے ہیں بلکہ کتنے ہی لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

اس جرثومہ کی شکل فیتہ کی ہوتی ہے اور یہ انسان کے جسم پر پھنسی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ گو اس قسم کے جراثیم مویشیوں اور خاص طور سے سوروں کے جسم پر بھی پائے جاتے ہیں لیکن نشو ونما کی پوری صلاحیت رکھنے والے جراثیم صرف کتوں کے جسم پر ہوتے ہیں۔

انسان اگر اپنی صحت کو محفوظ اور اپنی زندگی کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کتوں کے ساتھ خوش طبعی نہیں کرنا چاہئے، انہیں قریب آنے سے روکنا چاہئے، بچوں کو ان کے ساتھ گھل مل جانے سے باز رکھنا چاہئے۔ کتوں کو ہاتھ چاٹنے کے لئے چھوڑ نہیں دینا چاہئے اور نہ ان کو بچوں کے کھیل کود اور تفریح کے مقامات یں رہنے اور وہاں گندگی پھیلانے کا موقع دینا چاہئے۔ لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کتوں کی بڑی تعداد بچوں کی ورزش گاہوں میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ان کے کھانے کے برتن الگ ہونا چاہئیں۔ انسان اپنے کھانے کے لئے جو پلیٹیں وغیرہ استعمال کرتا ہے ان کو کتوں کے آگے چاٹنے کے لئے نہ ڈال دیا جائے اور نہ ان کو بازاروں اور ہوٹلوں وغیرہ میں داخل ہونے دیا جائے۔ غرضیکہ پوری احتیاط سے کام لے کر ان کو کھانے پینے کی تمام چیزوں سے دور رکھا جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج کل جدید سائنس نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ کتے کے جھوٹے میں زہریلے جراثیم ہوتے ہیں جب

تک سات مرتبہ ان کو نہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے صاف نہ کیا جائے تو وہ زہریلے جراثیم ختم نہیں ہوتے اس وجہ سے تین مرتبہ دھونے سے اگرچہ طہارت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن اطمینان اور شفاء سات مرتبہ دھونے میں ہے اس طرح سے سات مرتبہ دھونے والی اور تین مرتبہ دھونے والی دونوں قسم کی روایات میں تطبیق بھی ہو جائے گی اور امام ابوحنیفہؒ والی دلیل جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے اس کو حضرت ابن عدیؒ نے مرفوع قرار دیا ہے البتہ دارقطنی نے اس کو کمزور کہا ہے۔ حاشیہ نسائی شریف میں ہے: قال ابن حجر رحمه الله تعالى قد ورد الامر بالا راقة ايضًا من طريق عطاء عن ابى هريرة رضى الله عنه مرفوعًا اخرجه ابن عدى لكن فى رفعه نظر زير الربى على نسائى 'ص: ۱۰ یہ بات بھی ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ پاک کرنے سے متعلق جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کھانے یا پانی وغیرہ کو پھینک دو اور بہا دو پھر صاف کر کے تین مرتبہ پاک کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کا یہی حاصل ہے۔

۶۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلٰی عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پئے تو اس برتن کو سات مرتبہ (پاک کرنے کے لیے) دھوئے۔

۶۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ هِلَالُ بْنُ اُسَامَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَۃَ یُخْبِرُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَہٗ۔

۶۶: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

بَابُ ۵۲ الْاَمْرِ بِاِرَاقَۃِ مَا فِی الْاِنَاءِ اِذَا وَقَعَ فِیْہِ الْکَلْبُ

باب: جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو برتن میں جو کچھ ہو اس کو بہا دینا چاہیے

۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ وَاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیُرِقْہُ ثُمَّ لْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَلِیَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلٰی قَوْلِہٖ فَلْیُرِقْہُ)۔

۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو جو کچھ اس برتن میں موجود ہو وہ بہا دو اس کے بعد سات مرتبہ اُس برتن کو دھولو۔

ایک مستحب حکم:

اس حدیث سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے لیکن احناف کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جس طریقہ سے دیگر نجاسات تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے کتے کا جوٹھا بھی تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اس حدیث مبارکہ کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث استحباب کو ظاہر کرتی ہے یعنی تین مرتبہ دھونا لازم ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا چاہئے کیونکہ جراثیم کتے کے جوٹھے میں ہوتے ہیں وہ مٹی کے مانجھنے ہی سے ختم ہوتے ہیں۔ حنفیہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے جو کہ اس سے آگے مذکور ہے۔

بَابُ ۵۳ تَعْفِيرُ الْإِنَاءِ الَّذِيْ وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ

۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

باب: جس برتن میں کتا مُنہ ڈال کر پی لے تو اس کو مٹی سے مانجھنا

۶۸: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا لیکن شکاری کتے اور بکریوں کے گلے کا محافظ کتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کتے کے پالنے کی اجازت عطا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتا برتن میں مُنہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوا اور آٹھویں مرتبہ میں اس برتن کو مٹی سے مانجھ کر وضو کرو۔

کتے کے جوٹھے برتن کو دھونے کی بابت:

مذکورہ بالا روایت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ کتے کے جھوٹے پانی والے برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھونا اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے صاف کرنا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہی فرماتے ہیں کہ آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا واجب ہے سابق میں اس مسئلہ کی تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

بَابُ ۵۴ سُؤْرُ الْهِرَّةِ

۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهٗ وَضُوْءًا

باب: بلّی کے جوٹھے سے متعلق

۶۹: حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ ابوقتادہؓ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کی کہ جس کے یہ معنی تھے کہ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھا کہ اس دوران بلی آ گئی اور وہ پینے لگی۔ ابوقتادہؓ نے اس بلی کے پینے کے لئے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس

فَجَآءَ تْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِی فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ۔

نے جی بھر کر پانی پی لیا۔ حضرت کبشہؓ نے کہا کہ پھر مجھ کو جو دیکھا تو میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب اور حیرت کر رہی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی تو ناپاک نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے آس پاس گھومنے والوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس سے ابتلائے عام ہے اور شب و روز وہ مکانات میں آتی جاتی اور گھومتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا جوٹھا پاک ہے۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ بلی کے جوٹھا پانی سے وضو میں کوئی حرج نہیں البتہ جوٹھے پانی کے علاوہ دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ ۵۵ سُؤْرُ الْحِمَارِ

باب: گدھے کے جوٹھے سے متعلق

۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

۷۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اس نے بیان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

بَابُ ۵۶ سُؤْرُ الْحَائِضِ

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا

۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَیَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَیْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَآئِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَآءِ فَیَضَعُ فَاهُ حَیْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہڈی کو چوسا کرتی تھی اس کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر چوسا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوا کرتی تھی۔

بَابُ ۵۷ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِیْعًا

باب: مرد اور عورت کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان

۷۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءَ یَتَوَضَّئُوْنَ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِیْعًا۔

۷۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین اور مرد سب ایک ساتھ ہی وضو کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ ایک برتن سے سب وضو کرتے)۔

بَابُ ۵۸ فَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے غسل سے بچا ہوا پانی

۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِنَآءِ الْوَاحِدِ۔

۷۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتی تھیں۔

ایک مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کرتے تھے اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا تھا۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک برتن سے وضو یا غسل کرے۔ خواہ عورت برتن میں پہلے ہاتھ ڈالے یا مرد پہلے ہاتھ ڈالے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ (مؤطا)

بَابُ ۵۹ الْقَدْرِ الَّذِيْ يَكْتَفِيْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے لئے کس قدر پانی کافی ہے؟

۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِيَّ۔

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

مکوک کیا ہے؟ مکوک عرب کا ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے۔ امام بخاری اور مسلمؒ نے بھی اس سلسلہ میں ایک روایت حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک) مد سے وضو اور صاع کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ مکوک ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس میں تقریباً ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن امام بغویؒ اس سلسلہ میں یہ فرماتے ہیں کہ اس جگہ پر مکوک سے مراد مد ہے اور دلیل اس سے آگے والی روایت ہے کہ جس میں بوضاحت مد پانی کا برائے وضو استعمال فرمانا مذکور ہے۔ آج کل حجاز کے حضرات کے نزدیک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور عراق کے حضرات کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے ایک صاع کی مقدار چار مد ہوئی۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الربی تحریر فرماتے ہیں:

المكوك بفتح الميم و تشديد الكاف قال فى النهاية اراد به المد وقيل الصاع ، والاول اشبه الخ ... ويختلف مقداره باختلاف اصطلاح الناس عليه فى البلادقال والمكاكى جمع مكوك ... واختلفوا فى المد فقيل المد رطل وثلث بالعراق به يقول الشافعى وقيل هو اطلاق وبه اخذ ابو حنيفه واستدل بمارو رواه الدارقطنى عنس انس رضى الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يتوضاء بمد رطلين ويغتسل بالصاع ثمانية ارطال حاشیہ نسائی ص ۱۱۔ مزید تفصیل کے لئے

رسالہ اوزانِ شرعیہ حضرت مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان ملاحظہ فرمائیں یہ رسالہ جواہر الفقہ جلداوّل میں شائع شدہ ہے علیحدہ سے دستیاب نہیں ہے۔ (قاسمی)

۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ ذَکَرَ کَلِمَةً مَّعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِیْمٍ یُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِیْ وَهِیَ اُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّاَ فَاُتِیَ بِمَآءٍ فِی اِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَیِ الْمُدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاَحْفَظُ اَنَّهٗ غَسَلَ ذِرَاعَیْهِ وَجَعَلَ یَدْلُکُهُمَا وَیَمْسَحُ اُذُنَیْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا اَحْفَظُ اَنَّهٗ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

۷۵: حضرت اُم عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پانی کا برتن لایا گیا کہ جس میں دوتہائی مد پانی تھا شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی سے) دھویا اور ان کو ملا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں مسح فرمایا اور مجھے یہ بات نہیں یاد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اُوپر کی طرف مسح فرمایا (یا نہیں؟)

بَابُ ۶۰ النِّیَّةِ فِی الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں نیت کا بیان

۷۶: اَخْبَرَنَا یَحْیَ بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَآءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِیٍٔ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ اِلَی وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَااَوِ امْرَاَةٍ یَنْکِحُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَاهَاجَرَ اِلَیْهِ۔

۷۶: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا اعتبار (دراصل) نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہی ہے جس کے لئے اس نے نیت کی ہے (یعنی کوئی برا عمل ثواب کا اہل نہیں ہے اور برے کام کرنے والے کو اجر نہ مل سکے گا) تو جس کی نیت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی وہ شخص عنداللہ اجر و ثواب کا مستحق ہے اور جس کی ہجرت دُنیا کے لئے ہوئی کہ (وہ یہ نیت کرے کہ میں اس عورت کو حاصل کرلوں) تو اس کی نیت اسی کے لئے ہے کہ جس کے لئے اس نے ہجرت کی یعنی دُنیا اور عورت کے حاصل کرنے کی نیت کرنے سے وہ نیت اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے لئے نیت شمار نہ ہوگی۔

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے:

مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دوسری کتب میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک شخص نے مدینہ منورہ کی طرف صرف ایک عورت کے حاصل کرنے کے واسطے نیت کر کے ہجرت کی لوگوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے خدمت نبوی میں یہ واقعہ بیان کیا۔ اس پر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ جیسی نیت ویسا بدلہ' برے کام یا دنیا کے حاصل کرنے سے ثواب سے محروم رہے گا اور نیک کام کر لئے ہجرت کرنے سے اجر کا مستحق ہوگا اور بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کو اگر ادا کر دیا لیکن نیت یاد نہ تھی تو ثواب کا مستحق ہوگا جیسے کہ نماز تو ادا کر دی لیکن نیت

کرتے وقت زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کئے تو وہ عمل پھر بھی باعث اجر بن جائے گا جیسے کہ نماز کی نیت دل سے کر لی لیکن زبان سے الفاظ نیت ادا نہ کئے تو نماز ہوگئی اور اس کا ثواب بھی ملے گا۔ لیکن فقہاء کرام نے نماز کے لئے زبان سے کہنے کو مستحب قرار دیا ہے اور نیت سے متعلق مزید تفصیل بحث کے لئے اردو میں ایضاح البخاری شرح بخاری مطالعہ فرما سکتے ہیں اور فتح الملہم شرح مسلم میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بحث مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

بَابُ ٦١ الْوُضُوْءِ مِنَ الْإِنَاءِ

باب: برتن سے وضو

۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ۔

۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس روز نماز عصر کے ادا کرنے کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ مل سکا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آپ ﷺ کی مبارک اُنگلیوں سے پانی ٹپک رہا تھا یہاں تک کہ اخیر میں جو شخص تھا اس نے بھی وضو کیا۔

آپ ﷺ کا ایک معجزہ:

مذکورہ بالا روایت میں جب رسول کریم ﷺ کے ایک معجزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور حاصل حدیث یہ ہے کہ تمام حضرات نے اسی پانی سے وضو کیا۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الربیٰ لکھتے ہیں: ای یخرج من نفس اصابعه ینبع من ذاك الماء ... قال التیمی یری توضوء کلهم حتی وصلت النوبه الی الاخرة قال الکرمانی ای توضا الناس حتی توضا الذین عند اخرهم ...... ملخصاً من حاشیہ النسائی ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند۔

۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَاُتِيَ بِتَوْرٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ وَيَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفٌ

۷۸: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ مل سکا۔ آپؐ کے پاس ایک کڑاہی پانی کی پیش کی گئی۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال لیا۔ تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی مبارک اُنگلیوں سے نکل رہا تھا اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ آ جاؤ پاک پانی کے پاس اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے پاس آ جاؤ۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ تم لوگ کتنے آدمی تھے اس روز؟ انہوں

وَخَمْسُمِائَةٍ۔

نے کہا کہ ایک ہزار پانچ سو افراد تھے۔

بَابُ ٦٢ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

۷۹: اَخْبَرْنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِّنْكُمْ مَّآءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَآءِ وَيَقُوْلُ تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللّٰهِ فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِّنْ سَبْعِيْنَ۔

باب: بوقت وضو بسم اللہ پڑھنا

۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے وضو کا پانی طلب کیا اور فرمایا: تم میں سے کیا کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا تم لوگ اللہ کے نام سے وضو کرو تو میں نے یہ منظر دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا' یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا اور کوئی شخص وضو سے باقی نہ بچا۔ ثابتؒ نے انسؓ سے پوچھا کہ آپ کل کتنے حضرات تھے؟ اُنہوں نے جواب میں فرمایا: تقریباً ستر۔

بَابُ ٦٣ صَبِّ الْخَادِمِ الْمَآءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوْءِ

۸۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَّالِكٍ وَّيُوْنُسَ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَوَضَّاَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ۔

باب: اگر خادم وضو کرنے والے شخص کے اعضاء پر وضو کا پانی ڈالتا جائے

۸۰: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) پانی ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مالک نے عروہ بن مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

وضو میں مدد لینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ خادم سے وضو میں مدد لینا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ بلاضرورت خادم سے وضو میں مدد نہ لے بلکہ خود ہی اعضائے وضو پر پانی ڈالے اور مذکورہ حدیث میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا مذکورہ عمل مبارک بیان جواز کے لئے ہے۔

بَابُ ۶۴ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً۔

باب: اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: کیا میں تم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر آپ ؐ نے وضو فرماتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا۔

بَابُ ۶۵ الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا

۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَانَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۸۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو انہوں نے ہر ایک عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اسی طرح سے کیا کرتے تھے یعنی عمل نبوی اسی طرح سے تھا۔

بَابُ ۶۶ صِفَةِ الْوُضُوْءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ

۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ حَتّٰى رَدَّهُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا اَحْفَظُ حَدِيْثَ ذَا مِنْ حَدِيْثِ ذَا اَنَّ الْمُغِيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتّٰى اَتٰى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْاَرْضِ فَاَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ وَّمَعِيَ سَطِيْحَةٌ لِيْ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَاَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَ ذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَّعِمَامَتِهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا اَحْفَظُ كَمَا اُرِيْدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

باب: وضو کا طریقہ' دونوں ہاتھ دھونا

۸۳: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے میرے پیٹ میں اپنا عصا مبارک چبھویا۔ اس کے بعد آپ مڑ گئے۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایسی زمین پر تشریف لائے جو کہ ایسی ایسی تھی۔ آپ نے اس جگہ اونٹ بٹھلایا پھر آپ تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آپ میری نگاہ سے غائب ہو گئے' اس کے بعد آپ تشریف لائے اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ اُس وقت میرے پاس ایک پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں اس کو لے کر حاضر ہوا اور آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں پہونچے اور چہرہ مبارک دھویا' اِس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دھونے کا قصد فرمایا لیکن آپ ایک جبہ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک شام کا تیار کردہ تھا کہ جس کی آستین تنگ تھی اس وجہ سے اس کی آستین اوپر نہ چڑھ سکی۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ چوغہ مبارک کے نیچے سے نکال لیا۔ اور چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد حضرت مغیرہ نے عمامہ اور پیشانی کا حال (مسح) بیان فرمایا۔ حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ جو بات میں چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے موزوں پر

لَيْسَتْ لِيْ حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ اَمَّ النَّاسَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهٗ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا مَا اَدْرَكْنَا وَ قَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا۔

مسح فرمایا اس کے بعد فرمایا اب تم ضرورت سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ آئے تو اس وقت امام عبدالرحمن بن عوفؓ تھے اور وہ اس وقت نمازِ فجر کی ایک رکعت ادا فرما چکے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت عبدالرحمٰنؓ کو مطلع کردوں کہ جناب نبی کریم ﷺ تشریف لا چکے ہیں لیکن آپ نے اس بات کی ممانعت فرما دی پھر جس قدر ہمیں جماعت سے نماز ملی تھی اس کو پڑھا اور جس قدر نماز ہم سے قبل ادا کی جا چکی تھی اس کو سلام کے بعد مکمل فرمایا۔

بَابُ ٦٧ كَمْ تُغْسَلاَنِ

باب: اعضاء کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

٨٤: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَوْكَفَ ثَلاَثًا۔

٨٤: حضرت ابن ابی اوسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں تین تین بار دھونا افضل ہے۔ دو بار جائز ہے اور ایک بار بھی کفایت کرتا ہے جب تم اچھی طرح وضو کرو۔ یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ (مؤطا امام محمدؒ)

بَابُ ٦٨ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

٨٥: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَا اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

٨٥: حضرت حمران بن ابانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو (پہلے) انہوں نے تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد پھر بایاں ہاتھ اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور پھر انہوں نے بایاں پاؤں بھی دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس میرے وضو جیسا وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص میری طرح سے وضو کرے ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور دل میں لغو اور بیہودہ خیالات نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ تمام کے تمام معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۶۹ بِاَیِّ الْیَدَیْنِ یَتَمَضْمَضُ

۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ھُوَ ابْنُ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرِ بْنِ دِیْنَارٍ الْحِمْصِیُّ عَنْ شُعَیْبٍ ھُوَ ابْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ حُمْرَانَ اَنَّہٗ رَاٰی عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْہِ مِنْ اِنَائِہٖ فَغَسَلَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ یَمِیْنَہٗ فِی الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْھَہٗ ثَلَاثًا وَیَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِہٖ ثُمَّ غَسَلَ کُلَّ رِجْلٍ مِّنْ رِّجْلَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّاَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِیْ ھٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُحَدِّثُ فِیْھِمَا نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

باب: کون سے ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے؟

۸۶: حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا' دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر کلی کی اور ناک صاف کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا اور کہنی تک دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور ہر ایک پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح سے وضو کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرح سے وضو کرے کہ میں نے جس طرح وضو کیا ہے اس کے بعد وہ شخص کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور نماز کے دوران لغو اور بے ہودہ خیالات اور وسوسے (خود سے) نہ لائے تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۷۰ اِتِّخَاذِ الْاِسْتِنْثَارِ

۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی عَنْ مَّعْنٍ عَنْ مَّالِکٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِہٖ مَآءً ثُمَّ لِیَسْتَنْثِرْ۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے اس کے بعد ناک صاف کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین مرتبہ ناک صاف کرے۔

بَابُ ۷۱ الْمُبَالَغَۃِ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ

۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ کَثِیْرٍ ح وَاَنْبَانَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ ھَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا۔

باب: ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا بیان

۸۸: حضرت لقیط بن صبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اچھی طرح سے وضو کرنا سکھلا دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو مکمل طریقہ سے کیا کرو اور ناک صاف کرنے میں زور لگایا کرو مگر یہ کہ تم روزہ دار ہو۔

اعضاء اچھی طرح دھونا:

مطلب یہ ہے کہ وضو کے دوران اعضاء کوخوب اچھی طرح دھویا کرو (اور پانی بلاوجہ زیادہ بھی نہ خرچ کیا کرو) اور کوئی عضو خشک نہیں رہنا چاہئے اور ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا حکم اس وجہ سے ہے تاکہ ناک اچھی طرح صاف ہو جائے لیکن اگر روزہ ہوتو ناک میں آہستہ سے پانی ڈالنا چاہئے ورنہ روزہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

بَابُ ۷۲ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ

۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ۔

۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص وضو کرے تو ناک صاف کرے یعنی ناک سنکے اور جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق لے یعنی استنجا طاق عدد تین پانچ سات ڈھیلے یا پتھر سے کرے۔

۹۰: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب تم استنجا کے لئے ڈھیلے لو تو طاق عدد استعمال کرو۔

بَابُ ۷۳ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْثَارِ عِنْدَ الْاِسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ

۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ۔

باب: بیدار ہونے کے بعد ناک صاف کرنے کا بیان

۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے پھر وہ وضو کرے تو تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات میں ناک کی جڑ کے اندر رہتا ہے (مراد نیند کی حالت ہے چاہے رات میں سوئے یا دن میں)۔

بَابُ ۷۴ بِاَیِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ؟

۹۲: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَفَعَلَ

باب: کس ہاتھ سے ناک سنکے

۹۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طرح کیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو

هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ۔

ہے۔(ثابت ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیے)۔

بَابُ ۷۵ غَسْلِ الْوَجْهِ

باب: وضو میں چہرہ دھونا

۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ اَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلّٰى فَدَعَا بِطَهُوْرٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهٖ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيْدُ اِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَاُتِيَ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَآءٌ وَطَسْتٍ فَاَفْرَغَ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِّنَ الْكَفِّ الَّذِيْ يَاْخُذُ بِهِ الْمَآءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّعْلَمَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا۔

۹۳: حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا۔ ہم نے کہا کہ یہ اس پانی کا کیا کریں گے' یہ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں (شاید) ہمیں طریقہ وضو بتلانے کے لئے پانی منگوایا ہے بہرحال ان کے پاس ایک برتن آیا کہ جس میں پانی تھا اور ایک طشت آیا۔ انہوں نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے پانی ڈالا کہ جس ہاتھ سے وہ پانی لے رہے تھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ چہرہ' تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور تین ہی مرتبہ بایاں ہاتھ دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔ پھر دایاں اور بایاں پاؤں بھی تین مرتبہ دھویا اور اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے تو اس کے لئے یہی وضو ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا گیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے پانی ڈالا اس بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ چلو سے پانی لیا جائے۔

بَابُ ۷۶ عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ؟

باب: چہرہ کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ اُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيْهِ مَآءٌ فَكَفَاَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّاَخَذَ مِنَ الْمَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِّنْ نَّاصِيَتِهٖ

۹۴: حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن منگوایا کہ جس میں پانی موجود تھا اور تین مرتبہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا برتن جھکا کر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ پھر تین مرتبہ انہوں نے چہرہ دھویا اور دونوں بانہیں دھوئیں۔ اس کے بعد پانی لیا اور سر کا مسح کیا اپنی پیشانی سے' اپنی گدی تک پھر

اِلٰى مُؤَخَّرِ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ لَا اَدْرِیْ اَرَدَّهُمَا اَمْ لَا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ۔

بَابُ ۷۷ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فِیْ تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَّاحِدٍ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهٗ فِی الْاِنَآءِ فَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا وُضُوْءُهٗ۔

بَاب ۷۸ صِفَةِ الْوُضُوْءِ

۹۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِیْ شَيْبَةُ اَنَّ مُحَمَّدًا ابْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِیْ اَبِیْ عَلِیٌّ بِوَضُوْءٍ فَقَرَّبْتُهٗ لَهٗ فَبَدَاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا فِیْ وَضُوْءِهٖ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ قَآئِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِیْ فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَآءَ الَّذِیْ فِيْهِ فَضْلُ وَضُوْئِهٖ

فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ گردن سے ہاتھ کو پھر وہ پیشانی تک لائے یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے' تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: وضو میں دونوں ہاتھ دھونا

۹۵: حضرت عبد خیرؒ کی روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اس پر تشریف فرما ہوئے اس کے بعد انہوں نے ایک برتن میں پانی طلب فرمایا اور دونوں ہاتھ دھوئے تین مرتبہ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ۔ اور پھر چہرہ دھویا۔ تین مرتبہ اور تین تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر سر کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم ﷺ کا وضو دیکھنے کی تو وہ شخص اس وضو کو دیکھ لے کہ آپ ﷺ کا یہی وضو تھا۔

باب: ترکیب وضو

۹۶: حضرت حسینؓ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت علیؓ نے مجھ سے وضو کا پانی طلب فرمایا میں نے وضو کا پانی پیش خدمت کر دیا۔ انہوں نے وضو کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے پہلے دونوں پہونچوں کو پانی کے اندر ہاتھ ڈالنے سے قبل دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک صاف کی پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا پھر سر پر ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد انہوں اسی طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ مجھے پانی دے دو۔ میں نے وہی برتن لیا کہ جس میں وضو کا پانی بچا ہوا تھا۔ انہوں نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا اس پر میں نے حیرت ظاہر کی انہوں نے کہا: تم حیرت میں نہ پڑو کیونکہ میں نے

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِيْ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ ﷺ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِيْ صَنَعْتُ يَقُوْلُ لِوُضُوْئِهٖ هٰذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوْئِهٖ قَائِمًا۔

تمہارے والد (یعنی نانا) رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ بھی اس طریقہ سے کیا کرتے تھے جس طرح میں نے تم کو بتلایا اور دکھلایا اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک وضو میں ترتیب مسنون ہے اور امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔

بَابُ ۷۹ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُوْرُ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۷: حضرت ابی حیہؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہونچے دھوئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور وضو کا پانی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کا طریقۂ وضو سکھلاؤں۔

بَابُ ۸۰ حَدِّ الْغَسْلِ

۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَّكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا

باب: ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان

۹۸: حضرت عمرو بن یحییٰ مازنیؒ نے سنا اپنے والد حضرت یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگ دکھلا سکتے ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! تب اُنہوں نے وضو کا پانی طلب کیا اور اس کو اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا دو دو مرتبہ۔ اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ دھویا تین مرتبہ۔ اس کے بعد دو مرتبہ ہاتھوں کو دھویا کہنی تک پھر مسح کیا سر کا دونوں ہاتھوں سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اپنی پیشانی تک لے گئے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَكَانِ الَّذِیْ بَدَاَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ۔

بَابُ ٨١ صِفَةِ مَسْحِ الرَّاْسِ

٩٩: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى هَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَاَمِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

باب: سر پر مسح کی کیفیت کا بیان

۹۹: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھے یہ دکھلا سکتے ہیں کہ نبی ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اور پھر انہوں نے پانی منگوا کر دائیں ہاتھ پر ڈالا اور ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا پھر دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ہاتھوں سے سر کا اس طریقہ سے مسح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو آگے کی جانب سے پیچھے کی طرف لے گئے' پھر ہاتھوں کو پیچھے کی طرف سے آگے کی جانب لائے۔ پھر پیچھے سے آگے کی جانب ہاتھوں کو لائے۔ یہاں تک کہ اسی جگہ ہاتھوں کو واپس لائے کہ جس جگہ سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ ٨٢ عَدَدِ مَسْحِ الرَّاْسِ

١٠٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَآءَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّتَيْنِ۔

باب: سر پر کتنی مرتبہ مسح کرنا چاہئے؟

۱۰۰: حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہ جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے دو مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور دو مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

بَابُ ٨٣ مَسْحِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

١٠١: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ جُعَيْدِبْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِاَمَانَتِهٖ وَتَسْتَاْجِرُهٗ فَاَرَتْنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا

باب: عورت کے مسح کرنے کا بیان

۱۰۱: حضرت ابوعبداللہ سالم سبلان فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ان کی دیانت اور امانت کی بہت زیادہ قائل تھیں چنانچہ وہ اکثر ان سے معاوضہ پر کام لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ عائشہؓ نے مجھے دکھلایا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضوفرماتے تھے انہوں نے تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ پھر دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر ہاتھ کو سر کے آگے رکھ کر پیچھے کی طرف لے گئے اور سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے

وَغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِيْ مُقَدَّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً اِلٰى مُؤَخَّرِهٖ ثُمَّ اَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِاُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ اٰتِيْهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِيْ مِنِّيْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيَ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِيْ لِيْ بِالْبَرَكَةِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اَعْتَقَنِيَ اللّٰهُ قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَاَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِيْ فَلَمْ اَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ۔

کانوں پر اور پھر دونوں رخساروں پر پھیرا۔ سالم کہتے ہیں کہ میں مکاتب تھا اس وجہ سے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ میرے سامنے آ جاتی تھیں اور وہ مجھ سے گفتگو تک فرما لیتی تھیں یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا اُمّ المؤمنینؓ آپ میرے واسطے خیر و برکت کی دُعا فرمائیں۔ فرمایا کس وجہ سے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی کی نعمت سے نوازا ہے اس پر وہ فرمانے لگیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو خیر و برکت سے نوازے اور اس کے بعد سے وہ پردہ فرمانے لگ گئیں اور اس روز کے بعد سے پھر کبھی میں نے ان کی زیارت نہیں کی۔

خلاصۃ الباب ☆ اُم المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ نے اس وقت (یعنی پہلے) ان صحابیؓ سے پردہ نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اس وقت غلام تھے۔

بَابُ ۸۴ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ

۱۰۲: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

باب: کانوں کے مسح سے متعلق

۱۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو پہلے دھویا۔ پھر آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر ایک ایک مرتبہ سر اور کانوں کا مسح کیا۔ حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے اس نے خبر دی کہ جس نے حضرت ابن عجلان سے سنا کہ اس روایت میں انہوں نے پاؤں دھونے کا بھی تذکرہ بیان کیا۔

بَابُ ۸۵ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ مَعَ الرَّاْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى اَنَّهُمَا مِنَ الرَّاْسِ

۱۰۳: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اِدْرِيْسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

باب: کانوں کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور ان کے سر کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق

۱۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو (پانی) لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چلو لے کر چہرہ دھویا۔

تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِاِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى۔

پھر دایاں اور بایاں بازو دھویا پھر سر اور دونوں کانوں کے اندر کے حصہ کا شہادت کی اُنگلی سے اور باہر کے حصہ کا انگوٹھے سے مسح فرمایا پھر (ایک پانی) چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر اسی طرح سے (جس طرح کہ دایاں پاؤں مبارک دھویا) بایاں پاؤں بھی دھویا۔

۱۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ فَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهُ نَافِلَةً لَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

۱۰۴: حضرت عبداللہ صنابحیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن وضو کرتا ہے اور وہ دورانِ وضو کلی کرتا ہے تو اس کے چہرہ سے اس کے تمام (چھوٹے) گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ ناک سنکتا ہے تو ناک سے اور چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلک سے بھی ہونے والے تمام کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ان سے ہونے والے گناہ اور حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح سر کا مسح کرنے سے سر سے اور حتیٰ کہ دونوں کانوں سے بھی (صغیرہ) گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ان کے ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب بندہ مسجد کی جانب چل دیتا اور مسجد میں نوافل ادا کرنے لگتا ہے تو ان کا اجر و ثواب علیحدہ ہے۔ حضرت قتیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت صنابحی اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔

چھوٹے گناہ کی معافی:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو مسنون طریقہ سے کرنے سے چھوٹے گناہوں کے معاف ہونے کا تذکرہ ہے نہ کہ بڑے گناہ۔ کیونکہ بڑے بڑے گناہ تو صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں البتہ چھوٹے گناہ کا مذکورہ طریقہ سے معاف ہونے اور مؤمن کا دوسرے مؤمن سے محبت وخلوص سے مصافحہ کرنے وغیرہ نیک اعمال سے چھوٹے چھوٹے گناہ کے معاف ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔

بَابُ ۸۶ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر مسح سے متعلق

۱۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۱۰۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کی حالت میں دیکھا ہے۔ (مذکورہ اصل حدیث میں خمار کا لفظ ہے اور ''خمار'' سے مُراد عمامہ ہے)۔

۱۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْجُرْجَانِىُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۰۶: اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

۱۰۷: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ ۸۷ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

باب: پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کے متعلق

۱۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهٗ وَعِمَامَتَهٗ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ۔

۱۰۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ قَالَ اَمَعَكَ مَآءٌ فَاَتَيْتُهٗ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ

۱۰۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے دوران) لوگوں (صحابہؓ) سے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل فرمائی تو آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں ایک گڑھے پانی کا لے کر آیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر

وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَالْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلٰى خُفَّيْهِ۔

آستین سے ہاتھ نکالنے لگےتو وہ تنگ تھیں۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنے مبارک چوغہ کو شانے پر ڈالا اور اندر سے ہاتھ نکال لئے پھر آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے' پیشانی عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ ٨٨ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر مسح کرنے کی کیفیت

١١٠: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنَّا مَعَهٗ فِیْ سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ جَآءَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَجَانِبَیْ عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَّعِيَّتِهٖ فَشَهِدْتُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلّٰى بِهِمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ للّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ مَّا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَضٰى مَا سُبِقَ بِهٖ۔

١١٠: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو ایسی باتیں ہیں کہ جن کے بارے میں مَیں کسی سے نہ دریافت کروں گا۔ جو کہ میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ چکا ہوں۔ ہم لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ (قضائے حاجت کے لئے) تشریف لے گئے۔ پھر آپ نے واپس تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی اور عمامہ کے دونوں کناروں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے کہ امام اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا یہ درست ہے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سفر میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرما دی اور لوگوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے نماز پڑھانا شروع فرما دی۔ اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اقتداء میں جس قدر نماز باقی تھی وہ ادا فرمائی۔ پس جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے سلام پھیرا تو آپ کی جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ اور امام ابوحنیفہؒ اور دوسرے علماء نافع کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء میں عمامہ پر مسح تھا پھر ترک کر دیا گیا۔ (مؤطا)

بَابُ ٨٩ اِيْجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

باب: پاؤں دھونے کا وجوب

١١١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَاَنْبَانَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ لِّلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ۔

١١١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت و بربادی ہے (پاؤں کی) ایڑی کی دوزخ کے عذاب سے۔

وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جائے تو؟

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وضو کے دوران پاؤں کی ایڑی (یا وہ اعضاء کہ جن کا دھونا واجب ہے) ان کا معمولی سا

حصہ بھی خشک رہ جائے تو قیامت کے دن اس کا سخت عذاب ہوگا۔ یہ تاکید کا انتہائی انداز ہے کہ وضو نہایت احتیاط سے کیا جائے۔

۱۱۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّئُوْنَ فَرَاٰى اَعْقَابَهُمْ تَلُوْحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

۱۱۲: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو وضو کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی ایڑیاں خشکی کی وجہ سے چمک رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے ایڑیوں کی دوزخ کے عذاب سے اور تم لوگ وضو کو مکمل کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ اس جگہ ایڑی کے چمکنے سے مراد ہے کہ خشکی سے ان پر پانی نہیں پہنچ سکا تھا جبکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی خشک رہ جائیں تو وضو نہیں ہوگا۔

بَابُ ۹۰ بِاَىِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَاُ بِالْغُسْلِ

باب: کون سا پاؤں پہلے دھونا چاہئے؟

۱۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْاَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِىْ طُهُوْرِهٖ وَنَعْلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فَذَكَرَشَانَهٗ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ۔

۱۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امکانی حد تک دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے۔ پاکی حاصل کرنے میں، جوتا پہننے میں اور کنگھا کرنے میں۔ (اور اس کے علاوہ دیگر کئی کاموں میں۔ جن کی تفصیل سیرۃ کی کتابوں میں مفصل طور پر موجود ہے)۔

بَابُ ۹۱ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ

باب: دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق

۱۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْجَعْفَرٍ الْمَدَنِىُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ يَعْنِىْ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْقَيْسِىُّ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَاُتِىَ بِمَآءٍ فَقَالَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِنَآءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَّغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِيْنِهٖ كِلْتَاهُمَا۔

۱۱۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد قیسیؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر پانی کو دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر چہرہ اور ایک ایک بازو بھی دو مرتبہ دھوئے اور پھر دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک مرتبہ۔ آپ نے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ ۹۲ الْاَمْرِ بِتَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

۱۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ وَكَانَ يُكْنٰى اَبَاهَاشِمٍ ح وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ۔

باب: اُنگلیوں کے درمیان خلال کرنا

۱۱۵: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ وضو کرو تو وضو کو (اچھی طرح سے پورا کرو) اور تم انگلیوں کے درمیان خلال کرو (تا کہ انگلیوں کے درمیان کا خلاء خشک نہ رہ جائے)۔

بَابُ ۹۳ عَدَدِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ وَغَيْرُهٗ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَدَاعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَّ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: پاؤں کتنی مرتبہ دھونا چاہیے

۱۱۶: حضرت ابوحیہ وداعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ اور تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور منہ دھویا تین مرتبہ۔ اور دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

بَابُ ۹۴ حَدِّ الْغَسْلِ

۱۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَطَآءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ

باب: دھونے کی حد سے متعلق

۱۱۷: حضرت حمرانؓ سے روایت ہے (جو حضرت عثمانؓ کے غلام تھے) انہوں نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ مُنہ دھونا پھر دایاں اور بایاں بازو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بایاں پاؤں دھویا۔ اس طریقہ سے (یعنی ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ کو دیکھا کہ آپؐ نے وضو کیا اس طریقہ سے کہ جس طرح میں نے وضو کیا پھر بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طریقہ سے وضو کرے کہ جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے اور دِل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لائے' تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے

فِیهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

جائیں گے۔

بَابُ ۹۵الْوُضُوْءِ فِی النَّعْلِ

۱۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَ مَالِكٌ وَابْنُ جُرَیْجٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَیْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِیَّةَ وَتَتَوَضَّاُ فِیْهَا قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَلْبَسُهَا وَیَتَوَضَّاُ فِیْهَا۔

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا؟

۱۱۸: حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم یہ چمڑے کے جوتے پہن کر وضو کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایسے ہی جوتے پہنتے تھے اور ان میں وضو فرماتے تھے۔

بَابُ ۹۶الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ فَقِیْلَ لَهُ اَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْرَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِاللّٰهِ یُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِیْرٍ وَ كَانَ اِسْلَامُ جَرِیْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِیِّ ﷺ بِیَسِیْرٍ۔

باب: موزوں پر مسح کرنے سے متعلق

۱۱۹: حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور انہوں نے موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ جریرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عبداللہؓ کے ساتھیوں کو مذکورہ حدیث بہت زیادہ پسند تھی اس لئے کہ جریرؓ نے نبی ﷺ کی وفات سے چند روز قبل اسلام قبول فرمایا۔

موزوں پر مسح:

علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ موزوں پر مسح سفر اور حضر دونوں میں درست ہے اگر چہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ستر حضرات نے بیان فرمایا کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرامؓ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور جو بعض حضرات نے آیت کریمہ: ﴿ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ ﴾ سے استدلال کیا ہے کہ اس آیت میں پاؤں کا دھونا اس کا حکم ہے (نہ کہ پاؤں پر مسح کا) تو یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ مسح کے بارے میں متعدد واضح روایات موجود ہیں اور موزوں پر مسح سے متعلق متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے احادیث منقول ہیں لیکن ان تمام روایات کے مقابلہ میں حضرات علمائے کرام نے حضرت جریرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جریرؓ آیت وضو کہ جس میں ہاتھ اور پاؤں کے مسح کا بھی تذکرہ ہے' کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے اور انہوں نے سورۂ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نزول کے بعد بھی آپ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہے اس پر امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث بذل المجہود' فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے علاوہ ''مکتبۃ العلم'' نے بھی حال ہی میں اس موضوع پر مفصل کتاب بعنوان ''مسائل خفین'' شائع کی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی بے حد نافع رہے گا۔

۱۲۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۰: حضرت جعفر بن عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے موزوں پر مسح بھی کیا۔

۱۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ وَّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِلَالٌ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ اُسَامَةُ فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

۱۲۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ دونوں حضرات (مقام اسواف میں) تشریف لے گئے پس آپؐ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو اُسامہؓ نے بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل انجام دیا؟ فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وضوفرمایا' چہرہ دھویا اور ہاتھ دھوئے۔ سر اور موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۲۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِهٖ۔

۱۲۳: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۲۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ

۱۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر چہرۂ مبارک دھویا۔ پھر

وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَاَخْرَجَهُمَا مِنْ اَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى بِنَا۔

آپ دونوں بانہیں دھونا چاہتے تھے لیکن آپ کا چوغہ تنگ تھا' چوغہ کی آستین اوپر نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو چوغے کے نیچے سے باہر نکالا اور دھویا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

محولہ بالا روایت کی بابت ایک ضروری وضاحت:

اس سلسلہ میں مسلم شریف کی روایت اور مذکورہ بالا روایت کے الفاظ میں بعض جگہ فرق ہے چنانچہ مسلم کی روایت کے الفاظ اس طریقہ سے مشکور ہیں قصب علیہ حین فرغ من حاجتہ یعنی صحابی نے (وضو کرتے وقت) آپ ﷺ پر پانی ڈالا جب آپ ﷺ حاجب سے (یعنی پیشاب' پاخانہ سے فارغ ہو گئے) اور سنن نسائی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: قصب علیہ فرغ من حاجتہ جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے حاجت سے تو اس جگہ لفظ حاجت سے مراد وضو کرنا ہوگا۔

۱۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اَبِيْهِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِاِدَاوَةٍ فِيْهَا مَآءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہؓ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلے۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک لوٹا پانی لے کر گئے پھر آپ پر پانی ڈالا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت سے فارغ ہو گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۹۷ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب: جراب اور جوتوں پر مسح سے متعلق

۱۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ اَنْبَانَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

۱۲۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کسی نے اس روایت میں حضرت ابوقیس کی متابعت کی ہوگی اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے ہی درست ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۸ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

۱۲۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم میرے پیچھے رہو اور آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ مجھ سے آگے

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخَلَّفْ يَا مُغِيْرَةُ وَامْضُوْا اَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِيَ اِدَاوَةٌ مِّنْ مَّاءٍ وَّمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَتِهٖ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُّوْمِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّلَيْنِ فَاَرَدَاَنْ يُّخْرِجَ يَدَهٗ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَاَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

آگے جاؤ۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے ہی رہا میرے ساتھ پانی کا ایک لوٹا تھا لوگ روانہ ہو گئے اور رسول کریم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے آپ کے (اعضاء پر) پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اُس وقت آپ تنگ آستین کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک روم کا تیار کردہ تھا۔ آپ نے اس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا تو وہ تنگ پڑ گئے تب آپ نے چوغے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا اور آپ نے سر مبارک پر مسح فرمایا۔

بَابُ ۹۹ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ

باب: مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان

۱۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ۔

۱۲۸: حضرت صفوان بن عسال ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حالتِ سفر میں رخصت اور سہولت عطا فرمائی کہ ہم اپنے موزے نہ اُتاریں تین دن تین رات تک۔

مدتِ مسح ومسائل خفین اور اقوالِ ائمہ رحمۃ اللہ علیہم:

مذکورہ حدیث میں مسافر کے لئے مسح کی مدت بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ مسافر کو سفر میں دشواریاں پیش آتی ہیں اس کے لئے سہولت اور رعایت کی ضرورت تھی اس وجہ سے اس کے لئے مسح کی مدت تین دن اور تین رات مقرر فرمائی گئی۔ مدت مسح شروع ہونے کے بارے میں حضرات جمہور فرماتے ہیں کہ جب سے حدث لاحق ہو اس وقت سے مدت مسح شروع ہوگی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سے وضو کیا ہے اس وقت سے مدت شروع ہوگی۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے موزے پہنے ہیں اس وقت سے مدت کا آغاز ہوگا اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک چاہے مسح کرے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر ہے مسافر اور مقیم کے لئے۔

۱۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَّزُهَيْرٌ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَاَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۱۲۹: حضرت زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم لوگ مسافر ہوں تو ہم مسح کریں اپنے موزوں پر اور یہ کہ نہ اتاریں ان کو تین روز تک کہ پیشاب پاخانہ اور

يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ أَنْ نَمْسَحَ عَلٰى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّ نَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ۔

سونے کی حاجت میں مگر یہ کہ حالتِ جنابت (ناپاکی) میں ان کو اُتارنا ضروری ہے۔

بَابُ ۱۰۰ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيْمِ

باب: مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت

۱۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ۔

۱۳۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین روز اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

۱۳۱: ...... أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ فَأَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ يَمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا۔

۱۳۱: حضرت شریح بن ہانیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور خود ان سے دریافت کرو وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ مقیم ایک روز تک مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین رات تک۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں ان سب روایات پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی فعل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بَابُ ۱۰۱ صِفَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

باب: باوضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟

۱۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أُتِيَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهٗ وَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهٗ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا

۱۳۲: حضرت نزال بن سبرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا۔ انہوں نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر وہ لوگوں کے کام میں مصروف ہو گئے جب نماز عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا تو انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر چہرہ دونوں ہاتھ سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد کچھ بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہو کر اس کو پی لیا اور کہا کہ لوگ اس طریقہ سے وضو کرنے کو میرا خیال کرتے ہیں کہ جس میں تمام اعضاء پر مسح کیا جائے حالانکہ میں نے

يَكْرَهُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو تو اس کا یہی وضو ہے۔

وضو پر وضو:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس کا پہلا وضو موجود ہو اور نماز کا وقت شروع ہو جائے اور وہ شخص ثواب اور اجر کے لئے نیا وضو کرنا چاہے تو اس کے لئے اس قدر کافی ہے کہ وہ کچھ پانی لے کر تمام کے تمام اعضاء پر وہ پانی مل لے۔ پورا وضو کرنا اور پورے وضو کی طرح پانی بہانا اس کے لئے لازم نہیں ہے۔

بَابُ ١٠٢ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنا

١٣٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَآءٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّاَ قُلْتُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَالَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوٰاتِ بِوُضُوْءٍ۔

١٣٣: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ حضرت عمرو بن عامرؒ نے عرض کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے؟ کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اور آپ؟ کہا: ہم لوگ تو کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے جب تک وضو نہ ٹوٹتا تھا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

١٣٤: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

١٣٤: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم لوگ خدمت اقدس میں پانی پیش کریں؟ فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت ہوا ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں۔

١٣٥: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوٰاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَّمْ تَكُنْ تَفْعَلُهٗ قَالَ عَمَدًا فَعَلْتُهٗ يَاعُمَرُ۔

١٣٥: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ نے اس دن تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے آج کے دن ایسا کام کیا ہے کہ جو اس سے قبل آپ نے نہیں کیا۔ فرمایا: اے عمر! میں نے قصداً اور عمداً یہ عمل انجام دیا ہے۔

بَابُ ۱۰۳ النَّضْحِ

باب: پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّآءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضَحَ بِهٖ فَرْجَهٗ فَذَكَرْتُهٗ لِاِبْرَاهِیْمَ فَاَعْجَبَهٗ قَالَ الشَّیْخُ ابْنُ السُّنِّیِّ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْیَانَ الثَّقَفِیُّ۔

۱۳۶: حکم بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنے والد سے سنا رسول اللہؐ جب وضوفرماتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے' اس حدیث کے راوی حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا یہ صحابی ہیں اور حضرت ابن عبدالبر نے فرمایا کہ اس سے بھی ایک حدیث منقول ہے جو کہ وضو سے متعلق ہے اور وہ روایت مضطرب ہے۔

ہر نماز کے لئے وضو سے متعلق بحث:

حدیث ۱۳۵ میں ہر ایک نماز کیلئے آپ ﷺ کا تازہ اور نیا وضو کرنا مذکور ہے آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک اس وجہ سے تھا تا کہ امت مسلمہ کو اس کا علم ہو جائے۔ ہر ایک نماز کیلئے تازہ وضو کرنا افضل ہے اگر چہ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا بلا کراہت درست ہے اس پر اجماع ہے اور جن حضرات نے ہر ایک نماز کیلئے نئے وضو کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اس سے مراد استحباب ہے یعنی مستحب ہے کہ نیا وضو ہر ایک نماز کے لئے کر لیا جائے اور حدیث ۱۳۶ میں آپ ﷺ کے بوقت وضو ایک چلو پانی چھڑک لینے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے یہ اس وجہ سے تھا تا کہ نماز سکون سے ادا ہو اور کسی قسم کا وسوسہ نماز میں نہ پیدا ہو سکے۔ (قاسمی)

۱۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدٍ اللُّوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ یَزِیْدَ الْجَرْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْیَانَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ قَالَ اَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهٗ۔

۱۳۷: حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑکا یا وضو فرمایا۔ احمد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے بھی پانی چھڑکا۔

بَابُ ۱۰۴ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوْءِ

باب: وضو کا بچا ہوا پانی کارآمد کرنا

۱۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَیَّةَ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّاَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهٖ وَقَالَ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ۔

۱۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوتے دیکھا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے (عمل) کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا۔

۱۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۹: حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَآءِ وَاَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وُضُوْئِهٖ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَیْئًا وَّرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْاَةُ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیْهِ۔

مقام بطحا میں تھا تو بلالؓ نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ لوگ اس کو لینے کیلئے آگے بڑھے میں نے بھی کچھ پانی پیا اور آپ کے لئے ایک لکڑی (سُترہ) زمین میں گاڑ دی پھر آپ نے لوگوں کی امامت فرمائی اور نماز پڑھائی جبکہ گدھے، کتے اور عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ یَعُوْدَانِیْ فَوَجَدَانِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَیَّ وَضُوْئَهٗ۔

۱۴۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات میری عیادت کے لئے تشریف لائے انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی میرے اعضاء پر ڈالا۔

وضو کا بقایا پانی:

مطلب یہ ہے کہ جو پانی باقی بچا تھا وہ پانی میرے اوپر ڈالا یا مطلب یہ ہے کہ وضو کے پانی کو جمع کر کے میرے جسم پر وہ پانی ڈال دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے پانی سے نفع اٹھانا اور اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔

بَابُ ۱۰۵ فَرْضِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کی فرضیت

۱۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةً بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِّنْ غُلُوْلٍ۔

۱۴۱: حضرت ابوالملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر وضو کے اور صدقہ چوری اور خیانت کے مال سے نہیں قبول فرماتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اسلام میں مقصد کا اعلیٰ ہونا اور اس کے حصول کے ذرائع کا پاکیزہ ہونا دونوں میں مطلوب ہیں۔ لہٰذا جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ اہل ایمان کو اس نے اس بات کا حکم دیا جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا۔ نیز فرمایا: جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کے لئے کوئی اجر نہیں بلکہ اس پر (حرام کمائی کے) گناہ کا بار ہے۔ (ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم)

نیز آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: بندہ حرام مال کما کر جو صدقہ کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا۔ اس میں برکت نہیں ہوتی اور جو اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ جہنم کے لئے زادِ راہ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے۔ گندگی، گندگی کو نہیں مٹاتی۔ (جامی)

بَابُ ۱۰۶ الْاِعْتِدَآءِ فِی الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں اضافہ کرنے کی ممانعت

۱۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُوْسَی بِنِ اَبِیْ عَآئِشَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاہُ الْوُضُوْءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ھٰکَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ۔

۱۴۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کا طریقہ معلوم کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: وضو اِس طرح ہے۔ اب جو شخص اضافہ کرے اُس نے برا کیا' حد سے زیادتی کی اور ظلم کا ارتکاب کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں تاکید ہے کہ احکام میں افراط وتفریط سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ عمل بجائے ثواب کے گناہ کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ طرزِ عمل محض وضو کے معاملے میں نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر اس کام اور عمل میں یہ اصول جاری رہے گا جس پر آپ ﷺ نے حدود و قیود فرمادی ہیں۔ کیونکہ نیکی اگر اپنی حدود و قیود کھودے تو پھر انسان رہبانیت اور خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ اور عبادات میں غلو کا نتیجہ رہبانیت کی شکل میں ملتا ہے اور اس کے تباہ کن نتائج ہم عیسائیت اور یہودیت کے پیروکاروں میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (جامی)

بَابُ ۱۰۷ الْاَمْرِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو پورا کرنا

۱۴۳: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَھْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ عُبَیْدِاللّٰہِ...... بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا اِلٰی عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلاَّ بِثَلَاثَۃِ اَشْیَاءَ فَاِنَّہٗ اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَلَا نَاْکُلَ الصَّدَقَۃَ وَلَا نُنْزِیَ الْحُمُرَ عَلَی الْخَیْلِ۔

۱۴۳: حضرت عبد اللہ بن عبید اللہؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کو) خاص نہیں فرمایا کسی بات سے' مگر تین باتوں سے ایک تو ہم کو حکم ہوا پوری طرح وضو کرنے کا' دوسرے زکوٰۃ نہ استعمال کرنے کا' اور تیسرے یہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کریں۔

۱۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ اَبِیْ یَحْیٰ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

۱۴۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح سے کیا کرو۔

وضو سے متعلق تشریح:

مذکورہ حدیث میں خاص نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یعنی دین کی باتیں جس طریقہ سے دوسرے حضرات کو بتلائیں اسی طریقہ سے ہم لوگوں کو بھی بتلائیں اور ارشاد فرمائیں اور جہاں تک وضو پورا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اسکا حکم تو تمام امت مسلمہ کو ہے اور مال زکوٰۃ کا حرام ہونا اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا حرام ہونا بھی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے خاص ہے اور

گدھوں کا' گھوڑیوں پرکودنا عام طریقہ سے برا تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے گھوڑے کی نسل گھٹ جائے گی جبکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہئے کیونکہ گھوڑا دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر دور میں نہایت مفید ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور آج کے سائنسی اور جدید دور میں بھی اس کی زمانہ قدیم کی طرح افادیت ہے جیسے کہ پہاڑوں اور تنگ درّوں وغیرہ میں فوج کو رسد و سامانِ ضروریات وغیرہ پہنچانا۔

بَابُ ١٠٨ الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: وضو مکمل کرنے کی فضیلت

١٤٥: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

١٤٥: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جو تمہارے گناہوں کو ختم کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ وہ ہے وضو پورا کرنا' دشواری محسوس ہونے کے وقت اور مسجد تک بہت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے منتظر رہنا یہی رباط ہے' یہی رباط ہے۔

اِسباغ کا مفہوم: مذکورہ حدیث میں ((اسباغ الوضوء علی المکارہ)) کا مطلب ہے' تکلیف محسوس ہونے کے وقت وضو کرنا جیسے کہ زبردست سردی ہو رہی ہے پانی کا ہاتھ کو لگنا ناگوار محسوس ہوتا ہے تو ایسے وقت وضو کرنا اس طریقہ سے اور کوئی دشواری ہو اور رباط کہتے ہیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا یعنی مذکورہ بالا دونوں اعمال کا ثواب ایک ہی جیسا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ...... ﴾ نیز ایک حدیث میں بھی بعینہٖ مضمون وارد ہوا ہے۔

بَابُ ١٠٩ ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّاَ كَمَا اُمِرَ

باب: حکم خداوندی کے مطابق وضو کرنا

١٤٦: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ سُفْیَانَ الثَّقَفِیِّ اَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَ عِنْدَهٗ اَبُوْ اَیُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ یَا اَبَا اَیُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ اُخْبِرْنَا اَنَّهٗ مَنْ صَلّٰی فِی الْمَسَاجِدِ الْاَرْبَعَةِ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ فَقَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اَدُلُّكَ عَلٰی اَیْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ

١٤٦: حضرت عاصم بن سفیان ثقفیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (مقام) سلاسل کی جانب جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن جنگ نہ ہوئی پھر بھی ہم لوگ وہیں پر جمے رہے۔ بعد میں ہم لوگ معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے اور اس وقت ان کے پاس ابوایوبؓ اور عقبہ بن عامرؓ تشریف فرما تھے۔ عاصمؓ نے فرمایا: اے ابوایوب! ہم کو جہاد نہیں مل سکا اور ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز ادا کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ابوایوبؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے' ہم تم کو اس سے زیادہ آسان بات بتلاتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق

كَمَا أُمِرَ وَصَلَّى كَمَا أُمِرَ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ اَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

وضواور نماز ادا کرے تو اُس شخص کی مغفرت کر دی جائے گی۔ چاہے وہ شخص پہلے جو عمل بھی کر چکا ہو۔ عاصم نے بیان کیا کہ اے عقبہ! کیا مسئلہ اسی طرح سے ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

۱۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنُ اَبَانَ اَخْبَرَ اَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ۔

۱۴۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا تو اس کے لئے پانچ نمازیں ان کے درمیان (یعنی نمازوں کے دوران) سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔

۱۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ اِلَّا غُفِرَلَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا۔

۱۴۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نہیں ہے تم میں کوئی کہ بہتر طریقہ سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے دوسری نماز کے وقت کے آنے تک' جب تک اس نماز کو ادا کرے۔

۱۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا آدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْيَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَاَبُوْطَلْحَةَ نُعَيْمُ ابْنُ زِيَادٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوْءُ قَالَ اَمَّا الْوُضُوْءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَ اسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمَ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطٰى فِيْ

۱۴۹: حضرت عمرو بن عبسہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کرنے کا کس قدر اجر و ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وضو کر لیا اور صاف کر کے تم نے دونوں پہونچے دھوئے تو تمہارے تمام گناہ نکل گئے۔ تمہارے ناخنوں اور ہاتھ کے پوروں سے' پھر جب تم نے کلی کر لی اور ناک کے دونوں سوراخوں کو تم نے صاف کر لیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے دونوں کہنیوں تک اور تم نے سر پر مسح کر لیا اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو تم اکثر گناہوں سے نکل گئے اب اگر تم نے اپنا چہرہ زمین پر رکھ لیا رضائے خداوندی کے لئے تو تم اپنے گناہوں سے اس طریقہ سے نکل گئے جیسے تم اس دن تھے کہ جس دن تمہاری ماں نے تم کو جنم دیا۔ حضرت ابواُمامہؓ نے جو اس حدیث کو حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا: اے عمرو بن عبسہ! تم ذرا غور کر کے بات کہو کہ کیا ہر ایک انسان کو اس قدر نعمتیں ہر ایک مجلس میں

مَجْلِسٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا اَجَلِيْ وَمَا بِيْ مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حاصل ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا کہ تم سن لو خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میری وفات کا زمانہ نزدیک ہے اور میں ضرورت مند اور محتاج بھی نہیں ہوں بلاشبہ اس کو میرے کانوں نے سنا اور میرے قلب نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ رکھا۔

بَابُ ١٠١الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

باب: وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہئے؟

١٥٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ۔

۱۵۰: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ'' کہے تو ایسے شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

بَابُ ١١١حِلْيَةِ الْوُضُوْءِ

باب: وضو کے زیور سے متعلق

١٥١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ فَقَالَ لِيْ يَابَنِيْ فَرُّوْخٍ اَنْتُمْ هٰهُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءَ۔

۱۵۱: حضرت ابوحازمؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے پیچھے تھا اور وہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے وضو فرما رہے تھے اور اپنے ہاتھوں کو دھو رہے تھے بغلوں تک۔ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ کس قسم کا وضو ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے ابن فروخ! تم اس جگہ پر موجود ہو اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تم اس جگہ موجود ہو تو میں اس طریقہ سے وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا ہے کہ مؤمن بندہ کا زیور اسی جگہ تک ہو گا کہ جس جگہ تک اُس کا وضو (پانی) پہنچے۔

فضیلت وضو:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن اہل ایمان کے وضو کے اعضاء پر زیور پہنایا جائے گا اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اعضاء وضو خوب چمکتے دمکتے اور خوب روشن ہوں گے۔ اس وجہ سے ایک جگہ ((یا بنی فروخ)) استعمال فرمایا گیا ہے دراصل فروخ (فاء کے زبر اور راء پر تشدید کے ساتھ) حضرت ابراہیمؑ کے ایک صاحبزادہ کا نام ہے جس کی ولادت حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق کی ولادت کے بعد ہوئی۔

۱۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اِنِّىْ قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ وَاِخْوَانِىَ الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَّاْتِىْ بَعْدَكَ مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِىْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جنت البقیع کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم لوگوں پر سلامتی ہو اے گھر والو صاحب ایمان لوگو تم پر سلامتی ہے (یہ) مکان ہے اہلِ اسلام و اہلِ ایمان کا اور ہم لوگ ان شاء اللہ تم سے ملاقات کرنے والے ہیں مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی زیارت کروں' ان سے ملوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مقام تو اس سے کہیں زیادہ ہے تم لوگ میرے صحابی اور ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو کہ ابھی دُنیا میں نہیں آئے اور میں قیامت کے دن حوضِ کوثر پر ان لوگوں کا ''فرط'' ہوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کس طریقہ سے پہچانیں گے کہ جو لوگ دنیا میں آپ کے بعد آئیں گے؟ فرمایا: غور کرو اگر کسی شخص کے سفید چہرہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکی گھوڑوں میں شامل ہو جائیں تو وہ شخص اپنے گھوڑوں کی شناخت نہیں کرے گا؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے وہ میرے بھائی قیامت کے دن آئیں گے اور ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں وضو (کے نور سے) چمکتے دمکتے ہوں گے اور میں حوضِ کوثر پر ان لوگوں کا فرط ہوں گا۔

آپ ﷺ کی ایک آرزو:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد آنے والے اہل اسلام سے ملاقات کی تمنا ظاہر فرمائی اور ان کو اپنا بھائی ارشاد فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کر کے فرمایا: اے صحابہ! تمہارا درجہ ان لوگوں سے زیادہ ہے کیونکہ تم صحابی ہو اور وہ بعد میں آنے والے میرے بھائی ہوں گے اور وہ تمہاری فضیلت کو نہیں پہنچ سکیں گے اور فرط اس کو کہا جاتا ہے جو کہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر ان کے واسطے سامان تیار کرتا ہے اور ان کے لئے آرام وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور اس جگہ مطلب یہ ہے کہ میں حوض کوثر پر پہنچ کر پہلے ہی سے ان کے واسطے سامان تیار کروں گا اور ان کی آمد کا منتظر رہوں گا اور وضو کے نور کی روشنی سے ان کو پہچان لوں گا۔

بَابُ ۱۱۲ثَوَابِ مَنْ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

باب: بہترین طریقہ سے وضوکر کے دو رکعات ادا کرنے والے کا اجر؟

۱۵۳: اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

۱۵۳: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر دو رکعات ادا کرے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَابُ ۱۱۳مَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق

۱۵۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِيْ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ اِلٰى جَنْبِيْ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ۔

۱۵۴: حضرت ابوعبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی جبکہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ میرے نکاح میں تھیں چنانچہ مجھے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم وحیا محسوس ہوئی میں نے ایک شخص سے جو میرے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہا تم ہی رسول کریم ﷺ سے حکم شرع اس سلسلہ میں دریافت کرلو چنانچہ اس نے حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: مذی میں وضو ہے۔

خلاصۃ الباب: مذی ایک قسم کا سفید اور پتلا مادہ ہوتا ہے جو شہوت شروع ہونے کے وقت خارج ہوتا ہے اور اس کے نکلنے سے شہوت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ اِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِاَهْلِهِ فَاَمْذٰى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ وَابْنَتُهُ

۱۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ سے عرض کیا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہونے لگے لیکن وہ صحبت نہ کر سکے تو تم اس بارے میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے تو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ آپ

تَحْتِیْ فَسَاَلَهُ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهٗ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۱۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَآئِشِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ عَلِیًّا قَالَ کُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ یَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَلِ ابْنَتِهٖ عِنْدِیْ فَقَالَ یَکْفِیْ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ۔

۱۵۷: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اُمَیَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ اَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِیَاسِ بْنِ خَلِیْفَةَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ یَّسَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ یَغْسِلُ مَذَاکِیْرَهٗ وَیَتَوَضَّأُ۔

۱۵۸: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَرْوَزِیُّ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ اَنَّ عَلِیًّا اَمَرَهٗ اَنْ یَّسَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهٖ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْیُ مَا ذَا عَلَیْهِ فَاِنَّ عِنْدِیْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْیِ اَنْ اَسَالَهٗ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَهٗ وَیَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

ﷺ کی صاحبزادی میری منکوحہ ہیں چنانچہ مقداد بن الاسودؓ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی شرم گاہ دھولو اور اسی طرح وضو کرلو جس طرح نماز کیلئے کرتے ہو۔

۱۵۶: حضرت عائش بن انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی چنانچہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے کہا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ میری منکوحہ تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں وضو کافی ہے۔

۱۵۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا حضرت عمارؓ کو کہ رسول کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں آپ ﷺ نے فرمایا تم اس صورت میں اپنے عضو مخصوص کو دھو ڈالو اور وضو کرلو۔

۱۵۸: حضرت مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ان کو حکم فرمایا کہ رسول کریم ﷺ سے وہ مسئلہ دریافت کریں کہ جب کوئی شخص اپنی اہلیہ کے نزدیک بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو ایسے شخص کے ذمہ کیا لازم ہے؟ (غسل یا وضو)۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: دراصل میرے نکاح میں تو آپ کی صاحبزادی ہیں' لہٰذا مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب تم میں اسے پائے تو وہ اپنی شرم گاہ دھوئے اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح سے وضو کرلے۔

۱۵۹: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں رسول کریم ﷺ سے مذی خارج ہونے کے بارے میں مسئلہ دریافت کروں۔ فاطمہؓ کی وجہ سے پس میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ کو حکم دیا کہ وہ یہ مسئلہ آپ سے دریافت کرلیں' چنانچہ آپ سے دریافت کرلیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو ہے۔

بَابُ ۱۱۴ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ اَتَيْتُ رَجُلاً يُدْعٰى صَفْوَانَ ابْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُّ عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ تَسْاَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهٗ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ۔

باب: پاخانہ پیشاب نکلنے سے وضوٹوٹ جانے سے متعلق

۱۶۰: حضرت زِر بن حبیشؓ سے روایت ہے کہ میں ایک صاحب کے پاس گیا جن کو حضرت صفوان بن عسالؓ کہا جاتا تھا۔ میں ان کے دروازہ پر بیٹھ گیا جب وہ باہر آئے تو دریافت فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں علم کی خواہش رکھتا ہوں۔ فرمایا بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پر خوشی کے ساتھ بچھاتے ہیں۔ پھر پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ میں موزوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہم کو موزوں کے نہ اتارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ حالتِ سفر میں تین روز تک موزہ نہ اتاریں سوائے حالتِ جنابت میں لیکن آپ پیشاب' پاخانہ یا سوکر اُٹھنے کی حالت میں موزہ اُتارنے کا حکم نہ فرماتے۔

بَابُ ۱۱۵ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ

۱۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَهٗ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّ بَوْلٍ وَّ نَوْمٍ۔

باب: پاخانہ کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

۱۶۱: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جب ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہم کو موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر حالتِ جنابت سے لیکن پیشاب' پاخانہ یا نیند سے بیدار ہونے کی صورت میں موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

بَابُ ۱۱۶ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ يَعْنِي الْمُسَيَّبَ وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْيَسْمَعَ صَوْتًا۔

باب: ریح خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹنا

۱۶۲: حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت پیش ہوئی کہ ایک شخص کو اس بات کا وہم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک کہ وہ بدبو نہ سونگھ لے یا ریح خارج ہونے کی آواز نہ سن لے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ وہم کا اعتبار نہیں ہے لاعبرة للوھم (الاشیاء والنظائر) بلکہ جب تک یقین نہ ہو تو اس وقت تک وضو کے ٹوٹ جانے کا حکم نہ ہوگا۔

بَابُ ١١٧ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

١٦٣: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

باب: سونے سے وضو جاٹوٹ جانا

١٦٣: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہوتو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین مرتبہ پانی نہ ڈالے کیونکہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی رات میں کس جگہ ہاتھ پڑا)۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کا حکم:

مذکورہ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سکتا ہے کہ اس کا ہاتھ سونے کی حالت میں پیشاب' پاخانہ کی جگہ پڑا ہوا اور پسینہ وغیرہ کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو ناپاکی لگ گئی ہو۔ کیونکہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ حضرات صرف ڈھیلوں سے استنجا کرلیا کرتے تھے اور اسی طرح سے سو جاتے اور وہاں گرمی شدید ترین ہوتی تھی جسم سے پسینہ آتا رہتا اس وجہ سے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرمایا گیا اور حنفیہ کے نزدیک اس ممانعت کا تعلق کراہت نیند سے بھی ہے کہ جوکہ بر بنائے احتیاط ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ناپاکی لگ جانے کا شک ہو جائے اور اگر ظن غالب یہ ہے کہ ہاتھ کو ناپاکی نہیں لگی تو اس صورت میں برتن میں تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے قبل ممانعت نہیں ہے' واللہ اعلم ۔ (قاسمی)

بَابُ ١١٨ النُّعَاسِ

١٦٤: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهٗ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ۔

باب: اونگھ آنے کا بیان

١٦٤: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے وقت اونگھنے لگ جائے تو اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ (ایسی حالت میں وہ) بددعا کرنے لگے خود اپنے ہی واسطے اور وہ نہ سمجھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز ایسی حالت میں ادا کرنا چاہئے جبکہ نماز کی طرف پوری توجہ ہو۔ اونگھ یا انتہائی سستی کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس نماز کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔

بَابُ ١١٩ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

١٦٥: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ

باب: آلہ تناسل چھونے سے وضو ٹوٹ جانا

١٦٥: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مروان بن حکم کے پاس گیا تو ہم نے ان باتوں کا بھی ان کے سامنے تذکرہ کیا کہ جن سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے جواب دیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔ عروہ نے کہا کہ مجھے

بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُوْنُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ الْوُضُوْءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

اس بات کا علم نہیں ہے۔ مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوانؓ نے اطلاع دی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے تم میں سے جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کر لے (یعنی پہلا وضو ختم ہو جائے گا)

۱۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِيْ اِمَارَتِهٖ عَلَى الْمَدِيْنَةِ اَنَّهٗ يَتَوَضَّاُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اِذَا اَفْضٰى اِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهٖ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوْءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهٗ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ مَا يَتَوَضَّاُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيَتَوَضَّاُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ اَزَلْ اُمَارِيْ مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا مِّنْ حَرَسِهٖ فَاَرْسَلَهٗ اِلٰى بُسْرَةَ فَسَاَ لَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْهَا مَرْوَانُ۔

۱۶۶: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم مدینہ منورہ کے حاکم تھے انہوں نے نقل کیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص اس کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔ میں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا اس پر وضو لازم نہیں۔ مروان نے کہا کہ مجھ سے بسرہ بنت صفوانؓ نے نقل فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے بیان فرمایا ان چیزوں کے بارے میں کہ جن سے وضو کرنا ضروری ہے تو فرمایا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو کرے۔ عروہ نے کہا کہ میں برابر جھگڑا کرتا رہا مروان سے۔ حتیٰ کہ مروان نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کو طلب کیا اور اس کو بسرہؓ کے پاس روانہ کیا اس شخص نے بسرہؓ سے دریافت کیا تو بسرہؓ نے اس سے وہ بات کہلائی کہ جو مروان نے نقل کی تھی۔

بَابُ ۲۰ اتَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۶۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ جَآءَ رَجُلٌ كَاَنَّهٗ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهٗ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا مُضْغَةٌ اَوْ بَضْعَةٌ مِّنْكَ۔

۱۶۷: حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور نماز آپ کے ساتھ پڑھی جب نماز سے فراغت ہوئی تو ایک جنگلی شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اپنی شرم گاہ کو بحالت نماز چھو لے فرمایا: شرم گاہ کیا چیز ہے وہ بھی تو جسم کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

شرم گاہ چھونے سے وضو ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعیؒ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہتھیلی کے اندرونی حصہ سے شرم گاہ چھوئے گا تو اس کا وضوٹوٹ جائے گا اور ہتھیلی کی الٹی جانب یعنی ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے گا تو وضونہیں ٹوٹے گا اسی طریقہ سے خواہ سرین چھوئے یا خصیے وغیرہ سب کا یہی حکم ہے اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ بہرصورت شرم گاہ کے چھونے کو ناقض وضوفرماتے ہیں خواہ ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے یا باطنی حصہ سے اور ان حضرات کی دلیل حضرت بسرہ بنت صفوانؓ کی روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عضومخصوص کو چھولے تو اس کو چاہئے کہ وضوکرے۔لیکن حنفیہ کا یہ قول ہے کہ شرم گاہ کو کسی بھی طرح سے چھونے سے وضونہیں ٹوٹتا اور ان حضرات کی دلیل حضرت طلق بن علیؓ کی حدیث ۱۶۷ والی روایت ہے، اور حضرت بسرہؓ کی جس حدیث سے دوسرے ائمہ نے استدلال فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت معمول بہانہیں ہے اور حضرت ابن عمرؓ کے علاوہ کسی دوسرے نے اس طرف توجہ نہیں کی۔دوسری بات یہ ہے کہ حضرت طلق بن علیؓ والی روایت زیادہ قوی ہے اور حضرت بسرہؓ کی روایت ایک عورت کی روایت ہے یہی وجہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ کا فتویٰ اور عمل بھی یہی رہا ہے کہ شرم گاہ کا چھونا ناقض وضونہیں ہے۔تفصیلات کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں اور خلاصہ ان تمام مباحث کا یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ شرم گاہ چھونے سے وضوکرنے کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔

بَابُ ۱۲۱ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

باب:اس کا بیان کہ اگر مرد شہوت کے بغیر عورت کو چھوئے تو وضونہیں ٹوٹتا

۱۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّيْ وَاِنِّيْ لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ مَسَّنِيْ بِرِجْلِهٖ۔

۱۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے تھے اور میں جنازہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی تھی۔

۱۶۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِيْ فَضَمَمْتُهَا اِلَيَّ ثُمَّ

۱۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پاؤں (آہستہ سے) دبا دیتے تھے۔میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی پھر

يَسْجُدُ۔

آپ ﷺ سجدہ فرماتے۔

۱۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔

۱۷۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سامنے سوتی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی جانب ہوتے تو جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی' ان دنوں مکان میں چراغ نہیں تھا۔

۱۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ ابْنُ الْفَرَجِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۷۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو تلاش کرنے لگ گئی۔ میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑ گیا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کئے ہوئے تھے یعنی آپ سجدہ میں تھے اور یہ دُعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے۔ میں تیری حمد وثنا نہیں بیان کر سکتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے تُو نے اپنی حمد وثنا بیان کی۔

بَابُ ۱۲۲ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب: بوسہ لینے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْرَوْقٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ حَدِيْثٌ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هٰذَا وَحَدِيْثُ حَبِيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّيْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ لَا شَيْءَ۔

۱۷۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے (لیکن) دوبارہ وضو نہ فرماتے۔ (صاحب کتاب) امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اس باب کی سب سے عمدہ حدیث ہے اور اس حدیث مبارکہ کے مرسل ہونے کی علت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم تیمیؒ نے حضرت عائشہؓ سے نہیں سنا اور اعمش نے یہ حدیث حضرت حبیب بن ثابت سے اور انہوں نے حضرت عروہؓ سے اور وہ عائشہؓ سے روایت فرماتے ہیں لیکن یحییٰ بن سعید قطانؒ فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اور عروہ کی عائشہؓ سے منقول حدیث کہ استحاضہ والی عورت کے خون کے قطرے چٹائی وغیرہ پر گریں قابل اعتبار نہیں ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسے اپنے نفس پر قابو ہو اگر ڈر ہو کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھ سکے گا تو رکنا افضل ہے۔ امام محمدؒ، امام ابوحنیفہؒ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔ (مؤطا)

بَابُ ۱۲۳ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو

۱۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَعَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تم لوگ ان چیزوں پر وضو کرو جو کہ آگ سے لگائی گئی ہوں (یعنی جو چیزیں آگ سے پکائی گئی ہوں ان کو کھانے کے بعد وضو کرو)۔

۱۷۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ قَارِظٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو اس چیز کو کھا کر کہ جو آگ سے پکائی گئی ہو۔

۱۷۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَكَلْتُ اَثْوَارَ اَقِطٍ فَتَوَضَّاْتُ مِنْهَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۵: حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اوپر وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس وجہ سے وضو کر لیا تھا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے وضو کرنے کا ان اشیاء کے کھانے سے جو کہ آگ میں پکی ہوں۔

۱۷۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَتَوَضَّاُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ

۱۷۶: حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں وضو کروں اس غذا کو کھا کر جس کو کہ میں قرآن کریم میں حلال پاتا ہوں اس لئے کہ وہ غذا آگ سے پکی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سن کر کنکریاں جمع فرمائیں اور کہا کہ میں شہادت

فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِاَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ اَبُوْهُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ اَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

دیتا ہوں اِن کنکریوں کے شمار کرنے سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کرو ان چیزوں سے جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

١٧٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

١٧٧: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

١٧٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَارِیُّ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

١٧٨: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آگ سے جو چیز پکی ہو اس کو کھا کر وضو کرو۔

١٧٩: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیٌّ وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ اَبِیْ حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو الْقَارِیِّ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

١٧٩: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان چیزوں کو کھا کر وضو کرو کہ جن کو آگ نے بدل دیا ہو۔

١٨٠: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا اَنْضَجَتِ النَّارُ۔

١٨٠: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو (یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں)

١٨١: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ اَنَّ عَبْدَالْمَلِكِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

١٨١: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر کہ جن کو آگ نے چھوا ہو یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں۔

١٨٢: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ بْنِ

١٨٢: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریقؓ سے مروی ہے کہ وہ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہؓ اور حضرت ابوسفیان کی

سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ بْنِ شَرِيْقٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَسَقَتْهُ سَوِيْقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهٗ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ اُخْتِيْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

خالہ تھیں۔ انہوں نے حضرت ابوسفیان کو ستو پلایا پھر ان سے کہا کہ اے میرے بھانجے وضو کرو اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے چھوا ہو۔

۱۸۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَهٗ وَشَرِبَ سَوِيْقًا يَا ابْنَ اُخْتِيْ تَوَضَّأْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۳: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ستو پیا تو حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے میرے بھانجے! وضو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے کہ جن کو آگ نے چھوا ہو۔

بَابُ ۱۲۴ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب: آگ سے پکی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنے سے متعلق

۱۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَكَلَ كَتِفًا فَجَآءَهٗ بِلَالٌ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً۔

۱۸۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی وضو وغیرہ نہیں کیا)۔

۱۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ وَ حَدَّثَنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَرَّبَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَّشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۵: حضرت سلیمانؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول کریمؐ صبح کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ (اہلیہ سے ہمبستری کر کے) حالت جنابت میں اُٹھتے تھے لیکن پھر بھی روزہ رکھ لیتے اور انہوں نے ایک دوسری مزید حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۱۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا (اور یہ کھانے کے بعد)

اَکَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

وضونہیں فرمایا۔

۱۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کَانَ آخِرَ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر دوبارہ وضو کر لینا یا وضو نہ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں باتوں میں سے ایک آخری بات آگ سے پکی ہوئی شے کھا کر وضو ترک کرنا ہے۔

آگ سے تیارہ کردہ شے کے کھانے کے بعد ترکِ وضو:

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری ہے نہ اس سے جو بغیر پکی پیٹ میں جائے۔ بلکہ وضو اس سے ہے جو پلیدی باہر نکلے۔ کھانا آگ سے پکا ہو یا نہ پکا ہو سب برابر ہے اس پر کوئی وضو نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۲۵ الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِیْقِ

باب: ستو کھانے کے بعد کلی کرنا

۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ سُوَیْدَ بْنَ النُّعْمَانِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَیْبَرَ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ وَاَکَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

۱۸۸: حضرت سوید بن نعمانؓ سے روایت ہے کہ جس سال غزوۂ خیبر پیش آیا اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقامِ صہباء میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہرے۔ آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سفر کے لئے صحابہؓ سے توشہ منگوایا تو آپ کے لئے فقط ستو آیا۔ فرمایا: اس ستو کو گھول لو۔ چنانچہ وہ پانی میں گھول لیا گیا پھر آپ اور ہم نے بھی وہ ستو کھایا۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی کی تو ہم نے بھی کلی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ ۱۲۶ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب: دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان

۱۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا۔

۱۸۹: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ ۱۲۷ ذِکْرِ مَا یُوْجِبُ الْغُسْلَ

باب: کونسی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے

وَمَا لَا يُوجِبُهٗ

اور کن سے نہیں؟

۱۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَغَرِّ وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيْفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

۱۹۰: حضرت قیس بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ جب مشرف بااسلام ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو غسل کرنے کا حکم فرمایا پانی اور بیری کے پتے سے۔

بَابُ ۱۲۸ تَقْدِيْمِ غُسْلِ الْكَافِرِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّسْلِمَ

باب: جب کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے

۱۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ ثُمَامَةَ ابْنَ اُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاِنَّ خَيْلَكَ اَخَذَتْنِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَا ذَا تَرٰى فَبَشَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ مُخْتَصَرٌ۔

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے نزدیک ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف لے گئے پھر غسل فرما کر مسجد میں واپس آئے اور فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد ﷺ خدا کی قسم تمام روئے زمین پر تمہارے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ ناپسند نہیں تھا اب مجھے تمام چہروں سے زیادہ تمہارا چہرہ پسندیدہ ہو گیا اور تمہارے سواروں نے مجھے پکڑ لیا جبکہ میں تو عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ اب آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اس کو خوشخبری دی اور عمرہ کرنے کا حکم فرمایا (یہ حدیث یہاں پر مختصراً نقل کی گئی ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا سے عالم کفر سے ایمان کی حالت میں داخلے کے لئے غسل کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تمام ظاہری و باطنی گندگیوں سے نکل کر طہارت و پاکیزگی کے دین میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ ۱۲۹ الْغُسْلُ مِنْ مُّوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو زمین میں دبانے سے غسل لازم ہے

۱۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ ابْنَ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ

۱۹۲: حضرت علیؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابو طالب حالت شرک میں گزر گئے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اُن کو زمین میں دبا دو۔ میں جب ان کو زمین میں دبا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے

قَالَ اِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكًا قَالَ اذْهَبْ فَوَارِهٖ فَلَمَّا وَارَيْتُهٗ رَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ۔

فرمایا: غسل کرو۔

بَابُ ۱۳۰ وُجُوْبِ الْغُسْلِ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

باب: ختانوں کے مل جانے (دخولِ صحیحہ) پر غسل کا واجب ہونا

۱۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مرد عورت کے چار شاخے یعنی دو رانوں اور دو بازو پر بیٹھ جائے پھر طاقت لگائے یعنی اپنے عضومخصوص کو عورت کے عضومخصوص میں داخل کرے تو غسل کرنا لازم ہوگیا۔

۱۹۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ الْجُوْزَ جَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى الْحَدِيْثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهٗ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد عورت کے چار شاخ پر بیٹھ جائے پھر اپنے عضومخصوص کو آگے کی طرف کر کے طاقت لگائے تو چاہے انزال نہ ہو جب بھی غسل واجب ہوگیا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا قول ہے کہ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ ۱۳۱ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ

باب: جب منی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے

۱۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ وَاِذَا فَضَخْتَ الْمَآءَ فَاغْتَسِلْ۔

۱۹۵: حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا جب تم مذی دیکھو تو عضومخصوص دھوڈالو اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کرلو اور جب تم (ناپاک) پانی کودتا ہوا نکالو (یعنی منی نکل آئے) تو غسل کرو۔

۱۹۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَنْبَاَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّآءً فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَتَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَاِذَا رَاَيْتَ فَضْخَ الْمَآءِ۔

۱۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی صحابیؓ کے ذریعے سے) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو وضو کرلو اور جب تم اُچھلتا ہوا پانی (مطلب یہ ہے کہ منی) دیکھو تو غسل کرو۔

بَابُ ۱۳۲ غُسْلِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا تَرَى الرَّجُلُ

باب: عورت کے لئے احتلام کا حکم

۱۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَرٰى فِيْ مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

۱۹۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم سلیمؓ نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت سونے کی حالت میں وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے یعنی منی (احتلام) دیکھے تو کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانی اُس سے نکل آئے تو وہ عورت غسل کرلے۔

خلاصۃ الباب ☆ جس طرح مرد سے جب (ناپاک) پانی نکل آئے تو وہ غسل کرے محض خواب دیکھنے سے کسی شخص پر غسل واجب نہ ہوگا۔

۱۹۸: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَرٰى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ اَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا اُفٍّ لَكِ اَوَتَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكِ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ۔

۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اُم سلیمؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور اُس وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں کہ یا رسول اللہ! رب قدوس کو حق بات کہنے سے حیاء نہیں محسوس ہوتی۔ جب کوئی خاتون خواب میں وہ بات دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں غسل کرے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم پر افسوس ہے کیا واقعی کوئی خاتون بھی اس طرح دیکھتی ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسم نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پھر انسان کی صورت وشکل کس طریقہ سے مل جاتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جس وقت مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ والد کی شکل وصورت پر ہوتا ہے اور جس وقت عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو والدہ کی شکل پر بچہ ہوتا ہے۔ یعنی بچہ کی شکل وصورت ماں سے ملتی ہے۔

۱۹۹: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا هِىَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ۔

۱۹۹: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربِّ قدوس حق بات کہنے سے شرم و حیاء نہیں محسوس فرماتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس کو غسل کرنا لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب عورت (ناپاک) پانی (شرم گاہ پر) دیکھے۔ یہ بات سن کر اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو ہنسی آ گئی اور فرمانے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (سبحان اللہ!) اگر انزال نہیں ہوتا تو شکل و صورت کس طرح سے (والدین کے) مشابہ ہو جاتی ہے۔

۲۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً الْخُرَاسَانِىَّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ فِىْ مَنَامِهَا فَقَالَ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

۲۰۰: حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت کو اگر نیند کی حالت میں احتلام ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ (ناپاک) پانی یعنی منی دیکھے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ ۱۳۳ الَّذِىْ يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَآءَ

باب: اگر کسی کو احتلام تو ہو لیکن (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟

۲۰۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَآءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

۲۰۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی' پانی سے (واجب) ہوگا۔

احتلام سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ غسل کرنا پانی (یعنی منی) کے خارج ہونے سے واجب ہوگا۔ اگر صرف محسوس ہوتا ہے کہ احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ دیکھے تو غسل کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث واضح ہے جو کہ احتلام کے حکم سے متعلق ہے۔

بَابُ ۱۳۴ مَآءِ الرَّجُلِ وَمَآءِ الْمَرْاَةِ

باب: مرد اور عورت کی منی سے متعلق

۲۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَآءُ الرَّجُلِ

۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی منی (تندرستی میں) گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔

غَلِيظٌ اَبْيَضُ وَمَآءُ الْمَرْاَةِ رَقِيقٌ اَصْفَرُ فَاَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ۔

جو کوئی ایک دوسرے پر سبقت لے جائے تو بچہ اُسی کی شکل کا پیدا ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۳۵ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

۲۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِّنْ بَنِي اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

۲۰۳: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس (جو کہ قبیلہ بنو اسد سے تعلق رکھتی تھیں) وہ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھوڈالو یا اس کے بعد نماز ادا کرو۔

استحاضہ کیا ہے؟

استحاضہ دراصل ایک طرح کی نسوانی بیماری ہے کہ جس میں عورت کو بے وقت خون آ جاتا ہے جو کہ ایک رگ (Vein) سے نکلتا ہے جس کو عاذل (Phlebotomist) کہا جاتا ہے اور حیض کا خون عورت کے رحم کے اندر سے نکلتا ہے اور استحاضہ کے بارے میں مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ اس میں عورت پر غسل لازم نہیں ہے بلکہ صرف وضوء طازم ہے لیکن اگر موقعہ ہو اور غسل کر لے تو بہت بہتر ہے۔ بہرحال لازم نہیں ہے۔

۲۰۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي۔

۲۰۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حیض آئے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو غسل کرو۔

۲۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

۲۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش کو سات سال تک (مرض) استحاضہ رہا۔ اُنہوں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی شکایت پیش کی۔ ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ کا خون ہے لہٰذا تم غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔

۲۰۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاَبُوْ مُعِيْدٍ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَاَةُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ هِيَ اُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّيْ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ فِيْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَآءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو جو کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کی بہن تھیں' استحاضہ ہوگیا۔ انہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رَگ ہے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔ جب پھر حیض کے دن آ جائیں تو نماز ترک کر دو۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پھر اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غسل فرماتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔ اس کے بعد وہ نماز ادا فرماتی تھیں اور کبھی صرف غسل فرماتی تھیں۔ ایک ٹب میں اپنی بہن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوٹھڑی میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ تو خون کی سرخی پانی کے اُوپر آ جاتی پھر وہ نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتی اور یہ خون ان کو نماز سے نہ روکتا تھا۔

۲۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ خَتَنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنْ هٰذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ۔

۲۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ جو کہ رسول کریم ﷺ کی سالی اور حضرت عبدالرحمٰن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں ان کو سات سال تک استحاضہ (کا خون) جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے حکم شرع دریافت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (خون) حیض (کا) نہیں ہے بلکہ ایک رَگ سے (آ رہا ہے) تم نماز ادا کرتی رہو۔

۲۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے (مرض) استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رَگ ہے۔ تم غسل کرلو اور نماز ادا کرتی رہو۔ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔

۲۰۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ

۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون (استحاضہ) کے بارے میں حکم دریافت کیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِيْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِيْ۔

فرمایا: میں نے ان کے پاس غسل کرنے کا ٹب دیکھا جو کہ خون سے پُر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنے دن رک جاؤ جتنے دن تم کو حیض آتا' اس مرض سے قبل۔ پھر غسل کرلو اور نماز ادا کرو۔

۲۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا۔

۲۱۰: یہ حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

۲۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِيْ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ اُمُّ سَلَمَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّيْ۔

۲۱۱: دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خاتون کے خون جاری رہتا تھا تو اس کے لیے حضرت اُم سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ فرمایا: تم ان دنوں اور راتوں کو شمار کرلو کہ جن میں حیض جاری رہتا تھا اس مرض سے قبل اتنے دنوں تک ہر ماہ میں نماز ترک کر دو۔ پھر جب اس قدر دن گزر جائیں تو غسل کر لو اور لنگوٹ باندھ لو (ایک کپڑا یا روئی کا پھایہ یا پینٹی) شرم گاہ پر رکھ لو پھر نماز ادا کرو۔

بَابُ ۱۳۶ ذِكْرِ الْاَقْرَآءِ

باب: لفظ اقرآء کی شرعی تعریف وحکم

۲۱۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِيْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِيْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَاِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۲۱۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ان کو استحاضہ (کا مرض) لاحق ہوگیا اور وہ کسی وقت بھی پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی' تم اپنے دن کی تعداد پر غور کرلو۔ جتنے دن تک اس کو حیض آتا تھا۔ پھر نماز چھوڑ دے ان دنوں میں۔ اِس کے بعد ہر ایک نماز کے لیے غسل کرو۔

۲۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِيْنَ

۲۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ بنت جحش کو استحاضہ سات سال تک جاری رہا۔ انہوں نے رسولِ کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں

فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَآئِهَا وَحَیْضَتِهَا وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز ترک کر دینے کا فرمایا۔ (ماہواری آنے کے دنوں تک) پھر غسل کر کے نماز ادا کرنے کا۔ چنانچہ وہ ہر ایک نماز کے لیے غسل فرمایا کرتی تھیں۔

۲۱۴: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ حَدَّثَتْ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ اِلَیْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِیْ اِذَا اَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّیْ فَاِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَتَطَهَّرِیْ ثُمَّ صَلِّیْ مَا بَیْنَ الْقَرْءِ اِلَی الْقَرْءِ هٰذَا الدَّلِیْلُ عَلٰی اَنَّ الْاَقْرَآءَ حَیْضٌ۔

۲۱۴: حضرت فاطمہؓ بنت جحش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ دیکھتی رہو جب تمہارا اقراء یعنی (حیض) جاری ہو تو نماز نہ ادا کرو۔ پھر جب تمہارا قرء چلا جائے (یعنی حیض بند ہو جائے) تو تم دوسرے حیض تک نماز ادا کرو۔ پھر جب دوسرا حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔

۲۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِیْعٌ وَاَبُوْمُعَاوِیَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِالْحَیْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّیْ۔

۲۱۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ مجھے (مرض) استحاضہ رہتا ہے جس سے میں پاک ہی نہیں رہتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالو اور نماز ادا کیا کرو۔

بَاب ۱۳۷ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: مستحاضہ کے غسل کے متعلق

۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِیْلَ لَهَا اِنَّهٗ عِرْقٌ عَانِدٌ فَاُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا۔

۲۱۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کو دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل کرنے کا۔ اِس طریقہ سے نمازِ مغرب میں تاخیر کرنے اور نمازِ عشاء میں جلدی کا اور دونوں وقت کی نمازوں کے لیے ایک غسل کا۔ پھر فجر کے لیے ایک غسل کرنے کا۔

باب ۱۳۸ بَابُ الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ

۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِی الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

باب: نفاس کے بعد، غسل کرنا

۲۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس کی حالت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جب ان کو نفاس کا خون جاری ہوا مقام ذوالحلیفہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ان کو غسل کرنے کا حکم کرو اور احرام باندھنے کا حکم کرو۔

بَابُ ۱۳۹ الْفَرْقِ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

۲۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ ﷺ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ۔

۲۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ مِّنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَاَمْسِكِیْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْرَوٰی هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَّمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۲۲۰: ...... اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

باب: استحاضہ اور حیض کے خون کے درمیان فرق سے متعلق

۲۱۸: حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طریقہ سے خون آئے تو نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو۔ اس لیے کہ وہ تو ایک رگ ہے (یعنی ایک رگ سے بوجہ بیماری خون آتا ہے)۔

۲۱۹: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طرح سے خون آئے تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون جاری ہو تو تم وضو کرو کیونکہ وہ ایک رگ ہے (اور اس رگ کے بہنے سے نماز، روزہ ترک نہ کرنا چاہیے)۔

۲۲۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہو گیا۔ انہوں نے رسول کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے عرض کیا اور

اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَالَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ عَنْكِ اَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثٍ وَتَوَضَّئِيْ۔

کہا: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ ہوگیا ہے اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو تم نماز چھوڑ دیا کرو پھر جب حیض ختم ہو جائے تو خون کا نشان دھوڈالو اور وضو کرو۔ اس لیے کہ یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا ایسی صورت میں غسل کرے؟ انہوں نے کہا کہ غسل میں کیا شبہ ہے کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا تو ضروری ہے۔

۲۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَّلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا فَاَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ فَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۲۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز ترک کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون تو ایک رگ کا ہے۔ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے یعنی وہ دن آئیں کہ جب اس مرض کے اندر مبتلا ہونے سے قبل حیض آیا کرتا تھا تو تم نماز چھوڑ دو۔ پھر جب وہ زمانہ گزر جائے تو خون کو دھو کر نماز ادا کرو۔

۲۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتِ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۲۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوحبیش کی لڑکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے اور یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز ترک کردو، پھر جب حیض بند ہو جائے تو تم خون کو دھو کر غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۱۴۰ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں گھس کر غسل کرنے کی ممانعت

۲۲۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا

۲۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص حالتِ جنابت میں ہو۔

يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

بَابُ ۱۴۱ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِى الْمَآءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

۲۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِى عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کرنا ممنوع ہے

۲۲۴: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے غسل کرے۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا:

مطلب یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی سے غسل کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے کہ ایک جگہ ٹھہرا ہوا پانی اگر کم مقدار میں ہے تو پیشاب کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ پانی زیادہ ہے جب بھی وہ پانی خراب ہوگا اور اس پانی کے پینے سے اور اس کے جسمانی استعمال سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اس وجہ سے ممانعت تحریمی ہے جو کہ ناجائز کے درجہ میں ہے اور بیشتر حضرات علماء کرام کے نزدیک جس وقت پانی کم مقدار میں ہو تو یہ ممانعت تحریمی ہے البتہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو اور جاری ہو جب بھی پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہئے اور ایسے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ۱۴۲ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ

۲۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّهُ سَاَلَ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَىَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً۔

باب: رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا

۲۲۵: حضرت غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ رات کے کس حصہ میں غسل فرماتے تھے؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کبھی شروع حصہ میں اور کبھی آخری حصہ میں غسل فرماتے تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پاک ربّ العالمین کا شکر و احسان ہے کہ جس نے (سہولت اور) گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۳ الْاِغْتِسَالِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ

۲۲۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا جا سکتا ہے؟

۲۲۶: حضرت غضیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا: رسول کریم ﷺ رات کے

الْحٰرِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُهَا قُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلَّ ذٰلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرَهٗ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْاَمْرِ سَعَةً۔

آغاز میں غسل فرماتے تھے یا رات کے آخر حصہ میں؟ انہوں نے کہا: آپ کا عمل اور معمول دونوں طریقہ سے تھا کبھی رات کے شروع حصہ میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے سن کر ربِّ قدوس کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے وسعت و گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۴ ذِكْرِ الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت پردہ یا آڑ کرنا

۲۲۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ قَالَ وَلِّنِىْ قَفَاكَ فَاُوَلِّيْهِ قَفَاىَ فَاَسْتُرُهٗ بِهٖ۔

۲۲۷: حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے: پشت پھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں پشت پھیر کر کھڑا ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آڑ) میں چھپا لیتا۔

۲۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِىْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا ذَهَبَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَ فَاطِمَةُ تَسْتُرُهٗ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اُمُّ هَانِیءٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِىَ رَكْعَاتٍ فِىْ ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ۔

۲۲۸: حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہے کہ جس روز مکّہ مکرمہ فتح ہوا وہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں تو آپ کو دیکھا کہ غسل فرما رہے تھے جبکہ حضرت فاطمہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ اُم ہانی ہوں۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں ایک کپڑے میں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے ہوئے تھے۔

بَابُ ۱۴۵ ذِكْرِ الْقَدَرِ الَّذِىْ يَكْتَفِىْ بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَآءِ لِلْغُسْلِ

باب: پانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

۲۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَآئِدَةَ عَنْ مُّوْسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ اُتِىَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهٗ ثَمَانِيَةَ اَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ عَآئِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا۔

۲۲۹: حضرت موسیٰ جہنی سے روایت ہے، حضرت مجاہد ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے۔ میں نے اس کا اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ یعنی ایک صاع اس کا وزن تھا جو کہ تقریباً چار سیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد اُنہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عائشہؓ سے سنا کہ رسولِ کریمؐ اس قدر مقدار پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ

۲۳۰: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھائی (دودھ شریک بھائی) دونوں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ وَاَخُوْهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَاغْتَسَلَتْ فَاَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن طلب فرمایا کہ جس میں ایک صاع پانی آتا تھا۔ پھر پردہ ڈال کر غسل فرمایا تو سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو تقریباً ساڑھے سات یا آٹھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں اس ٹب میں ہاتھ ڈال کر غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِى الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ فِىْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹب سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں ایک فرق پانی آتا تھا۔ نیز میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مل کر ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ۔

۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تھے ایک مکوک سے اور پانچ مکوک سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ قَالَ تَمَارَيْنَا فِى الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِىْ مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِّنْ مَّآءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِىْ صَاعٌ وَّلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِىْ مَنْ كَانَ خَيْرًا مِّنْكُمْ وَاَكْثَرَ شَعْرًا۔

۲۳۳: حضرت ابو جعفرؒ سے روایت ہے کہ ہم نے غسل کے مسئلہ میں آپ ﷺ اس میں بحث ومباحثہ کیا اور ہم جابر بن عبداللہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جابرؓ نے فرمایا: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع تو کیا دو صاع بھی کافی نہیں۔ جابرؓ نے کہا کہ اُس (ﷺ) کو کافی تھا جو تم سے بہتر تھا اور تم سب سے زیادہ بال رکھتا تھا۔

بَابُ ۱۴۶ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنَّهٗ لَا وَقْتَ فِىْ ذٰلِكَ

باب: غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں

۲۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفَرَقِ۔

۲۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس (برتن) میں ایک فرق پانی آتا تھا۔

غسل کے پانی کی مقدار:

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لئے پانی کے استعمال ہونے کی مقدار میں مختلف روایات ہیں۔ مذکور بالا روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک فرق پانی جو کہ تقریباً ساڑھے سات مکوک ہوتا ہے اس سے غسل فرماتے اور دوسری روایت میں پانچ مکوک پانی اور ایک اور روایت میں ایک صاع پانی سے غسل فرمانا مذکور ہے۔ ان تمام روایات کا حاصل دراصل یہی ہے کہ غسل کے پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ جس قدر پانی سے غسل کر کے طبیعت میں اطمینان حاصل ہو جائے اور پاکی حاصل ہو جائے اسی قدر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس میں نہ تو فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ ہی تنگی سے۔

بَابُ ۱۴۷ ذِكْرِ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِسَآئِهٖ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب: شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے

۲۳۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنُ عُرْوَةَ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا۔

۲۳۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور میں (مشترکہ طور پر) ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ (یعنی دونوں ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی کا چلو (پیالہ) لیتے اور غسل کرتے)۔

۲۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

۲۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۲۳۷: .... اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْاِنَاءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

۲۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی تھی کیونکہ ہم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ میں بھی اسی برتن سے غسل کرتی اور آپ ﷺ بھی اسی برتن سے غسل فرماتے اور اسی طرح ہم ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کرتے۔ میں یہ چاہتی کہ میں لے لوں اور آپ ﷺ چاہتے کہ پانی پہلے آپ ﷺ لیں اور میں اور آپ ﷺ چاہتے کہ ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا

۲۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاۤءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاۤءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۳۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَّوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ اَتَغْتَسِلُ الْمَرْاَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَاَيْتُنِيْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ مِّرْكَنٍ وَّاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهُمَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْهَا الْمَآءَ قَالَ الْاَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تُبَالِيْهِ۔

۲۴۰: ناعم جو کہ حضرت اُم سلمہؓ کے غلام تھے' اُن سے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون مرد (شوہر) کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! اگر عقل رکھتی ہو' دیکھو میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ پہلے ہم دونوں اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ یہاں تک کہ ان کو صاف کرتے پھر ان پر پانی ڈالتے پھر ہاتھ پانی میں ڈال کر (پانی نکالتے)۔ حضرت اُم سلمہؓ نے شرم گاہ کے لفظ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ اس کی کوئی پرواہ کی۔

بَابُ ۱۴۸ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ اَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعًا۔

۲۴۱: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی (جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں چار سال تک رہا تھا' جس طرح ابو ہریرہؓ رہے تھے) اُس شخص نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا اور جس جگہ غسل کیا جائے وہاں پر پیشاب کرنے سے اور اس بات کی بھی ممانعت فرمائی کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور اسی طرح مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں ساتھ ساتھ پانی لیتے جائیں۔

بچے ہوئے پانی سے غسل:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے وہ کراہت اور ممانعت تنزیہی ہے اور بطور ادب کے یہ حکم ہے ورنہ اگر عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لے تو جواز حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا۔

بَابُ ۱۴۹ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ یُبَادِرُنِیْ وَاُبَادِرُهٗ حَتّٰی یَقُوْلَ دَعِیْ لِیْ وَاَقُوْلُ اَنَا دَعْ لِیْ قَالَ سُوَیْدٌ یُبَادِرُنِیْ وَاُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِیْ دَعْ لِیْ۔

باب: بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت

۲۴۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ غسل سے جلدی سے فراغت حاصل فرمالیں اور میری کوشش ہوتی تھی کہ میں جلدی سے فارغ ہوجاؤں۔ تب آپ فرماتے تھے کہ اے عائشہ! تم میرے واسطے پانی چھوڑ دو اور میں کہتی تھی کہ آپ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔ حضرت سویدؒ سے منقول روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ جلدی اور میں آپ سے زیادہ جلدی کرتی تھی۔ تو میں کہنے لگتی تھی کہ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔

بَابُ ۱۵۰ ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِی الْقَصْعَةِ

۲۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَیْمُوْنَةُ مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ فِیْ قَصْعَةٍ فِیْهَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ۔

باب: ایک پیالے سے غسل کرنے کا بیان

۲۴۳: حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ نے ایک پیالے سے غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔ (اس حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پاک شئے پانی میں مل جانے سے کچھ نقصان نہیں ہوتا)۔

بَابُ ۱۵۱ ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَاْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

۲۴۴: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانَ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِیْ اَفَاَنْقُضُهَا عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ اِنَّمَا یَكْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَیَاتٍ مِنْ مَّآءٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلٰی جَسَدِكِ۔

باب: جب کوئی خاتون غسل جنابت کرے تو اس کو اپنے سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں

۲۴۴: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں اپنے سر کی چوٹی کی منڈھیاں (گرہیں) مضبوطی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت اُن کو کھول دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ کو کافی ہے سر پر تین چلو پانی ڈالنا (تا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے) اور پھر پورے بدن پر پانی بہالیا کرو۔

بَابُ ۱۵۲ذِكْرِ الْاَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْاِحْرَامِ

۲۴۵: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَحَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ؓ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرْوِهٖ اَحَدٌ اِلَّا اَشْهَبُ۔

باب :اگر حائضہ عورت احرام باندھنے کا ارادہ کرے اوراس کے لیے وہ غسل کرے

۲۴۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم لوگ مکّہ مکرمہ پہنچے تو میں حالت حیض میں تھی۔ پس میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ میں نے کوہ صفاومروہ کے درمیان سعی کی۔ جب میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ زمانہ حج آ گیا ہے اور میں اب تک عمرہ نہ کر سکی بوجہ حیض کے اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں حج سے محروم رہوں گی۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: تم اپنا سرکھول ڈالو اور کنگھی کرلو۔ حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کا ارادہ ترک کر دو۔ چنانچہ میں نے حسب ہدایت اسی طرح کیا جب میں حج ادا کر چکی تو آپ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ہمراہ مقام تنعیم کو بھیجا۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔

بَابُ ۱۵۳ذِكْرِ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهَا الْاِنَاءَ

۲۴۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْاِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ حَتّٰى اِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنٰى وَغَسَلَ فَرْجَهٗ بِالْيُسْرٰى حَتّٰى اِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

باب :جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ کو پاک کرے

۲۴۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' جب رسول کریم جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا۔ آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے ۔ جب دونوں ہاتھوں کو دھو کر فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ دھوتے۔ جب اس سے فراغت ہو جاتی تو دائیں ہاتھ سے پانی بائیں پر ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی تین مرتبہ ڈالتے پھر سر پر پانی ڈالتے تین مرتبہ۔ پھر آپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ جسم پر پانی

يُفِيضُ عَلٰى جَسَدِهٖ۔

بَابُ ۵۴ ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

۲۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْرِغُ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ۔

بَابُ ۵۵ اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

۲۴۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّآئِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْاِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ مَا عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ۔

بَابُ ۵۶ اِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

۲۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ ابْنِ

ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی ڈالتے۔

باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا چاہیے؟

۲۴۷: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کس طریقہ سے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ پر پہلے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر عضو مخصوص (اور شرم گاہ) دھوتے پھر ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر کلی فرماتے اور ناک میں پانی ڈالتے' اس کے بعد سر کے اُوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی ناپاکی کو زائل کرنے کا بیان

۲۴۸: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے دریافت کیا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے غسل جنابت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دونوں ران کو دھوتے (اور شرم گاہ وعضو مخصوص پر) جہاں جہاں ناپاکی محسوس ہوتی اس کو دھوتے پھر سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

باب: نجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے متعلق

۲۴۹: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا تفصیلی

عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَآئِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ يُفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلَاثًا وَّ يَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ۔

حال بیان فرمایا تو کہا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرم گاہ کو دھوتے اور اس پر جو لگا ہوتا (یعنی ناپاکی) اس کو دھوتے تھے۔ حضرت عمر بن عبید نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ پھر کلی فرماتے تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈالتے۔ اس کے بعد تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۱۵۷ ذِكْرِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق

۲۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْمَآءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَآءَ عَلٰى جَسَدِهٖ كُلِّهٖ۔

۲۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے جس طریقہ سے نماز کے واسطے کیا جاتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی میں انگلیوں کو ڈال کر اپنے بال کی جڑوں میں خلال فرماتے۔ پھر سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

بَابُ ۱۵۸ تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَاْسَهٗ

باب: جنبی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَآئِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ يَتَوَضَّاُ وَيُخَلِّلُ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى شَعْرِهٖ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ۔

۲۵۱: حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق بیان فرمایا تو اس طریقہ سے بیان فرمایا: آپؐ پہلے تو ہاتھوں کو (اچھی طرح سے) دھوتے اور وضو کرتے اور سر میں خلال کرتے تاکہ پانی بالوں میں اچھی طرح سے پہنچ جائے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُشَرِّبُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا۔

۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سر مبارک کو پانی سے تر فرماتے۔ پھر تین بار سر کے اوپر تین چلو بھر کر پانی ڈالتے۔

بَابُ ۱۵۹ ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلٰى رَاْسِهٖ

باب: جنبی کے واسطے کس قدر پانی غسل کیلئے بہانا کافی ہے؟

۲۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ

۲۵۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل

اَبِی اِسْحٰقَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَیْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِی الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّیْ لَاَغْسِلُ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثَ اَکُفٍّ۔

کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی۔ کسی نے بیان کیا کہ میرا تو طریقہ غسل اس طرح ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈالتا ہوں (باقی غسل کی تفصیل وہ ہی ہے جو کہ حدیث سابق میں گذر چکی)۔

بَابُ ۶۰ اذِکْرِ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَیْضِ

باب: (عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرے؟

۲۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَھُوَ ابْنُ صَفِیَّۃَ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِھَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَاَخْبَرَھَا کَیْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِیْ فِرْصَۃً مِّنْ مِّسْکٍ فَتَطَھَّرِیْ بِھَا قَالَتْ وَ کَیْفَ اَتَطَھَّرُبِھَا فَاسْتَتَرَ کَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَطَھَّرِیْ بِھَا قَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَجَذَبْتُ الْمَرْاَۃَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِیْنَ بِھَا اَثَرَ الدَّمِ۔

۲۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے حیض سے فارغ ہونے والی خاتون کے طریقہ غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے غسل کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا: غسل سے فراغت کے بعد (کپڑے یا روئی وغیرہ کا) ایک ٹکڑا لے لے کہ جس میں مشک لگی ہوئی ہو اور اس سے پاکی حاصل کر۔ یہ سن کر اس خاتون نے کہا: میں کس طریقہ سے اس سے پاکی حاصل کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب سن کر چہرہ مبارک پر (شرم وحیاء کی وجہ سے ہاتھ کی) آڑ فرمائی اور ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم اس سے پاکی حاصل کرو (یہ جملہ حیرت کے طور پر فرمایا) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو پکڑ کر کھینچ لیا اور (آہستہ سے) کہا: خون کی جگہ پر اس کو رکھ لو۔

حائضہ کا خوشبو لگانا:

مذکورہ سوال کرنے والی خاتون کا نام اسماء بنت شکل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ نے شرم گاہ میں کپڑا رکھنے کے لئے اس وجہ سے فرمایا تھا تا کہ حیض کی بدبو دور ہو جائے اور خوشبو پیدا ہو جائے اور یہ عمل مستحب ہے ہر ایک خاتون کے لئے کہ حیض سے فراغت کے بعد کوئی بھی خوشبو شرمگاہ میں رکھ لے یا خوشبو لگائے۔

بَابُ ۶۱ اتَرْکِ الْوُضُوْءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

باب: غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ وَھُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَۃَ

۲۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

بَابُ ۱۶۲ غُسْلِ الرَّجُلِ فِيْ غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

باب: جس جگہ غسل جنابت کرے تو پاؤں، جگہ بدل کر دوسری جگہ دھوئے

۲۵۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ بِيَمِيْنِهِ فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهُ۔

۲۵۶: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے جنابت کے غسل کیلئے پانی رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کو دومرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا۔ پھر شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھویا پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور ہاتھ کو زور سے رگڑا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے وضوفرمایا کہ جس طریقہ سے نماز پڑھنے کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ پانی سر پر ڈالا' پھر تمام بدن کو دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے (یعنی جگہ بدل دی) اور دونوں پاؤں دھوئے' میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں آپ کیلئے وضو کا پانی خشک کرنے کیلئے کپڑا لے کر حاضر ہوئی۔

بَابُ ۱۶۳ تَرْكِ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو کپڑے سے نہ خشک کرنا

۲۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ فَاُتِيَ بِالْمِنْدِيْلِ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُوْلُ بِالْمَاءِ هٰكَذَا۔

۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (وہ) خشک کرنے کے واسطے کپڑا لے کر حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول نہیں فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کو جھٹکنے لگے۔

اعضاء وضوخشک کرنا:

وضو کے بعد اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیب ؒ اور امام زہری ؒ یہ فرماتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ ان حضرات کی دلیل بخاری شریف کی وہ روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک کپڑا پیش کیا گیا تو آپ ؐ نے اس کو رد فرما دیا۔ بہرحال جمہور کے نزدیک وضو کرنے کے بعد تولیہ کپڑے وغیرہ کا استعمال درست ہے ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عباس ؓ سے مروی مذکورہ

حدیث ہے کہ جس میں وضو کرنے کے بعد کپڑا نہ لینے کی وضاحت مذکور ہے اور جس حدیث میں خشک کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا جمہور یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بیان جواز یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے واسطے تھا اور جمہور میں سے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کو مباح فرماتے ہیں یعنی خشک کرنا بھی درست ہے اور نہ کرنا بھی اور احناف سے صاحب منیۃ المصلی نے اس کو مستحب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اعضاء کا خشک کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ کپڑے سے پانی خشک کرنے سے بدن صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور میل وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ خشک کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے چاہے وضو کے بعد ہو یا غسل کے بعد۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مذہب ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے مکروہ فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی مذہب ہے اور تیسرا قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے۔ وضو کے بعد مکروہ ہے غسل کے بعد نہیں۔ تمام حضرات کے دلائل اپنی جگہ میں اور حاصل تمام دلائل اور تفصیل مباحث کا یہی ہے کہ خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہیں۔

بَابُ ٦٤ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: جنبی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل نہ کر سکے تو وضو کر لینا چاہئے

۲۵۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۲۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانا کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے جس طریقہ سے کہ نماز کے واسطے وضو کرتے۔

بَابُ ٦٥ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: اگر جنبی شخص کھانا کھانا چاہے اور صرف اس وقت ہاتھ ہی دھولے تو کافی ہے اس کا بیان

۲۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَ هُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

بَابُ ٦٦ اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

باب: جنبی شخص جس وقت کھانے' پینے کا ارادہ کرے تو صرف ہاتھ دھونا کافی ہے

۲۶۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْيَشْرَبُ۔

۲۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضوفرماتے اور اگر کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھانا تناول فرماتے۔

بَابُ ۱۶۷ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ جُنُبٌ

باب: جنبی اگر سونے لگے تو وضو کرے

۲۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ۔

۲۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جنبی ہوتے تو وضوفرماتے جس طریقہ سے سونے سے قبل نماز پڑھنے کے واسطے وضوفرماتے۔

۲۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ۔

۲۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جس وقت وہ وضو کر لے۔

بَابُ ۱۶۸ وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغُسْلِ ذَكَرِهٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جس وقت جنبی شخص سونے کا قصد کرے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور عضو مخصوص دھولے

۲۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔

۲۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو رات کے وقت جنابت ہو جاتی ہے اور اس وقت غسل کرنے کا موقعہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو کرلو اور شرمگاہ دھوڈالو اس کے بعد سو سکتے ہو۔

بَابُ ۱۶۹ فِي الْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَتَوَضَّاْ

باب: جس وقت جنبی شخص وضو نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ اَنْبَانَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَانَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۲۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس مکان میں تصویر' کتا یا جنبی شخص موجود ہو۔

نُجَیٍّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَآئِکَةُ بَیْتًا فِیْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ۔

بَابٌ ۷۰ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ

باب: اگر جنبی شخص دوبارہ ہمبستری کا ارادہ کرے تو کیا حکم ہے؟

۲۶۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّعُوْدَ تَوَضَّاَ۔

۲۶۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے ایک ہی غسل سے۔ (یعنی تمام سے ہمبستری کے بعد فقط ایک ہی غسل کیا)۔

بَابُ ۷۱ اِتْیَانِ النِّسَآءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرنا

۲۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَیَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

۲۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس گئے ایک ہی غسل سے یعنی سب سے صحبت کی اور آخر میں غسل فرمایا۔

۲۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَطُوْفُ عَلٰی نِسَآئِهٖ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

۲۶۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس جاتے ایک ہی غسل سے (مطلب وہی ہے جو کہ اُوپر مذکور ہے)۔

بَابُ ۷۲ حُجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ

باب: جنبی شخص کے واسطے تلاوت قرآن جائز نہیں ہے

۲۶۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَلِیًّا اَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَیَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَاْکُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ یَکُنْ یَحْجُبُهٗ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ لَیْسَ الْجَنَابَةَ۔

۲۶۸: حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور دو اشخاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر تلاوت قرآن فرماتے اور ہمارے ساتھ تشریف فرما ہو کر گوشت تناول فرماتے اور تلاوت قرآن فرماتے اور تلاوت قرآن سے کوئی شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہ بنتی علاوہ حالتِ جنابت کے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں ہوتے تو تلاوت قرآن نہ فرماتے جس وقت تک کہ غسل نہ فرماتے۔

۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ اَبُوْ یُوْسُفَ

۲۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

النَّصِیْدَلَانِیُّ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَاُالْقُرْاٰنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ لَیْسَ الْجَنَابَةَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت کے علاوہ ہر ایک حالت میں تلاوتِ قرآن فرماتے تھے۔

بَابُ ۱۷۳ مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهٖ

باب: جنبی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے وغیرہ سے متعلق فرمان رسول ﷺ

۲۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ مَا سَحَهٗ وَدَعَا لَهٗ قَالَ فَرَاَیْتُهٗ یَوْمًا بُکْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ حِیْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّیْ فَقُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَخَشِیْتُ اَنْ تَمَسَّنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجَسُ۔

۲۷۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی یہ عادت مبارکہ تھی جس وقت کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو آپ ﷺ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے واسطے دُعا فرماتے۔ میں نے ایک دفعہ صبح کے وقت آپ ﷺ کو دیکھا تو تُو میں نے آپ ﷺ کو دیکھ کر رخ بدل دیا۔ پھر دن چڑھنے کے وقت میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ کو دیکھا تو علیحدہ ہو کر چل دیا۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! میں اس وقت حالتِ جنابت میں تھا' تو میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ مجھ کو ہاتھ لگائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

مسلمان کے پاک ہونے سے متعلق:

مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دراصل جنابت نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارتِ حقیقی ہے اس وجہ سے نجاست حکمی سے مسلمان ناپاک نہ کہلائے گا لیکن اگر نجاست حقیقی لگ گئی ہو تو اس کی وجہ سے مسلمان نجس کہلائے گا جیسے کہ منی' پاخانہ' پیشاب وغیرہ لگنے سے اگرچہ ناپاک تو ہو جائے گا لیکن اپنی صفت اور ذات کے اعتبار سے پاک اور طاہر رہے گا۔

۲۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ جُنُبٌ فَاَهْوٰی اِلَیَّ فَقُلْتُ اِنِّیْ جُنُبٌ فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ لَا یَنْجُسُ۔

۲۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میری ملاقات ہوئی اور میں اس وقت حالتِ جنابت میں تھا۔ آپ میری جانب کو جھکے میں نے کہا: یارسول اللہ! میں حالتِ جنابت میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ناپاک اور نجس نہیں ہوتا۔

۲۷۲: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَقِیَهٗ فِیْ

۲۷۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں ان سے ملاقات کی اور وہ (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) اس وقت حالتِ جنابت میں تھے تو وہ

طَرِیْقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ ﷺ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ اَیْنَ كُنْتَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقِیْتَنِیْ وَاَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰی اَغْتَسِلَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ۔

حضرت ﷺ کو دیکھ کر خاموشی سے سرک گئے اور غسل سے فارغ ہوئے رسول کریم ﷺ نے ان کی تلاش فرمائی تو وہ نہ مل سکے۔ جب واپس آئے تو دریافت فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کس جگہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! جس وقت آپ نے مجھ سے ملاقات فرمائی تھی تو میں اس وقت حالتِ جنابت میں تھا۔ مجھے آپ کے نزدیک بیٹھ جانا برا لگا جس وقت تک کہ میں غسل سے فارغ نہ ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ۱۷۴ اِسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۲۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ كَیْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ یَا عَآئِشَةُ نَاوِلِیْنِی الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّیْ لَا اُصَلِّیْ قَالَ اِنَّهٗ لَیْسَ فِیْ یَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

۲۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ کو کپڑا اٹھا کر دے دو۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز نہیں پڑھ رہی ہوں (یعنی حیض آ رہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں لگا ہوا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کپڑا اُٹھا کر دے دیا۔

۲۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِیْنِی الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ اِنِّیْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَتْ حَیْضَتُكِ فِیْ یَدِكِ۔

۲۷۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسجد سے مجھ کو بوریا اٹھا کر دے دو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حالتِ حیض میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں تو نہیں لگ رہا ہے۔

حائضہ کا مسجد سے سامان نکالنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ حجرہ مبارک میں تشریف فرما تھیں۔ آپ ﷺ نے کسی ضرورت سے بوریا لانے کے لئے فرمایا تو حضرت عائشہ صدیقہ نے یہ اشکال فرمایا کہ میں تو حالت حیض میں ہوں کس طریقہ سے مسجد میں ہاتھ بڑھ کر بوریا لے سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھ کا بوریا اٹھا کر دے دو اس لئے کہ حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے اس کی جگہ تو رحم اور شرم گاہ ہے۔ مذکورہ بالا فرمان نبوی ﷺ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو جھک کر مسجد میں سے کوئی چیز باہر نکال لینا درست ہے البتہ حائضہ کو مسجد کے اندر داخل ہونا ناجائز ہے۔ یہی حکم جنبی شخص کا ہے۔

۲۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

۲۷۵: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

بَابُ ۱۷۵ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حائضہ کا مسجد میں چٹائی بچھانا

۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهٗ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

۲۷۶: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور وہ بیوی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ) حالتِ حیض میں ہوتی۔

بَابُ ۱۷۶ فِي الَّذِيْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهٗ فِيْ حِجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے؟

۲۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْاٰنَ۔

۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہم لوگوں میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالتِ حیض میں ہوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوتِ قرآن فرماتے۔

بَابُ ۱۷۷ غَسْلِ الْحَائِضِ رَاْسَ زَوْجِهَا

باب: جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو شوہر کا سر دھونا کیسا ہے؟

۲۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْمِیُٔ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت اعتکاف میں ہوتے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ اٰخَرُ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ k قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُخْرِجُ اِلَيَّ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

۲۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر کی طرف نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت اعتکاف میں ہوتے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی حالانکہ مجھ کو حیض آ رہا ہوتا

مُجَاوِرٌ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ۔

تھا۔

۲۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

۲۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۲۸۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری سند کے ساتھ مذکورہ بالا مضمون منقول ہے۔

بَابُ ۷۸ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کے ساتھ کھانا اور اس کا جھوٹا کھانا پینا

۲۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَاَلْتُهَا هَلْ تَاْكُلُ الْمَرْاَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنِيْ فَاٰكُلُ مَعَهُ وَاَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَاْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَاَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَ يَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّشْرَبَ مِنْهُ ثُمَّ اَضَعُهُ فَيَاْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

۲۸۲: حضرت ابن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ حالت حیض میں کھا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں وہ کھا سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو بلایا کرتے تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتی اور میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے میں پہلے اس حصہ کو چوستی پھر اس کو رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو چوستے اور اس جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے ہڈی کو منہ لگایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے میں پہلے لے کر پیتی۔ پھر رکھ دیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ اسکو اٹھا کر پیا کرتے اور آپ پیالے پر اس جگہ پر منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّذِيْ اَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مُنہ مبارک (برتن میں) اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگا کر پیا تھا اور میرا جوٹھا پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

بَابُ ۷۹ الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کا جوٹھا پانی پینا

۲۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۸۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو

عَنْ مِّسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاوِلُنِى الْاِنَآءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَآئِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِىْ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ۔

برتن عنایت فرماتے میں اس برتن سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی تھی۔ پھر میں وہ برتن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتی' آپ تلاش فرما کر برتن میں اسی جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِىَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِىَّ فَيَشْرَبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَاَنَا حَآئِضٌ وَّاُنَاوِلُهُ النَّبِىَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِىَّ۔

۲۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی پیتی تھی حالت حیض میں' پھر وہ برتن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کر دیتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اس جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا اور میں ہڈی حالت حیض ہی میں چوستی۔ پھر وہ ہڈی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ لگاتے کہ جہاں پر میں نے منہ لگایا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا پسینہ' اس کا جوٹھا' اس کا بچہ ہوا کھانا اور پانی پاک ہے۔ یہی حکم حائضہ (اور جنبی) کے منہ کے لعاب کا ہے۔

بَابُ ۱۸۰ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ لٹانے سے متعلق احادیث

۲۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِى الْخَمِيْلَةِ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِىْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِى الْخَمِيْلَةِ۔

۲۸۶: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھ کو حیض آنا شروع ہوگیا تو میں نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھا دیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔ یعنی چادر میں لیٹ گئی۔

۲۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِى الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا

۲۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی تو اگر میرے جسم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کچھ لگ جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

طَامِثٌ اَوْ حَآئِضٌ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلّٰى فِيْهِ۔

اسی جگہ کو دھو ڈالتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے پھر نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد پھر آرام فرماتے۔ پھر اگر کچھ لگ جاتا تو اسی طریقہ سے کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ صرف اسی جگہ کو کہ جس پر خون لگ گیا ہو چاہے اتنے ہی کپڑے کو دھوڈالتے۔ اس سے زائد کپڑا یا جگہ نہ دھوتے۔ پھر نماز اسی کپڑے میں ادا فرماتے۔

بَابُ ۱۸۱ مُبَاشَرَةِ الْحَآئِضِ

باب: حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اس کو چھونا

۲۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین میں سے جب کسی کو حیض آتا تو حکم فرماتے کہ تم تہبند لے لو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس بیوی کے ساتھ آرام فرماتے' ساتھ سوتے مطلب ہے کہ جماع کے علاوہ تمام کام انجام دیتے۔

۲۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۲۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں سے جو خاتون حائضہ ہوتی اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس سے مباشرت فرماتے۔ (مفہوم سابقہ روایت میں گذر چکا)

۲۹۰: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَّوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُوْلُ نَدَبَةَ مَوْلَاةُ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِّسَآئِهٖ وَهِيَ حَآئِضٌ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا اِزَارٌ يَبْلُغُ اَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهٖ۔

۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت فرماتے اور وہ خاتون حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک خاتون تہہ بند لئے ہوئے ہوتی جو کہ دونوں ران کے آدھے حصہ اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ (مطلب یہ ہے کہ ناف سے شروع ہوتی اور آدھی ران یا گھٹنوں تک ہوتی۔) لیث کی روایت میں ہے کہ اس تہہ بند کو وہ خاتون بہت مضبوطی سے باندھتی تھی۔

بَابُ ۱۸۲ تَاوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ

باب: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ کا مفہوم

۲۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

۲۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے جس وقت کسی خاتون کو حیض آتا تو اس کو وہ اپنے ساتھ نہ کھلاتے

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوْهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَاَلُوْا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى الْاٰيَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَيُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَّصْنَعُوْا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَاخَلَا الْجِمَاعَ۔

نہ اس کو ساتھ پانی پلاتے۔ نہ ایک مکان میں اس کے ہمراہ رہتے۔ صحابہ کرامؓ نے اس سے متعلق دریافت فرمایا اس پر خداوند قدوس نے آیت کریمہ: ﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ نازل فرمائی۔ (اس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمادیں کہ حیض ایک ناپاکی ہے تو تم لوگ خواتین سے حالت حیض میں علیحدہ رہو' پھر رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ وہ عورتوں کو حالت حیض میں بھی ساتھ کھلائیں' پلائیں اور ایک مکان میں ساتھ رہیں اور علاوہ ہم بستری کے تمام کام کریں۔

بَابُ ۱۸۳مَا يُجِبُ عَلٰى اَتٰى حَلِيْلَتَهٗ فِيْ حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِنَهْيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا

باب: نہی خداوندی اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالت حیض میں ہمبستری کر لے' اُس کا کیا کفارہ ہے؟

۲۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ مُقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی حائضہ بیوی سے ہم بستری کرے کہ وہ ایک دینار صدقہ ادا کرے۔

بَابُ ۱۸۴مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ اِذَا حَاضَتْ

باب: جو خاتون احرام باندھے اور اس کو حیض شروع ہو جائے؟

۲۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ

۲۹۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حج کے واسطے نکلے' حج کے ارادہ سے۔ پس جس وقت مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا اور رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم کو حیض آنے لگا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو وہ شے ہے جو کہ (تقدیر میں) لکھ دی گئی ہے خداوند قدوس کی طرف سے آدم ؑ کی صاحبزادیوں کے واسطے۔ اب تم وہ تمام کام انجام دو جو کہ حاجی

نِسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ۔

لوگ انجام دیتے ہیں۔ لیکن تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (باقی کام حیض سے پاکی کے بعد انجام دینا)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوںؓ کی جانب سے ایک گائے کی قربانی کی۔

بَابُ ١٨٥مَا تَفْعَلُ النُّفَسَآءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ؟

باب: نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟

٢٩٤: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِىْ ثُمَّ اَهِلِّيْ۔

٢٩٤: حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے نقل فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کس طریقہ سے فریضہ حج انجام دیا؟ انہوں نے بیان فرمایا: آپ (مدینہ منورہ سے حج کرنے کے واسطے روانہ ہوئے) جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے صرف پانچ دن بقایا رہ گئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نامی لڑکے کی ولادت ہوگئی۔ انہوں نے کسی کو خدمت نبوی ﷺ میں بھیجا کہ اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم غسل کرلو اور لنگوٹ کس لو۔ اس کے بعد لبیک پکارا۔

بَابُ ١٨٦دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٩٥: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

٢٩٥: حضرت اُمِّ قیس بنت محصن سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو ایک چپٹی لکڑی کی نوک سے کھرچ ڈالو اور اس کو تم بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈالو۔

٢٩٦: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهَا اَنَّ

٢٩٦: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کھرچ دو

امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَآءِ ثُمَّ انْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ۔

پھر تم اس کو مل کر پانی سے دھوڈالو اور تم پھر اس سے نماز ادا کرو۔

منی پاک ہے یا ناپاک:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ ناپاکی کو پانی سے ہی دھونا اور صاف کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص ناپاکی کو سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو اس سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور منی سے متعلق اصل مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ منی ناپاک ہے اور دوسری نجاست کی طرح اس کو پاک کرنا ضروری ہے اور منی ایک فضلہ ہے امام صاحبؒ کی دلیل آیت کریمہ: ﴿اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ﴾ (المرسلات:۲۰) ''کیا ہم نے تمہیں ایک بےقدر پانی سے نہیں بنایا ہے؟'' اور یہ کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے معمول مبارک سے بھی دلیل ہے کہ آپؐ نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ بغیر دھوئے یا بغیر صاف کئے نماز ادا فرمائی ہو۔ بلکہ اس کو پاک صاف کرنے کے بعد ہی آپؐ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ البتہ امام صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اگر منی خشک ہو تو وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گی۔ لیکن آج کل عام طور سے منی رقیق اور پتلی ہوتی ہے اسی وجہ سے احناف کا قول ہے کہ منی بغیر دھوئے ہوئے پاک نہ ہوگی۔ اس کو صرف رگڑ دینا کافی نہیں ہے اور حضرت امام شافعیؒ منی کی طہارت کے قائل ہیں۔ "وقد یستدل به علی عدم طهارة المنی قال الحافظ فی الفتح لیس بین حدیث الغسل و انوك۔ تعارض لان الجمع بینهما واضح علی القول بطهارة المنی بانه یعمل الغسل علی الاستحباب للتنظیف لا علی الوجوب" (زهر الربی علی حاشیه النسائی ص: ۳۳)

بَابُ ۱۸۷الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: منی کپڑے میں لگ جانے کا حکم

۲۹۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ كَانَ يُجَامِعُ فِيْهِ قَالَتْ نَعَمْ اِذَا لَمْ يَرَفِيْهِ اَذًى۔

۲۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے تھے جس کپڑے کو پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی نہ محسوس ہوتی تھی۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ کو کپڑے میں ناپاکی محسوس ہوتی تو کپڑا پاک فرما کر یا کپڑے تبدیل فرما کر نماز ادا فرماتے تھے۔

بَابُ ۱۸۸غَسْلُ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی دھونے کا حکم

۲۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۲۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَآءِ لَفِىْ ثَوْبِهٖ۔

کے کپڑے مبارک سے میں منی دھویا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرمانے کیلئے تشریف لے جاتے اور پانی کے نشان آپ ﷺ کے کپڑوں میں ہوا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۹ فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے سے منی کے کھرچنے سے متعلق

۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِىْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً اُخْرَى الْمَنِىَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ منی کو میں پانی سے نہیں دھوتی تھی)

منی کو کھرچنا:

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ منی کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کھرچنا کافی ہے لیکن دراصل یہ اس زمانہ سے متعلق ہے کہ جبکہ منی خشک اور گاڑھی ہوا کرتی تھی لیکن آج کے دور میں منی پتلی اور رقیق ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو دھونے کا ہی حکم ہے۔ تفصیل حدیث سابق میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۳۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ اَخْبَرَنِىْ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ البتہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر جب منی دیکھتی تو منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۲: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَرَاهُ فِىْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَحُكُّهٗ۔

۳۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ درحقیقت میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی مل دیا کرتی تھی۔

۳۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِىْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا اَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۳۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل دیا کرتی تھی (یعنی کھرچ کر یا مسل کر صاف کر دیتی تھی)۔

منی کھرچنے سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ منی چونکہ گاڑھی اور خشک ہے تو کھرچنے سے صاف ہو جاتی تھی۔ مزید تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتَنِي اَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَحُتُّهُ مِنْهُ۔

۳۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی جب دیکھتی تھی تو اس کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

بَابُ ۱۹۰ بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ

باب: کھانا نہ کھانے والے بچہ کے پیشاب کا حکم

۳۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

۳۰۵: حضرت اُمّ قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچہ کو لے کر جو کہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا' خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو گود میں بٹھلایا۔ اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس پر پانی چھڑک دیا اس کو نہیں دھویا۔

۳۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَهُ اِيَّاهُ۔

۳۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا حاضر ہوا اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

بچہ کے پیشاب کا حکم:

مذکورہ حدیث شریف سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ جو بچہ ابھی غذا نہ کھا رہا ہو بلکہ صرف ماں کا دودھ پی رہا ہو اگر وہ پیشاب کر دے تو اس جگہ اس قدر پانی بہانا کافی ہے کہ جو پیشاب پر حاوی ہو سکے لیکن احناف کا قول ہے کہ جس طریقہ سے دوسری نجاسات کے ازالہ کا حکم ہے اسی طرح سے پیشاب کے زائل کرنے کا حکم ہے اور حنفیہ کی دلیل بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکورہ احادیث شریفہ ہیں کہ جن میں پیشاب کے قطرات سے نہ بچنے پر عذاب قبر اور دیگر وعید مذکور ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے: ((استنزھوا عن البول فان عذاب القبر منہ کما قال علیہ السلام)) البتہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں معمولی فرق ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کا مخرج تنگ ہوتا ہے اور وہ پھیل کر چلتا ہے اس وجہ سے اس کو زیادہ شدت سے دھونا

ضروری ہے اور لڑکے کے پیشاب میں (جو کہ دودھ پی رہا ہو) اس سے کم شدت ہے لیکن دھونا اس کو بھی ضروری ہے تفصیل شروحاتِ حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ ۱۹۱بَوْلِ الْجَارِيَةِ

۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحِلُّ بْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوالسَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

باب: لڑکی کے پیشاب سے متعلق

۳۰۷: حضرت ابوسمح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑا لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جائے۔

بَابُ ۱۹۲بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ

۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اُنَاسًا اَوْرِجَالاً مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوْا بِالْاِسْلَامِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوْا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَ اَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَكَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَقَطَّعُوْا اَيْدِيْهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكُوْا فِي الْحَرَّةِ عَلٰى حَالِهِمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

باب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب کا حکم

۳۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکل کے چند لوگ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے زبان سے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور والے لوگ ہیں (ہمارا گذر اوقات دودھ ہی پر ہے) اور ہم کاشت کار لوگ نہیں ہیں اور ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی ہے۔ رسول کریمؐ نے ان کے واسطے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پی لیا کرو اور باہر جا کر رہو۔ جب وہ لوگ صحت یاب ہو گئے اور وہ لوگ قبیلہ حرہ کے ایک جانب تھے تو وہ لوگ کافر بن گئے اور اسلام قبول کر کے مرتد ہو گئے۔ وہ لوگ نبیؐ کے چرواہے کو قتل کر کے اور اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ جس وقت یہ خبر رسول کریم ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے تلاش کرنے والے لوگوں کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے آئے تو ان کی آنکھیں (سلائی سے) پھوڑ دی گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپؐ نے ان لوگوں کو اسی جگہ مقام حرہ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

۳۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی لِقَاحٍ لَهٗ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰی صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَبْدُالْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ یُحَدِّثُهٗ هٰذَا الْحَدِیْثَ بِكُفْرٍ اَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَنَسٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَیْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ یَحْیٰی عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ مُرْسَلٌ۔

۳۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ ان کے (چہروں کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر کو چڑھ گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور علاج) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتیٰ کہ وہ لوگ مرض سے شفا پا گئے۔ تو وہ لوگوں چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں چلائی گئیں۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا' انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سزا ان لوگوں کے کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے دی؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: کفر کی وجہ سے سزا دی۔

پیشاب کا استعمال:

واضح رہے کہ پیشاب کے استعمال کی کسی بھی طرح سے اجازت نہیں ہے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاص وجہ سے ان کو پیشاب کے استعمال کی اجازت دی جو کہ بعد کے حکم سے منسوخ ہے اور ان لوگوں کو حکم قتل کرنے کا دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قبیلہ کے افراد نے پہلے تو چرواہے کو قتل کیا اور پھر اونٹ ہانک کر لے گئے اور پھر وہ لوگ مرتد ہو گئے اور ظاہر ہے کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہی ہے۔

بَابُ ۱۹۳ فَرْثِ مَا یُؤْكَلُ لَحْمُهٗ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب: حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۱۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِیْمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ یَعْنِیْ ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ

۳۱۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے اور ایک جماعت قبیلہ قریش کے افراد کی بیٹھی ہوئی تھی ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا ان

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَاءٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جُلُوْسٌ وَقَدْ نَحَرُوْا جَزُوْرًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَيُّكُمْ يَاْخُذُ هٰذَا الْفَرْثَ بِدَمِهٖ ثُمَّ يُمْهِلُهٗ حَتّٰى يَضَعَ وَجْهَهٗ سَاجِدًا فَيَضَعُهٗ يَعْنِيْ عَلٰى ظَهْرِهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاهَا فَاَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهٖ ثُمَّ اَمْهَلَهٗ فَلَمَّا خَرَّسَاجِدًا وَضَعَهٗ عَلٰى ظَهْرِهٖ فَاُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَآءَتْ تَسْعٰى فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ حَتّٰى عَدَّسَبْعَةً مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَالَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ فِيْ قَلِيْبٍ وَّاحِدٍ۔

لوگوں میں سے کسی شخص نے کہا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے جو کہ اس ناپاک کو یعنی اونٹ کی اوجھ کو لے کر کھڑا رہے جس وقت یہ شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کریں تو یہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دے۔ ان لوگوں میں ایک بدنصیب انسان کھڑا ہوا اور وہ شخص گندگی لے کر کھڑا رہا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس بدنصیب شخص نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جو کہ اس وقت (نابالغ) لڑکی تھیں وہ بھاگی ہوئی آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے وہ گندگی اٹھائی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے خدا تو قریش کو سمجھ لے۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اے خدا تو ابوجہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ابی معیط اسی طرح سات قریش کے قبیلہ کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں نے ان لوگوں کو غزوۂ بدر کے دن ایک اندھے کنوئیں کے اندر گرا ہوا پایا (یعنی ان لوگوں کو دنیا ہی میں سخت ترین سزا مل گئی)۔

۱۹۴ اَلْبُزَاقُ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: اگر تھوک کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم

۳۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ فَرَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ۔

۳۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ایک کونہ میں تھوک کر اس کو اس سے مل دیا۔

۳۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَاِلَّا فَبَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ هٰكَذَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَدَلَكَهٗ۔

۳۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے نہ تو دائیں جانب اور نہ ہی بائیں جانب بلکہ نیچے کی طرف پاؤں کی طرف تھوکے ورنہ تو جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوکا کرتے تھے تو اس طرح سے تھوک دے یعنی اپنے کپڑے میں تھوکے اور اس کو مل دے۔

قبلہ کی طرف تھوکنا:

سامنے چونکہ قبلہ ہوتا ہے اس لئے سامنے کی طرف تھوکنا منع ہے چاہے نماز پڑھ رہا ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو قبلہ سامنے یا جس رخ پر خارج میں پڑ رہا ہو اس کی جانب تھوکنا منع ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے باقی اگر نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آ گئی تو پاؤں کی جانب تھوکنا چاہئے۔

اگر مسجد میں قالین وغیرہ بچھا ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو یہ ضروری ہے کہ Tissue، چادر کے کونے یا رومال میں تھوکا جائے۔ مزید تفصیل ادارہ ہذا ہی کی شائع کردہ کتاب ''سنن ابوداؤد'' میں ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

بَابُ ۱۹۵ اِبْدَءِ التَّيَمُّمِ

۳۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَآءِ اَوْذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَتَى النَّاسُ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالُوْا اَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَآئِشَةُ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَجَآءَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْنَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَآءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَّ قَالَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَمَا مَنَعَنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ اِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَآءٍ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ

باب: تیمّم کے شروع ہونے سے متعلق

۳۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے اور ہم جس وقت مقام بیداء یا ذات الجیش میں پہنچ گئے تو میرا گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تلاش فرمانے کیلئے رک گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دوسرے لوگ بھی ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پر پانی موجود نہ تھا اور نہ ہی لوگوں کے ہمراہ پانی تھا۔ چنانچہ لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آپ دیکھ لیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کارنامہ انجام دیا؟ (یعنی ہار گم کر دیا) اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایک ایسی جگہ ٹھہرا دیا جہاں پر پانی تک نہیں ہے اور نہ ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیگر حضرات کو ایک ایسی جگہ روک دیا (یعنی ٹھہرنے پر مجبور کیا) کہ جس جگہ نہ تو پانی ہے اور نہ ہی ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے اور یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے اور میری کمر میں (لکڑی وغیرہ سے) ٹھونک مارنے لگے اور میرے اوپر ناراض ہو گئے لیکن میں اپنی جگہ سے نہیں ہلی صرف اسی وجہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سے آرام فرما رہے) اور سوتے رہے جس وقت آپ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو وہاں پر پانی موجود نہ تھا۔

بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِىْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهٗ۔

چنانچہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات نے بغیر وضو کے ہی نماز پڑھ لی اس پر خداوند قدوس نے آیت تیمّم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے' اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بعد ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا کہ جس پر میں سوار تھی تو پھر میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت:

تیمّم امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے سابقہ امتوں کو یہ عظیم انعام حاصل نہیں تھا جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((جعلت لی الارض مسجدا و طهورًا)) یعنی میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد اور پاک جگہ بنائی گئی ہے اور تیمّم کے باب میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تیمّم کرنے کے لئے ہاتھوں کو دو مرتبہ مٹی یا پتھر پر مارنا ضروری ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے اور ان دونوں ائمہ نے یہی فرمایا ہے کہ تیمّم کہنی تک ہوگا اور اس کے بغیر جائز نہیں ہے۔ البتہ اہل ظواہر، امام زہری اور حضرت سعید بن المسیبؒ وغیرہ تیمّم کو ایک ہی مرتبہ زمین یا پتھر پر ہاتھ مارنے کو کافی فرماتے ہیں یہ آخر الذکر حضرات کندھوں یا بغلوں تک تیمّم کرنے کو ضروری فرماتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث میں غزوۂ بنی المصطلق کا تذکرہ ہے کہ جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا اس غزوہ کو غزوۂ مریسیع بھی کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں تیمّم سے متعلق آیت کریمہ: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ نازل ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث ۳۱۳ کے بارے میں حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس وقت چونکہ پانی دور دور تک موجود نہ تھا اس وجہ سے آپ ﷺ نے تیمّم فرمایا کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم کرنا درست نہیں ہے اور اگر پانی موجود ہے لیکن انسان اس کے استعمال پر قادر نہیں ہے تو جب بھی تیمّم درست ہوگا جیسے کہ مثلاً کوئی شخص سمندری سفر کر رہا ہے اور اتفاق سے بحری جہاز میں پانی نہیں مل رہا ہے اور قریب میں کوئی پورٹ بھی ایسی نہیں کہ جہاں جہاز ٹھہر سکے اور پانی مل سکے تو وہاں پر تیمّم درست ہے اور حضرت امام ابوحنیفہؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر نمازِ جنازہ یا نمازِ عیدین کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور اس قدر وقت نہ ہو کہ وضو کر سکے تو تیمّم درست ہے اور تیمّم کی جگہ درست ہے اس کی تفصیلی بحث شروحات حدیث میں موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوار سے بھی تیمّم کرنا درست ہے جبکہ اس پر غبار موجود ہو اور تیمّم کے درست ہونے کے لئے زمین کی جنس سے اس شے کا ہونا ضروری ہے کہ جس سے تیمّم کر رہا ہے۔ اس مسئلہ میں صاحب زہر الربی تحریر فرماتے ہیں: "اعلم ان العلماء اختلفوا كيفيه التيمم خدمت ابو حنيفه ومالك والشافعي فى قول اصحابهم الا بنى ضربة للوجه وفربه لليدين الى المرفقين۔ الا ان قال وذهب كالواحد اصل الحديث الى حديث منها لزم الرجوع فى ذالك الكتاب وهو ضربتين ضربة للوجه وضبرة لليدين الى المرفقين قياسا على الوضوء الخ" (زير الربى اعلى حاشيه النسائى ص: ۳۵)۔

نوٹ: مزید تفصیل ادارہ مذکورہ (مکتبۃ العلم) ہی کی کتاب ''مدلل بہشتی زیور ص: ۶۵'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

بَابُ ۱۹۶ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۳۱۴: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُوْنَةَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ جَهْمِ ابْنِ الْحٰرِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُوْجُهَيْمٍ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِالْجُمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

باب: سفر کے بغیر تیمم

۳۱۴: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے اور حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے دونوں کے دونوں حضرت ابوجہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل (جگہ کا نام) تشریف لائے کہ راستہ میں ایک شخص ملا اس شخص نے سلام کیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے نزدیک تشریف لائے اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔

سلام سے متعلق ایک ادب:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جو شخص پیشاب' پاخانہ یا استنجا میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کے ذمہ سلام کا جواب دینا ہے۔

بَابُ ۱۹۷ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْاَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَآءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

باب: مقیم ہونے کی حالت میں تیمم

۳۱۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہوگئی ہے اور پانی غسل کیلئے نہ مل سکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نماز نہ پڑھو (یعنی نماز اس صورت میں قضا کر دو) جس وقت پانی مل جائے تو تم اس وقت غسل کر کے نماز ادا کر لینا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! کیا آپ کو یہ بات نہیں یاد ہے کہ جس وقت میں اور آپ دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حالت جنابت ہوگئی تھی اور ہم کو پانی نہیں مل سکا تھا اور آپ نے نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مقام مٹی میں پہنچ کر نماز ادا کی تھی۔ ہم لوگ جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

فرمایا: (تم کو مٹی میں لوٹ مارنا ضروری نہیں تھا) تم کو کافی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان میں پھونک ماری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرۂ مبارک اور دونوں ہاتھ کو منہ اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر پھیرا۔ سلمہ نے شک کیا ہے ہاتھوں کا مسح دونوں پہونچوں تک یا دونوں کہنی تک (پھیرا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تم نے نقل کیا ہے اس کو ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہیں۔

۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجْنَبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيَمُّمُ۔

۳۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو غسل کی ضرورت پیش آئی اور میں اونٹوں میں مشغول تھا تو مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں اس طرح سے (تیمم کرنے کی نیت سے) لوٹ پوٹ ہوا کہ جس طریقہ سے جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے واسطے تیمم کرنا کافی تھا۔

جنبی کے لئے تیمم:

زیادہ تر علماء اور حضرات محدثین کی یہی رائے ہے کہ جس شخص کو جنابت کی حاجت لاحق ہو جائے اور اس کو پانی نہ مل سکے یا وہ پانی پر قادر نہ ہو تو بدرجہ مجبوری اس کے واسطے بھی تیمم درست ہے جس طریقہ سے وضو والے کے لئے تیمم درست ہے اس طریقہ سے جنبی کے لئے بھی درست ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے جنبی کے لئے تیمم کا کافی ہونا ثابت ہے اگرچہ حضرت عمرؓ نے جنبی کے لئے تیمم کو درست نہیں فرمایا مگر حضرت عمار بن یاسرؓ نے اپنا واقعہ یاد دلایا کہ جس کی تفصیل مذکورہ حدیث میں ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے اردو میں درس ترمذی جلد اوّل اور تقریر ترمذی جلد اوّل از حضرت شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمہ اللہ ص ۲۴۰ تا ۲۴۲ پر اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

بَابُ ۱۹۸ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں تیمم کرنا

۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا

۳۱۷: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں مقام اولات الجیش میں پہنچے اور ٹھہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں اور ان کا گلوبند ملک یمن کے موتی کے نگ کا تھا جو کہ (علاقہ) ظفار کے نگوں کا تھا وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ لوگ اس گلوبند کی تلاش کرنے میں مشغول ہو گئے لوگوں کے پاس پانی تک موجود نہ تھا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

اَبُوْبَکْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَیْسَ مَعَهُمْ مَآءٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رُخْصَةَ التَّیَمُّمِ بِالصَّعِیْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبُوْا بِاَیْدِیْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ وَلَمْ یَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَیْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَاَیْدِیَهُمْ اِلَی الْمَنَاکِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْهِمْ اِلَی الْاٰبَاطِ۔

کہ تم نے لوگوں کو ہار تلاش کرنے میں مبتلا کر دیا جبکہ ان کے ساتھ پانی نہیں ہے اور نہ ہی اس جگہ پانی ہے اس پر خداوند قدوس نے مٹی پر تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ اس وقت مسلمان کھڑے ہو گئے رسول کریم کے ساتھ اور ہاتھ زمین پر مارے پھر ہاتھ اٹھا لئے اور مٹی کو نہیں جھٹکا اور اپنے چہروں اور ہاتھوں اور مونڈھوں پر مسح فرمایا اور اندرونی جانب بغلوں کے اندر تک مسح کر لیا۔

بَابُ ۱۹۹ الْاِخْتِلَافِ فِیْ کَیْفِیَّةِ التَّیَمُّمِ

باب: کیفیت تیمم میں اختلاف کا بیان

۳۱۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ تَیَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَاَیْدِیْنَا اِلَی الْمَنَاکِبِ۔

۳۱۸: حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرۂ مبارک اور ہاتھوں پر اس کے بعد مونڈھوں تک مسح فرمایا۔

بَابٌ ۲۰۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّیَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِی الْیَدَیْنِ

باب: تیمم کا دوسرا طریقہ کہ جس میں ہاتھ مار کر گرد و غبار کا تذکرہ ہے

۳۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی قَالَ کُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ رُبَّمَا نَمْکُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَیْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَاِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَآءَ لَمْ اَکُنْ لِاُصَلِّیَ حَتّٰی اَجِدَ الْمَآءَ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ اَتَذْکُرُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَیْثُ کُنْتُ بِمَکَانِ کَذَا وَکَذَا وَنَحْنُ نَرْعَی الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ اَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِی التُّرَابِ فَاَتَیْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنْ کَانَ الصَّعِیْدُ لَکَافِیْكَ وَضَرَبَ

۳۱۹: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! کبھی ایک ایک دو دو ماہ تک ہم لوگوں کو پانی (وضو یا غسل کے مطابق) نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو نہ پانی ملے تو میں نماز نہ پڑھوں۔ جس وقت تک میں پانی نہ حاصل کر سکوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین آپ کو یاد ہے کہ جس وقت میں اور تم' دونوں فلاں فلاں جگہ پر موجود تھے اور ہم اونٹ چراتے تھے تو تم کو معلوم ہے کہ ہم کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو مٹی کافی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلی کو زمین پر مارا پھر ان میں

بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَ بَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَاعَمَّارُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ شِئْتَ لَمْ أَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ نُوَلِّيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

پھونک ماری اور چہرہ پر مسح فرمایا اور کچھ دیر تک کہنیوں تک مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار رضی اللہ عنہ تم خدا سے ڈرو کہ تم بغیر کسی روک ٹوک کے حدیث نقل کرتے ہو (شاید تم بھول گئے ہو یا تم کو دھوکہ ہو گیا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ اگر آپ چاہیں تو میں اس حدیث کو نقل نہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم نقل کرو اس کو ہم تمہارے ہی حوالہ کر دیں گے یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم اس پر نہیں عمل کریں گے جس وقت تک دوسرے شخص کی گواہی بھی نہ آئے۔

تیمّم سے متعلق ایک بحث:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غلط گوئی کا شک ہو بلکہ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مزاج میں بہت زیادہ احتیاط تھی اور وہ اسی احتیاط کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کافی نہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ دوسرا گواہ اس بات کی تصدیق نہ کرتا تو اس وقت تک اس بات کو نہیں تسلیم فرماتے اور خاص طور سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تیمم کے بارے میں یہی تھی کہ جنبی شخص کو تیمم کرنا درست نہیں ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے مخالف تھے اور اس کے خلاف دوسری احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء اور مجتہدین کرام رحمہم اللہ نے تیمّم کے مسئلہ میں حضرت عمرؓ کی رائے گرامی کی طرف نہیں خیال فرمایا اور دیگر مستند احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت کے اس کے حق میں ہونے کی بناء پر جنبی کے لئے بھی تیمم درست فرمایا۔

بَابُ ۲۰۱ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّيَمُّمِ

باب: تیمّم کا ایک دوسرا طریقہ

۳۲۰ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ عَمَّارٌ أَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۳۲۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا وہ اس مسئلہ کا جواب نہ بتلا سکے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو یہ بات یاد ہے کہ جس وقت ہم اور تم دونوں ایک لشکر میں تھے اور مجھے غسل کرنے کی ضرورت پیش آئی میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور (تیمّم کرنے کیلئے حضرت شعبہ رحمہ اللہ نے دونوں گھٹنوں پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان پر پھونک ماری اور چہرہ اور دونوں پہونچوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

۳۲۱ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ

۳۲۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَمِعَهُ الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَجْنَبَ رَجُلٌ فَاَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَآءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهٗ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّىْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ دَلَكَ اِحْدٰهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَاحَدَّثْتُهٗ وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةُ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

غسل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں جنبی ہوں اور غسل کرنے کے واسطے مجھ کو پانی نہیں مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ایسی صورت میں نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ جس وقت ہم لوگ ایک لشکر میں تھے پھر ہم لوگوں کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی۔ تم نے تو نماز ہی نہ پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھی تھی۔ پھر میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو یہ کرنا بالکل کافی تھا اور حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر ماری پھر اس پر پھونک ماری اس کے بعد دونوں ہاتھ کی ہتھیلی کو ملا ایک کو دوسری سے ملا پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو کوئی بات نہیں ہے اگر تم لوگوں کی رائے نہیں ہے تو میں اس روایت کو نہ نقل کروں بلکہ جو تم نقل کرو گے وہ تمہارے ذمہ رہے گا۔

بَابُ ۲۰۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور دوسری قسم کا تیمم

۳۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِالْمَآءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَآءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ وَضَرَبَ النَّبِىُّ ﷺ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا اَدْرِىْ فِيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ

۳۲۲: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں جنبی ہوں۔ اگر مجھ کو پانی نہ مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ ادا کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ کیا تم کو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ جس وقت میں اور تم' دونوں کے دونوں ایک ہی لشکر میں تھے۔ پھر ہم کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی اور ہم کو پانی نہ مل سکا۔ تم نے تو نماز ادا نہ کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے نماز ادا کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طرح سے عمل کرنا کافی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیمم کی نیت سے) دونوں ہاتھ کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک ماری پھر چہرہ کا مسح فرمایا اور دونوں

يُوَلِّيَكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُوْلُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهٗ مَنْصُوْرٌ مَا تَقُوْلُ فَاِنَّهٗ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ اَحَدٌ غَيْرُكَ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

پہونچوں کا مسح کیا۔ حضرت سلمہ نے اس حدیث کے بارے میں شک کیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا تذکرہ کیا ہو یہ بات یاد نہیں ہے۔

بَاب ۲۰۳ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کو تیمّم کرنا درست ہے

۳۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَآءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيْدِ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَی الْاَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهٖ عَلٰی يَمِيْنِهٖ وَبِيَمِيْنِهٖ عَلٰی شِمَالِهٖ عَلٰی كَفَّيْهِ وَوَجْهَهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

۳۲۳: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سنا کہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے واسطے بھیجا مجھ کو وہاں پر غسل کرنے کی ضرورت پیش آ گئی اور پانی نہ مل سکا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کو زمین پر ایک مرتبہ مارا اور دونوں ہتھیلی پر پھونک ماری پھر بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر مارا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارا اپنے دونوں پہونچوں سمیت اور پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہیں دیکھتے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر اکتفا نہیں کیا۔

بَابُ ۲۰۴ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

باب: مٹی سے تیمّم کے متعلق حدیث

۳۲۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَةٌ وَّلَا مَآءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔

۳۲۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ شخص لوگوں سے علیحدہ ہے اور جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ کس وجہ سے تم جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں مل سکا ہے آپؐ نے فرمایا: تم اپنے اوپر مٹی لازم کر لو۔ وہ تمہارے واسطے کافی ہے جس وقت پانی نہ مل سکے تو تم اس پر تیمّم کر لو۔

بَابُ ۲۰۵ الصَّلٰوةِ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمّم سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۳۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ۔

۳۲۵: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے واسطے وضو کے قائم مقام ہے (چاہے) کوئی شخص دس سال تک پانی نہ پاسکے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ضرورت شرعی کے موقعہ پر تیمم پوری طرح وضو کے حکم میں ہے اور اس سے وہ تمام عبادات درست ہیں جو کہ وضو سے درست ہوتی ہیں۔

بَابٌ ۲۰۶ فِيْمَنْ لَا يَجِدُ الْمَآءِ وَلَا الصَّعِيْدَ

باب: جو شخص وضو کیلئے پانی اور تیمّم کرنے کیلئے مٹی نہ پاسکے

۳۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّنَاسًا يَطْلُبُوْنَ قَلَادَةً كَانَتْ لِعَآئِشَةَ نَسِيَتْهَا فِیْ مَنْزِلٍ نَزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا۔

۳۲۶: عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے اُسید بن حضیر اور کئی حضرات کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہار کی تلاش کے واسطے بھیجا کہ جس ہار کو وہ کسی اپنی دورانِ سفر کی قیام گاہ میں بھول گئی تھیں تو نماز کا وقت ہوگیا اور ان لوگوں کا نہ تو وضو تھا اور نہ ہی وہاں پر وضو کرنے کیلئے پانی موجود تھا چنانچہ ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو اس پر آیت: ﴿تیمم فَاِنْ تَجِدُوْا مَآءً......﴾ نازل ہوئی۔ حضرت اُسید بن حضیرؓ نے کہا کہ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس وقت تمہارے ذمہ ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کو تم برا سمجھتی تھی تو خداوند قدوس نے تمہارے واسطے اس میں خیر کا پہلو پیدا فرمادیا۔ تمہارے واسطے بھی اور دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی۔

۳۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَمَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِیْ اَصَبْتَ۔

۳۲۷: طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو جنابت لاحق ہوگئی اس نے نماز نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ شخص پانی کی جستجو میں مشغول رہا اور وہ پانی ملنے کا منتظر رہا اور نماز کا وقت ابھی باقی تھا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا پھر ایک دوسرے شخص کو جنابت کی حالت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی اور خدمت نبوی میں واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا یعنی تم نے اچھا کیا۔

(۲)

كِتَابُ الْمِيَاهِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبیٰ سے منقول' پانی سے متعلق احکام

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا [الفرقان : ٤٨] وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ : وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ [الأنفال : ١١] وَقَالَ تَعَالٰى : فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا [المائدة : ٦]

ارشادِ باری تعالیٰ: ''تم پر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تم لوگوں کو اس پانی سے پاک فرما دے'' اور ارشادِ ربّانی: ''تم لوگ جب پانی نہ پا سکو تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔'' مذکورہ بالا آیات کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ: پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک پانی کا استعمال لازمی ہے اور پاکی' بغیر پاک پانی کے نہیں حاصل ہوسکتی اور پاک پانی کے علاوہ وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

٣٢٨: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

۳۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے جنابت سے غسل فرمایا پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ان زوجہ مطہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے۔ فرمایا: پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس وقت تک کہ پانی کا رنگ' بو یا مزہ کسی ناپاکی کے شامل ہونے کی وجہ سے نہ تبدیل ہو جائے اس وقت تک پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ٢٠٨ ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب: بئر بضاعہ سے متعلق

٣٢٩: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بیر بضاعہ سے وضو کریں (جب کہ) اس کنویں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ

اَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بِضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا لُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتَنُ فَقَالَ الْمَآءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

۳۳۰: اَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ نَوْفٍ عَنْ سُلَيْطٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ اَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتَنِ فَقَالَ الْمَآءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

۳۳۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا آپ بیر بضاعہ کے پانی سے اس وقت وضوفر مارہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ اس کنوئیں کے پانی سے وضوفر مارہے ہیں جب کہ اس کنوئیں میں بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشادفرمایا: پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

بَابُ ۲۰۹ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَآءِ

باب: پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہ ہو

۳۳۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

۳۳۱: حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جہاں جانور اور درندے پانی پینے کے لئے آتے ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے تو وہ ناپاک نہ ہوگا۔

۳۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَآءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔

۳۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس شخص کی جانب دوڑ پڑے رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم لوگ اس شخص کا پیشاب بند نہ کرو جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

۳۳۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ دَلْوًا مِنْ مَآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ

۳۳۳: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ اس کو چھوڑ دو اور اس شخص نے جس جگہ پر پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول بہا دو اس لئے کہ تم لوگ آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو دشواری کے لئے نہیں بھیجے گئے۔

مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

بَابُ ٢١٠ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

٣٣٤: اَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ اَبَا السَّآئِبِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

باب: ٹھہرے پانی میں جنبی کو غسل کی ممانعت

۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں (اس حالت میں) غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

بَابُ ٢١١ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الْبَحْرِ

٣٣٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُوْرُ مَآءُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔

باب: سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق

۳۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور کچھ پانی یا کم مقدار میں پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں۔ تو کیا سمندر کے پانی سے ہم لوگ وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اس کا مردہ حلال ہے۔

بَابُ ٢١٢ الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

٣٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

٣٣٧: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَآءِ وَالْبَرَدِ۔

باب: برف اور اولے کے پانی سے وضو کا بیان

۳۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولے سے اور میرا دل تمام قسم کی برائیوں سے صاف کر کہ جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا۔

۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا' دھو دے مجھے میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ کی نوعیت:

اس جگہ یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ تھے تو پھر گناہ سے معاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟ دراصل اس جگہ یا تو مراد وہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو شرعی تقاضا کے تحت قبل نبوت صادر ہو سکتے ہیں۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعد نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ چھوٹا گناہ صادر ہوتا ہے اور نہ ہی بڑا گناہ۔ تو اس جگہ مراد نبوت سے قبل کے چھوٹے گناہ ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اظہار کے لئے یہ فرمایا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس جگہ مراد غیر افضل اور خلافِ اولیٰ کام ہیں جن کو گناہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے باقی نبی کے بارے میں اصل یہی ہے کہ ان کے غیر اولیٰ بات کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کو اردو میں ایک شاعر نے کہا ؎

جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

باقی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ واضح ہے فرمایا گیا: ﴿غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ﴾

بَابُ ۲۱۳ سُؤْرُ الْكَلْبِ

۳۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کتے کا جوٹھا

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال دے تو اُس کو پلٹ دو پھر وہ برتن سات مرتبہ دھو۔

بَابُ ۲۱۴ تَعْفِيْرُ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُّلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

باب: کتے کے جوٹھے برتن کو مٹی سے مانجھنے سے متعلق

۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے اور گلے کے کتے کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: جب برتن میں کتا منہ ڈال کر کر دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ' آٹھویں مرتبہ اس برتن کو مٹی سے مانجھو اور صاف کرو۔

۳۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ يَزِيْدَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ

۳۴۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق' اور شکاری کتے

مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَابَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ قَالَ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوْا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ خَالَفَهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

اور حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا: جب کتا برتن میں مُنہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوڈالو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف نقل فرمایا کہ اس کو ایک مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔

۳۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا مُنہ ڈال کر (پانی وغیرہ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

۳۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۳۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا مُنہ ڈال کر چپڑ چپڑ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

بَابُ ۲۱۵ سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے سے متعلق

۳۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَ الطَّوَّافَاتِ۔

۳۴۳: حضرت کبشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہؓ ایک دن میرے پاس تشریف لائے پھر اُنہوں نے ایسی بات کہی کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے لئے وضو کا پانی ڈالوں اس دوران بلی آ کر اس پانی میں سے پینے لگ گئی۔ ابوقتادہؓ نے برتن کو اور نیچے کی طرف کر دیا یہاں تک کہ اس بلی نے پانی اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر ابوقتادہؓ نے جو میری جانب دیکھا تو فرمایا: اے میری بھتیجی، تم حیرت کرتی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ابوقتادہؓ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو دن رات، تمہارے اردگرد گھومنے والیوں میں سے ہے۔

خلاصة الباب مطلب یہ ہے کہ بلی میں عام ابتلاء ہے اور اس سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے لوگوں کی سہولت کی وجہ سے اس کے جوٹھے کو پاک قرار دیا گیا۔

بَابُ ۲۱۶ سُؤْرِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ عورت کے جوٹھے کا حکم

۳۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَاَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْاِنَآءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَاَنَا حَآئِضٌ۔

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوسا کرتی تھی پھر رسول کریم ﷺ اسی جگہ پر اپنا مُنہ لگاتے جس جگہ میں نے مُنہ لگایا ہوتا اور آپ ہڈی چوستے درآنحالیکہ میں اس وقت حیض سے ہوتی تھی۔ میں برتن میں پانی پیتی' پھر آپ اسی جگہ پر مُنہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے مُنہ لگایا ہوتا اور آپ پانی پیتے درآنحالیکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی۔

بَابُ ۲۱۷ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت

۳۴۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيْعًا۔

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد اور عورت تمام کے تمام مل کر دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں (ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے) وضو کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ایک کے باقی ماندہ پانی سے دوسرا وضو کرتا۔ عورت' مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی اور مرد' عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتا۔

بَابُ ۲۱۸ النَّهْيِ عَنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق

۳۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَاجِبٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ۔

۳۴۶: حضرت حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی بچ جائے اس سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۲۱۹ الرُّخْصَةِ فِيْ فَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے غسل سے بچے پانی سے کی ممانعت

۳۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاِنَآءِ الْوَاحِدِ۔

۳۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتی تھیں (اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا)۔

خلاصۃ الباب ☆ جمہور کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے۔ احادیث سے وضو کا جواز ثابت ہے۔ ممانعت والی حدیث کو علماء نہی تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔

بَابُ ۲۲۰ الْقَدْرِ الَّذِیْ یَکْتَفِی بِهِ الْاِنْسَانُ مِنَ الْمَآءِ لِلْوُضُوْ وَالْغُسْلِ

باب: وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی کافی ہے؟

۳۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَیَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِیَّ۔

۳۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

۳۴۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ یَعْنِی ابْنَ سُلَیْمَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِیَّةَ بِنْتِ شَیْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ وَیَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ۔

۳۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور تقریباً ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

۳۵۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

۳۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کا وزن ۵۲۶ گرام ہے۔ پانی ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں اسراف و تبذیر ہر چیز میں ممنوع ہے۔

۳

کِتَابُ الحَیْضِ وَالْمُسْتَحَاضَةِ مِنَ الْمُجْتَبٰی

سنن مجتبٰی سے منقول حیض اوراستحاضہ کی کتاب

بَابُ ۲۲۱ بَدْءِ الْحَیْضِ وَهَلْ یُسَمَّی الْحَیْضُ نِفَاسًا

۳۵۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَانَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقَالَ مَالَكِ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِیْ مَا یَقْضِی الْحَاجُّ غَیْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِیْ بِالْبَیْتِ۔

باب: حیض کی ابتداءاور یہ کہ کیا حیض کو نفاس بھی کہتے ہیں

۳۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم سرف نامی جگہ پہنچے تو مجھے حیض آنا شروع ہوگیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی' آپ نے ارشاد فرمایا: تم کو کیا ہوا میرا خیال ہے کہ تم کو نفاس (حیض) آنا شروع ہوگیا۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو وہ امر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تم تمام کام کرو جو کام حاجی لوگ کرتے ہیں لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

بَابُ ۲۲۲ ذِكْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهٖ

۳۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَیْسٍ مِّنْ بَنِیْ اَسَدِ قُرَیْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا

باب: استحاضہ سے متعلق خون شروع اور ختم ہونے کا تذکرہ

۳۵۲: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد سے تھیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: مجھے استحاضہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آنا شروع ہو تو تم نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو تم غسل کر

تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔

لو اور نماز ادا کرو۔

۳۵۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِیْ۔

۳۵۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو۔

۳۵۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حُبَيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَقَالَ اِنَّ ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِیْ ثُمَّ صَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُم حبیبہؓ بنت جحش نے مسئلہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم غسل کر لو پھر نماز ادا کرنا تو وہ غسل ہر ایک نماز کیلئے کیا کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۲۳ الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ لَهَا اَيَّامٌ مَّعْلُوْمَةٌ تَحِيْضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: جس خاتون کے حیض کے دن ہر ماہ مقرر ہوں اور اس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے

۳۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰنَ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ امْكُثِیْ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ۔

۳۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے غسل کرنے کا ٹب دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اس قدر) ٹھہری رہو کہ جتنے دن پہلے تمہارا حیض روکتا تھا نماز روزے سے اس مرض سے پہلے اور تم غسل کرنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس مرض سے قبل تم نماز' روزہ سے جس قدر دن باز رہتی تھیں' اس طریقہ سے اب بھی اتنے ہی دن تک ٹھہری رہو۔

۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِیَّ ﷺ قَالَتْ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ

۳۵۶: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے استحاضہ کی بیماری ہوگئی ہے اور میں کسی طرح سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن جس قدر دن اور رات تم کو پہلے حیض آیا کرتا تھا۔ ان میں تم نماز ترک کر دو پھر تم غسل کرو اور تم لنگوٹ باندھو اور نماز ادا

دَعِیْ قَدْرَ تِلْكَ الْاَیَّامِ وَاللَّیَالِی الَّتِیْ كُنْتِ تَحِیْضِیْنَ فِیْهَا ثُمَّ اغْتَسِلِیْ وَاسْتَثْفِرِیْ وَصَلِّیْ۔

کرو۔

۳۵۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَهَا الَّذِیْ اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لْتُصَلِّ۔

۳۵۷: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا ایک خاتون کے سلسلہ میں تو آپ نے فرمایا: وہ خاتون ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے کہ جن میں ہر ماہ اس کو حیض آیا کرتا تھا۔ اس مرض سے قبل پھر اتنے دنوں نماز چھوڑے اور جب وہ دن گذر جائیں تو وہ خاتون غسل کرے اور لنگوٹ باندھ لے ایک کپڑے کا۔ پھر وہ نماز ادا کرے۔

بَابُ ۲۲۴ ذِكْرِ الْاَقْرَآءِ

باب: اقراء کے متعلق

۳۵۸: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِیْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِیْ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا اسْتُحِیْضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَاْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کو استحاضہ کا مرض لاحق ہو گیا اور وہ کسی طریقہ سے پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ تو بچہ دانی کی ایک چوٹ ہے تم اپنے قرء کا شمار کرلو (یعنی ماہواری کو شمار کرلو) کہ جتنے دن ماہواری آتی تھی ان دنوں میں تم نماز چھوڑ دو پھر تم اس کے بعد ہر ایک نماز کے لئے غسل کرلو۔

۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِیْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَیْسَتْ بِالْحَیْضَةِ اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتْرُكَ الصَّلٰوةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا وَحَیْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّیْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

۳۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت جحشؓ کو مرض استحاضہ ہو گیا سات سال تک انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: یہ حیض ماہواری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک رگ ہے پھر آپ نے ان کو حکم فرمایا نماز چھوڑ دینے کا۔ اپنے قراء پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۳۶۰: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ

۳۶۰: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِيْ اِذَا اَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَاِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِيْ ثُمَّ صَلِّيْ مَا بَيْنَ الْقَرْءِ اِلَى الْقَرْءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ۔

اور انہوں نے خون جاری ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم دیکھتی رہو جب تمہارا قرء (حیض) آئے تم نماز نہ پڑھو پھر جب تم نماز ادا کرو دوسرے حیض تک۔

۳۶۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيْعٌ وَّاَبُوْمُعَاوِيَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۳۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے' یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو پھر جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو خون دھوڈالو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۲۲۵ جَمْعِ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَغُسْلِهَا اِذَا اجْتَمَعَتْ

باب: استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں کیلئے) ایک غسل کرے

۳۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قِيْلَ لَهَا اَنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَّ اُمِرَتْ اَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَّاحِدًا۔

۳۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کے بارے میں دورِ نبوی میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک ہی غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے مغرب میں تاخیر اور عشاء میں تعلت کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرنے کا پھر نماز فجر کیلئے ایک غسل کرنے کا۔

۳۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ

۳۶۳: حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ عورت مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے حیض کے دنوں میں ٹھہر جاؤ پھر غسل کرو اور نمازِ ظہر میں تاخیر اور نمازِ عصر میں جلدی کرو اور دونوں کو

تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَآءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

ایک ہی غسل سے پڑھو۔ پھر نمازِ مغرب میں تاخیر کرو اور نمازِ عشاء میں جلدی اور غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو اور نمازِ فجر کے لئے غسل کر لو۔

بَابُ ۲۲۶ الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

باب: استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق

۳۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهٗ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهٖ۔

۳۶۴: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو استحاضہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: جب حیض کا خون آئے تو وہ کالے رنگ کا خون ہوتا ہے تو تم نماز نہ پڑھو پھر جب دوسرے قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔ اس لئے کہ وہ خون ایک رگ کا خون ہے۔

۳۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِذَا كَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مَّا ذَكَرَ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی شناخت کر لی جاتی ہے جب اس طرح کا خون آئے تو تم وضو کر لو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ

۳۶۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ ہو گیا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ (کا مرض ہو گیا ہے) اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو پھر جب حیض آنا بند ہو جائے تو تم خون دھو ڈالو

فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيْلَ لَهٗ فَالْغُسْلُ قَالَ وَ ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيْهِ اَحَدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَتَوَضَّئِيْ غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

اور کیونکہ یہ ایک رگ کا خون اور یہ حیض نہیں ہے کسی نے عرض کیا: کیا وہ خاتون غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: غسل میں کس کو شک ہے یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضروری ہے۔

۳۶۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۳۶۷: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ (کا مرض) ہے میں پاک نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا موقوف کر دو پھر جب حیض رخصت ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور تم نماز ادا کرو۔

۳۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّيْ۔

۳۶۸: حضرت عائشہؓ نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب تم کو حیض آ جائے تو تم نماز چھوڑ دو۔ جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو تم خون دھو ڈالو اور پھر تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَطْهُرُ اَفَاَتْرُكُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ وَ فِيْمَا قَرَاْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ۔

۳۶۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حبیشؓ کی لڑکی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی ہوں ایسی صورت میں کیا نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ ماہواری نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔ پھر جب رخصت ہو تو خون دھو ڈالو اور تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ کُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْکُدْرَةَ شَیْئًا۔

باب: زردی یا خاکی رنگ ہونا' ماہواری میں داخل نہ ہونے سے متعلق

۳۷۰: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم خواتین زردی یا خاکی رنگ کو کچھ نہیں خیال کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۲۸ مَا یَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَاوِیْلِ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ

الْاٰیَۃَ [البقرۃ: ۲۲۲]

۳۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَتِ الْیَھُوْدُ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْھُمْ لَمْ یُؤَاکِلُوْھُنَّ وَلَا یُشَارِبُوْھُنَّ وَلَا یُجَامِعُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ فَسَاَلُوا النَّبِیَّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی الْاٰیَۃَ فَاَمَرَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّؤَاکِلُوْھُنَّ وَیُشَارِبُوْھُنَّ وَیُجَامِعُوْھُنَّ فِی الْبُیُوْتِ وَاَنْ یَّصْنَعُوْا بِھِنَّ کُلَّ شَیْءٍ مَّا خَلَا الْجِمَاعَ فَقَالَتِ الْیَھُوْدُ مَا یَدَعُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَیْئًا مِّنْ اَمْرِنَا اِلَّا خَالَفَنَا فَقَامَ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَاَخْبَرَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَنُجَامِعُھُنَّ فِی الْمَحِیْضِ فَتَمَعَّرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَمَعُّرًا شَدِیْدًا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھَدِیَّۃَ لَبَنٍ فَبَعَثَ فِیْ آثَارِھِمَا فَرَدَّھُمَا فَسَقَاھُمَا فَعُرِفَ اَنَّہٗ لَمْ یَغْضَبْ عَلَیْھِمَا۔

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو تو اس سے فائدہ اُٹھانا اور ارشادِ باری: وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ کی تشریح کا بیان

۳۷۱: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ یہودی خواتین کو جب ماہواری آتی تھی تو یہودی لوگ ان کو اپنے ساتھ نہ کھلاتے اور نہ پلاتے تھے اور نہ ایک کوٹھڑی میں ان کے ساتھ رہائش کرتے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ''لوگ تم سے عورتوں کے ایامِ ماہواری کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ وہ اذیت کا وقت ہے۔ نازل فرمائی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اپنے ساتھ کھلانے پلانے کا حکم فرمایا اور ایک کمرہ میں رہنے اور دیگر تمام کام (علاوہ ہم بستری) کی اجازت دی۔

بَابُ ۲۲۹ مَا يَجِبُ عَلٰى مَنْ اَتٰى حَلِيْلَتَهٗ فِيْ حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهٖ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: بیوی کو حالتِ حیض میں مبتلا ہونے کے علم کے باوجود ہمبستری کرنے کا گناہ اوراس کا کفارہ

۳۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَاْتِي امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِيْنَارٍ اَوْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے حالتِ حیض میں تو اس کو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا ضروری ہے۔

بَابُ ۲۳۰ مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِيْ ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

باب: حائضہ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں آرام کرنا

۳۷۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَاَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهٗ فِي الْخَمِيْلَةِ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ۔

۳۷۳: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ ایک دم (مجھے یاد آ گیا کہ میں حیض سے ہوں) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ گئی اور میں نے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

ایک مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو اس کو ساتھ لٹانا درست ہے اور نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے یہ عمل واضح ہے۔

بَابُ ۲۳۱ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيْلَتِهٖ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: حائضہ کو حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہے

۳۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا طَامِثٌ حَآئِضٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ غَسَلَ مَكَانَهٗ لَمْ يَعْدُهٗ وَصَلّٰى فِيْهِ۔

۳۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں ہوا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اگر آپ کے جسم یا کپڑے پر کچھ لگ جاتا تو آپ صرف اسی قدر حصہ دھوتے تھے اور آپ اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۲۳۲ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار کرنا

۳۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ اِحْدَانَا اِذَا كَانَتْ حَآئِضًا اَنْ تَشُدَّ اِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۳۷۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو رسول کریم ﷺ اس کو حکم فرماتے ایک مضبوط قسم کے تہہ بند کے باندھنے کا پھر اس خاتون سے آپ مباشرت فرماتے۔ (یعنی لیٹتے اور بوس و کنار وغیرہ کرتے)

۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ اِحْدَانَا اِذَا حَاضَتْ اَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَتَزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا۔

۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے میں سے جب کسی خاتون کو حیض آنا شروع ہوتا تو رسول کریم ﷺ اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس خاتون سے بوس و کنار کرتے۔

بَابُ ۲۳۳ ذِكْرِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهٗ اِذَا حَاضَتْ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ

باب: جب کسی زوجہ مطہرہؓ کو حیض آتا تو آپ ﷺ اُس وقت کیا کرتے؟

۳۷۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ هُوَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ مَعَ اُمِّيْ وَخَالَتِيْ فَسَاَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا حَاضَتْ اِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا حَاضَتْ اِحْدَانَا اَنْ تَتَّزِرَ

۳۷۷: حضرت جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ مطہرہ سے حالت حیض میں کیا عمل اختیار فرماتے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے خوب بڑا اور عمدہ قسم کا تہہ بند باندھنے کا پھر آپ ان بیوی کے سینہ اور پستان سے

بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا۔

لپٹ جاتے۔

۳۷۸: أَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلٰى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُوْلُ نَدَبَةَ مَوْلَاةِ مَيْمُوْنَةَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيْثِ اللَّيْثِ تَحْتَجِزُ بِهِ۔

۳۷۸: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت کرتے اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی جب وہ خاتون تہہ بند پہنے ہوتی جو کہ آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچتی اُس کی آڑ کر لیتی۔

بَابُ ۲۳۴ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا پانی پینا

۳۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ جَمِيْلِ بْنِ طَرِيْفٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْهِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنِيْ فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُوْ بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِيْ مِنَ الْقَدَحِ۔

۳۷۹: حضرت شریحؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی حائضہ اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں کھا سکتی ہے اور رسول کریم ﷺ مجھے بلایا کرتے تھے میں آپ کے ساتھ کھاتی جبکہ میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اس کو چوسا کرتی پھر اس کو رکھ دیتی اس کے بعد آپ اس کو چوستے اور اسی جگہ مُنہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے مُنہ پر لگایا ہوتا آپ پانی پیتے اور میرا بھی حصہ لگاتے پہلے میں لے کر پانی پیتی پھر رکھ دیتی۔ پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالہ میں اسی جگہ پر مُنہ لگاتے جہاں میں نے مُنہ لگایا ہوتا۔

۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِيْ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۸۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حالت حیض میں ہوتی پھر وہ برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ ﷺ تلاش فرما کر اسی جگہ مُنہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے مُنہ لگایا تھا۔

بَابُ ۲۳۵الْاِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا استعمال کرنا

۳۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنَاوِلُنِي الْاِنَاءَ فَاَشْرَبُ مِنْهُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُعْطِيْهِ فَيَتَحَرّٰى مَوْضِعَ فَمِيْ فَيَضَعُهُ عَلٰى فِيْهِ۔

۳۸۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیتی تھی پھر وہ برتن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اپنا منہ اس جگہ لگاتے کہ جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَاَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَاَنَا حَائِضٌ فَاُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ۔

۳۸۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حالت حیض میں پانی پیا کرتی تھی پھر میں وہ برتن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا اور میں حالت حیض میں ہڈی چوستی پھر آپ کو پیش کرتی۔ آپ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے اپنا منہ لگایا ہوتا۔

بَابُ ۲۳۶الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَرَاْسُهُ فِيْ حَجْرِ امْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے تو کیا حکم ہے؟

۳۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِ اِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

۳۸۳: عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک ہمارے میں سے کسی خاتون (یعنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپ تلاوت قرآن فرماتے رہتے۔

بَابُ ۲۳۷سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حالت حیض میں عورت سے نماز معاف ہو جاتی ہے

۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَاَلَتْ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَا نَقْضِيْ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

۳۸۴: حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: کیا حائضہ عورت نماز کی قضا کرے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟

حروریہ کی تشریح:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اے خاتون! کیا تو م حروریہ ہو یعنی کیا تم فرقہ خوارج سے تعلق رکھتی ہو؟ حروریہ دراصل ایک گاؤں کا نام ہے اس گاؤں کی طرف نسبت فرماتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نسبت فرمائی۔ یہ گاؤں کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہلے اس جگہ خارجی فرقہ کے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ کیا تم خارجی کی طرح ہو کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر زمانہ حیض کی نماز کی قضا کو لازم قرار دیتے تھے۔ جو کہ اجماع کے خلاف ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ حائضہ پر زمانہ حیض کے دنوں کی قضا نہیں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ فرمان کا بھی یہی حاصل ہے۔

بَابُ ٢٣٨ اِسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

٣٨٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ اِنِّيْ لَا اُصَلِّي فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِيْ يَدِكِ فَنَاوَلَتْهُ۔

٣٨٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِيْ يَدِكِ قَالَ اِسْحٰقُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاَسْنَادِ مِثْلَهُ۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہؓ مجھے (مسجد سے) کپڑا اٹھا کر دے دو۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حالت حیض میں ہوں) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے پھر انہوں نے وہ کپڑا اٹھا کر دے دیا۔

۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا: مجھے تم مسجد سے بوریہ اُٹھا کر دے دو۔ میں نے کہا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے۔

بَابُ ٢٣٠ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

٣٨٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضَعُ رَاْسَهٗ فِيْ حَجْرِ اِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْاٰنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُوْمُ اِحْدَانَا بِخُمْرَتِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ۔

باب: اگر حائضہ عورت مسجد میں بوریہ بچھائے

۳۸۷: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تھی اور ہم میں سے کوئی ایک اُٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی جبکہ وہ حالتِ حیض میں ہوتی۔

بَابُ ۲۴۰ تَرْجِيْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۸: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا۔

باب: بحالتِ حیض، شوہر کے سر میں کنگھا کرنا جبکہ شوہر مسجد میں معتکف ہو

۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور وہ حالتِ حیض میں ہوتی تھیں اور آپ معتکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک ان کو دے دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حجرۂ نبوی ﷺ مسجد نبوی ﷺ سے متصل تھا۔ آپ ﷺ مسجد میں ہوتے تھے آپ ﷺ سر مبارک حجرۂ مبارک میں رکھتے حضرت عائشہؓ (باہر سے بیٹھ کر) آپ کے سر مبارک میں کنگھا کرتی تھیں۔

بَابُ ۲۴۱ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

۳۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْنِيْ اِلَيَّ رَاْسَهٗ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

باب: حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا

۳۸۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری جانب جھکا دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے اور میں حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ رَاْسَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے۔ میں آپ کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی اور میں حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔

بَابُ ۲۴۲ شُهُوْدِ الْحُيَّضِ الْعِيْدَيْنِ وَ دَعْوَةِ الْمُسْلِمِيْنَ

باب: حائضہ خواتین کا عیدگاہ میں داخلہ اور مسلمانوں کی دُعا میں شرکت

۳۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ

۳۹۲: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ اُم عطیہ نقل کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نوجوان لڑکیاں، پردہ نشین خواتین اور حائضہ خواتین جب عیدگاہ کی جانب نکلیں تو ان کو چاہئے کہ نیکی اور بھلائی کے کام میں اور

بَابَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بَابَا قَالَ لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

مسلمانوں کی دُعا میں شرکت کریں البتہ جن خواتین کوحیض آ رہا ہو ان کو چاہئے کہ وہ مسجد سے الگ رہیں اور مسجد میں وہ داخل نہ ہوں لیکن باہر سے وہ دُعا میں شامل رہیں۔

عیدگاہ میں خواتین کے جانے کی بابت احناف کا نقطہ نظر:

ابتداء اسلام میں خواتین کو بھی نماز میں شرکت کی اجازت تھی اسی طریقہ سے نماز عیدین میں بھی ان کی شرکت درست تھی لیکن بعد میں دورِ نبوی ﷺ میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی اور جس وقت مسلمان کم تعداد میں تھے تو اس وقت حضرت رسول کریم ﷺ نے خواتین کو عیدگاہ وغیرہ میں جانے کی اجازت دی تھی اس وقت چونکہ مسلمان بہت کم تعداد میں تھے تو مساجد کی رونق اور شوکت اسلام کے ظہور کی وجہ سے عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی آج کے دور میں یہ اجازت فسادِ زمانہ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مفتی اعظم ہند نے اردو میں رسالہ ''صلوٰۃ الصالحات'' میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے اور خواتین کا مسجد میں نماز وغیرہ میں شرکت کرنے کے لئے یا عیدگاہ میں ان کے داخلہ سے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

بَابُ ۲۴۳ الْمَرْءَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب: اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ماہواری آ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

۳۹۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے صفیہ بنت حیی کو حیض شروع ہو گیا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے ہم کو ٹھہرا رکھا ہو بیت اللہ کا انہوں نے طواف نہیں کیا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: وہ طواف سے فارغ ہو گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر روانہ ہو چلو۔

بَابُ ۲۴۴ مَا تَفْعَلُ النُّفَسَآءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: بوقت احرام حائضہ کو کیا کرنا چاہئے؟

۳۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فِىْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِىْ بَكْرٍ مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

۳۹۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب مقام ذوالحلیفہ میں نفاس جاری ہوگیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کو غسل کرنے اور احرام کے باندھنے کا حکم دو۔

بَابُ ۲۴۵ الصَّلٰوةِ عَلَى النُّفَسَآءِ

۳۹۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِى الْمُعَلِّمَ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِىْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الصَّلٰوةِ فِىْ وَسْطِهَا۔

باب: حالت نفاس میں خاتون کی نمازِ جنازہ

۳۹۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اُم کعبؓ کی نماز ادا کی جب کہ ان کی وفات ہو گئی تھی حالت نفاس میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ان کی پشت کے سامنے۔

بَابُ ۲۴۶ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

۳۹۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِىْ حَجْرِهَا اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِىَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضِحِيْهِ وَصَلِّىْ فِيْهِ۔

باب: ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟

۳۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کپڑے (جگہ) کو مل دو پھر اس کو چھیل دو اور اس کپڑے میں نماز ادا کرو۔

۳۹۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ۔

۳۹۷: حضرت اُم قیس بنت محصنؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: تم اس کو پسلی (ہڈی) کھرچ ڈالو اور پانی اور بیری سے اس کو دھو ڈالو۔

(۴)

کِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَبٰى

کتاب مجتبیٰ سے منقول غسل اور تیمّم سے متعلق احکام

بَابُ ٢٤٧ ذِكْرِ النَّهْيِ الْجُنُبَ عَنِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

٣٩٨: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلْ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

٣٩٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

٣٩٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ اَوْ يَتَوَضَّأُ۔

٣٩٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص نہ پیشاب کرے ٹھہرے ہوئے پانی میں' پھر اس پانی سے غسل یا وضو کرے۔

٤٠٠: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ۔

٤٠٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی اور اس پانی سے غسل جنابت بھی کرنے سے منع فرمایا۔

٤٠١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ۔

٤٠١: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر ایسے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُ کُمْ فِی الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ سُفْیَانُ قَالُوْا لِهِشَامٍ یَعْنِی ابْنَ حَسَّانَ اِنَّ اَیُّوْبَ اِنَّمَا یَنْتَهِیْ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اِنَّ اَیُّوْبَ لَوِاسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَرْفَعَ حَدِیْثًا لَّمْ یَرْفَعْهُ۔

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ایسے پانی سے غسل کرے۔

بَابُ ۲۴۸ الرُّخْصَةِ فِیْ دُخُوْلِ الْحَمَّامِ

باب: حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق

۴۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلِ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ۔

۴۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ حمام میں نہ داخل ہو بغیر کسی تہہ بند وغیرہ کے یعنی اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔

بَابُ ۲۴۹ الْاِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولے سے غسل

۴۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَاَةَ بْنِ زَاهِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْهَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَآءِ الْبَارِدِ۔

۴۰۴: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے دُعا مانگا کرتے تھے: اے خدا' مجھے گناہوں سے پاک اور غلطیوں سے معاف فرما دے۔ اے خدا مجھے پاک و صاف فرما دے ان گناہوں سے کہ جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا برف' اولے اور ٹھنڈے پانی سے۔

۴۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیَی بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ رُقْبَةَ عَنْ مَجْزَاَةَ الْاَسْلَمِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ کَمَا یُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک وصاف فرما دے۔ اے خدا مجھے گناہوں سے اس طریقہ سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک وصاف کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۵۰ اَلْاِغْتِسَالُ قَبْلَ النَّوْمِ

۴۰۶: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنُ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ اَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يَنَامَ اَوْيَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَ رُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ۔

باب: سونے سے قبل غسل کے متعلق

۴۰۶: حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے میں نے دریافت کیا کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کس طرح سے سویا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ عام طریقہ سے عمل فرمایا کرتے تھے کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو فرما کر اور غسل نہ فرماتے البتہ آپ وضو لازما فرما لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۵۱ اَلْاِغْتِسَالُ اَوَّلَ اللَّيْلِ

۴۰۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَسَاَلْتُهَا فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ اَوْمِنْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اَوَّلِهٖ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً۔

باب: رات کے شروع میں غسل کرنا

۴۰۷: حضرت غضیفؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں؟ فرمایا کہ آپ ہر ایک طریقہ سے کیا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے دین میں وسعت رکھی۔

بَابُ ۲۵۲ اَلْاِسْتِتَارُ عِنْدَ الْغُسْلِ

۴۰۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ يَعْلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَلِيْمٌ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَآءَ وَالسَّتْرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

۴۰۸: حضرت ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سامنے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھ گئے اور اللہ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم اور شرم والا ہے اور پردہ میں رکھتا ہے اور وہ دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو' پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو اس کو پردہ کر لینا چاہئے۔

۴۰۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ

۴۰۹: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت پردہ والا ہے تو تم میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو اس کو چاہئے کہ کسی

بْنِ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ۔

شے کی آڑ کر لے۔

۴۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَاءً قَالَتْ فَسَتَرْتُهٗ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

۴۱۰: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور میں نے آپ سے پردہ کرایا پھر غسل کا بیان کیا فرمایا: میں ایک کپڑا بدن کے خشک کرنے کے لئے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

۴۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَاغِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

۴۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوبؑ ننگے ہونے کی حالت میں غسل فرمایا کرتے تھے کہ اس دوران ان کے اوپر سونے کی ٹڈی آ کر گر گئی تو وہ اپنے کپڑے میں اس کو پکڑ کر سمیٹنے لگے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تجھ کو غنی نہیں بنایا۔ حضرت ایوبؑ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکات سے غنی نہیں ہوسکتا۔

بَابُ ۲۵۳ الدَّلَالَةِ عَلٰى اَنْ لَّا تَوْقِيْتَ فِي الْمَآءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ

باب: پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے سے متعلق

۴۱۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْاِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

۴۱۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جو کہ فرق تھا اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈال کر اس میں سے پانی لیتے جاتے تھے)

بَابُ ۲۵۴ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ مِنْ نِّسَآئِهٖ

باب: مرد اور عورت اگر ایک ساتھ غسل کریں

۴۱۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں اس میں سے چلو لیا کرتے

كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ تَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا۔

تھے۔

۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

۴۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

۴۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَقَدْرَاَيْتُنِى اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْاِنَآءَ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

۴۱۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسود سے فرمایا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی آپ اسی ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

بَابُ ٢٥٥ الرُّخْصَةِ فِىْ ذٰلِكَ

باب: مرد وعورت کو ایک ہی برتن سے غسل کی اجازت

۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ اُبَادِرُهٗ وَيُبَادِرُنِىْ حَتّٰى يَقُوْلَ دَعِىْ لِىْ وَاَقُوْلَ اَنَا دَعْ لِىْ قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِىْ وَاُبَادِرُهٗ فَاَقُوْلُ دَعْ لِىْ۔

۴۱۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک برتن سے غسل فرماتے تھے میں چاہتی میں سبقت کروں اور آپ چاہتے کہ مجھ سے پہلے غسل سے فارغ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے میرے واسطے پانی رہنے دیں اور میں کہتی کہ میرے واسطے رہنے دیں۔ حضرت سویدؒ نے فرمایا کہ آپ چاہتے تھے کہ آپ غسل میں سبقت کریں جبکہ میں چاہتی تھی کہ میں غسل میں سبقت کروں تو میں کہتی دیکھو میرے واسطے پانی رہنے دو۔

بَابُ ٢٥٦ الْاِغْتِسَالِ فِىْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ

باب: ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آٹا کا اثر باقی ہو

۴۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ هَانِىءٍ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِىِّ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُوْنَهٗ فِىْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا اَدْرِىْ كَمْ صَلّٰى

۴۱۷: حضرت اُمّ ہانیؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور اس وقت فاطمہؓ آپ پر کسی کپڑے سے آڑ کئے ہوئے تھیں اور آپ ایک کونڈے سے کہ جس میں آٹا لگا ہوا تھا غسل فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے نماز چاشت ادا فرمائی۔ اُمّ ہانیؓ فرماتی ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کس قدر رکعات ادا فرمائیں

حِيْنَ قَضٰى غُسْلَهٗ۔

جب آپ غسل سے فارغ ہوئے۔

بَابُ ۲۵۷ تَرْكِ الْمَرْءَةِ نَقْضَ رَاْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: سر کی مینڈھیاں گندھی ہوئی ہوں تو سر کا کھولنا لازمی نہیں

۴۱۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِىْ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰذَا فَاِذَا تَوْرٌ مَوْضُوْعٌ مِثْلُ الصَّاعِ اَوْدُوْنَهٗ نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِىْ بِيَدَىَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا اَنْقُضُ لِىْ شَعْرًا۔

۴۱۸: حضرت عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ تم نے دیکھا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں اس برتن سے غسل فرماتے تھے وہاں پر ایک ڈول صاع کے برابر رکھا ہوا تھا یا اس سے کچھ کم ہوگا' ہم دونوں اس ڈول سے ایک ساتھ غسل کرنا شروع کرتے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور میں اپنے سر کے بال کھول لیتی (غسل کرنے کے وقت)

بَابُ ۲۵۸ اِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِىَ اَثَرُ الطِّيْبِ

باب: احرام کے لئے غسل اور پھر خوشبو لگائی پھر اس خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟

۴۱۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سَعْدٍ وَ سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں گندھک لگا کر حج کروں تو مجھے یہ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور حج کروں اس حالت میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں محمد بن منتشر نے فرمایا: یہ سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریمؐ کے خود خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواجِ مطہراتؓ کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کی صبح کو آپؐ نے احرام باندھا۔

احرام سے قبل خوشبو لگانا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مذکورہ قول ان کا قیاس تھا۔ ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ جس خوشبو کے اثرات احرام کی حالت کے بعد باقی رہیں تو اس خوشبو کا لگانا احرام سے پہلے درست ہے۔

بَابُ ۲۵۹ اِزَالَةِ الْجُنُبِ الْاَذٰى عَنْهُ قَبْلَ اِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی جسم پر پانی ڈالنے سے قبل' اگر ناپاکی جسم پر ہو تو اس کو زائل کرے

۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۴۲۰: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثُمَّ نَحّٰى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هٰذِهٖ غِسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ۔

طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طرح آپ نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہیں دھوئے اور جو کچھ اس پاؤں پر لگا تھا آپ نے اس کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی بہایا۔ اس کے بعد اپنے پاؤں کو وہاں سے ہٹایا اور دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ آپ کا غسل جنابت یہی تھا۔

بَابُ ۲۶۰ مَسْحِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: شرم گاہ کے دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ مارنے کا بیان

۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَعَلٰى سَآئِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ يَتَنَحّٰى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ۔

۴۲۱: حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے آپ دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرم گاہ دھوتے پھر اپنا دایاں ہاتھ زمین پر مارتے اور اس پر رگڑتے اس کے بعد آپ ہاتھ دھوتے اور جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو فرماتے پھر سر مبارک اور پورے جسم مبارک پر پانی ڈالتے اس کے بعد آپ اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں مبارک پانی سے دھوتے۔

بَابُ ۲۶۱ الْاِبْتِدَآءِ بِالْوُضُوْءِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: وضو سے غسل جنابت کا آغاز کرنا

۴۲۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهٖ شَعْرَهُ حَتّٰى اِذَا ظَنَّ اَنَّهُ قَدْ اَرْوٰى بَشَرَتَهُ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَآئِرَ جَسَدِهٖ۔

۴۲۲: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے پھر جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اس طرح سے وضو فرماتے۔ پھر آپ غسل فرماتے پھر آپ اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال فرماتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا اس وقت تین مرتبہ پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر تمام جسم مبارک دھوتے۔

بَابُ ۲۶۲ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُوْرِ

۴۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَانِهِ كُلِّهِ۔

باب: طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا

۴۲۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے (غسل) فرمانا پسند فرماتے تھے جہاں تک ہوسکتا اپنی طہارت حاصل کرنے میں اور جوتا پہن لینے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق راوی ہیں (مقام) واسط یہ حدیث روایت کرتے ہوئے اس قدر اضافہ کیا ہے کہ آپ ہر کام میں دائیں جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

بَابُ ۲۶۳ تَرْكِ مَسْحِ الرَّاسِ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْاَحَادِيْثُ عَلٰى هٰذَا يَبْدَاُ فَيُفْرِغُ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتّٰى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلَى التُّرَابِ اِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى حَتّٰى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَ رَاْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ فَاَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهٰكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا ذُكِرَ۔

باب: غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی ضرورت نہیں ہے

۴۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت سے متعلق دریافت فرمایا اس سلسلہ کی بہت سی روایات گذر گئی ہیں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر بہائے اور بائیں ہاتھ سے شرم گاہ دھوئے تاکہ گندگی صاف ہو جائے۔ اس کے بعد اگر دل چاہے تو بائیں ہاتھ کو مٹی سے رگڑے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے اور کلی کرے اور ناک مین پانی دے اور چہرہ دھوئے اور تین تین مرتبہ دونوں کہنی دھوئے' جب سر کا نمبر آئے تو سر پر مسح نہ کرے بلکہ جب پانی بہا دے اس طریقہ سے حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کی کیفیت نقل فرمائی۔

بَابُ ۲۶۴ اِسْتِبْرَآءِ الْبَشْرَةِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت میں جسم صاف کرنے سے متعلق

۴۲۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ هٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ یُخَلِّلُ رَاْسَهٗ بِاَصَابِعِهٖ حَتّٰی اِذَا خُیِّلَ اِلَیْهِ اَنَّهٗ قَدِ اسْتَبْرَاَ الْبَشْرَةَ غَرَفَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَآئِرَ جَسَدِهٖ۔

۴۲۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تھے تو آپ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کیلئے وضوفرماتے۔ پھر سر کے بالوں کا انگلیوں سے خلال فرماتے۔ یہاں تک کہ سر کے صاف ہونے کا یقین واطمینان حاصل ہو جاتا پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے۔ پھر تمام جسم پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِی سُفْیَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَیْءٍ نَّحْوَ الْحِلَابِ فَاَخَذَ بِکَفِّهٖ بَدَاَبِشِقِّ رَاْسِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ اَخَذَ بِکَفَّیْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلٰی رَاْسِهٖ۔

۴۲۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو ایک برتن منگاتے ''حلاب'' کی طرح کا اور ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں جانب سے غسل کا آغاز فرماتے تھے پھر بائیں جانب سے پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیتے اور سر پر ہاتھ ملتے۔

حلاب کیا ہے؟

حلاب دراصل دودھ دوہنے کے برتن کو کہا جاتا ہے اور حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں حلاب اس برتن کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ایک اونٹنی کا دودھ آ جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اصلی صحیح لفظ جلاب ہے اور اس سے مراد گلاب ہے مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو کے واسطے گلاب منگاتے تھے تاکہ وہ سر میں لگا سکیں: ''الحلاب بکر الحاء انا ویسع قد حلاب ناقة قال الازهری اناء یحلب فیه الغنم کالمسك قریب من الدناء الخ''۔ [حاشیہ نسائی ص ۴۸]

بَابُ ۲۶۵ مَا یَکْفِی الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلٰی رَاْسِهٖ

باب: جنبی شخص کو سر پر کس قدر پانی ڈالنا چاہئے؟

۴۲۷: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ صُرَدٍ یُحَدِّثُ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ذُکِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ اَمَّا

۴۲۷: حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک روز غسل کرنے کے بارے میں تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

اَنَا فَاُفْرِغُ عَلٰی رَاْسِیْ ثَلَاثًا لَفْظُ سُوَیْدٍ۔

۴۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ اَفْرَغَ عَلٰی رَاْسِهٖ ثَلَاثًا۔

۴۲۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

بَابُ ۲۶۶ الْعَمَلِ فِی الْغُسْلِ مِنَ الْحَیْضِ

باب: ماہواری سے غسل کرنے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۴۲۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ صَفِیَّةَ بِنْتَ شَیْبَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُوْرِ قَالَ خُذِیْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِیْ بِهَا قَالَتْ كَیْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِیْ بِهَا قَالَتْ كَیْفَ اَتَوَضَّاُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّحَ وَاَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَآئِشَةُ لِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاَخَذْتُهَا وَجَبَذْتُهَا اِلَیَّ فَاَخْبَرْتُهَا بِمَا یُرِیْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۲۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں ماہواری سے فراغت کے بعد غسل کس طرح سے کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک ٹکڑا لے کر کپڑے یا روئی کا کہ جس میں مشک لگی ہو اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کس طرح سے پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم پاکی حاصل کرو۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا اور اس خاتون کی جانب سے چہرہ پھیر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سمجھ گئیں کہ رسول کریم ﷺ کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو اپنی جانب کھینچ لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصد تھا اس کو واضح فرما دیا۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ مقصد تھا کہ غسل سے فراغت کے بعد کپڑے کے اس ٹکڑے کو شرم گاہ میں رکھ لو تاکہ اس (شرم گاہ) کی بدبو دور ہو جائے۔

بَابُ ۲۶۷ الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب: غسل میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۴۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ كُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتِ اغْتَسَلَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ وَدَلَكَ یَدَهٗ بِالْاَرْضِ اَوِ الْحَآئِطِ ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰی رَاْسِهٖ وَسَآئِرِ جَسَدِهٖ۔

۴۳۰: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر نماز کی طرح وضو کیا اور پھر پورے بدن اور سر پر ایک مرتبہ پانی بہایا۔

بَابُ ۲۶۷ اغْتِسَالِ النُّفَسَآءِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

۴۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَامَعَهٗ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَآءَ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِىْ ثُمَّ اسْتَثْفِرِىْ ثُمَّ اَهِلِّىْ۔

باب: جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طرح سے احرام باندھے

۴۳۱: امام محمد باقر نے کہا ہم لوگ جابر بن عبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجۃ الوداع کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے کہ جب ماہ ذوالقعدہ کے پانچ روز گذرے تھے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلے جب ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو اسماء بنت عمیسؓ (اہلیہ ابوبکرؓ) کو بچہ کی ولادت ہو گئی کہ جن کا نام محمد بن ابی بکرؓ تھا۔ انہوں نے کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا اور پوچھا: اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم غسل کر کے لنگوٹ باندھ لو۔ اس کے بعد آپ نے لبیک پکارا (یعنی اب احرام باندھ لو)۔

بَابُ ۲۶۹ تَرْكِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

۴۳۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ ح وَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے سے متعلق

۴۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے کیونکہ غسل کرنا کافی ہے۔

بَابُ ۲۷۰ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَآءِ فِىْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

۴۳۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَيَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا۔

باب: ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل فرمانا

۴۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگایا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس ہوتے تھے پھر آپ صبح کو احرام باندھے ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو مہکتی تھی۔

بَابُ ۲۷۱ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ

۴۳۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَّمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا فَاَيْنَمَا اَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةُ يُصَلِّيْ وَ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِيْ وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَّكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً۔

باب: مٹی سے تیمّم کرنا

۴۳۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھ کو پانچ قسم کے انعام عطافرمائے گئے ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں عنایت فرمائے گئے۔ اوّل تو ایک ماہ کے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے واسطے زمین مسجد بنائی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میرے واسطے تمام زمین پاک بنائی گئی ہے (یعنی تیمّم کی دولت سے میں نوازا گیا ہوں گذشتہ اُمت کو یہ دولت حاصل نہیں تھی) اس وجہ سے اب میری اُمت میں سے جس شخص کو جس جگہ نماز کا وقت آ جائے وہ نماز ادا کرے اور چوتھی بات یہ ہے کہ مجھ کو شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے یعنی شفاعت عامہ میرے واسطے خاص کر دی گئی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ میں پوری کائنات اور تمام بنی نوع انسان کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قلوب پر رعب کا مطلب یہ ہے کہ میں مشرکین اور کفار سے ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر ہوتا ہوں لیکن یہ انعام خداوندی ہے کہ ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر سے ان کے قلوب پر میرا رعب پڑ جاتا ہے اور زمین پاک بنائی گئی ہے یعنی تیمّم کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

بَابُ ۲۷۲ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَّجِدَ الْمَآءَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۴۳۵: اَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَمَآءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّاَ اَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلٰوتِهٖ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يَعِدِ الْاٰخَرُ فَسَاَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلْاٰخِرِ اَمَّا اَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ

باب: ایک شخص تیمّم کر کے نماز ادا کر لے پھر اس کو اندرونِ وقت پانی مل جائے؟

۴۳۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے تیمّم کیا اور نماز ادا کر لی پھر وقت کے اندر اُن کو پانی مل گیا۔ یا ایک شخص نے وضو کر لیا اور نماز کا اس نے اعادہ کر لیا اور دوسرے شخص نے نماز نہیں لوٹائی پھر دونوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہ نماز نہیں لوٹائی تھی کہ تم نے سنت پر عمل کیا (یعنی کہ حکم شرع اسی طریقہ سے ہے کہ نماز کا اعادہ کرنا لازم نہیں) اور تمہاری نماز ہو گئی اور دوسرے شخص سے فرمایا: تمہارے واسطے دوگنا حصہ ہے یا تمہارے واسطے ایک لشکر

جَمْعٍ۔

کا حصہ ہے (مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے لشکر کو غنیمت کے مال میں سے حصہ ملتا ہے اس قدر تم کو اجر ملے گا)

۴۳۶: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِیْرَةُ وَغَیْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۴۳۶: حضرت عطاء بن یسار سے مذکورہ روایت (مرسلاً) جیسی روایت اوپر گزری۔

۴۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی اَنْبَاَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ یُصَلِّ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ..... فان ارذالك فَقَالَ اَصَبْتَ فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَیَمَّمَ وَصَلّٰی فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْاٰخَرِ یَعْنِیْ اَصَبْتَ۔

۴۳۷: حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی تو اس شخص نے نماز نہیں پڑھی' پھر وہ شخص حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا اور ایک شخص جنبی ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی وہی ارشاد فرمایا جو کہ پہلے ارشاد فرمایا تھا یعنی تم نے ٹھیک عمل کیا۔

بَابُ ۲۷۳ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْیِ

باب: مذی خارج ہونے پر وضو کا بیان

۴۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِیٌّ وَالْمِقْدَادُ وَ عَمَّارٌ فَقَالَ عَلِیٌّ اِنِّیْ امْرُؤٌ مَذَّآءٌ وَاِنِّیْ اَسْتَحْیِ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّیْ فَیَسْاَلُهُ اَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِیْ اَنَّ اَحَدَهُمَا وَنَسِیْتُهُ سَاَلَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الْمَذْیُ اِذَا وَجَدَهُ اَحَدُكُمْ فَلْیَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَیَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ اَوْ كَوُضُوْءِ الصَّلٰوةِ الْاِخْتِلَافُ عَلٰی سُلَیْمَانَ۔

۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے آپس میں بات چیت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بہت زیادہ مذی آتی ہے اور میں اس مسئلہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں اس لئے کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہے لیکن تم دونوں میں سے کوئی شخص مسئلہ دریافت کر لے تو میں نے سنا کہ ان دونوں میں سے (مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما میں سے) کوئی شخص یہ مسئلہ دریافت کرے چنانچہ ان حضرات میں سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا لیکن میں بھول گیا کہ مسئلہ دریافت کرنے والے کون صاحب تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص ایسا ہو کہ اتفاق سے اس کے مذی نکل آئے تو اس کو چاہئے کہ اس کو دھوڈالے پھر نماز کی طرح کا وضو کر لے۔

۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّآءً فَاَمَرْتُ

۴۳۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو بہت زیادہ مذی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کرو۔ چنانچہ ان صاحب نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس مسئلہ کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مذی میں صرف وضو

رَجُلاً فَسَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ۔

کرنا کافی ہے۔

۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِیٍّ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَحْیَیْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَذْیِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ الْاِخْتِلَافُ عَلٰی بُکَیْرٍ۔

۴۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو شرم و حیا کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی سے متعلق مسئلہ معلوم کرنے میں شرم محسوس ہوئی کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری منکوحہ تھیں اس وجہ سے میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں وضو (کافی) ہے۔

۴۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَذْیِ فَقَالَ تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَخْرَمَةُ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْهِ شَیْئًا۔

۴۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرنے کے بارے میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرلو اور شرم گاہ دھوڑالو۔

۴۴۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَیْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَرْسَلَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الْمِقْدَادَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَسْاَلُهٗ عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْمَذْیَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَغْسِلُ ذَکَرَهٗ ثُمَّ لِیَتَوَضَّاْ۔

۴۴۲: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مذی سے متعلق حکم شرع دریافت کرنے کے واسطے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالو اور پھر وضو کرلو۔

۴۴۳: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُرِئَ عَلٰی مَالِكٍ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَهٗ اَنْ یَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْاَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْیُ فَاِنَّ عِنْدِیْ ابْنَتَهٗ وَاَنَا اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ ذٰلِكَ فَلْیَنْضَحْ فَرْجَهٗ فَلْیَتَوَضَّاْ وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۴۴۳: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرو کہ جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہیے؟ کیونکہ میرے نکاح میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں اس وجہ سے مجھ کو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس قسم کا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو

دھوڈالے اس کے بعد اس کو وضو کرنا چاہئے اور اس طرح وضو کرے کہ جیسا وضو نماز کے واسطے کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ احسن ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے لیکن یہ واجب نہیں اور اس کا ترک کرنے والا گنہگار رہو۔ ہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۷۴ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہوتو اس کو وضو کرنا چاہئے

۴۴۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْاِنَآءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ۔

۴۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہوتو اس کو اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے کہ جس وقت تک کہ وہ شخص اس پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی نہ بہالے۔ اسلئے کہ معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ رہا یعنی رات میں سوتے وقت کس کس جگہ ہاتھ پڑا۔

۴۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَآءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ۔

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کرلیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور لیٹ کر ان کو نیند آ گئی اس کے بعد مؤذن آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

خصوصیاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں اور خصوصیاتِ مبارکہ تھیں وہاں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی ایک طریقہ سے بیدار رہتے تھے اس وجہ سے سونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ختم ہوتا تھا اور ہوسکتا ہے کہ آپ صرف آرام فرماتے ہوں گے اور محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے ہوں گے اور پوری طرح سے نہیں سوئے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۴۴۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَعَسَ

۴۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگ جائے تو اس کو چلے جانا چاہئے اور سو جانا چاہئے کیونکہ اونگھ

اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ۔

کی حالت میں نماز ادا کرنا بہتر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ نہ معلوم زبان سے کیا جملہ نیند کی حالت میں نکل جائے اور اس شخص کو احساس بھی نہ ہو بجائے دعا کے خدانخواستہ بد دعا ہی نکل جائے۔

بَابُ ۲۷۵ اَلْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق

۴۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ عَلٰى اَثَرِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَمْ اَتْقِنْهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَّسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

۴۴۷: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے وضو کرے۔

۴۴۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى فَرْجِهٖ فَلْيَتَوَضَّاْ۔

۴۴۸: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ تک پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے۔

۴۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهٗ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يُتَوَضَّاُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ۔

۴۴۹: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو لازمی ہے اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت بسرہ بنت صفوانؓ نے اس واقعہ کو بیان فرمایا کہ حضرت عروہ نے کسی کو حضرت بسرہ کے پاس بھیجا۔ بسرہ نے کہا کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان باتوں کا تذکرہ فرمایا کہ جن سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہے۔

۴۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَّسَّ ذَكَرَهٗ فَلَا يُصَلِّيْ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۵۰: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وہ شخص نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

شرمگاہ چھونے سے وضو: مسئلہ یہی ہے کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مذکورہ بالا روایت قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ یہ روایت منقطع ہے اور اس روایت کے راوی حضرت ہشام نے اس کو حضرت عروہ سے روایت کیا امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے مذکورہ روایت کو اپنے والد سے نہیں سنا۔ بہر حال دوسری روایت میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے جس طرح جسم کے دوسرے اعضاء ہیں اسی طریقہ سے شرم گاہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جس طرح جسم کے دوسرے حصہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طریقہ سے شرم گاہ چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ قبل ازیں اس مسئلہ کی بحث گذر گئی ہے۔

۵

کِتَابُ الصَّلٰوۃ

نماز کی کتاب

۲۷۶ فَرْضُ الصَّلٰوۃِ وَذِکْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ فِیْ اِسْنَادِ حَدِیْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِھِمْ فِیْهِ

باب: فرضیت نماز (اور راویوں کے اختلاف کا ذکر)

۴۵۱: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ اِذَا اَقْبَلَ اَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَاُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْاٰنٍ حِکْمَةً وَاِیْمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ اِلٰی مَرَاقِ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِیَٔ حِکْمَةً وَاِیْمَانًا ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَتَیْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَقِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَاَتَیْتُ عَلٰی اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنَ ابْنٍ وَنَبِیٍّ ثُمَّ اَتَیْنَا السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا

۴۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک تھا اور میں نیند کے عالم میں اور جاگنے کے عالم کے درمیان میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان میں آ گیا (مراد فرشتہ ہے) اور اس جگہ سونے کا ایک طشت لایا گیا جو کہ حکمت اور ایمان سے پر تھا تو میرا سینہ چاک کیا گیا اور میرا سینہ حلق سے لے کر میرے پیٹ تک چاک کیا گیا اور میرا قلب زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ اس کے بعد میرا سینہ حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے سامنے ایک جانور آیا جو کہ خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا اور پہلے آسمان پر جو کہ دنیا سے نظر آتا ہے وہاں پہنچا۔ وہاں کے پہرہ داروں نے کہا کہ کون ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جبرئیل ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان پہرہ داروں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو اس جگہ آنے کی دعوت

قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ
ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا
السَّمَآءَ الثَّالِثَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ
وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى
يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا
بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ
ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيْسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا
السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى هٰرُوْنَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ
اَخٍ وَّ نَبِيٍّ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ
ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُهٗ
بَكٰى قِيْلَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ
بَعَثْتَهٗ بَعْدِيْ يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِهِ الْجَنَّةَ اَكْثَرُ وَ اَفْضَلُ
مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ ثُمَّ اَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ
فَمِثْلُ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ
رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ
هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ
اَلْفَ مَلَكٍ فَاِذَا خَرَجُوْا مِنْهُ لَمْ يَعُوْدُوْا فِيْهِ آخِرَ
مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا نَبِقُهَا
مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَاِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ اٰذَانِ الْفِيَلَةِ
وَاِذَا فِيْ اَصْلِهَا اَرْبَعَةُ اَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ
وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَاَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ اَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ
وَالنِّيْلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً فَاَتَيْتُ

دی گئی ہے (انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں) پھر ان پہرہ داروں نے کہا
کہ مرحبا یعنی خوش آمدید (یہ جملہ اہل عرب کا وہ جملہ ہے جو کہ وہ
حضرات مہمان کی آمد کے خوشی کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس جملہ کا
مطلب یہ ہے کہ تم کشادہ اور بہترین جگہ آ گئے ہو) حضرت جبرئیل
امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں
حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے صاحب
زادے اور اے نبی ﷺ! پھر ہم دونوں دوسرے آسمان پر پہنچے اس جگہ
بھی ہم سے دریافت کیا گیا کہ کون آیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے
فرمایا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ پہرہ داروں اور محافظین نے دریافت کیا
کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں
پھر اسی طریقہ سے کہا یعنی دریافت کیا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان
کو دعوت دی گئی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں ان کو
دعوت دی گئی ہے۔ پھر انہوں نے مرحبا فرمایا اور فرمایا کہ بہت بہتر ہے
تشریف لے آئیں پھر میں یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا کہ مرحبا بھائی اور نبی
(ﷺ) پھر ہم لوگ تیسرے آسمان پر گئے وہاں بھی دریافت کیا کہ
کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ
محمد ﷺ پھر اسی طرح سے کہا کہ پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا مرحبا' اے بھائی اور اے
ہمارے نبی ﷺ پھر ہم لوگ چوتھے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی اسی طریقہ
سے معاملہ ہوا پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور
میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا بھائی صاحب اور ہمارے نبی
ﷺ۔ اس کے بعد ہم دونوں پانچویں آسمان پر پہنچے اس مقام پر بھی
ہمارے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اور میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نزدیک
پہنچا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: خوش آمدید! اے ہمارے بھائی
اور نبی ﷺ۔ پھر ہم لوگ چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی اسی طریقہ سے
واقعہ پیش ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام
کیا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید اے ہمارے بھائی اور ہمارے نبی

عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَیَّ خَمْسُوْنَ صَلٰوةً قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ اِنِّیْ عَالَجْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَاِنَّ اُمَّتَكَ لَنْ یُّطِیْقُوْا ذٰلِكَ فَارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ اَنْ یُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَسَاَلْتُهٗ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنِّیْ فَجَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا اَرْبَعِیْنَ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِیْنَ فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَجَعَلَهَا عِشْرِیْنَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْاُوْلٰی فَقُلْتُ اِنِّیْ اَسْتَحْیٖ مِنْ رَّبِّیْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْهِ فَنُوْدِیَ اَنْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ وَاَجْزِیْ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ اَمْثَالِهَا۔

ﷺ جس وقت میں آگے کی طرف چلا تو وہ رونے لگ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا کہ یہ نوجوان کہ جس کو آپ نے دنیا میں میرے آگے بعد نبی بنا کر بھیجا ان کی اُمت میں سے میری اُمت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک ہم لوگ ساتویں آسمان پر پہنچ گئے وہاں پر بھی اسی طریقہ سے ہم سے سوالات کئے گئے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے خوش آمدید اور اے نبی ﷺ خوش آمدید اس کے بعد مجھے بیت المعمور کی زیارت کرائی گئی (بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے) میں نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا فرماتے ہیں پھر جس وقت نماز ادا فرما کر باہر کی جانب جاتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس جگہ واپس نہیں آتے (یعنی روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اس سے فرشتوں کی تعداد اور ان کا غیر معمولی تعداد میں ہونے کا اندازہ ہوتا ہے) اس کے بعد مجھ کو سدرۃ المنتہیٰ کی زیارت کرائی گئی (اس لفظ کا ترجمہ ہے بیری کا درخت) اور یہ درخت ساتویں آسمان کے اوپر ہے

اور اس کو اس وجہ سے منتہیٰ کہا جاتا ہے کیونکہ حضرات ملائکہ اس مقام پر قیام فرماتے ہیں اور کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں بڑھتا بغیر حکم خداوندی کے تو اس درخت کے بیر مٹکوں کے برابر تھے اور اس درخت (یعنی سدرۃ المنتہیٰ) کی جڑ میں سے چار نہریں جاری ہو رہی تھیں دو نہریں چھپی ہوئی تھیں اور دو کھلی ہوئی نہریں تھیں۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو نہریں آپ ﷺ نے چھپی ہوئی دیکھی ہیں وہ تو جنت کی طرف گئی ہیں اور جو نہریں کھلی ہوئی (دیکھی ہیں وہ فرات اور نیل کی نہر ہیں) اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی پھر میں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم نے کیا کام انجام دیا؟ میں نے عرض کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تم سے زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوں میں نے قوم بنی اسرائیل کی کافی اصلاح کی کوشش کی تھی اور تمہاری اُمت اتنی زیادہ تعداد میں نمازیں نہ ادا کر سکے گی۔ تم لوگ پھر دوبارہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو اور خداوند قدوس کے حضور نمازوں کی تخفیف کے بارے میں عرض کرو چنانچہ پھر میں دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز میں تخفیف کئے جانے کے بارے میں عرض کیا اس پر خداوند قدوس نے چالیس نمازیں فرض قرار دے دیں جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کام کیا؟ میں نے عرض کیا کہ (میرے عرض کرنے پر) خداوند تعالیٰ نے پچاس کے بجائے نمازیں چالیس قرار دے دیں (یعنی دس نمازوں کی کمی فرما دی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی

تمہاری اُمت اس قدر نمازیں نہیں ادا کر سکے گی) تم (تیسری مرتبہ) پھر بارگاہ خداوندی میں جا کر عرض کرو اور اس تعداد میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوا (اور نماز کی تعداد میں کمی کئے جانے کے بارے میں عرض کیا) چنانچہ نمازیں تیس کر دی گئیں۔ جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے پھر اسی طریقہ سے کہا پھر میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا تو خداوند قدوس نے نمازیں بیس فرما دیں پھر اسی طریقہ سے نمازیں دس ہوگئیں پھر پانچ نمازیں ہوگئیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی پھر حاضر ہو کر نماز میں کمی کراؤ) اس پر میں نے عرض کیا کہ اب مجھ کو حیا محسوس ہوتی ہے کہ اب پھر بارگاہ الٰہی میں اس کے لئے حاضر ہوں اس پر منجانب اللہ آواز دی گئی کہ میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور میں نے اپنے بندوں پر (نماز میں کمی کر دی) اور میں ایک نیک عمل کا دس گنا صلہ دوں گا۔ (تو اب پانچ وقت کی نمازوں کا پانچ گنا ثواب ہوا)۔

۴۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى اُمَّتِىْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ لِىْ مُوْسٰى فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ هِىَ خَمْسٌ وَهِىَ خَمْسُوْنَ لَايُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَىَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ قُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دے دی ہیں میں جس وقت واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا انہوں نے فرمایا: تم پر خداوند تعالیٰ نے کیا فرض قرار دیا۔ میں نے عرض کیا: نمازیں پچاس فرض قرار دی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم پھر خداوند قدوس کے حضور حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری اُمت نمازوں کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھے گی چنانچہ میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا خداوند قدوس نے نمازیں آدھی تعداد میں معاف فرما دیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری اُمت اس قدر نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں واپس اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے بقدر ہیں میرے یہاں پر فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی چنانچہ میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم لوگ بارگاہ خداوندی میں حاضری دو۔ میں نے عرض کیا: اب مجھ کو پروردگار سے کچھ عرض کرنے میں حیا محسوس ہوتی ہے۔

۴۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ مَالِكٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ

۴۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: (ایک روز) میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو کہ گدھے سے بڑا تھا اور خچر سے چھوٹا تھا اس کا قدم جس جگہ تک نگاہ جاتی تھی وہیں تک

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِىَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَفَعَلْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَ اِلَيْهِ الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ اَنْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِىْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِىَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِىْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى اَمَمْتُهُمْ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا فِيْهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَاِذَا فِيْهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيْسٰى وَيَحْيٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا فِيْهَا يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا هٰرُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَاِذَا فِيْهَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَبِىْ فَوْقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فَاَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَتْنِىْ ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقَالَ لِىْ اِنِّىْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَلَمْ يَسْاَلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ عَلٰى

بڑتا تھا میں اس جانور پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں روانہ ہو گیا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اب اتر جاؤ اور نماز ادا کرو۔ میں اتر گیا اور نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واقف ہو کہ تم نے نماز کس جگہ ادا کی۔ طیبہ (مدینہ منورہ کا لقب ہے) اسی جانب ہجرت ہوگی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جگہ اتر جاؤ اور نماز ادا کرو میں نے نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا کہ تم واقف ہو کہ تم نے کس جگہ نماز ادا کی؟ یہ جگہ بیت اللحم ہے کہ جس جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی پھر بیت المقدس پہنچا وہاں پر تمام حضرات انبیاء ع جمع تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو آگے کی جانب بڑھایا۔ میں تمام حضرات کا امام بنا پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو چڑھا کر آسمان اوّل پر لے گئے اس جگہ آدم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر دونوں خالہ زاد بھائی عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر تیسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر یوسف علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی پھر چوتھے آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو پانچویں آسمان پر لے گئے وہاں پر ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں پر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر ساتویں آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام سدرۃ المنتہٰی کے نزدیک پہنچ گئے وہاں پر مجھ پر ایک بادل کے ٹکڑے نے سایہ کر دیا (کیونکہ اس ٹکڑے میں خداوند قدوس کی تجلی تھی) میں خداوند قدوس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ جس روز میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس روز تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں اب ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمائیں اور ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو بھی ادا کرنا چاہیے۔ بہر حال میں واپس آ کر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہیں دریافت کی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا کہ کس قدر نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرار

مُوْسٰى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً قَالَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَقُوْمَ بِهَا اَنْتَ وَلَا اُمَّتُكَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّىْ فَخَفَّفَ عَنِّىْ عَشْرًا ثُمَّ اَتَيْتُ مُوْسٰى فَاَمَرَنِىْ بِالرُّجُوْعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّىْ عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰى خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْئَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّهٗ فَرَضَ عَلٰى بَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ صَلٰوتَيْنِ فَمَا قَامُوْا بِهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّىْ عَزَّوَجَلَّ فَسَاَلْتُهُ التَّخْفِيْفَ فَقَالَ اِنِّىْ يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمَّتِكَ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِيْنَ فَقُمْ بِهَا اَنْتَ وَاُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى صِرًّى فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ اَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ صِرًّى اَىْ حَتْمٌ فَلَمْ اَرْجِعْ۔

دی گئی ہیں؟ اور تمہاری اُمت پر کتنی نمازیں ادا کرنا لازم فرمایا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ تو تمہارے اندر اس قدر طاقت ہے اور نہ ہی تمہاری اُمت میں اس قدر طاقت ہے اس وجہ سے تم پھر اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس جاؤ اور نمازوں کی تعداد میں تم کمی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس آ کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا خداوند تعالیٰ نے دس نمازیں کم فرما دیں اور تعداد میں تخفیف فرما دی اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور تم نماز میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا پھر خداوند قدوس نے نمازوں کی تعداد میں دس نماز کی کمی فرما دی۔ یہاں تک کہ وہ نمازیں صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واپس ہو جاؤ اور پھر ایک مرتبہ نمازوں کی تعداد میں کمی کرالو۔ اس وجہ سے قوم بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں وہ لوگ اس نماز کو نہیں ادا کر سکے۔ چنانچہ پھر میں دربارِ خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز کی تعداد میں کمی کرانا چاہا۔ اس پر خداوند قدوس نے فرمایا کہ جس روز سے میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسی روز تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہیں تو تم لوگ ان نمازوں کو ادا کرو اور آپ کی اُمت بھی ان نمازوں کو ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ پانچ نمازوں سے کم نہ ہوں گی اور پانچ نمازیں اب قطعی اور لازمی قرار دے دی گئی ہیں) اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں واپس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جاؤ پھر تم خداوند قدوس کے حضور واپس جاؤ۔ اب یہ بات اچھی طرح میرے ذہن نشین ہو چکی تھی۔ یہ حکم اب قطعی اور لازمی ہے اس وجہ سے میں پھر بارگاہ خداوندی میں (نماز میں تخفیف کیلئے) نہیں گیا۔

۴۵۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا اُسْرِىَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى بِهٖ اِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى

۴۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیزیں یعنی نیک اعمال یا نیک ارواح زمین سے اوپر کی طرف جاتی ہیں اور وہ وہاں پر ٹھہر جاتی ہیں اسی طریقہ سے جو چیزیں یعنی (احکام خداوندی) اوپر

وَهِيَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا أُهْبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَخَوَاتِيمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ۔

سے نازل ہوتے ہیں وہ بھی وہاں پر پہنچ کر ٹھہر جاتے ہیں یہاں تک کہ فرشتے ان احکام کا جس جگہ کے بارے میں حکم ہوتا ہے وہ ان احکام کو اس جگہ پہنچاتے ہیں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور عبداللہؓ نے اس آیت کو: ﴿إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى﴾ تلاوت فرمایا (یعنی جس وقت سدرۃ المنتہیٰ کو ڈھانپ لیا) عبداللہؓ نے فرمایا اس سے مراد سونے کے پروانے ہیں اور خداوند قدوس کے انوار کو سونے کے پروانوں سے تشبیہ دی گئی۔ ایک روایت میں ہے: جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ (یعنی سونے کی ٹڈیاں) تو نبیؐ کو شب معراج میں تین چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں ایک تو نماز پانچ وقت کی' اور دوسری آخر آیات سورۂ بقرہ ﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ﴾ سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔ تیسرے جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے انتقال کر جائے لیکن خداوند قدوس کے ساتھ اس نے کسی کو شریک نہ کیا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۲۷۷ أَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ

۴۵۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ عَبْدَرَبِّهِ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَ أَنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ فَشَقَّابَطْنَهُ وَأَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَّعِلْمًا۔

باب: نماز کس جگہ فرض ہوئی؟

۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نمازیں مکہ مکرمہ میں فرض ہوئیں اور دو فرشتے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کے کنوئیں پر لے گئے وہاں پر ان کا پیٹ چاک کیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنتیں باہر نکال کر سونے کی طشت میں رکھ دی گئیں پھر ان کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ان کے اندر علم و حکمت بھر دیا گیا۔

بَابُ ۲۷۸ كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ؟

۴۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلَ مَافُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ۔

۴۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ عَمْرٍو وَ يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ أَنَّهُ

باب: کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟

۴۵۶: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے دو رکعات تھیں پھر سفر کی نماز اپنی حالت پر رہی یعنی سفر میں دو ہی رکعات رہیں ظہر اور عصر اور عشا اور نمازِ فجر لیکن مغرب کی نماز تو برابر ہے اور سفر اور حالت قیام (دونوں) میں اس کا ایک ہی حکم ہے (اور یہی حکم نمازِ فجر کا ہے)۔

۴۵۷: حضرت ابو عمر اور حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے دریافت کیا حضرت ابن شہاب اور زہری سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

سَاَلَ الزُّهْرِیَّ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ اِلَى الْمَدِیْنَةِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ اَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ اُتِمَّتْ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِیْضَةِ الْاُوْلٰى۔

نماز ہجرت سے پہلے کس طریقہ سے تھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عروہ نے بیان فرمایا انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ اللہ عزوجل نے پہلے اپنے رسول پر دو ہی رکعت نماز فرض فرمائی پھر حضر میں (یعنی حالت قیام میں) چار رکعت پوری فرمائیں اور حالتِ سفر میں دو رکعت ہی مکمل باقی رہیں (اس میں کمی نہیں ہوئی)۔

۴۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ فَاُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِیْدَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَضَرِ۔

۴۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز کی دو رکعت فرض ہوئیں پھر نماز سفر اپنی ہی حالت پر رہی اور حضر (یعنی قیام) کی حالت کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۴۵۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰى وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ عَلٰى لِسَانِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَكْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۴۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم ہونے کی حالت میں چار رکعت فرض فرمائیں اور حالتِ سفر میں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض قرار دی۔

۴۶۰: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَیْثِیّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ اُسَیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاِبْنِ عُمَرَ كَیْفَ تَقْصُرُ الصَّلٰوةَ وَاِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانَا وَ نَحْنُ ضُلَّالٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِیْمَا عَلَّمَنَا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنَا اَنْ نُصَلِّیَ رَكْعَتَیْنِ فِی السَّفَرِ قَالَ الشُّعَیْثِیُّ كَانَ الزُّهْرِیُّ یُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ۔

۴۶۰: حضرت امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگ کس طریقہ سے نماز قصر ادا کرتے ہو حالانکہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے نماز کے قصر کرنے میں۔ اگر تم کو خوف ہو کفار کے فساد کا (قصر کا مدار خوف پر ہے اب خوف کا عالم نہیں) عبداللہ بن عمرؓ نے جواب میں فرمایا: اے میرے بھتیجے! رسول کریمؐ ہم لوگوں کے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے تھے جبکہ ہم لوگ گمراہ تھے (اسلام کی معمولی بات سے بھی ناواقف تھے) آپؐ نے ہم لوگوں کو علم سے واقف کرایا یعنی دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی اور علم کی دولت ہم کو آپؐ سے نصیب ہوئی تو یہ بات ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھلائی اور بتلائی کہ حکم خداوندی یہ ہے کہ تم لوگ حالتِ سفر میں فرض نماز دو رکعت پڑھو چاہے خوف کا عالم ہو یا نہ ہو۔ پس قرآن سے نماز قصر خوف کے عالم میں پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس لئے جس طریقہ سے قرآن کریم کی آیات پر عمل ضروری ہے

اسی طریقہ سے حدیث شریف پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔

بَابُ ٢٧٩ كَمْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

٤٦١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هُنَّ؟ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

٤٦٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوْحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ اَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللّٰهُ

باب: دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض قرار دی گئیں

۴۶۱: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کا باشندہ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا جو کہ پریشان حال اور بدحال لگ رہا تھا اور اس شخص کی آواز کی جھن جھن ہم لوگ محسوس کر رہے تھے۔ لیکن اس شخص کی گفتگو نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص نزدیک پہنچ گیا۔ ہم کو معلوم ہوا کہ یہ شخص اسلام کا مفہوم سمجھ رہا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کا تعارف یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا رات اور دن میں۔ اس شخص نے عرض کیا: اس کے علاوہ تو اب اور کوئی نماز میرے ذمہ نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں اور اب اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز تمہارے ذمے نہیں ہے لیکن نماز نفل تم چاہو تو پڑھ لو اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: میرے اوپر اب اس کے علاوہ تو اور کوئی بات لازم نہیں ہے آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا دل چاہے تو تم نفلی روزہ رکھو اور دل چاہے نہ رکھو اسکے بعد آپ نے زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا: اب اس کے علاوہ تو اور کچھ مجھ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن نفلی طریقہ سے جو تمہارا دل چاہے دے دینا۔ پھر وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا اور وہ شخص یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم میں اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے نجات حاصل کر لی اگر اس نے سچ بولا ہے۔

۴۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر کس قدر نمازیں لازمی قرار دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان نمازوں میں آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں کو

عَلٰی عِبَادِہٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ قَبْلَھُنَّ اَوْ بَعْدَ ھُنَّ شَیْئًا قَالَ افْتَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَحَلَفَ الرَّجُلُ لَا یَزِیْدُ عَلَیْہِ شَیْئًا لَا یَنْقُصُ مِنْہُ شَیْئًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ صَدَقَ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّۃَ۔

پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے قسم کھائی کہ اب میں ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی قسم کی کوئی کمی کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

بَابُ ۲۸۰ الْبَیْعَۃِ عَلَی الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنج گانہ کیلئے بیعت کرنے کا بیان

۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْھِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَبِیْبُ الْاَمِیْنُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیُّ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّدَھَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا اَیْدِیَنَا فَبَایَعْنَاہُ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ بَایَعْنَاكَ فَعَلٰی مَا قَالَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَاَسَرَّ کَلِمَۃً خَفِیَّۃً اَنْ لَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا۔

۴۶۳: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا کہ تم بیعت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے' ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ ﷺ سے بیعت کی پھر ہم نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ! بیعت تو ہم لوگ آپ ﷺ سے کر چکے ہیں لیکن یہ بیعت کون سے کام پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو اور پانچوں نمازیں ادا کرو پھر ہلکی آواز سے ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ تم کبھی کسی کے سامنے دست سوال نہ پھیلانا۔

بَابُ ۲۸۱ الْمُحَافَظَۃِ عَلَی الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی حفاظت کا بیان

۴۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ یُدْعَی الْمُخْدَجِیَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ یُکْنٰی اَبَا مُحَمَّدٍ یَقُوْلُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخْدَجِیُّ فَرُحْتُ اِلٰی عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَہٗ وَھُوَ رَائِحٌ اِلَی الْمَسْجِدِ فَاَخْبَرْتُہٗ بِالَّذِیْ قَالَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَۃُ کَذَبَ اَبُوْمُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ کَتَبَھُنَّ اللّٰہُ عَلٰی

۴۶۴: حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو کہ قبیلہ بنی کنانہ سے تھا کہ جس کو مخدجی کہتے تھے ایک شخص سے سنا کہ جس کی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے کہ نماز وتر واجب ہے۔ اس مخدجی شخص نے کہا کہ میں یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے سامنے پہنچا اور وہ اس وقت مسجد کی طرف جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول نقل کیا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: پانچ نمازیں ہیں جن کو خداوند قدوس نے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو ادا کرے گا اور ان پانچوں نمازوں میں سے

الْعِبَادِ مَنْ جَآءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَّمْ يَاْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَاللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَآءَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔

کسی نماز کو ہلکا سمجھ کر نہیں چھوڑے گا تو خداوند قدوس نے اس کے واسطے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو خداوند قدوس کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے (یعنی خدا کے ذمے اس کی ذمہ داری نہیں ہے) خواہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا فرمائے اور خواہ جنت میں داخل فرمائے۔

بَابُ ۲۸۲ فَضْلِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ

باب: نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان

۴۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَكَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

۴۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بتلاؤ اگر تم لوگوں میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور اس میں ہر ایک دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس شخص میں کسی قسم کا کوئی میل رہے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں کوئی میل نہیں رہے گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس یہی مثال ہے کہ پانچ وقت کی نمازوں کی خداوند قدوس ان کی وجہ سے گناہ کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْحُكْمِ فِيْ تَارِكِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز چھوڑنے والے سے متعلق حکم

۴۶۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

۴۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان جو معاہدہ ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے (بلکہ ان پر احکام اسلام لاگو کرتے ہیں) وہ نماز ہے کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگا ایسے شخص کا کفار میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہو جائے گا۔

۴۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصلوة۔

۴۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اور کفر میں امتیاز نہیں ہے مگر نماز کا چھوڑنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز ہی کفر تک نہیں پہنچنے دیتی اور یہی ایک آڑ ہے جس وقت انسان نے نماز ترک کر دی اس کا کفر سے تعلق قائم ہو گیا۔

بَابُ ۲۸۴ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

باب: نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق

۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنَ هُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْلِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ اَوْ اَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ هَمَّامٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَآئِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ خَالَفَهٗ اَبُوْ عَوَّامٍ۔

۴۶۸: حضرت حریث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ! تو مجھے ایک ساتھی اور رفیق عطا فرما تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے کہا میں نے خدا سے دُعا کی تھی کہ مجھ کو نیک ساتھی عطا فرما پس مجھ سے تم کوئی حدیث بیان کرو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند قدوس مجھ کو اس کی وجہ سے فائدہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز عمدہ نکل آئے (یعنی شرائط کے مطابق اور ارکان کے مطابق اپنے وقت پر نماز ادا کی) تو اس شخص نے چھٹکارہ حاصل کرلیا اور وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور اگر نماز بری نکل آئی تو وہ شخص خسارہ اور نقصان میں پڑ گیا اور برباد ہوگیا اور اگر فرض نماز میں کچھ کمی واقع ہوگی تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم لوگ' میرے بندہ کی کچھ نماز نفل میں سے فرض کو مکمل کرلو۔ اسکے بعد دوسرے اعمال کی یہی حالت ہوگی۔

۴۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ بَيَانِ بْنِ زِيَادِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْهُ اَخْبَرَنَا اَبُوالْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَآمَّةً كُتِبَتْ تَآمَّةً وَّاِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِّنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَآئِرِ الْاَعْمَالِ تَجْرِيْ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ۔

۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ کو نماز کا حساب دینا پڑے گا اگر وہ صحیح رہا تو بہتر ہے ورنہ خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا تم لوگ اس طرف دیکھو کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نماز نفل ہوگی تو اس سے فرض نماز میں کمی مکمل کر دی جائے گی پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا۔

۴۷۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ

۴۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) نماز کا

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلٰوتُهُ فَاِنْ كَانَ اَكْمَلَهَا وَاِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَاِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ اَكْمِلُوْا بِهِ الْفَرِيْضَةَ۔

حساب لیا جائے گا پس اگر اس کی نمازیں مکمل (اور درست ہیں) تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض نماز کی کمی مکمل کر دی جائے گی۔

بَابُ ۲۸۵ ثَوَابِ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوةَ

باب: نماز کی فضیلت

۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَاَبُوْهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمَا سَمِعَا مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا (كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ)۔

۴۷۱: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی عمل ایسا ارشاد فرمائیں کہ جو جنت میں پہنچا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم کسی کو اس کا کسی طرح سے شریک ہرگز نہ بنانا اور تم نماز اور زکوۃ ادا کرو اور تم رشتہ داری کو قائم رکھو اور تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے آخری جملہ یعنی تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل ایک دیہاتی باشندہ آپ ﷺ سے راستہ ہی میں سوالات کرنے لگا اور آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور اس نے اسی کیفیت میں سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ آپ ﷺ کو جلدی تھی اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس دیہاتی شخص سے فرمایا: اس اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اور میں تمہارے سوالات کے جوابات دے چکا اس وجہ سے تم مجھ کو جانے دو۔

بَابُ ۲۸۶ عَدَدِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ

باب: حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں کس قدر رکعات پڑھنا چاہیے؟

۴۷۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا اَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

۴۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور مقام ذوالحلیفہ جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اس میں عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ ۲۸۷ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

باب: بحالتِ سفر نمازِ ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا چاہیے؟

۴۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۴۷۳: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بوقت دوپہر بطحا کی جانب تشریف

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلَى الْبُطْحَآءِ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ۔

لے گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پر وضو کیا اور نمازِ ظہر کی دو رکعات ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کی) ایک لکڑی کھڑی تھی۔

بَابُ ۲۸۸ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: فضیلت نمازِ عصر

۴۷۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَ ابْنُ اَبِىْ خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِىُّ بْنُ اَبِى الْبَخْتَرِىِّ كُلُّهُمْ سَمِعُوْهُ مِنْ اَبِىْ بَكْرِبْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَّلِجَ النَّارَ مَنْ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا۔

۴۷۴: حضرت عمارہ بن رویبہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دوزخ میں کبھی وہ شخص داخل نہ ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز پڑھی اور غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھی (یعنی نماز اور عصر پڑھی اور خاص طور سے ان دونوں نمازوں کا اہتمام کیا)۔

بَابُ ۲۸۹ الْمُحَافَظَةَ عَلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید

۴۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُعَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَتْنِىْ عَآئِشَةُ اَنْ اَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَاٰذِنِّىْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَاَمْلَتْ عَلَيَّ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۷۵: حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ غلام تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا ایک قرآن کریم کی کتابت کا اور فرمایا کہ جس وقت آیت کریمہ: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تک پہنچ جاؤ تو تم مجھے بتلا دینا چنانچہ جس وقت میں اس آیت کریمہ پر پہنچا تو میں نے عرض کیا۔ انہوں نے اس طریقہ سے لکھوایا ہے: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی تم لوگ حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور نمازِ عصر کی اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے اس آیت کریمہ کو اسی طریقہ سے سنا ہے۔

۴۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ۔

۴۷۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خندق میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو کفار نے درمیان والی نماز ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان والی نمازِ عصر کی نماز ہے۔)

بَابُ ۲۹۰ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ

باب: جو شخص نمازِ عصر ترک کرے اس کا حکم

۴۷۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔

۴۷۷: حضرت ابوملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اُس دن بادل چھائے ہوئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ نماز میں جلدی کرو' اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ عصر ترک کر دی تو اس کے اعمال بیکار ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ اُسکے دوسرے نیک اعمال کا اجر بھی نہیں ملے گا)۔

بَابُ ۲۹۱ عَدَدِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نمازِ عصر کتنی ادا کرے؟

۴۷۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

۴۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں اندازہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا نمازِ ظہر میں تو پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے مطابق جس طریقہ سے سورۂ سجدہ ہے اور دوسری دو رکعات میں اس کا آدھا اور ہم لوگوں نے اندازہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام عصر میں دو رکعات میں ظہر کی سابقہ دو رکعت کے برابر تھا سابقہ دو رکعات میں اس کا نصف۔ (مذکورہ بالا حدیث سے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کا چار چار رکعت ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

۴۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَاُ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً۔

۴۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں جب کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات کریمہ کے مطابق ہر ایک رکعت میں تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ آیات کریمہ کے برابر تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۲۹۲ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

باب: نمازِ سفر میں نمازِ عصر کتنی رکعت ادا کرے؟

۴۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ

۴۸۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ

عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔

منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا فرمائیں پھر مقام ذوالحلیفہ میں (یہ جگہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) تشریف لے جا کر نمازِ عصر کی دو رکعات ادا فرمائیں (یعنی آپ نے حالتِ سفر میں قصر فرمایا)۔

۴۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَیْوَۃَ بْنِ شُرَیْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃٌ...... فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ قَالَ عِرَاكٌ وَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَاتَتْہُ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ خَالَفَہٗ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ۔

۴۸۱: حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جس شخص کی ایک وقت کی نماز ضائع ہوگئی تو گویا اس کا گھر بار (یعنی سب کچھ) لٹ گیا اس حدیث کے راوی حضرت عراک بن مالک کہتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص کی نمازِ عصر قضا ہو جائے تو گویا کہ اس شخص کا تمام اثاثہ لٹ گیا ضائع ہو گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔

۴۸۲: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّہٗ بَلَغَہٗ اَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃٌ مَّنْ فَاتَتْہُ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَا لَہٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ ھِیَ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ خَالَفَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ۔

۴۸۲: اس روایت کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۴۸۳: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِیَۃَ یَقُوْلُ صَلٰوۃٌ مَنْ فَاتَتْہُ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلَہٗ وَمَا لَہٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ۔

۴۸۳: حضرت سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر پڑھی اور نمازِ عشا کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا اس جگہ اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے اس مقام پر عمل فرمایا تھا (یعنی مقام مزدلفہ میں)۔

بَابُ ۲۹۳ صَلٰوةِ الْمَغْرِب

۴۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَاَيْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى يَعْنِي الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ۔

باب: نمازِ مغرب سے متعلق

۴۸۴: اِس کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۲۹۴ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ

۴۸۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَآءِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ يُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلٰوةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ يُصَلِّي غَيْرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

باب: نمازِ عشاء کے فضائل

۴۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی انہوں نے فرمایا کہ خواتین اور بچے سب کے سب سو گئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے علاوہ اس نماز کو دوسرا کوئی شخص ادا نہیں کرتا (اس وقت تک اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی صرف مدینہ منورہ میں اسلام پھیلا تھا اس زمانہ میں کسی جگہ کوئی نماز نہیں ادا کرتا تھا علاوہ اہلِ مدینہ کے)۔

بَابُ ۲۹۵ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فِي السَّفَرِ

۴۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِاِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

باب: بحالتِ سفر نمازِ عشاء

۴۸۶: حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہمراہ مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں تکبیر کے ساتھ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی طریقہ سے کیا تھا اور انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۴۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ

۴۸۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز مقام مزدلفہ میں ادا فرمائی

سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى بِجَمْعٍ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

تو تکبیر پڑھی اور نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس مقام پر آپ ﷺ اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

بَابُ ۲۹٦ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت

۴۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔

۴۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے پاس مسلسل فرشتے آتے جاتے ہیں۔ بعض فرشتے رات میں آتے جاتے ہیں اور بعض فرشتے دن میں آتے جاتے ہیں اور تمام فرشتے نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر فرشتے تمہارے پاس جو کہ رات کے وقت رہے تھے وہ فرشتے اور زیادہ بلندی کی جانب چڑھ جاتے ہیں جس وقت خداوند قدوس ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ بہت بہتر طریقہ سے واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کونسی حالت میں اور دنیا میں کس کیفیت میں چھوڑا تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جس وقت ہم نے ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جس وقت ہم ان کے پاس پہنچے جب بھی وہ لوگ نماز (عصر) ادا کرنے میں مشغول تھے۔

۴۸۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمْعِ عَلٰى صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلٰئِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُ وْا اِنْ شِئْتُمْ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔

۴۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز با جماعت تنہا شخص کی نماز سے ۲۵ حصہ زیادہ ہوتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے ہر ایک نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں پس اگر تم چاہو تو تم آیت کریمہ: اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ سے لے کر مَشْهُوْدًا تک تلاوت کرو۔

۴۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ اَبِيْهِ

۴۹۰: حضرت عمارہ بن رویبہ سے روایت ہے کہ میں نے آنرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص نماز ادا کرے سورج طلوع ہونے سے پہلے (یعنی نمازِ فجر پڑھے) اور سورج غروب

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِجُ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ۔

ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نمازِ عصر ادا کرے تو وہ شخص دوزخ میں نہیں داخل ہوگا۔

بَابُ ۲۹۷ فَرْضِ الْقِبْلَةِ

باب: بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کرنا فرض ہے

۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا اَوْسَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ اِلَى الْقِبْلَةِ۔

۴۹۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگوں نے بیت المقدس کی جانب سولہ یا سترہ ماہ تک نمازیں ادا کیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرنے کا حکم ہوا (یعنی قبلہ کا رُخ تبدیل کر دیا گیا)۔

۴۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اَنَّهُ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۴۹۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب سولہ ماہ تک رُخ کر کے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ایک انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے انصار کی ایک جماعت کے پاس پہنچا اور وہ جماعت نماز ادا کر رہی تھی اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہو گیا وہ لوگ اسی وقت بیت اللہ شریف کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔

بَابُ ۲۹۸ الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ فِيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: کونسی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی دوسری جانب رُخ کر سکتا ہے؟

۴۹۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَتَوَجَّهُ وَيُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹنی پر ادا فرمایا کرتے تھے اس سے قبل بیت اللہ کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی طریقہ سے ادا فرماتے تھے لیکن فرض نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔

۴۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى دَابَّتِهٖ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَّكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لا رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر نماز ادا فرماتے اور آیت کریمہ: فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ آخر تک اس سلسلہ میں نازل ہوئی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگ جس طرف رُخ کرو تو اسی جانب اللہ کا رُخ ہے۔

۴۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۴۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے حالتِ سفر میں جس طرف وہ اونٹنی رُخ کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جانب رُخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۲۹۹ اِسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

باب: کسی نے قصداً ایک جانب چہرہ کیا پھر صحیح علم ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی

۴۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَآءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نمازِ فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آج کی رات رسول کریم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو کعبہ کی جانب رُخ کرنے کا حکم نازل ہوا ہے پس ان حضرات نے اسی وقت (یعنی بحالت نماز ہی) رُخ کعبہ کی جانب کر لیا پہلے ان کا چہرہ ملکِ شام کی جانب تھا پھر ان لوگوں نے بیت اللہ کی جانب رُخ کر لیا۔

(٦)

كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

مواقیت کی کتاب

٤٩٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِىْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

۴۹۷: حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے نمازِ عصر میں تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ واقف نہیں ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی امامت فرمائی۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم سمجھو کہ اے عروہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ہمراہ نماز ادا کی پھر نماز ادا کی۔ دوسری اور پھر تیسری پھر چوتھی اسکے بعد پانچویں۔ آپؐ نے اپنی مبارک انگلیوں پر پانچوں نماز کو شمار فرمایا۔

بَابُ ٣٠١ اَوَّلِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کا اول وقت

٤٩٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ ابْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا اَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ يَسْاَلُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۹۸: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیار بن سلامہ نے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد سے وہ دریافت فرما رہے تھے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضرت شعبہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت سیار سے کہا تم نے ان کو سنا انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنا ہے جس طرح کہ میں تم کو سنا تا ہوں پھر کہا میں نے اپنے والد صاحب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِىْ بَعْضَ تَاخِيْرِهَا يَعْنِى الْعِشَآءَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ سَاَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّى الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِىْ اَىَّ حِيْنٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّى الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِىْ يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

سے کہا کہ وہ سوال کرتے تھے رسول کریم ﷺ کی نماز کے متعلق، تو اس پر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نمازِ عشاء میں پرواہ نہیں کرتے تھے معمولی سی تاخیر کرنے کی۔ یعنی آدھی رات تک (کی تاخیر نہیں فرماتے تھے) لیکن وہ نماز عشاء سے قبل سونے کو پسند نہیں فرماتے تھے اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نمازِ ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا تھا اور آپ ﷺ نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ کوئی شخص نمازِ عصر ادا کر کے مدینہ منورہ کے کنارہ تک پہنچ جاتا اور سورج موجود رہتا (یعنی زردی نہیں آتی) اور نمازِ مغرب کے وقت کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں کہ کیا واقعہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد میں نے ان سے ملاقات کی اور دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ نماز ادا کر کے ایک شخص رخصت ہوتا اپنے کسی دوست کے پاس اور وہ اس کا چہرہ دیکھتا تو اس کے چہرہ کی وہ شخص شناخت کر لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت فرماتے۔

۴۹۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ۔

۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہوئے) جس وقت سورج ڈھل گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے ہمراہ نماز ظہر ادا فرمائی۔

۵۰۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَآءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيْلَ لِاَبِىْ اِسْحٰقَ فِىْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

۵۰۰: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی زمین کے (گرمی کی وجہ سے) جلنے کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

بَابُ ۳۰۲ تَعْجِيْلُ الظُّهْرِ فِى السَّفَرِ

باب: بحالت سفر نمازِ ظہر میں جلدی کرنے کا حکم

۵۰۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلاً لَّمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَ اِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

جس وقت بحالت سفر کسی جگہ پر قیام کرتے تو آپ ﷺ اس جگہ سے نہ روانہ ہوتے جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر نہ ادا فرما لیتے۔ کسی نے عرض کیا کہ چاہے وہ وقت دوپہر کا ہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ دوپہر کا وقت ہی ہو نماز ظہر ادا فرماتے پھر روانہ ہوتے۔

بَابُ ۳۰۳ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ

باب: سردی کے موسم میں نماز ظہر میں جلدی کرنا

۵۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ اَبُوْخَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

۵۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرمی ہوتی تو اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جس وقت سردی ہوتی نماز ظہر میں جلدی فرماتے۔

بَابُ ۳۰۴ اَلْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

باب: جس وقت گرمی کی شدت ہوتو نماز ظہر ٹھنڈے وقت ادا کرنے کا حکم

۵۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۰۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت شدید گرمی ہوتو تم نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کا زور دوزخ کے اندر جوش آنے کی وجہ سے ہے۔

۵۰۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ جو گرمی تم دیکھ رہے ہو وہ دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہے۔

شدید گرمی میں ظہر میں تاخیر:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس وقت گرمی کی زیادہ شدت ہوتو نمازِ ظہر میں تاخیر کرنا افضل ہے اگر چہ بعض نے فرمایا ہے کہ جلدی پڑھنا بہتر ہے۔

بَابُ ۳۰۵ اٰخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟

۵۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَآءَ كُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرَ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَى الظِّلَّ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَآءَ هُ الْغَدُ فَصَلّٰى بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهٗ ثَمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّآئِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ مَابَيْنَ صَلٰوتِكَ اَمْسِ وَ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ۔

۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو کہ تم کو دین سکھلانے تشریف لائے ہیں پھر نماز ادا فرمائی انہوں نے فجر کی جس وقت صبح صادق ہوئی (یعنی وہ لمبی چوڑی روشنی جو کہ مشرق کی جانب آسمان کے کنارہ نظر آتی ہے) اور نمازِ ظہر ادا کی جس وقت سورج ڈھل گیا پھر نمازِ عصر ادا فرمائی۔ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا علاوہ سایہ زوال کے پھر نمازِ مغرب ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت شفق غائب ہوگئی پھر اگلا روز ہوا تو نماز فجر ادا فرمائی جس وقت کچھ روشنی ہو گئی پھر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ جس وقت سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہوا (سایہ اصلی کے ساتھ ساتھ) پھر نماز عصر ادا فرمائی جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا پھر نمازِ مغرب اس وقت ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت رات کا ایک حصہ گذر گیا اس کے بعد نمازوں کا وقت ان دو وقت کے درمیان ہے کہ جس طریقہ سے میں نے آج اور کل نماز ادا کی تھی۔

۵۰۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَذْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فِى الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِى الشِّتَآءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔

۵۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ موسم گرما میں تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے لے کر سات قدم تھا۔

بَابُ ٣٠٦ اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ

٥٠٧: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهُ وَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَآءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

باب: نمازِ عصر کے اوّل وقت سے متعلق

۵۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اوقات نماز کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھ نماز ادا کرو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عصر ادا کی جیسا کہ سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی کے جو کہ عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے) اور نمازِ مغرب ادا کی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا کی جس وقت شفق غروب ہو گیا راوی نے نقل کیا کہ پھر دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا کی جس وقت انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع سایہ اصل کے ایک مثل پر نماز ادا کی) اور نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت انسان کا سایہ دوگنا ہو گیا (مع سایہ اصل کے تو ایک مثل سایہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی) اور نمازِ مغرب ادا فرمائی شفق غروب ہونے سے قبل۔ حضرت عبداللہ بن حارث نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں راوی نے بیان کیا کہ نمازِ عشاء ادا فرمائی اور دوسرے روز جس وقت سایہ چودہ قدم ہو گیا تو نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ٣٠٧ تَعْجِيْلُ الْعَصْرِ

٥٠٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

باب: نمازِ عصر میں جلدی کرنے سے متعلق

۵۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور دھوپ حجرہ کے اندر تھی اور ابھی سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ سے اوپر کی جانب (یعنی دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔

نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے اوقات:

مذکورہ بالا حدیث میں نمازِ ظہر کے وقت کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ نمازِ ظہر کا اوّل وقت زوال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے لیکن نمازِ ظہر کے اوّل وقت کا آغاز کب سے ہوتا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں ہر ایک موسم میں نمازِ ظہر اوّل وقت میں ادا کرنا افضل ہے اور بوجہ عذر کے دن ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔ حضرت ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں نمازِ ظہر

میں تاخیر کرنا افضل ہے اور سردی کے موسم میں افضل یہ ہے کہ نمازِ ظہر جلدی ادا کی جائے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث قوی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں: ''ابراد بالظهر بان سيده الحر من فيح جهنم'' یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی حدیث ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں اور نمازِ عصر کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک وقت عصر مثل اوّل سے شروع ہو جاتا ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک دو مثل سے وقت شروع ہوگا۔ وقت عصر کا آخری وقت غروب آفتاب پر ختم ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن عصر کے وقت کی ابتدا کب سے ہوگی اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ نمازِ عصر اوّل وقت ادا کرنے کو افضل فرماتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سے شروع ہوگا۔ حنفیہ کے دلیل اور حضرات شوافع کے دلائل اور ان کے جوابات تفصیل کے لئے شروحات حدیث اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالکؒ مرقات شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ ملاحظہ فرمائیں۔ اردو میں بھی درس ترمذی از علامہ مفتی محمد تقی عثمانیؒ وتقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ سیّد حسین احمد مدنیؒ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

۵۰۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا فَيَاْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر ادا فرماتے پھر جانے والا شخص مقامِ قبا جاتا اور وہاں کے حضرات سے وہ شخص ملاقات کرتا وہ نماز ادا کرتے جاتے یا سورج اونچا ہوتا (حالانکہ مقامِ قبا مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فراغت حاصل فرماتے اور سورج اونچا اور چمکتا ہوا ہوتا اور جانے والا شخص چلا جاتا (یعنی نماز سے فارغ ہو کر) وہ شخص عوالی (نامی بستی) میں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

عوالی کی وضاحت:

واضح رہے کہ عوالی جمع عالیہ کی اس سے مراد دو دیہات ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے اونچائی پر واقع ہیں اس بارے میں حضرت علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ گاؤں دراصل زیادہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے آٹھ میل پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور بعض گاؤں مدینہ منورہ سے تین میل پر واقع ہیں اس حدیث سے حضرات شوافع نے وقت عصر کے جلدی ادا کرنے پر استدلال کیا۔

۵۱۱: ....اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ

۵۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ہمراہ نمازِ عصر ادا فرماتے تھے اور اس وقت

عَنْ اَبِی الْاَبْیَضِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَآءُ مُحَلِّقَةٌ۔

سورج سفید اور اونچائی پر ہوتا تھا۔

۵۱۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ یُصَلِّی الْعَصْرَ قُلْتُ یَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ صَلَّیْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهٖ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِیْ كُنَّا نُصَلِّیْ۔

۵۱۲: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک روز میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے ہمراہ نماز ظہر ادا کی۔ اس کے بعد میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ وہ نماز عصر پڑھنے میں مشغول ہیں؟ میں نے کہا کہ چچا جان! آپ نے کون سے وقت کی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عصر پڑھی ہے اور اس نماز کا یہی وقت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ یہ نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْمَدَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ صَلَّیْنَا فِیْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ یُصَلِّیْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا صَلَّیْتُمْ قُلْنَا صَلَّیْنَا الظُّهْرَ قَالَ اِنِّیْ صَلَّیْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوْا لَهٗ عَجَّلْتَ فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّیْ كَمَا رَاَیْتُ اَصْحَابِیْ یُصَلُّوْنَ۔

۵۱۳: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دور میں نماز ادا کی اس کے بعد ہم لوگ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو انہوں نے دریافت کیا کہ تم لوگ نماز ادا کر چکے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا: ہم لوگ نماز ظہر ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تو نماز عصر پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو نماز سے جلدی ہی فراغت حاصل کر لی اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں تو نماز اسی وقت ادا کرتا ہوں کہ جس وقت ہم نے اپنے ساتھیوں (رضی اللہ عنہم) کو نماز ادا کرتے دیکھا۔

بَابْ ۳۰۸ التَّشْدِیْدِ فِیْ تَاْخِیْرِ الْعَصْرِ

باب: نماز عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِیَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرَجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِیْ دَارِهٖ بِالْبَصْرَةِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَیْهِ قَالَ اَصَلَّیْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ

۵۱۴: حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شہر بصرہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ ہم لوگ نماز ظہر سے فراغت حاصل کر چکے تھے اور ان کا مکان مسجد سے متصل تھا تو جس وقت ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم نے نماز عصر ادا کی' ہم نے کہا کہ نہیں ابھی تو ہم لوگ نماز ظہر ادا کر کے آئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلٰوةَ الْعَصْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا۔

نے فرمایا کہ تم نمازِ عصر ادا کرو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ہم نے نمازِ عصر ادا کی جس وقت ہم لوگ نمازِ عصر سے فارغ ہو گئے تو حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ یہ بیٹھ کر انتظار کر رہا ہے نمازِ عصر کا (یا یہ کہ یہ شخص آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار کر رہا ہے) جس وقت آفتاب شیطان کی دونوں سینگوں میں ہو گیا تو اس شخص نے اُٹھ کر چار ٹھونگ ماری اور ان میں اس نے یادِ خداوندی نہیں کی مگر تھوڑی سی۔

۵۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

۵۱۵: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نمازِ عصر ضائع ہو گئی تو گویا کہ اس کا گھر بار لٹ گیا۔

بَابُ ۳۰۹ اٰخِرِ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے آخر وقت سے متعلق

۵۱۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ يَعْنِي ابْنَ شَهَابٍ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيْتَ الصَّلٰوةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ

۵۱۶: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اوقات نماز کے بتلانے کے واسطے تشریف لائے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے ہو گئے' تو انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی کے) اور اسی طریقہ سے کیا یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے کی جانب بڑھ گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے کی طرف ہو گئے اور رسول کریم ﷺ کے پیچھے لوگ ہو گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آگے کی جانب ہو گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پیچھے ہو گئے) اور لوگ رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نمازِ عشاء کی امامت فرمائی اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام صبح صادق کے فوراً بعد تشریف لائے اور وہ (امامت کیلئے) آگے کھڑے

جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِىْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهٖ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَاَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَاَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ الْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ وَقْتٌ۔

ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے نمازِ فجر کی امامت فرمائی اس کے بعد اگلے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام اُس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (معہ سایہ اصلی کے) اور جس طریقہ سے کل عمل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی۔ پھر وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ دوگنا ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نمازِ عصر کی امامت فرمائی پھر وہ اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نمازِ مغرب کی امامت فرمائی پھر ہم لوگ روانہ ہوئے اور سو گئے۔ پھر رات میں اٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور جس طریقہ سے کل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نمازِ عشاء کی امامت فرمائی پھر اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت نمازِ فجر کی روشنی طلوع ہو گئی اور صبح ہو گئی لیکن ستارے صاف کھلے ہوئے تھے اور اسی طریقہ سے عمل فرمایا کہ جس طریقہ سے گذشتہ روز عمل فرمایا تھا صبح کی نماز کی امامت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ان دونوں نماز کے درمیان میں نمازوں کا وقت ہے یعنی ایک روز اوّل وقت ادا کریں اور دوسرے روز آخر وقت بس نمازوں کے یہی وقت ہیں۔

بَابُ ۳۱۰ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

باب: جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو رکعات ادا کیں اس نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی

۵۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَوْرَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

۵۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ عصر کی دو رکعات میں سورج غروب ہونے سے قبل شرکت کر لی یا ایک رکعت نمازِ فجر کی ادا کر لی سورج کے نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر اور نمازِ فجر میں شرکت کر لی۔

۵۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ اَوْاَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَدْ اَدْرَكَ۔

۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی نمازِ عصر میں سورج کے غروب ہونے سے قبل یا ایک رکعت نمازِ فجر میں سورج طلوع ہونے سے قبل شرکت کر لی تو گویا کہ اس نے نماز میں شرکت کر لی (نمازِ فجر کا ثواب حاصل ہو گیا)۔

۵۱۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ وَاِذَا اِدْرَكَ اَوَّلَ سَجْدَةٍ مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلٰوتَهٗ۔

۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نمازِ عصر کے پہلے سجدوں میں شرکت کر لے غروب آفتاب سے قبل' تو اس کو چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے اور جس وقت نمازِ فجر کے پہلے سجدہ میں شرکت کر لے سورج نکلنے سے قبل تو اپنی نماز کو مکمل کرے۔

۵۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَنِ الْاَعْرَجِ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ۔

۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نمازِ فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نمازِ عصر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج طلوع ہونے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاذٍ اَنَّهٗ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَآءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۲۱: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو انہوں نے طواف کی دو رکعت نہیں پڑھیں۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے دو رکعت نہیں پڑھیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ ۳۱۱ اَوَّلِ وَقْتِ الْمَغْرِب

۵۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ رَاَى الشَّمْسَ بَيْضَآءَ فَاَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسُ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَمَرَهٗ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ ثُمَّ اَمَرَهٗ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ۔

باب: نمازِ مغرب کا اوّل وقت کب سے ہے؟

۵۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک نماز کا وقت دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دو دن تک ہمارے ہمراہ نماز ادا کرو (تاکہ تم کو ہر ایک نماز کے افضل اور غیر افضل وقت کے بارے میں معلومات ہو سکیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے تکبیر کہی نمازِ فجر کی پھر نماز فجر ادا فرمائی پھر ان کو اس وقت تک حکم فرمایا کہ جس وقت تک سورج سفید تھا اور نمازِ عصر ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت شفق غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر دوسرے دن حکم فرمایا ان کو نمازِ فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نمازِ ظہر بھی ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی اور نماز بہت زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور سورج موجود تھا لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی پھر نمازِ مغرب شفق غروب ہونے سے قبل ادا فرمائی۔ پھر حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھی۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گذر گیا تو اس وقت نمازِ عشاء ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو کہ نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ یاد رکھو کہ تم لوگوں کے اوقاتِ نماز اس کے درمیان میں ہیں۔

بَابُ ۳۱۲ تَعْجِيْلِ الْمَغْرِب

۵۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ۔

باب: نمازِ مغرب میں جلدی کا حکم

۵۲۳: ایک شخص سے روایت نقل کی گئی ہے جو کہ قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتا تھا اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی تھے' وہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا فرما کر اپنے مکانات کی طرف روانہ ہوتے تھے شہر کے کنارے وہ لوگ تیر مارتے تھے اور جس جگہ پر تیر جا کر پڑتا تو وہ لوگ اس تیر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

مغرب میں جلدی:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نمازِ مغرب روشنی موجود رہنے کے وقت ادا فرمایا کرتے تھے یعنی مغرب کی نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ فرماتے تھے اور جن احادیث میں نمازِ مغرب تاخیر کے ساتھ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو وہ بیان جواز کے واسطے مذکور ہے۔

بَابُ ۳۱۳ تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ

۵۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ اَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ (وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ)۔

باب: نمازِ مغرب میں تاخیر سے متعلق

۵۲۴: حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ہم لوگوں کے ساتھ مقام مُخمص میں ادا فرمائی جس کے بعد فرمایا: یہ نماز اگلے حضرات پر پیش کی گئی جو کہ تم لوگوں سے قبل وفات پا چکے ہیں ان لوگوں نے اس کو ضائع فرمایا (ادا نہیں کی)۔ پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا تو اس شخص کو دوگنا ثواب ملے گا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے جس وقت تک کہ ستارہ طلوع نہ ہو۔

بَابُ ۳۱۴ اٰخِرِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةَ يَرْفَعُهٗ اَحْيَانًا وَ اَحْيَانًا لَّا يَرْفَعُهٗ قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ مَالَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَالَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَآءِ مَالَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

باب: مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان

۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا: قتادہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہو اور کبھی مرفوع نہیں فرمایا نمازِ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ نمازِ عصر کا وقت نہ آئے اور نمازِ عصر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج زرد نہ ہو یعنی سورج میں زردی نہ پیدا ہو اور نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے کہ شفق کی تیزی نہ رخصت ہو اور نمازِ عشاء کا وقت اس وقت تک ہے کہ جس وقت تک نصف شب نہ گذر جائے اور نمازِ فجر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج نہ نکلے۔

۵۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اِمْلَاءً عَلَيَّ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي

۵۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز دریافت کرتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں عنایت فرمایا اور بلال

مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَآئِلٌ یَسْاَلُهٗ عَنْ مَّوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِیْنَ انْشَقَّ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعِشَآءِ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِیْنَ انْصَرَفَ وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰی قَرِیْبٍ مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰی انْصَرَفَ وَالْقَآئِلُ یَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰی كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ۔

رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا' انہوں نے تکبیر پڑھی نمازِ فجر کی' جس وقت صبح صادق ہوگئی پھر حکم فرمایا ان کو انہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر پڑھی کہ جس وقت سورج کا زوال ہوگیا اور کہنے والا شخص یہ کہتا تھا کہ ابھی دوپہر کا وقت ہو رہا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ سورج ڈھل چکا ہے (اور زوال کا وقت ختم ہو چکا ہے) پھر انہوں نے ان کو حکم فرمایا اور نمازِ عصر کی تکبیر پڑھی اور سورج بلند ہو رہا تھا اس کے بعد ان کو حکم فرمایا چنانچہ انہوں نے نمازِ مغرب کی تکبیر پڑھی جس وقت کہ سورج غروب ہوگیا پھر ان کو حکم فرمایا انہوں نے نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھی جس وقت' شفق غائب ہوگئی۔ پھر ان کو حکم فرمایا دوسرے روز نمازِ فجر کے ادا کرنے کا اور جس وقت نماز سے فراغت حاصل ہوگئی تو کہنے والا شخص کہتا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا (کافی تاخیر کر کے نماز ادا فرمائی) اس کے بعد نمازِ ظہر ادا کرنے میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ گذشتہ روز جس وقت نمازِ عصر ادا کی تھی سورج اس کے نزدیک ہوگیا پھر عصر کی نماز ادا کرنے میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جس وقت نمازِ عصر سے فراغت حاصل کر چکے تھے تو کہنے والا شخص کہا کرتا تھا کہ سورج لال رنگ کا ہوگیا ہے پھر نمازِ مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد نمازِ عشاء میں تہائی رات تک تاخیر فرمائی پھر فرمایا کہ وقت نماز ان دونوں اوقاتِ نماز کے درمیان ہے۔

۵۲۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْحُسَیْنُ بْنُ بَشِیْرِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ فَقُلْنَا لَهٗ اَخْبِرْنَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَاكَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ

۵۲۷: حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ تم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کے طریقہ کے متعلق ارشاد فرماؤ اور وہ دَور حجاج بن یوسف ظالم بادشاہ کا دور تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی کہ جس وقت سورج ڈھل گیا اور سایہ اصلی جوتے کے تسمے کے برابر تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہوگیا۔ علاوہ اس سایہ کے جو کہ (جوتہ کے) تسمہ کے برابر تھا پھر نمازِ

الْفَیْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ طُوْلَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ اِلٰى ذِى الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْنِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ۔

مغرب ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر نماز عشاء ادا فرمائی جس وقت کہ شفق غروب ہوگئی اس کے بعد جس وقت صبح صادق نمودار ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے دن نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (مع سایہ اصلی کے) اس کے بعد نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے دو گنے کے برابر ہو گیا اس قدر دن (باقی) تھا کہ اگر کوئی شخص مدینہ منورہ سے اونٹ پر سوار ہو کر درمیانہ رفتار سے روانہ ہو تو وہ شام ہونے تک ذوالحلیفہ پہنچ جائے۔ اس کے بعد آپؐ نے نمازِ مغرب اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اسکے بعد نماز عشاء تہائی رات یا نصف شب کے وقت ادا فرمائی اس میں راوی کو شبہ ہے پھر فجر کی روشنی میں نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۱۵ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب ادا کر کے سونے کی کراہت

۵۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِىْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهُ اَبِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ حِيْنَ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِىْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِى الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِىْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

۵۲۸: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے دریافت فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نمازِ ظہر کہ جس کو تم اوّل نماز کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت سورج ڈھل جاتا اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے کہ ہمارے میں سے کوئی شخص اپنے گھر پہنچ جاتا اور وہ شخص مدینہ منورہ کے کنارہ میں ہوتا نمازِ عصر ادا کر کے اور سورج صاف اور اونچائی پر ہوتا تھا اور ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ میں بھول گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے کہ جس کو تم لوگ ''عتمہ'' سے تعبیر کرتے ہو اور نمازِ عشاء سے قبل سونے کو برا تصور فرماتے تھے اور اسی طریقہ سے نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد گفتگو کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت ہر ایک شخص اپنے دوست کی شناخت کر لیتا (روشنی ہو جاتی) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات

کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

بَابُ ٣١٦ اَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَآءِ

٥٢٩: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَآءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَالَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَآءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَآءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَآءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَآءَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِى الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَآءَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَآءَهُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ كَانَ فَیْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَّمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلْعِشَآءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآءَهُ لِلصُّبْحِ حِيْنَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ۔

باب: نمازِ عشاء کے اوّل وقت کا بیان

۵۲۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور کہا کہ اٹھو اے محمد! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ سورج جھک گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے جس وقت کہ سایہ ہر ایک شخص کا اس کے برابر ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے اور جس وقت سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نمازِ مغرب ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اور نمازِ عشاء ادا کرو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیل صلی اللہ علیہ وسلم صبح ہوتے ہی تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نمازِ فجر ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت کہ سایہ انسان کا اس کے برابر ہو گیا اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ جاؤ نماز ادا فرماؤ۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور نمازِ مغرب کے واسطے حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت پہلے روز تشریف لائے تھے اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر نمازِ عشاء کے واسطے اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت رات کا تیسرا حصہ گذر گیا تھا اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو

آپ ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جب کافی روشنی ہوگئی تھی اور کہا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ نماز ادا کرو آپ ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا ان دونوں وقت کے درمیان میں نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۱۷ تَعْجِيْلُ الْعِشَآءِ

۵۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا كَانَ اِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَآهُمْ قَدْ اَبْطَئُوْا اَخَّرَ۔

باب: نمازِ عشاء میں جلدی کا حکم

۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ظہر دوپہر کے وقت ادا فرماتے تھے (یعنی سورج ڈھلتے ہی) اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ سورج سفید اور صاف ہوتا اور نمازِ مغرب آپ ﷺ نے اس وقت ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہوگیا اور نمازِ عشاء (کے بارے میں معمول یہ تھا) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے کہ مجمع ہوگیا ہے تو جلدی ادا فرماتے اور جس وقت دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر فرمادی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تاخیر فرماتے۔

بَابُ ۳۱۸ الشَّفَقِ

۵۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيْقَاتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ عِشَآءَ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

۵۳۲: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْهَا لِسَقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

باب: غروبِ شفق کا وقت

۵۳۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے زیادہ نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہوجاتا۔

۵۳۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت یعنی نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں رسول کریم ﷺ اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

بَابُ ۳۱۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعِشَآءِ

۵۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ

باب: نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے

۵۳۳: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد

عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ اَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَةَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَ كَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دوپہر کے وقت کی نماز کہ جس کو تم لوگ پہلی نماز سے تعبیر کرتے ہو وہ تو آفتاب کے زوال کے بعد ادا فرماتے تھے اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز عصر ادا کر کے شہر کے کنارے پہنچ جاتا تھا اور سورج صاف اور اونچائی پر ہو جاتا۔ حضرت سیار نے فرمایا کہ میں بھول گیا۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نمازِ مغرب کے متعلق فرمایا کہ پھر حضرت سیار نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء میں تاخیر فرماتے کہ جس کو تم لوگ عتمہ سے تعبیر کرتے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء ادا کرنے سے قبل سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور نمازِ عشاء کے بعد (دنیاوی) گفتگو کرنے کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ انسان کسی واقف شخص کی شناخت کرنے لگتا (یعنی روشنی اور اُجالے میں نمازِ فجر ادا فرماتے جیسا کہ حنفیہ مسلک ہے) اور ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

۵۳۴: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَآءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ اِمَامًا اَوْخِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَ اسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ قَالَ عَطَآءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهٗ مَآءً وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى شَقِّ رَاْسِهٖ قَالَ وَ اَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَآءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى رَاْسِهٖ فَاَوْمَا اِلَيَّ كَمَا اَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَدَلِيْ عَطَآءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

۵۳۴: حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ تم لوگوں کی رائے میں نمازِ عشاء ادا کرنے کا عمدہ وقت کونسا ہے چاہے میں امام ہوں یا میں نماز تنہا ادا کروں۔ حضرت عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے وہ فرماتے تھے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور لوگ نیند سے بیدار ہوئے پھر وہ سو گئے اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: الصلوٰۃ الصلوٰۃ حضرت عطاء نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سن کر) نکل گئے گویا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنے سر پر ایک جانب رکھے ہوئے تھے حضرت ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے مضبوطی سے دریافت کیا حضرت عطاء سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے اپنا ہاتھ اپنے

بِشَیْءٍ مِنْ تَبْدِیْدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهٰی اَطْرَافُ اَصَابِعِهِ اِلٰی مُقَدَّمِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا یَمُرُّبِهَا کَذٰلِكَ عَلَی الرَّاْسِ حَتّٰی مَسَّتْ اِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّایَلِی الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَی الصُّدْغِ وَنَاحِیَةِ الْجَبِیْنِ لَا یَقْصُرُ وَلَا یَبْطُشُ شَیْئًا اِلَّا کَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ لَّا یُصَلُّوْهَا اِلَّا هٰکَذَا۔

سر پر رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس طریقہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تو حضرت عطاء رضی اللہ عنہ نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھول کر سر پر رکھا۔ یہاں تک کہ انگلیوں کے کونے سر کے آگے آگئے پھر انگلیوں کو ملا کر ہاتھ کو گھمایا سر جو چہرہ سے قریب ہے پھر کنپٹی پر اور پیشانی یا داڑھی پر۔ جس طریقہ سے مسلم کی شریف کی روایت ہے کہ (ہاتھ کو) ایک کنارہ پر لے گئے لیکن بالوں کو انگلیوں سے نہیں پکڑا (یعنی صرف بال کو دبا کر پانی نکال دیا) بس اس طریقہ سے کیا یعنی دبایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری امت کیلئے یہ حکم دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو حکم دیتا اس وقت نماز ادا کرنے کا (یعنی نمازِ عشاء اس قدر تاخیر سے پڑھا کرتے)۔

۵۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخَّرَ النَّبِیُّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَیْلَةٍ حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ عُمَرُ فَنَادَی الصَّلٰوةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمَاءُ یَقْطُرُ مِنْ رَّاْسِهٖ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ۔

۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ''الصلوٰۃ یا رسول اللہ'' (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ سے پکارا۔ پھر بچے اور خواتین سو گئے۔ (مرد) یہ الفاظ سن کر نکلے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نماز ادا کرنے کا یہی وقت ہے۔

۵۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

۵۳۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا فرمانے میں تاخیر فرمایا کرتے تھے۔

۵۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ۔

۵۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت کے واسطے یہ حکم باعث دشواری نہ ہوتا تو میں ان کو نمازِ عشاء میں تاخیر کرنے کا اور ہر ایک نماز کے واسطے مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی میں نے امت کی سہولت کی وجہ سے مذکورہ حکم نہیں دیا۔)

بَابُ ٣٢٠ اٰخِرِ وَقْتِ الْعِشَآءِ

باب: نمازِ عشاء کے آخر وقت سے متعلق

٥٣٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّیْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُمَيْرٍ۔

٥٣٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچے اور خواتین سو گئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ (تمام عالم میں ان دنوں میں) اس نماز کا تم لوگوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انتظار نہیں کرتا اور ان ایام میں مدینہ منورہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں ہوتی اس لئے کہ اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس نماز کو شفق کے غروب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ادا کر لیا کرو۔

٥٣٩: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ ابْنَةِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ۔

٥٣٩: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کافی زیادہ رات کا حصہ گذر گیا اور اہل مسجد سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری امت پر ناگوار نہ گذرتا (یعنی ان کو دشواری محسوس نہ ہوتی تو میں نمازِ عشاء کا وقت یہی مقرر و متعین کرتا)۔

٥٤٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْبَعْدَهُ فَقَالَ حِيْنَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِیْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ

٥٤٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں ہم لوگ (مسجد میں) مقیم رہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم لوگ نمازِ عشاء کے واسطے منتظر رہے۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا زیادہ وقت رات کا گذر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز کا منتظر کوئی دوسرا اہل مذہب نہیں ہوتا علاوہ تم لوگوں کے اور اگر میری امت پر گرانی نہ ہوتی تو میں ان کے ساتھ اسی وقت پر یہ نماز ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا موذن کو اس نے تکبیر

هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰی۔

پڑھی۔

۵۴۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ یَخْرُجْ اِلَیْنَا حَتّٰی ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰی بِهِمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔

۵۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلے یہاں تک کہ آدھی رات گذر گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ نماز سے فارغ ہو چکے اور سو رہے اور تم لوگوں کو نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے مطلب یہ ہے کہ نماز ادا کر رہے ہو جس وقت تک نماز کے منتظر رہو اور اگر مجھ کو ضعیف کی کمزوری کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا اس نماز کو نصف رات میں ادا کرنے کا۔

۵۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلٰوةَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰی اَقْبَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُوْهَا قَالَ اَنَسٌ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی وَبِیْصِ خَاتَمِهٖ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیٍّ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔

۵۴۲: حضرت حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی تقریباً آدھی رات کو پڑھی پھر جس وقت ادا کر چکے تو ہماری جانب چہرہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ گویا نماز ہی میں ہو جس وقت تک کہ نماز کے منتظر رہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی نصف شب تک۔

بَابُ ۳۲۱ الرُّخْصَةُ فِیْ اَنْ یُّقَالَ لِلْعِشَآءِ الْعُتْمَةُ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے کی اجازت

۵۴۳: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ

۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ اذان دینے میں کیا ثواب ہے اور صف اوّل میں کھڑے ہونے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو وہ لوگ ان دونوں کو نہ حاصل کر سکتے بغیر قرعہ اندازی کے اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ نمازِ ظہر (یا نماز جمعہ) کیلئے جلدی پہنچنے میں کس قدر اجر ہے یا یہ کہ ہر ایک نماز کو اس کے اول

يَجِدُوْا اِلاَّ اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لاَ سْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى التَّهْجِيْرِ لاَسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

وقت پر ادا کرنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو لوگ ہر ایک وقت کی نماز کو ادا کرنے میں جلدی کرتے اور اگر لوگ واقف ہوتے کہ عتمہ (یعنی نمازِ عشاء) کے ادا کرنے میں کس قدر اجر ہے اور نمازِ فجر میں حاضری کا کس قدر اجر ہے تو لوگ سرین گھسیٹتے ہوئے آتے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مجمع کے زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگ ضرور قرعہ ڈالتے مراد یہ ہے کہ آپس میں اس مسئلہ پر لوگوں میں اس قدر اختلاف رائے ہوتا کہ قرعہ کے بغیر فیصلہ نہ ہوسکتا اور قرعہ میں جس آدمی کا نام نکل آتا تو وہ شخص اذان دیتا اور پہلی صف میں شرکت کرتا۔

بَابُ ۳۲۲ الْكَرَاهِيَةِ فِىْ ذٰلِكَ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا

۵۴۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ هُوَ الْحُضَرِىُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَآءُ۔

۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر دیہاتی لوگ اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں (مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم لوگ بھی ان کی تابعداری کر کے عتمہ کہنے لگ جاؤ) تم لوگ ہرگز ایسا نہ کرو بلکہ تم لوگ اس نماز کو نمازِ عشاء کہا کرو وہ لوگ تو اندھیرا کرتے ہیں اپنے اونٹ پر۔ یعنی اونٹ کے دودھ نکالنے میں وہ لوگ مشغول رہتے ہیں اس نماز کا نام نمازِ عشاء ہے۔

۵۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمْ اَلاَ اِنَّهَا الْعِشَآءُ۔

۵۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرماتے تھے۔ دیکھو! تم لوگوں پر دیہات والے غالب نہ آجائیں اس نماز کے نام میں۔ اس نماز کا (صحیح) نام نمازِ عشاء ہے۔

بَابُ ۳۲۳ اَوَّلِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا اوّل وقت کونسا ہے؟

۵۴۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ۔

۵۴۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوگیا کہ صبح کا وقت ہوگیا ہے (مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی نظر آگئی)۔

۵۴۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ۔

۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے نمازِ فجر کے وقت کے بارے میں دریافت کیا جس وقت دوسرے روز نمازِ فجر کا وقت ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر کا وقت ہوتے ہی نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی پھر دوسرے روز جس وقت روشنی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کر رہا تھا؟ ان دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۲۴ التَّغْلِيْسِ فِي الْحَضَرِ

باب: اگر سفر نہ ہوتو نمازِ فجر کس طرح اندھیرے میں ادا کرے؟

۵۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تھے پھر خواتین اپنی چادریں لپیٹتی جاتی تھیں نماز ادا فرما کر اور وہ خواتین شناخت نہیں کی جاتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے۔

۵۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَآءَ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خواتین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کرتی تھیں اپنی چادریں لپیٹ کر اور پھر وہ واپس جاتی تھیں اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی ان کو نہیں پہچانتا تھا۔

بَابُ ۳۲۵ التَّغْلِيْسِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نمازِ فجر اندھیرے میں ادا کرنا کیسا ہے؟

۵۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ

۵۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کہ جس روز قلعہ خیبر پر حملہ ہوا تھا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے نزدیک تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ کیا اور ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل بہت بڑا ہے خیبر خراب ہوگیا۔ دو

قَرِيْبٌ مِنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ مَرَّتَيْنِ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِيْنَ۔

مرتبہ ارشاد فرمایا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے پاس نازل ہوں گے تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوگئی۔ یعنی ان لوگوں کا دن برا ہوگا کہ جو کہ عذابِ خداوندی سے ڈرائے گئے تھے اور ہم لوگ کامیاب ہوں گے اور اسی طریقہ سے ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح فرما دیا اور کفار کا تمام مال و سامان اہلِ اسلام کے ہاتھ آیا اور کچھ کفار قتل کر دیئے گئے اور کچھ لوگ شہر بدر کر دیئے گئے اور کچھ لوگ اسی جگہ مسلمانوں کی رعیت بن کر رہنے لگ گئے۔

بَابُ ۳۲۶ اَلْاِسْفَارِ

باب: نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق

۵۵۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ۔

۵۵۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نمازِ فجر کو روشن کرو (یعنی نمازِ فجر اُجالے میں ادا کرو)

۵۵۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ۔

۵۵۲: حضرت محمود بن لبید نے اپنی برادری کے انصاری لوگوں سے روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نمازِ فجر کو جس قدر روشن کرو گے تو تم کو اسی قدر زیادہ ثواب (یعنی اُجر) ملے گا۔

بَابُ ۳۲۷ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ

باب: جس شخص نے نمازِ فجر کا ایک سجدہ سورج نکلنے سے پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۵۵۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

۵۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نمازِ فجر کے ایک سجدہ میں بھی شرکت کر لی آفتاب نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نمازِ عصر کے ایک سجدہ میں شرکت کر لی غروب آفتاب سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

فَقَدْ اَدْرَکَهَا۔

۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِيَّا ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے نمازِ فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی آفتاب کے غروب ہونے سے قبل تو اس شخص نے نمازِ عصر میں شرکت کر لی۔

بَابُ ۳۲۸ اٰخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا آخری وقت کونسا ہے؟

۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ صَدَقَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَآءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ۔

۵۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا اور نماز عصر تم لوگوں کی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے درمیان میں ادا فرماتے تھے یعنی نمازِ عصر تم لوگوں سے قبل ادا کرتے تھے اور نمازِ مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرتے تھے اور نمازِ عشاء جس وقت شفق غروب ہو جاتی تو اس وقت ادا فرماتے اور نمازِ فجر اس وقت ادا فرماتے کہ (نظر) پھیل جاتی اور تمام اشیاء نظر آنے لگتیں۔

بَابُ ۳۲۹ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ

باب: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پائی

۵۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۵۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنَ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۸: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ

۵۵۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

حَدَّثَنَا هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِى عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ۔

۵۵۹: اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا۔

۵۵۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے (گویا کہ پوری) نماز میں شرکت کر لی۔

۵۶۰: اَخْبَرَنِىْ مُوْسٰى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهُ۔

۵۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جمعہ یا اور کسی وقت کی نماز کی کسی رکعت میں شرکت کر لی تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ نماز مل گئی اور اگر نمازِ جمعہ کی ایک رکعت ہی میں شرکت کی تو اس کو نمازِ جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اور باقی ایک رکعت بعد میں ادا کرے۔

۵۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقْضِىْ مَافَاتَهُ۔

۵۶۱: حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی کسی نماز کی تو گویا کہ اس شخص نے اس (پوری) نماز میں شرکت کر لی لیکن جس قدر نماز (یعنی رکعت) نکل گئیں اس کو (جماعت کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے۔

تنگ وقت میں نمازِ فجر و عصر پڑھنا:

مندرجہ بالا حدیث شریف سے متعدد فقہی مسائل ثابت ہوتے ہیں پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ جس شخص کو ایک رکعت وقت کے مطابق وقت نماز حاصل ہو گیا جیسے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا حیض بند ہو گیا اور وہ پاک ہو گئی یا کوئی نابالغ لڑکا بالغ ہو گیا یا کوئی شخص مجنون اور پاگل تھا اس کا جنون زائل ہو گیا تو ان تمام افراد کے ذمہ اس وقت کی نماز ادا کرنا لازم ہو گیا۔ دوسری بات یہ

ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت وقت کے اندر اندر ادا کر لی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو گیا مثلاً کسی نے غروب آفتاب سے قبل نمازِ عصر شروع کی اور اسی دوران سورج غروب ہو گیا تو اس نماز کو مکمل کرنا چاہئے حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے اگر نمازِ فجر میں سورج نکل آئے تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی اس کا اعادہ ضروری ہے۔ بہر حال حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ دو وقت کی نماز میں مذکورہ فرق کرتے ہیں جمہور ائمہ رحمۃ اللہ علیہم فرق نہیں کرتے اور ہر حال میں صبح کی اور عصر کی نماز کو مکمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور مذکورہ حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ جس نے ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

بَابُ ۳۳۰ السَّاعَاتِ الَّتِیْ نُھِیَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْھَا

باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے

۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ عَبْدِاللّٰهِ الصُّنَابِحِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَ مَعَهَاقَرْنُ الشَّیْطَانِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

۵۶۲: حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہیں پھر جس وقت سورج اونچائی پر ہوتا ہے تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ سیدھا ہوتا ہے دوپہر کے وقت تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے پھر جس وقت سورج ڈھل جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ غروب ہونے لگتا ہے تو اس کے قریب ہوتا ہے پھر جس وقت سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

شیطان کی چوٹی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں شیطان کی چوٹی سے مراد ہے کہ جس وقت طلوعِ آفتاب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی دونوں چوٹیاں ہوتی ہیں یعنی سورج پر شیطان اپنا سر رکھ دیتا ہے تو اس کی چوٹیاں سورج کے دونوں جانب ہوتی ہیں اس سے شیطان کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگ سورج کی عبادت کریں اور اس کی عبادت کرنا' پوجا کرنا میری (یعنی شیطان کی) پوجا کرنا ہے اور شیطان کی اس وقت خواہش ہوتی ہے کہ سجدہ صرف میرے واسطے ہو اور واضح رہے کہ جس وقت سورج نکل رہا ہو اور جب سورج بالکل آسمان کے درمیان میں ہو اور جب غروب ہو تو ایسے وقت میں نماز پڑھنا ناجائز ہے چاہے نماز نفل ہو یا فرض۔ حدیث شریف میں ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔

۵۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ

۵۶۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ

عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تین وقت میں نماز پڑھنے اور جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے اس وقت کہ جب سورج بالکل درمیان میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے لگے جھک جائے۔

بَابُ ۳۳۱ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ

باب: فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۵۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نمازِ فجر کے بعد (بھی) نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

۵۶۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور وہ تمام کے تمام زیادہ محبت والے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نمازِ فجر کے بعد نماز پڑھنے کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد بھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

بَابُ ۳۳۲ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب: سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

۵۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَحَرَّ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا۔

۵۶۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز نہ پڑھے جس وقت کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

۵۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ

۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْغُرُوْبِهَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۳۳۳ النَّهْىِ عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ

باب: دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَ حِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مُردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت کہ جس وقت سورج طلوع ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ عین دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج کے زوال کا وقت ہو۔ تیسرے وہ وقت کہ جب سورج غروب ہونے کا وقت ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

بَابُ ۳۳۴ النَّهْىِ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

۵۶۹: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوْعِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوْبِ۔

۵۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز پڑھنے سے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شُهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۷۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ نمازِ فجر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ سورج طلوع ہو اور نمازِ عصر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک سورج غروب ہو۔

۵۷۱: اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

۵۷۱: سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

۵۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی نمازِ عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے۔

۵۷۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُوْمِيّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَوْ هَمَ عُمَرُ " اِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبِهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

۵۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہوگیا کہ ممانعت فرمانے لگے نمازِ عصر کے بعد دوگانہ ادا کرنے سے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی ہے اس بات سے کہ جان بوجھ کرتم لوگ اپنی نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نہ پڑھو اس لئے کہ وہ (سورج) شیطان کی دو زلف میں طلوع ہوتا ہے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۵۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَشْرِقَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاَخِّرُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے (یعنی روشن ہو جائے) اور جس وقت سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو تم نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو۔ یہاں تک کہ وہ سورج پورے طریقہ سے غروب ہو جائے۔

۵۷۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا آدَمُ ابْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ يَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَ اَبُوْ طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوْا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَنْبَسَةَ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ مِنَ الْاُخْرٰى اَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغٰى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ

۵۷۵: حضرت عمرو بن عنبسہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا وقت موجود ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ سے انسان کو زیادہ قربت حاصل ہو یا اس وقت میں یادخداوندی میں مشغول رہا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تمام اوقات سے زیادہ بندہ اللہ عزوجل کے قریب ہوتا ہے پچھلی رات میں (اس وقت اللہ عزوجل پہلے آسمان پر نازل ہوتا ہے) پس اگر تم سے ہو سکے تو تم اللہ عزوجل کی یاد کرنے والوں میں سے بن جاؤ اس لئے کہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں (اس وجہ سے مجھے توقع ہے کہ وہ جلدی قبول ہو جائیں) سورج کے طلوع ہونے تک اس وجہ سے سورج طلوع ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی میں اور یہ وقت ہے کافروں

تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلٰوةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اِعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلٰوةُ مَحْضُوْرَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلٰوةُ الْكُفَّارِ۔

کی نماز کا تو اس وقت جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو تم نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے اور اس کی کرن خوب نکل آئے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز میں شرکت فرماتے ہیں یہاں تک کہ سورج سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کے وقت (مطلب یہ ہے کہ اس کا کسی بھی جانب سایہ نہیں پڑتا جس طریقہ سے کہ نیزہ بالکل سیدھا ہوتا ہے) اس وقت دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور وہ دوزخ دھونکائی جاتی ہے تو اس وقت تم نماز پڑھنا ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگ جائے (زوالِ آفتاب سے) پھر نماز میں فرشتے شرکت کرتے ہیں سورج کے غروب ہونے تک اس لئے کہ سورج غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے۔

بَابُ ۳۳۵ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کے بعد نماز کی اجازت کا بیان

۵۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَآءَ نَقِيَّةً مُّرْتَفِعَةً۔

۵۷۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی مگر جس وقت کہ سورج سفید اور بلند ہو جائے۔

۵۷۷: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ۔

۵۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کے بعد جو دو رکعت میرے نزدیک تشریف لا کر ادا فرماتے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ناغہ نہیں کیا۔

۵۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلَّاهُمَا۔

۵۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نمازِ عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے۔

۵۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

۵۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا وَّالْاَسْوَدَ قَالَ نَشْهَدُ عَلٰی عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ عِنْدِیْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلاَّهُمَا۔

وسلم جس وقت نمازِ عصر کے بعد میرے گھر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات ادا فرماتے۔

۵۸۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ صَلٰوتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْتِیْ سِرًّا وَّلَا عَلاَنِیَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دو نمازوں کا ناغہ نہیں فرمایا اور میرے مکان میں (ہمیشہ) کبھی پوشیدہ طریقے سے اور کبھی کھلے طریقہ سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز سے قبل دو رکعات اور دو رکعات عصر کے بعد ادا فرمائیں۔

۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَآئِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَیْنِ اللَّتَیْنِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْنَسِیَهُمَا فَصَلاَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوةً اَثْبَتَهَا۔

۵۸۱: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعت کا پوچھا جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے بعد ادا فرماتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعت کو عصر سے قبل ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام پیش آ گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بھول ہوگئی' تو ان دو رکعت کو نمازِ عصر کے بعد ادا کر لیا اور آپ جس وقت کسی وقت کی نماز ادا فرماتے تو اس کو مضبوطی سے ادا فرماتے۔

۵۸۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی فِیْ بَیْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَیْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰی صَلَّیْتُ الْعَصْرَ۔

۵۸۲: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکان میں نمازِ عصر کے بعد دو رکعات ادا فرمائیں انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ فرمایا کہ یہ رکعات معمول کے خلاف آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے ادا فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دو رکعات ہیں جن کو نمازِ ظہر کے بعد میں پڑھا کرتا تھا۔ آج میں ان رکعات کو نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ نمازِ عصر ادا کر لی (تو میں نے نمازِ عصر کے بعد ان رکعات کو ادا کر لیا۔)

۵۸۳: اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلاَّهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۸۳: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ کام پیش آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے قبل دو رکعات ادا نہ کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر کی نماز کے بعد ادا کر لیں۔

بَابُ ٣٣٦ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ

۵۸۴: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْهِمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيْثَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ اَرَهُ يُصَلِّيْهِمَا قَبْلُ وَ لَا بَعْدُ۔

باب: سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی اجازت سے متعلق

۵۸۴: حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے لاحق سے دریافت کیا ان دو رکعات کا جو پڑھی جاتی ہیں سورج کے غروب ہونے سے قبل۔ انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھا کرتے تھے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہلوایا کہ یہ دو رکعات کس قسم کی ہیں سورج کے غروب ہونے کے وقت (یعنی یہ تم کس وجہ سے پڑھتے ہو؟) انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کے متعلق فرما دیا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کی دو رکعت ادا فرماتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام پیش آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد ان نمازوں کو پڑھا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان نمازوں کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ تو اس کے بعد اور نہ ہی اس سے قبل۔

بَابُ ٣٣٧ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

۵۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَيَّ صَلٰوةٍ يُصَلِّيْ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَرَاٰهُ فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ كُنَّا نُصَلِّيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

باب: نمازِ مغرب سے قبل نماز ادا کرنا کیسا ہے؟

۵۸۵: حضرت ابوالخیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوتمیم جیشانی نمازِ مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ دیکھو یہ کونسے وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ وہ نماز ہے جس کو ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ٣٣٨ الصَّلٰوةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

۵۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ

باب: نمازِ فجر کے بعد نماز سے متعلق

۵۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت نمازِ فجر ہو

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر دو رکعات نماز ہلکی پھلکی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی دو سنت نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور دوسری کوئی نفل نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔)

بَابُ ۳۳۹ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ اِلٰى اَنْ يُّصَلَّى الصُّبْحُ

باب: فجر کی نماز کے بعد نماز (نفل) پڑھنے سے متعلق

۵۸۷: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَ اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ اَخْبَرَنِىْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اُخْرٰى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَقَالَ اَيُّوْبُ فَمَادَامَتْ كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهٖ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَالَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَىْ شَيْطَانٍ۔

۵۸۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کون کون لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے اسلام قبول فرمایا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک آزاد شخص (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام (بلال حبشی رضی اللہ عنہ) ہے اور (میں نے کہا) کوئی وقت ایسا ہے کہ جس میں دوسرے وقت سے زیادہ اللہ عزوجل سے نزدیکی حاصل ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رات کا آخری حصہ اس وقت جس قدر مناسب خیال کرے نماز نفل نمازِ فجر تک ادا کرے پھر تم یہاں تک ٹھہر جاؤ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور سورج کی ایک ڈھال کی طرح روشنی پھیل جائے پھر تم جس قدر ممکن ہو سکے نماز نفل پڑھ لو یہاں تک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو جائے (یعنی اس کا سایہ نہ پڑے اِدھر اُدھر ٹھیک دوپہر کے وقت بعض ملک میں بلکہ مکہ مکرمہ میں اس قسم کی صورت حال پیش آجاتی ہے) پھر تم رُک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اس لئے کہ دوزخ دوپہر کے وقت دھونکائی جاتی ہے پھر تم نماز (نفل) پڑھو نمازِ عصر تک پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ (سورج) غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں۔

نماز سے متعلق مسلکِ شوافع:

مذکور بالا حدیث شریف سے استدلال فرماتے ہوئے حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ نماز ہر ایک وقت میں جائز اور درست ہے چاہے سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب یا سورج کے زوال کا وقت ہو۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہؒ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب نیز زوال آفتاب کے وقت نماز کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ ان اوقات میں مشرکین عبادت کرتے ہیں اور جیسا کہ

ایک دوسری حدیث شریف میں مذکور تین اوقات میں نماز پڑھنے کی واضح طور پر ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کے لئے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ ۳۴۰ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ فِی السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۵۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بَابَاه يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْنَهَارٍ۔

باب: مکّہ مکرمہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے کا بیان

۵۸۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیلہ عبد مناف کی اولاد تم لوگ کسی شخص کو اس کے مکان کے طواف کرنے سے نہ روکو اور نماز (بھی) ادا کرنے سے نہ روکو جس وقت دِل چاہے دن یا رات میں۔ (یعنی جب چاہے کوئی عبادت کرے)

بَابُ ۳۴۱ الْوَقْتِ الَّذِیْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۵۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ...... ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

باب: مسافر آدمی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو کون سے وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے متعلقہ احادیث

۵۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اگر (سفر میں) سورج کے زوال سے قبل روانہ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کو نمازِ عصر تک مؤخر فرماتے پھر دونوں نمازوں (یعنی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو) ایک ساتھ پڑھتے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورج کے زوال کے بعد (سفر کیلئے) روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر پڑھ کر روانہ ہوتے۔

نمازِ ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے بارے میں:

نماز کے بارے میں اصل یہی ہے کہ اس کو اس کے وقت پر ادا کیا جانا ضروری ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا﴾ اور اسی طریقہ سے فرمایا گیا ہے: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ﴾ لیکن شدید مجبوری کی صورت میں دو نمازوں کو صورۃً جمع کرنا جائز ہے لیکن جمع حقیقی جائز نہیں ہے علاوہ حج کے دوران جو کہ میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی اور موقعہ پر جمع حقیقی کی اجازت نہیں ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے لیکن دوسرے

حضرت ائمہ کرام سفر اور مرض میں جمع حقیقی کی اجازت دیتے ہیں اور اس بارے میں حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمدؒ حالت مرض میں دو نمازوں کو حقیقتاً جمع کرنے کو جائز فرماتے ہیں اور حضرات حنفیہ نے جمع صوری کی اس وجہ سے بوقت شدید ضرورت اجازت دی ہے کیونکہ اس میں امت کے واسطے کوئی حرج نہیں ہے اور جمع صوری کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کو آخری وقت میں پڑھ لیا جائے اور دوسری نماز کو جلدی وقت شروع ہوتے ہی پڑھ لیا جائے جیسا کہ خود حضرت امام بخاریؒ فرماتے ہیں: "باب تعجیل العصر و تاخیر الظهر" خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا حدیث باب کہ جس سے حضرات شوافع نے جمع حقیقی پر استدلال فرمایا ہے اس سے مراد حضرت امام طحاویؒ، امام نسائیؒ وغیرہ محدثین عظامؒ نے جمع صوری ہی مراد لیا ہے نہ کہ جمع حقیقی۔ مزید تفصیل کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فَاَخَّرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ۔

۵۹۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ رضی اللہ عنہم نکلے جس سال کہ غزوۂ تبوک پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو ایک ساتھ جمع فرماتے اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ جمع فرماتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں تاخیر فرمائی پھر نکلے اور نمازِ عصر اور نمازِ ظہر ایک ساتھ پڑھیں پھر اندر تشریف لے گئے پھر نکلے تو نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ملا کر ایک ساتھ پڑھی۔

بَابٌ ۳۴۲ بِيَانِ ذٰلِكَ

باب: دو وقت کی نماز جمع کرنا

۵۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ اَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ سَفَرِهٖ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهٗ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زَرَّاعَةٍ لَهٗ اِنِّيْ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا

۵۹۱: حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے کہ میں نے سالم بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان کے والد کی نماز کے بارے میں اور یہ دریافت کیا کہ وہ بحالت سفر کبھی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے نکاح میں تھیں انہوں نے لکھا کہ میرے والد صاحب کو کہ وہ اپنے کھیت میں تھیں کہ میں دنیا کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (مرنے کے قریب ہوں) یہ منظر دیکھ کر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور جلدی

حَانَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِىْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِىْ يَخَافُ فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

جلدی روانہ ہوئے جس وقت نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: اُلصلوٰۃ۔ (نماز کا وقت ہو گیا ہے) لیکن انہوں نے کوئی خیال نہیں کیا۔ جس وقت وہ وقت آ گیا جو کہ نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے درمیان ہوتا ہے تو وہ ٹھہرے اور مؤذن سے کہا (ظہر کی) تکبیر پڑھو پھر جس وقت میں سلام پھیر دوں تو تم (نمازِ عصر) کی تکبیر پڑھو پھر دونوں وقت کی نماز پڑھی جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا کہ الصلوٰۃ۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی طریقہ سے کہ جس طریقہ سے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں کیا تھا اور روانہ ہو گئے۔ جس وقت کہ ستارے گہن میں آ گئے اور مؤذن سے تکبیر کہنے کو کہا کہ نماز مغرب کی تکبیر کہو پھر جس وقت میں سلام پھیروں تو تم نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھو۔ پھر دونوں وقت کی نماز پڑھیں اور فراغت حاصل کر کے ہماری جانب چہرہ کیا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کام پیش آ جائے کہ جس کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو اسی طریقہ سے نماز ادا کرے۔

بَابُ ۳۴۳ الْوَقْتِ الَّذِىْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ

باب: جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے

۵۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَآءَ۔

۵۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی) ایک ساتھ پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں تاخیر فرمائی اور نمازِ عصر میں جلدی فرمائی اور سات رکعات نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کی ملا کر پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی نمازِ مغرب میں اور جلدی فرمائی نمازِ عشاء میں۔

بغیر خوف کے دو نمازوں کو جمع کرنا:

ایک ہی وقت میں دو وقت کی نماز جمع کرنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث میں بغیر کسی خوف اور بارش وغیرہ کے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے باب میں مذکور ہے تو اس بارے میں یہ پیش نظر رہنا چاہئے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت اگرچہ صحیح ہے لیکن کسی امام کا اس پر عمل نہیں ہے اور جمہور ائمہ اس کے قائل نہیں ہیں اور اس ظاہری طور سے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے بارے میں حضرت جابر بن زید جو کہ حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد کے

شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: "ان توخر الظهر و تعجل العصر وانا اظن ذلك ولا تخرج منه الخ" (مسلم شریف ۲۲۶) (مستفاد از تقریر ترمذی حضرت شیخ مدنیؒ ص ۲۹۵) بہر حال مذکورہ جمع، جمع حقیقی نہیں ہے بلکہ جمع صوری ہے اور اس مسئلہ کی مزید تفصیل مطلوب ہو تو بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف، فتح الملہم شرح مسلم، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ اور اردو میں درس ترمذی از حضرت شیخ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خَشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَیْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَیْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَیْءٌ۔

۵۹۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ میں پہلی نماز (یعنی نماز ظہر) اور نماز عصر پڑھی اور درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی (مطلب یہ ہے کہ اس درمیان نفل نماز نہیں پڑھی) اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء اسی طریقہ سے پڑھی۔ یعنی درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کی وجہ سے اس طریقہ سے کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی آٹھ رکعات پڑھیں اور درمیان میں ان کے کوئی نماز نہ تھی۔

بَابُ ۳۴۴ الْوَقْتِ الَّذِیْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ

باب: مسافر، مغرب کی نماز اور نمازِ عشاء کون سے وقت جمع کر کے پڑھے

۵۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ شَيْخٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْحِمٰى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَآءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عَلٰى اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۵۹۴: حضرت اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) حما تک رہا جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مجھ کو ان سے یہ بات عرض کرنے میں ڈر محسوس ہوا کہ (یہ کہوں کہ) نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ سفیدی آسمان کے کونے تک جاتی رہی اور آسمان پر اندھیرا ہو گیا نمازِ عشاء کا۔ آپ اس وقت پہنچے اور نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد نمازِ عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ حَمْزَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ

۵۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی سفر میں جانے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا عَجِلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ۔

مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور نماز عشاء (کو ایک ساتھ پڑھتے) ان کو جمع کرتے۔

۵۹۶: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى ابْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِسَرِفَ۔

۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دونوں وقت کی) نماز کو مقام سرف میں جمع فرمایا (یعنی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھیں۔ (واضح رہے کہ سرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے)

۵۹۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَآءِ حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ۔

۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت روانہ ہونے کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر فرماتے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے وقت تک پھر جمع فرماتے ان دونوں کو اور تاخیر فرماتے پھر جمع فرماتے مغرب اور عشاء کی نماز جب پڑھتے جب شفق غروب ہو جاتی۔

۵۹۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهٗ فَاَتَاهُ آتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لَمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهٗ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِهٖ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَآءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ

۵۹۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چلا ایک سفر کیلئے وہ اپنی سرزمین میں چلے جا رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پہنچا اور بولا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید اس قدر علیل ہیں (مرنے والی ہیں) تو تم چل کر زندگی میں ان سے ملاقات کرلو وہ خاتون عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ یہ بات سن کر جلدی جلدی روانہ ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک شخص تھا قبیلہ قریش میں سے، جو کہ برابر برابر چل رہا تھا تو سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں یہ بات سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں جس وقت انہوں نے تاخیر فرمائی تو میں نے کہا کہ تم پر نماز رحمت کی نظر فرمائے۔ یہ سن کر انہوں نے میری جانب دیکھا اور روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ اس وقت شفق غروب ہو گئی تھی پھر ہماری جانب توجہ فرمائی اور

بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا۔

فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی تھی روانہ ہونے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے عمل فرمایا کرتے تھے۔

۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَبِنَا حَتّٰى اَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ وَ سَارَ حَتّٰى كَادَ الشَّفَقُ اَنْ يَغِيْبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

۵۹۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے پہنچے جس وقت شام کا وقت ہو گیا تو انہوں نے چلنا جاری رکھا حتیٰ کہ رات ہوگئی ہم لوگ یہ بات سمجھ گئے کہ وہ لوگ نماز پڑھنا بھول گئے تو ہم نے کہا نماز۔ وہ لوگ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے نزدیک ہوئی پھر وہ لوگ ٹھہرے یہاں تک کہ نماز ادا فرمائی اس دوران شفق غروب ہوگئی تو نمازِ عشاء ادا فرمائی اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طریقہ سے کرتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی ہوتی۔

۶۰۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا اَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَآ اِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنِّيْ فِيْ آخِرِ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ اَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ فَرَكِبَ وَاَنَا مَعَهُ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَاَقِمْ مَكَانَكَ فَاَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلٰوةَ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْاَوَّلِ فَسَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

۶۰۰: حضرت کثیر بن قاروندا سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نماز سفر کے بارے میں دریافت کیا تو ہم نے کہا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نمازوں کو دورانِ سفر جمع فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں دورانِ حج نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع فرماتے پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضرت صفیہ بنت عبید تھیں انہوں نے کہلا کر بھیج دیا کہ اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دنیا میں آج میرا آخری دن ہے اور آخرت کیلئے میرا یہ پہلا دن ہے (یعنی میری موت میرے سامنے ہے) یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوگئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بہت زیادہ جلدی وہ روانہ ہوگئے جس وقت نماز کا وقت پہنچا تو مؤذن نے فرمایا: الصلوٰۃ یا ابا عبدالرحمٰن! یعنی اے حضرت ابوعبدالرحمٰن نماز کا وقت تیار ہے۔ بہر حال وہ اسی طرح سے چلتے رہے اور جس وقت دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت ہوگیا (جس کے بعد اس سے اگلی نماز کا وقت تھا) تو آپ اس جگہ پر ٹھہر گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے والے سے فرمایا: تم تکبیر پڑھو۔ پھر جس وقت میں سلام پھیروں نمازِ ظہر کا' تو اسی جگہ پر تکبیر پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی جگہ پر دو رکعت

ثَلَاثًا ثُمَّ اَقَامَ مَكَانَهٗ فَصَلَّى الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمْ اَمْرٌ يَخْشٰى فَوْتَهٗ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ۔

نمازِ عصر ادا فرمائیں اس کے بعد وہ سوار ہو گئے اور وہ وہاں سے جلدی سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اس کے بعد مؤذن نے عرض کیا: حضرت عبدالرحمٰن! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طریقہ سے پہلے عمل فرمایا تھا۔ یعنی پہلی نماز میں تاخیر کرو جس وقت نماز کا آخری وقت آ جائے تو دونوں کو ایک ساتھ ادا کرو پھر چل دیئے۔ پس جس وقت ستارے صاف طریقہ سے نکل آئے تو آپ ﷺ وہاں پر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ تکبیر کہو پھر جس وقت سلام پھیروں تو تم تکبیر پڑھو۔ اس کے بعد انہوں نے نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اسی جگہ پر کھڑے ہو کر نمازِ عشاء ادا فرمائی اور صرف ایک سلام پھیرا اپنے چہروں کے سامنے (مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دیا اور چہرہ دائیں بائیں نہ پھیرا) اس کے بعد کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کوئی کام پیش آئے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس طریقہ سے نماز ادا کرے۔

بَابُ ۳۴۵ الْحَالِ الَّتِىْ يَجْمَعُ فِيْهَا بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

باب: نمازوں کو کون سی حالت میں اکٹھا پڑھے؟

۶۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جس وقت جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو جمع فرماتے۔

۶۰۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اَوْ حَزَبَهٗ اَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ۔

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام در پیش ہوتا تو نمازِ مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے۔

۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب اور نماز عشاء کو ایک

وَالْعِشَآءِ۔

ساتھ پڑھتے۔

بَابُ ۳۴۶ اَلْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ کر کے پڑھنا

۶۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ جَمِيْعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

۶۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ملا کر پڑھیں نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قسم کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت سفر درپیش تھی۔

۶۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ وَاسْمُهُ غَزْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِيْنَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قِيْلَ لَهٗ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُوْنَ عَلٰى اُمَّتِهٖ حَرَجٌ۔

۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر' نمازِ عصر' نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کے کرنے سے نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف تھا اور نہ بارش تھی۔ لوگوں نے عرض کیا: پھر کیا وجہ تھی؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا۔

۶۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی آٹھ رکعات اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کی سات رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

بَابُ ۳۴۷ اَلْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

باب: مقام عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ پڑھنا

۶۰۷: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا

۶۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام منیٰ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ عرفات میں پہنچے۔ (مقام عرفات کے نزدیک) دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے خیمہ مقام نمرہ میں لگا ہوا ہے نمرہ ایک جگہ ہے مقام عرفات کے نزدیک لیکن وہ جگہ عرفات میں داخل نہیں ہے (اب اس جگہ ایک

حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰی اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بَطْنِ الْوَدِیْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا شَیْئًا۔

مسجد تعمیر ہوگئی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ ٹھہرے پس جس وقت سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو بلایا۔ چنانچہ وہ اونٹنی تیار کی گئی اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی (عرفہ) میں داخل ہوئے تو خطبہ سنایا لوگوں کو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور ان دونوں فرض کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔ مُراد یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت نہیں پڑھی۔

بَابُ ۳۴۸ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مقامِ مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ایک ساتھ پڑھنا

۶۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِیْعًا۔

۶۰۸: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ حجۃ الوداع میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔

۶۰۹: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَیْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰی جَمْعًا جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا۔

۶۰۹: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جس وقت وہ مقام عرفات واپس تشریف لائے اور مزدلفہ واپس آئے اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھا اور جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۱۰: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

۶۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھا۔

۶۱۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ صَلٰوتَیْنِ اِلَّا بَجَمْعٍ وَصَلّٰی

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہوں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں (کہ وہاں پر مغرب اور نمازِ عشاء کو اکٹھا ایک ساتھ ملا کر پڑھا) اور اس روز نمازِ فجر کو وقت کے

الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا۔

معمول سے قبل پڑھا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صبح صادق طلوع ہوتے ہی اندھیرے ہی اندھیرے میں نماز ادا فرمائی تاکہ فراغت جلد از جلد ہو جائے اور دوسرے امور میں شمولیت ہو سکے۔

بَابُ ۳۴۹ كَيْفَ الْجَمْعُ

باب: نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟

۶۱۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ وَالْمَآءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَلَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَآءَ۔

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو اپنے ہمراہ بٹھلایا مقام عرفات سے۔ جس وقت آپ ﷺ ایک گھاٹی میں پہنچے اور آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے مشکیزہ سے آپ ﷺ کے اوپر پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ نماز کا وقت ہے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام مزدلفہ میں پہنچ گئے تو نمازِ مغرب ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں پر نیچے اتار لئے اس کے بعد نمازِ عشاء ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۵۰ فَضْلُ الصَّلٰوةِ لِمَوَاقِيْتِهَا

باب: وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۱۳: حضرت ابوعمرو شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھر والے نے عرض کیا اور اشارہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مکان کی جانب۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا عمل خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تو نماز وقت پر ادا کرنا (یعنی اوّل وقت پر ادا کرنا) دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا (یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلافِ شریعت حکم نہ کریں) تیسرے راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ (یعنی کفار سے لڑنا خدا کے دین کے واسطے نہ کہ دُنیاوی نفع کی وجہ سے جہاد کرنا)۔

۶۱۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ

۶۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا۔

لِوَقْتِهَا وَبِرُّالْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۶۱۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَ عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَالْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى۔

۶۱۵: حضرت محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوگئی لوگ ان کا انتظار فرمانے لگ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز وتر پڑھ رہا تھا۔ راوی نے کہا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا جس وقت اذان ہو جائے تو وتر ادا کرنا درست ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اذان تو کیا بلکہ تکبیر کے بعد بھی درست ہے اور حدیث بیان فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ (یہ الفاظ یحییٰ کے بیان کردہ ہیں)

بَابُ ۳۵۱ فِيْمَنْ نَسِيَ صَلٰوةً

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اس کا بیان

۶۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے اُس وقت وہ نماز پڑھ لے اور جس شخص کو نیند آ جائے یا اس پر غفلت چھا جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے تو وہ نماز اس کو پڑھ لینا چاہئے۔

بَابُ ۳۵۲ فِيْمَنْ نَامَ عَنْ صَلٰوةٍ

باب: اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو کیا کرے

۶۱۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْاَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا گیا ایسے شخص کے بارے میں جو کہ نماز سے سو جاتا ہے یا اس کی جانب سے وہ شخص غفلت میں پڑ جاتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت بھی اس کو یاد آئے تو وہ نماز پڑھ لے۔

۶۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رِبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلٰوةً اَوْ

۶۱۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنا سونا اور اس وجہ سے نماز کا وقت نکل جانے کے سلسلہ میں عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیند آ جانے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اصل قصور (اور گناہ) تو جاگنے کی حالت میں ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جان بوجھ کر نماز کا وقت نکال

نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

دے اور نماز قضا کرے۔ جس وقت تم میں سے کوئی شخص بھول جائے یا اس کو نیند آ جائے اور نماز کا وقت نکل جائے تو جس وقت یاد آئے تو اُسی وقت نماز پڑھ لے۔

۶۱۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِى النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِيْمَنْ لَّمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ الْاُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا۔

۶۱۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ سونے کی حالت میں کسی قسم کا کوئی قصور (یا گناہ) نہیں ہے اگر نماز میں کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو جائے یا نماز قضا ہو جائے اصل قصور (اور گناہ تو یہ ہے) کوئی شخص نماز (جان بوجھ کر نہ پڑھے) حتیٰ کہ اگلی نماز کا وقت ہو جائے اور وہ شخص ہوش مند ہو (یعنی جاگنے کی حالت میں ہو)۔

باب ۳۵۳ اِعَادَةِ مَانَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ

باب: جونماز نیند کی حالت میں قضا ہو جائے تو اُس کو اگلے دن وقت پر پڑھ لے

۶۲۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا۔

۶۲۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگ سو گئے تھے نماز فجر سے یہاں تک کہ طلوعِ آفتاب ہو گیا تو ارشادفرمایا: کل اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لینا۔

۶۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَسِيْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ اِذَا ذَكَرْتَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ قَالَ عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلٰى مُخْتَصَرًا۔

۶۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس وقت تم نماز کو بھول جاؤ تو تم جب یاد آ جائے تو اس وقت پر پڑھ لو اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو اس وقت پڑھ لو کہ جس وقت وہ یاد آئے۔

۶۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ

۶۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو اس کو اس وقت پڑھ لے جس وقت اس کو وہ نماز یاد آئے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ۔

میری یاد کے وقت پڑھ لو۔

۶۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَّسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِىْ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هٰكَذَا قَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو چاہیے کہ جس وقت یاد آئے تو اسی وقت اس وقت کی نماز پڑھ لے کیونکہ ارشادِ باری ہے: تم لوگ نماز کو قائم کرو جس وقت کہ تم کو یاد آ جائے۔ حضرت معمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں کہ رسول کریم نے اس آیت کو اسی طریقہ سے تلاوت فرمایا ہے یعنی اس لفظ کو لذکری پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اور مشہور قرأت لذکری ہے۔

بَابُ ۳۵۴ كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: قضاء نماز کو کس طریقہ سے پڑھا جائے؟

۶۲۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدَ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَاَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِىْ وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

۶۲۴: حضرت بریدہ بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ ہم لوگ تمام رات چلتے رہے۔ جس وقت صبح کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ ٹھہر گئے اور سو گئے اور لوگ بھی سو گئے۔ پھر وہ لوگ نیند سے بیدار نہیں ہوئے لیکن جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو اس کی تیزی سے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔ رسول کریم ﷺ نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان دی پھر نماز فجر کی دو رکعت سنت پڑھیں نمازِ فجر سے قبل پھر مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے تکبیر پڑھی پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد بیان فرمایا کہ ہم سے جو ہو گا وہ ہم لوگ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

۶۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۶۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ (غزوۂ احزاب کہ جس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں) تھے تو ہم لوگ روک دیئے گئے (مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے ہم کو مہلت نہ دی) نماز ظہر اور نمازِ عصر اور نمازِ مغرب سے اور نمازِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَآءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

عشاء سے میرے دِل پر یہ بات بہت شدید گذری (یعنی نمازوں کا قضا ہونا مجھ پر بہت زیادہ شاق گذرا) لیکن میں نے دِل ہی دِل میں یہ بات کہی کہ ہم لوگ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور ہم لوگ راہ خدا میں نکلے ہوئے ہیں (اس وجہ سے ہم کو بھروسہ ہے کہ اللہ عزوجل ہماری گرفت نہ کریں گے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو کہ یادالٰہی میں مشغول ہو۔

۶۲۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهٖ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ہم لوگ سفر میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنے اونٹ کا سر پکڑے رکھے (اور وہ شخص اس جگہ سے آگے بڑھ جائے) اس لئے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جس جگہ شیطان ہم لوگوں کے پاس رہا اور شیطان نے ہم لوگوں کی آخر کار نماز قضا کرا دی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور دو رکعت (سنت فجر) ادا فرمائیں پھر تکبیر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر پڑھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ فجر قضا ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک مرتبہ نمازِ فجر قضا ہونے کے بارے میں مذکور ہے ظاہری طور سے اس جگہ اگر کوئی شخص یہ اشکال کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی وجہ سے اس طرح کی غفلت ہوگئی کہ نمازِ فجر قضا ہونے کی نوبت آ گئی جبکہ ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ((ینام عینی و لا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل انسان کا قلب معقولات کا احساس و ادراک کرتا ہے اور دل اس کی طرح کی اشیاء کا احساس کرتا ہے کہ جو انسانی قلب پر طاری ہوتی ہیں جیسے کہ رنج و غم' خوشی اور مسرت وغیرہ اور قلب ان محسوسات کا ادراک نہیں کرتا کہ جو اشیاء آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں جس طریقہ سے طلوعِ آفتاب اور وقت فجر وغیرہ ہونا اور شام و سحر ہونا بہرصورت اس طرح کے امور تو

آنکھ کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور نیند غالب آنے کی صورت میں بہرصورت آنکھ میں ایک درجہ میں غفلت آ جاتی ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام بھی بشر ہونے کی وجہ سے اس سے مستثنیٰ نہیں۔ اس وجہ سے زندگی میں ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ اور نمازِ فجر قضا ہونا پیش آیا۔ واللہ اعلم

۶۲۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَشِيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى اَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ تَوَضَّؤُا ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

۶۲۸: حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ارشاد فرمایا کہ دیکھو آج کی رات کون شخص ہم لوگوں کی حفاظت کرے گا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ نمازِ فجر کے وقت نیند سے بیدار نہ ہوسکیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کا دھیان رکھوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے مشرق کی جانب چہرہ کیا تو ان کے کان پر غفلت چھا گئی جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو وہ نیند سے بیدار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھی پھر سب لوگوں نے دو دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں پھر نمازِ فجر پڑھی۔

۶۲۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ ابْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے پھر ایک جگہ قیام فرمایا (تو لوگ سو گئے) پھر نیند سے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا اس کا کچھ حصہ نظر آنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج بلند ہونے لگا پھر نماز پڑھی اور یہی وہ صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی درمیان والی نماز ہے کہ جس کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

(۷)

کِتَابُ الْاَذَانِ

اذان کی کتاب

بَابُ ۳۵۵ بَدْءِ الْاَذَانِ

۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِىْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِىْ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ۔

باب: اذان کی ابتداء اور تاریخ اذان

۶۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت اہل اسلام مدینہ منورہ پہنچے تو وہ لوگ (نماز کے) وقت کا اندازہ لگا کر (مسجد) آتے تھے ان میں سے کوئی صاحب نماز کے وقت کیلئے کسی قسم کی پکار یا آواز نہیں لگاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی (یعنی نماز کیلئے کس طریقہ سے اعلان وغیرہ کیا جائے) تو بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کیلئے ایک ناقوس تیار کرلو اور بعض نے مشورہ دیا کہ تم لوگ یہود کی طرح کا ایک سنکھ بنالو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ کیا تم لوگ کسی ایک شخص کو نماز کے پکارنے کے واسطے نہیں بھیج سکتے؟ یہ بات سن کر رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے بلالؓ! تم اٹھ کھڑے ہو اور نماز کے واسطے آواز دو اور منادی کرو۔

بَابُ ۳۵۶ تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ

۶۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

باب: کلماتِ اذان دو دو مرتبہ کہنے سے متعلق

۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلماتِ اذان کو دو دو مرتبہ کہنے کا اور تکبیر کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم فرمایا۔ علاوہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ کے جملہ کہ یہ جملہ دو مرتبہ کہنا چاہئے جیسے کہ دوسری روایت ہے۔

۶۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ

۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْجَعْفَرٍ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ مَثْنٰی مَثْنٰی وَالْاِقَامَۃُ مَرَّۃً مَرَّۃً اِلَّا اَنَّکَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان دو' دو مرتبہ تھی اور تکبیر ایک ایک مرتبہ تھی لیکن جملہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کو دو مرتبہ کہنا ضروری ہے۔

بَابُ ۳۵۷ خَفْضِ الصَّوْتِ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ

باب: اذان میں دونوں کلمے شہادت کو ہلکی آواز سے کہنے سے متعلق

۶۳۳: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ وَھُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ وَجَدِّی عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَعَدَہٗ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاھِیْمُ ھُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا ھٰذَا قُلْتُ لَہٗ اَعِدْ عَلَیَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ یُسْمِعُ مَنْ حَوْلَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۶۳۳: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹھلایا اور ایک' ایک حرف کے اذان کی تعلیم دی۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ جو کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ہیں کہ وہ اس قسم کی اذان تھی کہ جس طرح کی اذان ہم لوگوں کے زمانہ میں ہوا کرتی۔ حضرت بشر بن معاذ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابراہیم سے بیان کیا کہ تم وہ اذان مجھ کو پھر دوبارہ سنا دو۔ انہوں نے فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ' اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر کچھ آہستہ آواز سے کہ جس کو نزدیک کے لوگ سن لیں اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' دو مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ' دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور پھر دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور پھر لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

تکبیر کے بارے میں شوافع کا مذہب ☆

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اذان کی تکبیر میں گیارہ کلمات ہیں اور وہ کلمات اذان اس طرح ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ' حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ' اللّٰہُ اَکْبَرُ' اللّٰہُ اَکْبَرُ' لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا کلماتِ اذان میں لفظ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃِ کو ایک مرتبہ ادا کرنا چاہئے تو اس طریقہ سے ان کے نزدیک کلماتِ اذان دس عدد ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کلماتِ اذان پندرہ ہیں اور تکبیر کے کلمات سترہ عدد ہیں۔ شروحاتِ حدیث میں مذکورہ حضرات کے دلائل اور حنفیہ کے ترجیحی دلائل تفصیل سے مذکور ہیں۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دور نبوی ﷺ میں اذان اور تکبیر (اقامت) دونوں کے دونوں جفت ہوتے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آخر وقت تک بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے اور حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان اور تکبیر کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ۳۵۸ كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

باب: اذان کے کلمات کی تعداد

۶۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ۔

۶۳۴: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھلائے اس کے بعد حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ کلمات کو انیس اور سترہ شمار فرمایا۔

بَابُ ۳۵۹ كَيْفَ الْاَذَانُ

باب: اذان کس طریقہ سے دی جائے؟

۶۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۳۵: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان اس طریقہ سے سکھلائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اس کے بعد (بلند) آواز سے پکار کر اس طریقہ سے کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۳۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهٗ وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حَجْرِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهٗ اِلَى الشَّامِ قَالَ

۶۳۶: حضرت عبداللہ بن محیریز سے روایت ہے کہ وہ ایک یتیم بچہ تھے اور انہوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی یہاں تک کہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ملک شام کی جانب بھیجا انہوں نے بیان کیا کہ میں ملک شام جا رہا ہوں مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ

قُلْتُ لِاَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اِنِّیْ خَارِجٌ اِلَی الشَّامِ وَاَخْشٰی
اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاذِیْنِكَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ
لَهٗ خَرَجْتُ فِیْ نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِیْقِ حُنَیْنٍ مَقْفَلَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَیْنٍ فَلَقِیَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ
الطَّرِیْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ
فَظَلِلْنَا نَحْكِیْهِ وَنَهْزَاُ بِهٖ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَاَرْسَلَ اِلَیْنَا وَقَفْنَا بَیْنَ یَدَیْهِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّكُمُ الَّذِیْ
سَمِعْتُ صَوْتَهٗ قَدِارْتَفَعَ فَاَشَارَ الْقَوْمُ اِلَیَّ وَصَدَقُوْا
فَاَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِیْ فَقَالَ قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ
فَقُمْتُ فَاَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
التَّاذِیْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ قَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَامْدُدْ صَوْتَكَ ثُمَّ
قَالَ قُلْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ دَعَانِیْ حِیْنَ قَضَیْتُ
التَّاذِیْنَ فَاَعْطَانِیْ صُرَّةً فِیْهَا شَیْءٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِیْ بِالتَّاْذِیْنِ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ
اَمَرْتُكَ بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلٰی عَتَّابِ ابْنِ اُسَیْدٍ عَامِلِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَاَذَّنْتُ
مَعَهٗ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

تمہاری اذان کیسی ہے یعنی اذان کے متعلق لوگ مجھ سے سوال
کریں گے (اور میں جواب نہ دے سکوں گا) تو ابومحذورہ نے
فرمایا کہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا مقام حنین کے راستہ
میں کہ راستہ میں رسول کریم ﷺ کی ہم سے ملاقات ہوگئی' تو
حضرت رسول کریم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی' آپ ﷺ کی
موجودگی میں ہم لوگوں نے جیسے ہی مؤذن کی آواز سنی اور ہم لوگ
وہاں سے فاصلہ پر تھے تو اس کی نقل کرنے لگ گئے تو رسول کریم
ﷺ نے یہ آواز سن کر ہم لوگوں کو بلا کر بھیج دیا۔ ہم لوگ رسول
کریم ﷺ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم
لوگوں میں سے وہ کون شخص ہے کہ جس کی آواز میں نے ابھی سنی
تھی؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کر دیا اور واقعی ان لوگوں نے
سچی بات کہی تھی (کہ اذان کی آواز کی نقل میں نے کی تھی) آپ
ﷺ نے سب کے سب حضرات کو چھوڑ دیا اور مجھ کو روک لیا پھر
فرمایا: تم اٹھ کھڑے ہو اور تم نماز پڑھنے کے لئے اذان دو' چنانچہ
حسب الحکم میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اذان کی تعلیم
دی اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح سے کہو: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ'
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' پھر
ارشاد فرمایا کہ تم اونچی آواز کرو اور ارشاد فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور دو ہی مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰهِ' فرمایا اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ اور حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ (دونوں کلمات دو' دو مرتبہ ارشاد فرمائے) پھر اللّٰهُ
اَكْبَرُ' اللّٰهُ اَكْبَرُ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فرمایا۔ پھر جس وقت میں
اذان سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو ایک تھیلی عنایت
فرمائی کہ جس میں چاندی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!
مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے پر لگا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد
فرمایا: میں نے تم کو مذکورہ جگہ اذان دینے کے واسطے مقرر کر دیا۔
چنانچہ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا جو کہ

وَسَلَّمَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں خادم تھے اور میں نے ان کے ہمراہ نماز کی اذان دی بوجہ حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابُ ٦٠ ٣الْاَذَانِ فِی السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر اذان دینے سے متعلق احادیث

٦٣٧: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ وَاُمُّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشْرَةٍ مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَا هُمْ يُؤَذِّنُوْنَ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعْتُ فِیْ هٰؤُلَآءِ تَاْذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَاَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ تَعَالَ فَاَجْلَسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِیْ وَبَرَّكَ عَلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَالْبَيْتِ الْحَرَامِ قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِیْ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فِی الْاُوْلٰى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلٰى

٦٣٧: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حنین سے نکلے تو ہم لوگ دس آدمی مکہ مکرمہ سے چلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں۔ پھر ہم لوگوں نے دیکھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ ساتھ جو لوگ تھے وہ سب اذان تاخیر سے دے رہے تھے ہم لوگ بھی کھڑے ہو کر اذان دینے لگے اور ہم لوگ ان سے مذاق کر رہے تھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان لوگوں میں سے ایک کی اذان سنی تھی اس کی آواز عمدہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا تو ہر ایک آدمی نے نمبروار اذان کہی میں سب سے آخر میں تھا جس وقت میں اذان دے کر فارغ ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو طلب فرمایا اور حکم فرمایا کہ تم اس جانب آ جاؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھلایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے واسطے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر اس کے بعد فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور بیت اللہ شریف کے نزدیک جا کر اذان دو۔ میں نے کہا کہ کس طریقہ سے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس طریقہ سے اذان دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان سکھلائی جس طریقہ سے کہ تم لوگ اذان دیتے ہو یعنی اس طریقہ سے اذان سکھلائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور نمازِ فجر کی اذان میں یہ بھی اضافہ فرمایا: اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ اور مجھ کو تکبیر دو دو مرتبہ کہنے کیلئے

الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهٗ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اُمِّ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ

بتلائی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

بَابُ ٦١ ٣اَذَانِ الْمُنْفَرِدِيْنَ فِی السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر جولوگ تنہا نماز پڑھیں ان کیلئے اذان دینا چاہئے

۶۳۸: اَخْبَرَنَا صَاحِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی اَنَا وَصَاحِبٌ لِیْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

۶۳۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ چچازاد بھائی اور یا کوئی دوسرا ساتھی بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم لوگ سفر کرو اذان اور تکبیر پڑھو (دورانِ سفر) اور تم دونوں میں جو شخص بڑا ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

بَابُ ٦٢ ٣اِجْتِزَاءِ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهٖ

باب: دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان

۶۳۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰی اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِيْكُمْ فَاَقِيْمُوْا عِنْدَهُمْ عَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

۶۳۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام کے تمام لوگ ہم عمر تھے تو ہم لوگ بیس رات تک اسی جگہ پر رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ رحم دِل اور نرم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا ہم لوگوں کو اپنے مکان پہنچنے کا شوق ہو رہا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم لوگ اپنے مکان میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے اپنے مکان جاؤ اور وہیں پر رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ اور ان سے کہو جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہہ دے اور تمہارے میں سے جو شخص بڑا ہو وہ شخص امامت کرے۔

۶۴۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَیٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ قَالَ اَيُّوْبُ فَلَقِيْتُهٗ

۶۴۰: حضرت ابوایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ زندہ ہیں اور تم نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت ابوایوب نے

فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ اَبِیْ بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِیْ حِيْنِ كَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا۔

فرمایا میں نے ان سے ملاقات کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہر ایک قوم نے اسلام کے قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے والد ماجد ہماری قوم کی جانب سے اسلام کی خبر لے کر تشریف لے گئے تھے اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہم سب ان کے استقبال کے واسطے گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم! میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے آیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فلاں وقت کی نماز فلاں وقت پڑھو اور تم لوگ یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارے میں سے ایک شخص اذان دے اور جس شخص کا قرآن کریم زیادہ ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

بَابُ ۳۶۳ الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

باب: ایک مسجد کے واسطے دو مؤذنوں کا ہونا

۶۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۶۴۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دے دے۔

۶۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے رہتے ہوئے ہی اذان دے دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت اُمّ مکتوم کے صاحب زادہ کی اذان سن لو۔

بَابُ ۳۶۴ يُؤَذِّنَانِ جَمِيْعًا اَوْ فُرَادٰی

باب: اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا الگ الگ

۶۴۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَّنْزِلَ هٰذَا وَيَصْعَدَ هٰذَا۔

۶۴۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دیدے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کی اذان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ تھا لیکن اس قدر فاصلہ تھا کہ ایک اذان دینے والا شخص اذان دے کر نیچے کی جانب اتر جاتا تو دوسرا اذان کے واسطے اوپر چڑھ جاتا۔

۶۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا۔

۶۴۴: حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حضرت اُمّ مکتوم کا لڑکا اذان دے تو تم لوگ کھاؤ اور پیو اور جس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

بَابُ ۳۶۵ اَلْاَذَانِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے اوقات کے علاوہ اذان دینا

۶۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ۔

۶۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے ہیں تاکہ سونے والے حضرات کو نیند سے بیدار کر دیں اور تہجد پڑھنے والے حضرات کو لوٹا دیں (تاکہ وہ کھانا کھا سکیں) اور وقت فجر ہو جانے پر وہ اذان نہیں دیتے (اس وجہ سے تم ان کی اذان پر کھانا نہ چھوڑو)۔

بَابُ ۳۶۶ وَقْتِ اَذَانِ الصُّبْحِ

باب: اذانِ فجر کے وقت کا بیان

۶۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقْتُ الصَّلٰوةِ۔

۶۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نمازِ فجر کا وقت کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اُس وقت اذان دی کہ جس وقت فجر کی روشنی نظر آئی۔ پھر دوسرے روز نماز میں تاخیر کی حتی کہ روشنی ہوگئی۔ اس کے بعد حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے تکبیر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: یہ نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۶۷ كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ

باب: مؤذن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟

۶۴۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا۔

۶۴۷: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور انہوں نے اذان دی اور وہ اذان دینے کے وقت دائیں اور بائیں گھومتے تھے۔

بَابُ ۳۶۸ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ

باب: اذان دینے کے وقت آواز کو اُونچا کرنا

۶۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۶۴۸: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ تم جنگل کی بہت خواہش کرتے ہو اور تم بکریوں کی بھی بہت خواہش رکھتے ہو اس وجہ سے جس وقت تم جنگل میں اپنی بکریوں کے درمیان موجود ہو اور تم نماز ادا کرنے کے واسطے اذان دینے لگ جاؤ تو تم بلند آواز سے اذان دو کیونکہ مؤذن کی آواز جس جگہ تک پہنچ جاتی ہے اس جگہ تک کے جنّات اور انسان اور ہر ایک چیز اس کے گواہ ہوں گے قیامت کے دن تک۔ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے۔

۶۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِيْ ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ سَمِعَهٗ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ۔

۶۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کے مبارک منہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ اذان دینے والے شخص کی مغفرت کی جاتی ہے جس جگہ تک اذان دینے والے کی اذان کی آواز پہنچتی ہے حتیٰ کہ جس جگہ تک مؤذن کی آواز پہنچے۔ اس قدر زیادہ (یعنی جس قدر آواز بلند کرے گا) مغفرت ہوگی اگر اپنی طاقت کے مطابق آواز بلند کرے تو پوری مغفرت ہوگی اور ایسے شخص کے واسطے ہر ایک تر اور خشک (مطلب یہ ہے کہ زندہ اور مردہ شے اور درخت اور انسان و جنات وغیرہ) ہر ایک شے اس کی مغفرت کی دعائیں مانگتی ہے۔

۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ۔

۶۵۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دُعا مانگتے ہیں صف اوّل والوں کیلئے اور اذان دینے والے کی مغفرت ہوتی ہے کہ جس جگہ تک اس کی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اس کو جو سنتا ہے اس شخص کی اذان کو تر اور خشک (یعنی وہ اشیاء جو کہ تر ہیں اور وہ اشیاء جو کہ بالکل خشک ہیں) اور ایسے شخص کو اجر اور ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی شخص کے برابر جو کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابُ ۳۶۹ التَّثْوِیْبِ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ

باب: نمازِ فجر میں تثویب سے متعلق

۶۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَانَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ اَقُوْلُ فِیْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۱: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اذان کہا کرتا تھا تو نمازِ فجر کی پہلی اذان میں' میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہا کرتا اور یہ بھی کہتا اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

اذان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث میں پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس جگہ پر تثویب سے مراد اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے۔ دومرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد اذانِ فجر میں۔

۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَلَیْسَ بِاَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّآءِ۔

۶۵۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۳۷۰ اٰخِرِ الْاَذَانِ

باب: کلماتِ اذان کے آخری جملے

۶۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِیْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۳: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری الفاظ اس طرح سے ہیں: اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۴: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۵۴: حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری جملہ یہ تھا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

۶۵۵: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اذان کا آخری جملہ لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ ہے۔

بَابُ ۳۷۱ الْاَذَانِ فِي التَّخَلُّفِ مِنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ

باب: اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہوتو جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں ہے

۶۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ۔

۶۵۶: حضرت عمرو بن اوس سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے نقل کیا کہ جو قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتا تھا اس نے حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی منادی کو سفر کے دوران ایک رات میں سنا اور اس وقت بارش خوب ہو رہی تھی اور وہ شخص کہتا تھا: حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ تم لوگ پڑھ لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ اور آرام گاہ میں۔

۶۵۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ۔

۶۵۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کی ایک رات میں اذان دی کہ جس میں بہت زیادہ ٹھنڈک تھی اور اس رات ہوائیں بہت چل رہی تھیں۔ انہوں نے آواز دی کہ تمام لوگ نماز ادا کر لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔ اس لئے کہ حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ موذن کو حکم فرماتے تھے جس وقت سردی کی رات ہوتی اور بارش ہوتی تو فرماتے کہ تمام لوگ نماز ادا کر و اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔

بَابُ ۳۷۲ الْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِيْ وَقْتِ الْاُوْلٰى

باب: جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز کے وقت میں تو اُس کو چاہئے کہ اذان دے

۶۵۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

۶۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس وقت مقام عرفات میں پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے واسطے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے چنانچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسی جگہ ٹھہرے جس وقت کہ سورج ڈھل گیا تھا تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ جس وقت وادی کے اندر داخل ہو گئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی

(یعنی نماز نفل اور دوسری کوئی سنتیں نہیں پڑھیں)۔

بَابُ ۳۷۳ الْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بَعْدَ ذِهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا

۶۵۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

۶۶۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

باب: جو شخص دو وقت کی نماز ایک پڑھے پہلی نماز کے وقت ختم ہونے کے بعد تو اس کو اذان دینا چاہئے؟

۶۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہو گئے تو اس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھیں ایک ہی اذان اور دو تکبیر سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔

۶۶۰: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب پڑھائی پھر کہا الصلوٰۃ اور نماز عشاء کی دو رکعت پڑھیں۔ میں نے کہا کہ یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح سے نماز ادا کی۔

بَابُ ۳۷۴ الْاِقَامَةِ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

۶۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۶۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۶۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ

دو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے اُسے کتنی مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے؟

۶۶۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے' پھر نقل کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے بھی اسی طرح سے عمل فرمایا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مزدلفہ میں ایک تکبیر سے دو نمازیں پڑھیں۔

۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ بَیْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَّ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّ لَمْ یَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں دو وقت کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور آپ ﷺ نے ہر ایک نماز کیلئے ایک تکبیر کہی اور نماز نفل نہیں پڑھی کسی نماز سے قبل اور نہ کسی وقت کی نماز کے بعد۔

بَابُ ٣٧٥ الْاَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: قضاء نمازوں کیلئے اذان دینے کا بیان

۶۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ یَنْزِلَ فِی الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیْهَا فِیْ وَقْتِهَا ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ یُصَلِّیْهَا فِیْ وَقْتِهَا۔

۶۶۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو مشرکین نے غزوۂ خندق میں نمازِ ظہر ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اس وقت کا تذکرہ ہے کہ جس وقت تک آیاتِ قتال نازل نہیں ہوئی تھیں پھر اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَ كَفَی اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ﴾ (الاحزاب: ۲۵) نازل فرمائی یعنی اب خداوند تعالیٰ نے اہل اسلام سے قتال کو اُٹھالیا ہے۔

بَابُ ٣٧٦ الْاِجْتِزَآءِ لِذٰلِكَ كُلِّهٖ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَ الْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

باب: اگر کئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی اذان تمام حضرات کیلئے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کیلئے الگ الگ ہے

۶۶۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِیْنَ شَغَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعِشَآءَ۔

۶۶۵: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مشرکین اور کفار نے نبی ﷺ کو باز رکھا چار وقت کی نماز سے' غزوۂ خندق والے دن۔ پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی آپ نے نمازِ ظہر ادا کی پھر تکبیر پڑھی پھر آپ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نمازِ عشاء ادا فرمائی۔

بَابُ ٣٧٧ الْاِكْتِفَاءِ بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب: ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر پڑھنا بھی کافی ہے

۶۶۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا فِيْ غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُوْنَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

۶۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے تو مشرکین نے ہم کو نمازِ ظہر اور نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ادا کرنے سے روک دیا اور نمازِ عشاء سے روک دیا اور جس وقت وہ لوگ بھاگ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے تکبیر کہی نمازِ ظہر کی' ہم لوگوں نے ظہر ادا کی پھر نمازِ عصر کی تکبیر کہی تو ہم نے عصر پڑھی پھر تکبیر کہی نمازِ مغرب کی تو ہم نے نمازِ مغرب ادا کی پھر تکبیر کہی نمازِ عشاء کی تو ہم نے نمازِ عشاء ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی اس طرح کی جماعت نہیں ہے جو کہ یادِ خداوندی میں مشغول ہو۔

بَابُ ۳۷۸ الْاِقَامَةِ لِمَنْ نَّسِيَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر کر چل دیا

۶۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيْتَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوْا لِيَ اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَآ اِلَّآ اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّبِيْ فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ قَالُوْا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ۔

۶۶۷: حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے ایک دن نماز ادا فرمائی تو ایک رکعت باقی تھی آپؐ نے سلام پھیر دیا (اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے) ایک شخص آگے کی طرف بڑھا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ (اتفاق سے) آپؐ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے۔ آپؐ مسجد میں تشریف لائے اور بلالؓ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی آپؐ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا کہ تم لوگ اس شخص کی شناخت کرتے ہو (جس نے توجہ دلائی تھی) میں نے عرض کیا: میں اس سے واقف نہیں البتہ اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو شناخت کرلونگا۔ وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا کہ یہ وہ ہی شخص ہے لوگوں نے بتلایا کہ یہ طلحہ بن عبید اللہؓ ہیں۔

بَابُ ۳۷۹ اَذَانِ الرَّاعِيْ

باب: چرواہے کا اذان دینا

۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُبَیْعَةَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ یُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا لَرَاعِیْ غَنَمٍ اَوْ عَازِبٌ عَنْ اَهْلِهٖ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ غَنَمٍ وَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَیِّتَةٍ قَالَ اَتَرَوْنَ هٰذِهٖ هَیِّنَةً عَلٰی اَهْلِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ هٰذِهٖ عَلٰی اَهْلِهَا۔

کریمؐ کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپؐ نے (اس سفر کے دوران) کسی ایک آدمی کی آواز سنی جو کہ اذان دینے میں مشغول تھا۔ جس وقت وہ شخص ''اشھدان محمد رسول اللہ'' پر پہنچ گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شخص چرواہا ہے یا یہ شخص اپنے گھر سے بے گھر ہے؟ آپؐ وادی میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص بکریوں کا چرواہا ہے۔ پھر آپؐ نے ایک بکری دیکھی جو کہ مری ہوئی پڑی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھ لو یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر ذلیل اور بے عزت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بہت زیادہ ذلیل اور رسوا ہے۔

بَابُ ٣٨٠ الْاَذَانِ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ

باب: جو شخص تنہا نماز پڑھے اور وہ شخص اذان دے

٦٦٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَانَةَ الْمُعَافِرِیَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ شَظِیَّةِ الْجَبَلِ یُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَیُصَلِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ هٰذَا یُؤَذِّنُ وَیُقِیْمُ الصَّلٰوةَ یَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَ اَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

٦٦٩: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل تعجب کرتا ہے ایسے شخص پر جو کہ پہاڑ کی چوٹی کے کنارہ پر اذان دیتا ہے نماز پڑھنے کے واسطے اور وہ شخص نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تم لوگ میرے اس بندہ کو دیکھو جو کہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے خوف کی وجہ سے' تو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کو معاف کر دیا اور جنت کا مستحق بنا دیا۔

بَابُ ٣٨١ الْاِقَامَةِ لِمَنْ یُّصَلِّیْ وَحْدَهٗ

باب: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے

٦٧٠: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ عَلِیِّ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِیُّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَا هُوَ جَالِسٌ فِیْ صَفِّ الصَّلٰوةِ الْحَدِیْثَ۔

٦٧٠: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے آخر حدیث تک۔

بَابُ ٣٨٢ کَیْفَ الْاِقَامَةُ

باب: تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہئے؟

٦٧١: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْیَانِ عَنْ اَبِی الْمُثَنّٰی مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ

٦٧١: حضرت ابو مثنیٰ سے روایت ہے جو کہ جامع مسجد کے مؤذن تھے' میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان کے جملے دو دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات ایک

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ تَوَضَّانَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک مرتبہ لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ کو دو مرتبہ کہہ کر جس وقت ہم لوگ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةِ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے واسطے باہر نکلتے۔

بَابُ ۳۸۳ اِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهٖ

باب: ہر شخص کا اپنے اپنے لئے تکبیر کہنا

۶۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلِصَاحِبٍ لِيْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَحَدُكُمَا۔

۶۷۲: حضرت مالک بن الحویرث سے روایت ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (وقت کی) اذان دینا پھر تکبیر کہنا۔ پھر نماز وہ شخص پڑھائے جو تم دونوں میں (عمر کے اعتبار سے) بڑا ہو۔

بَابُ ۳۸۴ فَضْلِ التَّاْذِيْنِ

باب: فضیلت اذان سے متعلق

۶۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔

۶۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اذان ہوتی ہے نماز کے واسطے شیطان پشت موڑ کر سرین سے ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے تا کہ وہ اذان نہ سنے پھر جس وقت اذان سے فراغت ہو جاتی ہے پھر وہ بھاگ جاتا ہے جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے پھر وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان انسان کے دل میں اندیشہ پیدا کرتا ہے اور شیطان وہ وہ باتیں یاد دلاتا ہے کہ جن کا نماز سے پہلے خیال تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انسان کتنی ہی رکعات بھول جاتا ہے۔

خلاصة الباب ☆ اس حدیث میں آیا ہے کہ: ''انسان کے دل کے درمیان' پس وہ علیحدہ کر دیتا ہے انسان کو دل سے'' مطلب یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے انسان کا جسم نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے پوری طرح توجہ نہیں ہوتی۔

بَابُ ۳۸۵ الْاِسْتِهَامِ عَلَى التَّاْذِيْنِ

باب: اذان کہنے پر قرعہ ڈالنے کا بیان

۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَآءِ وَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ اذان دینے کے اجر و ثواب کو اور جماعت کی صف اوّل کو پھر لوگ کسی جھگڑے اور نزاع کے فیصلہ کے بارے میں کوئی راستہ نہ پائیں تو وہ لوگ قرعہ ڈال لیں اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ نماز ظہر کو اوّل وقت میں ادا کرنے میں کس قدر ثواب ہے تو لوگ نماز ظہر ادا

لَاتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

کرنے میں جلدی کریں اور اگر واقف ہو جائیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کے ادا کرنے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو البتہ لوگ ان نمازوں کو ادا کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹتے آئیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر چلنے کی ہمت نہ ہو تو جب بھی لوگ مذکورہ نمازوں کے ثواب حاصل کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر آئیں۔

بَابُ ۳۸۶ اِتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِیْ لَا تَأْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا

باب: مؤذن ایسے شخص کو بنانا چاہئے کہ جو اذان پر معاوضہ وصول نہ کرے

۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ فَقَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَايَأْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا۔

۶۷۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قوم کا امام بنا دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی قوم کے امام ہو لیکن اقتدا ایسے شخص کی کرو جو سب سے زیادہ کمزور ہو (کمزور اور بیمار کی رعایت کرنا چاہئے یعنی نماز کو اس قدر طویل نہ کرو کہ لوگ جماعت سے گھبرا جائیں) اور تم ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو کہ جو اذان پر اُجرت یا عوض نہ لے۔

بَابُ ۳۸۷ الْقَوْلُ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

باب: اذان کے کلمات مؤذن کے ساتھ دہرانا

۶۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

۶۷۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اذان سنو تو اسی طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے مؤذن کہتا ہے۔

بَابُ ۳۸۸ ثَوَابُ ذٰلِكَ

باب: اذان دینے کا اجر و ثواب

۶۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ خَالِدٍ الزُّرَقِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

۶۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اذان دینے کے واسطے کہ جس وقت وہ اذان سے فارغ ہو گئے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسی طریقہ سے کہا کہ قلب سے یقین کر کے یہ کلمات کہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

بَابُ ۳۸۹ الْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ

باب: جو کلمات مؤذن کہے وہی کلمات سننے والے

الْمُؤَذِّنُ

۶۷۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَاَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ هٰكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

شخص کو بھی کہنا چاہئے

۶۷۸: حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا انہوں نے بھی دو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا پھر مؤذن نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا انہوں نے بھی دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔ مؤذن نے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا دو مرتبہ۔ انہوں نے بھی دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا پھر کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے رسول کریم ﷺ کا قول بیان فرمایا۔

۶۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ۔

۶۷۹: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جس طریقہ سے مؤذن بیان کرتا تھا تو اسی طریقہ سے آپ ﷺ بھی کہتے جاتے تھے۔

بَابُ ۳۹۰ الْقَوْلِ الَّذِيْ يُقَالُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

۶۸۰: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى وَاِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى اَنَّ عِيْسٰى بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ وَ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

باب: جس وقت مؤذن ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہے تو سننے والا شخص کیا کہے؟

۶۸۰: حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اس دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے مؤذن نے کہا جس وقت مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو انہوں نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا جس وقت اس نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا پھر وہ ہی بیان کیا جو کہ مؤذن نے کہا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے اسی طریقہ سے سنا آپ ﷺ بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے۔

بَابُ ۳۹۱ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْاَذَانِ

۶۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو والْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اَرْجُوْا اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

باب: اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا

۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس وقت تم اذان سنو تو مؤذن جو کہے تم بھی وہ ہی کہو اور تم میرے اوپر درود بھیجو کیونکہ جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیج دے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر تم اللہ عزوجل سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل ایک ذریعہ ہے جنت میں جو کہ خدا کے بندوں میں سے کسی بندہ کے شایانِ شان نہیں ہے علاوہ ایک بندہ کے اور مجھ کو یہ توقع ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا تو میری شفاعت اس کے واسطے لازم ہو جائے گی۔

بَابُ ۳۹۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ

۶۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهٗ ذَنْبُهٗ۔

باب: اذان کے وقت کی دعا

۶۸۲: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کے سننے کے وقت یہ جملے کہے: میں شہادت دیتا ہوں اس کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور وہ پروردگار تنہا ہے اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمدؐ اسکے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں اللہ کے پروردگار ہونے پر رضامند ہوں اور میں راضی ہوں اسلام کے دین ہونے پر اور یہ کہ میں محمدؐ کے رسول ہونے پر رضامند ہوں تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۶۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ

۶۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے کلمات سن کر اس طریقہ سے کہے (یعنی ان کلمات سے دُعا مانگے) اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ سے لے کر الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ تک تو ایسے شخص کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو جائے گی۔

اِلاَّ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابُ ۳۹۳ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق

۶۸۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ لِّمَنْ شَآءَ۔

۶۸۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر ایک دو اذان کے درمیان نماز ہے تو جس شخص کا دل چاہے وہ شخص نماز نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے درمیان۔

۶۸۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ۔

۶۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جاتا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض صحابہؓ ستونوں کی جانب تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے (مطلب یہ ہے کہ وہ حضرات سنت ادا فرماتے) حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر کی جانب تشریف لاتے اس طریقہ سے نماز مغرب سے قبل بھی وہ حضرات نماز ادا فرماتے (یعنی نفل نماز پڑھتے) اور نماز مغرب کی اذان اور تکبیر میں قدرے فاصلہ ہوتا۔

بَابُ ۳۹۴ التَّشْدِيْدِ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے نکل جانا کیسا ہے؟

۶۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَآءِ حَتّٰى قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۸۶: حضرت ابوشعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر اذان کے بعد وہ شخص باہر کی طرف نکل گیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے تو ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد تھا کہ جس وقت مسجد کے اندر اذان ہو جائے تو نماز بغیر ادا کئے ہوئے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

۶۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْصَخْرَةَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَآءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ

۶۸۷: حضرت ابوشعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد سے باہر کی طرف نکلا وہ جس وقت اذان سے فارغ ہو گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد

الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

بَابُ ۳۹۵ اِیْذَانِ الْمُؤَذِّنِیْنَ الْاَئِمَّۃَ بِالصَّلٰوۃِ

باب: اذان دینے والا شخص امام کواطلاع دے کہ جس وقت نماز شروع ہونے لگے

۶۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ وَیُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِھَابٍ اَخْبَرَھُمْ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ بَیْنَ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ وَیَسْجُدُ سَجْدَۃً قَدْرَ مَا یَقْرَاُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَۃِ فَیَخْرُجُ مَعَهٗ وَبَعْضُھُمْ یَزِیْدُ عَلٰی بَعْضٍ فِی الْحَدِیْثِ۔

۶۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نماز عشاء سے فراغت کے بعد نماز فجر تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور ہر ایک دو رکعت کے درمیان نماز وتر ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے تھے کہ جس قدر تاخیر تک تم لوگوں میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ تلاوت کرے پھر آپ سر اٹھاتے تھے جس وقت موذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور آپ ﷺ کے علم میں ہو جاتا کہ نمازِ فجر ہوگئی تو آپ ﷺ ہلکی ہلکی دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ پھر دائیں کروٹ پر آرام فرماتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی خدمت میں موذن حاضر ہوتا' اقامت کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپ ﷺ اس کے ساتھ نکلتے تو اذان کے بعد موذن' رسول کریم ﷺ کے پاس اقامت کی اطلاع کرتا تو آپ ﷺ اس کے ساتھ ساتھ نکل جاتے۔

۶۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ھِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَۃَ بْنِ سُلَیْمَانَ اَنَّ کُرَیْبًا مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَوَصَفَ اَنَّهٗ صَلّٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰی اسْتَثْقَلَ فَرَاَیْتُهٗ یَنْفُخُ وَ اَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَصَلّٰی بِالنَّاسِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

۶۸۹: حضرت کریب سے روایت ہے کہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت رسول کریم ﷺ رات کے وقت کس وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ گیارہ رکعات مع وتر کے پڑھتے حتی کہ آپ ست ہو گئے اور میں نے آپ ﷺ کو نیند میں خراٹے لیتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر نماز کی اقتداء لوگوں کے ہمراہ فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

دوبارہ وضو نہ کرنے کی وجہ:

وضو دوبارہ نہ فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کی دراصل آنکھیں سوتی تھیں نہ کہ قلب مبارک جیسا کہ ایک حدیث میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((ینام عینی ولا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹا تھا۔

بَابُ ٣٩٦ اِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

باب: امام نکلے تو مؤذن تکبیر کہے

٦٩٠: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ خَرَجْتُ۔

٦٩٠: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو تو مجھے نکلتے ہوئے دیکھے بغیر مت کھڑے ہوا کرو۔

(۸)

كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کے متعلق کتاب

بَابُ ۳۹۷ الْفَضْلِ فِيْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

۶۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

باب: مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۱: حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد تعمیر کر کے اس میں یادِ خداوندی کرے (یا تعمیر کرے اور اُس میں یاد خداوندی کی جائے) تو اس شخص کے واسطے اللہ عزوجل جنت میں ایک مکان تعمیر فرمائے گا۔

بَابُ ۳۹۸ الْمُبَاهَاتِ فِي الْمَسْجِدِ

۶۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔

باب: مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا

۶۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامت قیامت یہ ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں (مطلب یہ ہے کہ لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ایک دوسرے کی تقلید میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور ان کا مقصد رضائے خداوندی نہ ہوگا)

بَابُ ۳۹۹ ذِكْرِ اَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا

۶۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰى اَبِي الْقُرْاٰنَ فِي السِّكَّةِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنِّيْ

باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۶۹۳: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا (مقام) سکہ میں پس جس وقت میں آیت سجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ سجدہ کرتے میں نے کہا کہ ابا جان! تم خدا کے راستہ

سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلاً قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ وَفَحَيْثُمَا اَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ۔

میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا دنیا میں کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر کی گئی؟ انہوں نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کونسی؟ آپؐ نے فرمایا: مسجد اقصٰی (بیت المقدس) میں نے کہا کہ ان دونوں مساجد میں کس قدر فاصلہ تھا؟ آپؐ نے فرمایا: چالیس سال اور تمام ہی زمین تمہارے واسطے مسجد ہے کہ جس جگہ نماز کا وقت شروع ہو جائے نماز ادا کرلو۔

بَابُ ۴۰۰ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۶۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَفْضَلِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلاَّ مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴: حضرت ابراہیم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کی مسجد (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے لیکن بیت اللہ شریف کی مسجد میں نماز ادا کرنا۔ (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی زیادہ افضل ہے)

بَابُ ۴۰۱ الصَّلٰوةِ فِى الْكَعْبَةِ

۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ بِلَالٌ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا

۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے تو دروازہ بند کرلیا گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہو گیا اور حضرت بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! نماز ادا کرلی ہے دو یمانی ستون کے درمیان۔

بَابُ ۴۰۲ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

۶۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ رَّبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ

باب: بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت

عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنِ ابْنِ الدَّیْلَمِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُلَیْمَانَ ابْنَ دَاوٗدَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰی بَیْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالًا ثَلٰثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُکْمًا یُصَادِفُ حُکْمَهٗ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِیَهٗ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حِیْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَآءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَّا یَاْتِیَهٗ اَحَدٌ لَّا یَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ فِیْهِ اَنْ یُّخْرِجَهٗ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عزوجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عزوجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرما دے کہ ہوا اور پانی اور جانور ان کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ عزوجل سے دعا مانگی اے خدا' جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

بَابُ ۴۰۳ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلٰوةُ فِیْهِ

باب: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۹۷: اَخْبَرَنَا کَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَی الْجُهَنِیِّیْنَ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِیَآءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ لَمْ نَشُکَّ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ یَقُوْلُ عَنْ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ الْحَدِیْثِ حَتّٰی اِذَا تُوُفِّیَ اَبُوْهُرَیْرَةَ ذَکَرْنَا ذٰلِکَ وَ تَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَکُوْنَ کَلَّمْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی یُسْنِدَهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ کَانَ سَمِعَهٗ

۶۹۷: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت عبداللہ بن اغر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے' اس لئے کہ رسول کریمؐ تمام پیغمبروںؑ کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی اگلے اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد' تمام مساجد کے بعد ہے۔

سب سے افضل نبی ﷺ:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ ﷺ کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ابوعبداللہؒ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں تھا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم ﷺ کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی' تم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا تاکہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم ﷺ کی طرف فرمادیتے' اگر انہوں نے آپؐ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبداللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے قصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابوہریرہؓ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبداللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۶۹۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۶۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ قَوَآئِمَ مِنْبَرِيْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

۶۹۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پاؤں بہشت میں گڑے ہوئے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشادِ نبوی ﷺ میں ''میرے مکان'' کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں ''حجرہ'' اور بعض میں ''مابین قبری''، یعنی ''میری قبر کے درمیان'' کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپؐ کا مکان حضرت عائشہؓ کا حجرہ تھا۔ آپؐ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپؐ وہیں پر مدفون ہوئے اور حضرت رسول

کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے۔ حاصل روایت یہ ہے کہ اس قدر جگہ اٹھ کر جنت میں ایک کیاری ہو جائے گی یا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس جگہ یادِ الٰہی میں مشغول ہو گا تو وہ شخص جنت میں داخل ہو گا اور ایک کیارہ جنت کی اس کو ملے گی۔

بَابُ ۴۰۴ ذِكْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب: اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر تعمیر کی گئی

۷۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِيْ هٰذَا۔

۷۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو اشخاص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی اس مسجد میں کہ جس کے متعلق ارشادِ باری ہے: ﴿لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ﴾ یعنی وہ مسجد جو ایسی ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جو کہ شروع دن سے اس قابل ہے کہ تم کھڑے ہو اس میں۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: وہ تو رسول کریم ﷺ کی مسجد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری مسجد ہے۔ (یعنی مسجد نبوی ﷺ)

خلاصۃ الباب ☆ مسجد قبا وہ مسجد ہے جو کہ مدینہ کے باہر تعمیر کردہ ہے اور جس وقت آپ ﷺ پہلے ہجرت فرما گئے تھے تو آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

بَاب ۴۰۵ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلٰوةِ فِيْهِ

باب: مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان

۷۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِيْ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا۔

۷۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لاتے تھے۔

۷۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِرْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَةٍ۔

۷۰۲: حضرت سہل بن حُنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مکان سے باہر آئے پھر مسجد قبا میں آئے اور وہاں پر نماز ادا کرے تو اس شخص کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

بَابٌ ٤٠٦ مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

٧٠٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِيْ هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

باب: کون کونسی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟

۷۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پالان نہ باندھے جائیں (مراد یہ ہے کہ سفر کا ارادہ کیا جائے) لیکن تین مساجد کی جانب ایک تو مسجد حرام یعنی بیت اللہ کیلئے دوسرے میری مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی جانب۔

بَابٌ ٤٠٧ اِتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ

٧٠٤: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْ اِدَاوَةٍ وَ اَمَرَنَا فَقَالَ اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَآءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَّالْحَرَّ شَدِيْدٌ وَّالْمَآءَ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَآءِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا طِيْبًا فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيْعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِّنْ طَيِّئٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِّنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهٗ بَعْدُ۔

باب: عیسائیوں کے گرجا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا

۷۰۴: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جاؤ جس وقت تم لوگ اپنی بستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کی مسجد بنا لو۔ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلہ پر ہے اور گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتا رہو پانی سے' یعنی ڈول کو روزانہ تر کرلیا کرو یا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کرو کہ جس قدر خشک ہو جائے اسکا عوض بن جائے اسلئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہوگا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہرحال ہم لوگ روانہ ہو گئے' حتیٰ کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجا کو توڑ ڈالا' پھر اس جگہ وہ پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی گئی۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے اذان دی' تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی طے میں سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنی تو اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک برحق پکار ہے۔ پھر ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا۔

بَابُ ۴۰۸ نَبْشِ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ اَرْضِهَا مَسْجِدًا

باب: قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا کیسا ہے؟

۷۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِیْ عُرْضِ الْمَدِیْنَةِ فِیْ حَیٍّ یُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِیْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَیْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآوُا مُتَقَلِّدِیْ سُیُوْفِهِمْ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَکْرٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَدِیْفَهٗ وَمَلَاٌ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰی اَلْقٰی بِفِنَآءِ اَبِیْ اَیُّوْبَ وَکَانَ یُصَلِّیْ حَیْثُ اَدْرَکَتْهُ الصَّلٰوةُ فَیُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰی مَلَاءٍ مِنْ بَنِی النَّجَّارِ فَجَآوُا فَقَالَ یَا بَنِی النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِیْ بِحَآئِطِکُمْ هٰذَا قَالُوْا وَاللّٰهِ لَانَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَنَسٌ وَکَانَتْ فِیْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِکِیْنَ وَکَانَتْ فِیْهِ خَرِبٌ وَکَانَ فِیْهِ نَخْلٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ بِالْخَرِبِ فَسُوِّیَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوْا عِضَا دَتَیْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوْا یَنْقُلُوْنَ الصَّخْرَ وَهُمْ یَرْتَجِزُوْنَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةَ فَانْصُرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

۷۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک کنارہ پر پہنچے۔ ایک محلہ میں کہ جس کا نام قبیلہ بنوعمرو بن عوف تھا اور ۱۴ رات تک وہ اسی جگہ رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونجار کے حضرات کو طلب فرمایا وہ لوگ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آ گئے گویا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور قبیلہ بنونجار کے حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف تھے۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا کرنے میں مشغول تھے جہاں پر وقت آ جاتا تھا نماز کا۔ یہاں تک کہ وہ بکریوں کے گلے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا مسجد کے تعمیر کرنے کا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونجار کے چند مالدار حضرات کو بلا کر بھیج دیا۔ وہ لوگ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس زمین کی رقم لے لو لیکن انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم ہم کبھی بھی اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ اللہ عزوجل سے (مطلب یہ ہے کہ اس کا اجر خدا سے ہی لیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ اس میں کفار اور اہل شرک کی قبریں تھیں اور ویران غار بھی تھے اور ایک درخت کھجور کا بھی تھا۔ رسول کریم نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھودی گئیں اور درخت کاٹ دیا گیا اور تمام کے تمام غار برابر کر دیئے گئے اس کے بعد درخت قبلہ کی طرف رکھے گئے اور پتھر کی چوکھٹ بنائی گئی اور تیار کی گئی صحابہ کرامؓ اس وقت پتھر ڈھوتے تھے اور وہ حضرات اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے رسول کریمؐ بھی انکے ہمراہ تھے وہ حضرات فرماتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَةِ فَانْصُرِ

الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)) ''اے اللہ خوبی نہیں ہے لیکن آخرت کی خوبی' اے اللہ بخشش فرمادے انصار اور مہاجرین کو۔''

بَابُ ۴۰۹ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

۷۰۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ وَّ يُوْنُسَ قَالَا قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَآئِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ قَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۷۰۷: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَ اُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبْشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُوْلٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَّصَوَّرُوْاتِيْكِ الصُّوَرَ اُوْلٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

بَابُ ۴۱۰ الْفَضْلِ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

۷۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَآءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً وَّرِجْلٌ تَمْحُوْسَيِّئَةً۔

باب: قبور کا مساجد بنانا ممنوع ہے

۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا: جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے (یعنی وفات کے قریب ہو گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر ڈال لیتے اپنے چہرہ پر' جس وقت نزع کا عالم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ کھول لیتے اور ارشاد فرماتے: اے خدا' یہود اور عیسائیوں پر لعنت نازل کر۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مساجد بنالیا۔

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے تذکرہ فرمایا ایک گرجا کا حبشہ میں کہ جن میں تصاویر تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں (یعنی عیسائیوں اور یہود) کا قاعدہ یہ تھا کہ جس وقت ان میں سے کوئی نیک دل انسان فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا لیتے تھے اور اس کی تصویر بنا لیتے تھے یہ لوگ تمام مخلوق میں خدا کے نزدیک برے ہوں گے۔

باب: مسجد میں حاضری کا اَجر وثواب

۷۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت انسان اپنے مکان سے مسجد کی جانب چلتا ہے پھر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے پھر دوسرے قدم چلنے پر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۴۱۱ النَّهْيِ عَنْ مَّنْعِ النِّسَآءِ مِنْ اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۷۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا۔

باب: خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا چاہئے

۷۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی کی عورت' مسجد میں (نماز پڑھنے) کیلئے جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہیں کرنا چاہئے۔

بَابُ ۴۱۲ مَنْ يُّمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ اَوَّلَ يَوْمِ الثُّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ۔

باب: مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟

۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس درخت میں سے پہلے لہسن کھالے پھر فرمایا لہسن اور پیاز کھالے تو وہ شخص ہم لوگوں کے پاس مساجد میں نہ داخل ہوں کیونکہ فرشتے ایسی شے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ جس شے سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

بَابُ ۴۱۳ مَنْ يُّخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَّعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اَرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّوْمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا۔

باب: مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟

۷۱۱: حضرت معدان بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم لوگ' ان دو ناپاک درخت میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور لہسن کو اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے منہ سے ان چیزوں کی بدبو محسوس فرماتے تو حکم فرماتے کہ وہ شخص مسجد سے بقیع کی جانب نکال دیا جائے اور ہمارے میں سے جو شخص لہسن اور پیاز کھائے تو ان چیزوں کو اچھی طریقہ سے پکا کر کھے۔

بَابُ ۴۱۴ ضَرْبِ الْخِبَآءِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۱۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ

باب: مسجد کے اندر خیمہ لگانے اور نصب کرنے سے متعلق

۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا فرما کر اس جگہ تشریف لے جاتے کہ جس جگہ پر اعتکاف کرتے'

يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهٗ خِبَآءٌ وَاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَآءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَآءَ هَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَآءٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلْبِرَّ تُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک کے آخری دس دن میں اعتکاف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خیمہ گاڑنے کا حکم فرمایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے واسطے بھی خیمہ لگایا گیا جس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم فرمایا تو ان کے واسطے بھی خیمہ گاڑا گیا۔ جس وقت رسول کریمؐ نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ہر طرف خیمہ ہی خیمہ لگے ہوئے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا ان خیموں کے لگانے سے ثواب کی نیت ہے۔ اسکے بعد آپؐ نے ماہ رمضان میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۷۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ رَّمْيَةً فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهٗ مِنْ قَرِيْبٍ۔

۷۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوۂ خندق میں تیر کا ایک کاری زخم لگ گیا جو کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے لگایا تھا اکحل نامی رگ میں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب کر دیا تا کہ نزدیک سے ان کی مزاج پرسی فرما سکیں۔

بَابُ ۴۱۵ اِدْخَالِ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب: بچوں کو مسجد میں لانے کا بیان

۷۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَّحْمِلُهَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ وَيُعِيْدُهَا اِذَا قَامَ حَتّٰى قَضٰى صَلٰوتَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا۔

۷۱۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امامہ بنت ابی العاص کو لئے ہوئے آئے اور ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی اور (حضرت امامہ) چھوٹی لڑکی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر تھیں۔ جس وقت آپ رکوع اور سجدہ فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھلاتے پھر جس وقت کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اٹھا لیتے۔ (اور پھر ان کو کاندھے پر بٹھلاتے) اسی طریقہ سے کرتے رہے نماز کے پورا ہونے تک۔

بَابُ ۴۱۶ رَبْطِ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق

۷۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ

۷۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ۔ مُخْتَصَرٌ۔

نے کچھ سواروں کو نجد شہر کی جانب روانہ فرمایا وہ قبیلہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لے کر آئے کہ جس کو حضرت ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ شخص یمامہ کا سردار تھا تو اس کو ایک ستون سے باندھ دیا گیا (مختصراً) یہ حدیث کافی طویل ہے۔

بَابُ ۴۱۷ اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ

باب: اُونٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق

۷۲۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ فِىْ حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

۷۱۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھو رہے تھے۔

بَابُ ۴۱۸ النَّهْىِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب: مسجد کے اندر خرید وفروخت کے ممنوع ہونے اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا

۷۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الشِّرَآءِ وَالْبَيْعِ فِى الْمَسْجِدِ۔

۷۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا اور مسجد میں خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۱۹ النَّهْىِ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے کا بیان

۷۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ۔

۷۱۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

اشعار کی اجازت:

مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا منع ہے جو کہ جھوٹ یا مبالغہ غلط بیانی پر مشتمل ہوں لیکن ایسے اشعار جو کہ اعلیٰ مضمون یا اخلاقی تعلیم اور سماجی اصلاح سے متعلق ہوں وہ درست ہیں آگے آنے والی حدیث سے صحیح اشعار پڑھنے کی اجازت ثابت ہے۔

بَابُ ۴۲۰ الرُّخْصَةِ فِي اِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ اَنْشَدْتُ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَسْمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

باب: مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے کی اجازت

۷۱۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے اور وہ اس وقت اشعار پڑھنے میں مشغول تھے مسجد کے اندر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو مسجد کے اندر اس وقت اشعار پڑھے ہیں جس وقت مسجد کے اندر ان سے اعلیٰ شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا (یعنی جس وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تعریفی کلمات کہتا اور تعریفی شعر کہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا میری جانب سے قبول فرما۔ اے خدا مدد فرما ان کی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں (سنے ہیں)۔

بَابُ ۴۲۱ النَّهْيِ عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا وَجَدْتَّ۔

باب: گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت کا بیان

۷۲۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گم شدہ شے کو تلاش کرنے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کرے تم وہ شے نہ پاؤ یعنی تم کو وہ شے نہ ملے۔

بَابُ ۴۲۲ اِظْهَارِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيِّ بَصْرِيٌّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَبِرًا يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب: مسجد کے اندر ہتھیار نکالنے سے متعلق

۷۲۱: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں تیر لے کر حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) ارشاد فرمایا: تم تیر کے کونے کو پکڑ لو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حکم دینے سے آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ تیر کی نوک کسی کے لگ جائے اور وہ زخمی ہو جائے کیونکہ مسجد کے اندر لوگ اکٹھا رہتے ہیں وہاں پر ہتھیار اس طریقہ سے نکالنے سے خطرناک ہو سکتا ہے اس وجہ سے بطور ادب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

بَابُ ۴۲۳ تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر اُنگلیوں کو اُنگلیوں کے اندر داخل کرنا

۷۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَنَا اَصَلّٰى هٰؤُلَآءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهٗ فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اَقَامَةٍ فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۷۲۲: حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت علقمہؒ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور انکے پیچھے کھڑے ہو گئے انہوں نے ایک شخص کو بائیں جانب کیا اور ایک دوسرے شخص کو دائیں جانب کیا پھر نماز ادا کی بغیر اذان اور تکبیر کے۔ جس وقت وہ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلی میں ڈال لیتے۔ یعنی دونوں گھٹنوں کے درمیان میں اور فرماتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

۷۲۳: مذکورہ سند سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

بَابُ ۴۲۴ الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر چت لیٹ جانا کیسا ہے؟

۷۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۷۲۴: حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ کو مسجد کے اندر چت لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۴۲۵ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر سونے سے متعلق

۷۲۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ

۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جوان شخص تھے اور نوجوان غیر شادی شدہ ہونے کی حالت میں مسجد کے اندر

يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَآ اَهْلَ لَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ۔

سویا کرتے تھے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

بَابُ ۴۲۶ اَلْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

۷۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

باب: مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق

۷۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد کے اندر تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو زمین کے اندر دفن کر دو یا دبا دو (اوپر سے مٹی ڈال کر)۔

بَابُ ۴۲۷ اَلنَّهْيِ عَنْ اَنْ يَّتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۷۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ اِذَا صَلّٰى۔

باب: مسجد کے اندر قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے

۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کی دیواروں پر تھوک یعنی بلغم دیکھا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مسل دیا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو۔ یعنی اس کی جانب توجہ کرتا ہے اور اس کے سامنے کی جانب تھوکتا ہے (معلوم ہوا کہ قبلہ کی جانب تھوکنا سخت قسم کی بے ادبی اور بدنصیبی ہے)

بَابُ ۴۲۸ ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهٖ

۷۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهٰى اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

باب: بحالت نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت

۷۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کنکریوں سے مسل دیا اور سامنے اور دائیں جانب سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے کی طرف تھوکنا چاہئے۔

بَابُ ۴۲۹ اَلرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّبْصُقَ خَلْفَهٗ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهٖ

۷۲۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقٍ

باب: نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت

۷۲۹: حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز پڑھنے میں

بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتَ تُصَلِّيْ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا وَّاِلَّا فَهٰكَذَا وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهٗ۔

بَابُ ۴۳۰ بِاَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهٗ

۷۳۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهٗ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

بَابُ ۴۳۱ تَخْلِيْقِ الْمَسَاجِدِ

۷۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰى اَحْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحْسَنَ هٰذَا۔

بَابُ ۴۳۲ الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوْجِ عَنْهُ

۷۳۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ رَّبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ وَّ اَبَا اُسَيْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

مشغول ہوتو تم سامنے اور نہ دائیں جانب تھوکو بلکہ پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوکو اگر وہاں پر جگہ موجود ہو (مطلب یہ ہے کہ اس جانب دوسرے نمازی نہ ہوں) ورنہ تم یہ کرو پھر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا پھر اس کو مسل دیا۔

باب: کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہئے؟

۷۳۰: حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تھوکا پھر آپ ﷺ نے اس کو مسل دیا اپنے بائیں پاؤں سے۔

باب: مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

۷۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں بیت اللہ شریف کی طرف بلغم دیکھا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا ایک خاتون قبیلہ انصار میں سے کھڑی ہو گئی اور اس کو رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ کیا عمدہ کام ہے۔

باب: مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت کیا کہے

۷۳۲: حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ اور ابواسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد کے اندر داخل ہو تو اس طرح سے کہے: اے خدا! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت مسجد سے باہر نکلے تو اس طرح کہے اے خدا میں آپ کے فضل کا محتاج ہوں۔

باب ٤٣٣ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ فِيْهِ

٧٣٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔

باب ٤٣٤ الرُّخْصَةِ فِى الْجُلُوْسِ فِيْهِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلٰوةٍ

٧٣٤: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ وَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَآءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فَطَفِقُوْا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ وَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ وَكَانُوْا بِضْعًا وَّثَمَانِيْنَ رَجُلاً فَقَبِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَلَهُمْ وَوَكَلَ سَرَآئِرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِىْ مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ وَاللّٰهِ لَوْجَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّىْ سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهٖ وَلَقَدْ اُعْطِيْتُ جَدَلاً وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيْثَ كَذِبٍ لِتَرْضٰى بِهٖ عَنِّىْ لَيُوْشِكُ

باب: جس وقت مسجد کے اندر داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے

٧٣٣: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات بیٹھنے سے قبل ادا کرے۔

باب: بغیر نماز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد سے باہر نکلنا

٧٣٤: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ ﷺ جس وقت سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں داخل ہوئے وہاں پر آپ ﷺ نے دو رکعات ادا فرمائیں پھر بیٹھے ہوئے حضرات کے سامنے اب وہ لوگ آنے لگے جو کہ آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں نہیں شریک ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اور قسم قسم کے عذر و معذرت (سچے' جھوٹے) کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگ گئے۔ وہ تمام افراد تعداد کے اعتبار سے اسّی کے قریب تھے آپ ﷺ نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی اور ان کے واسطے دُعا مانگی اور ان کے قلوب کی باتیں اللہ عزوجل پر چھوڑ دیں یہاں تک کہ میں حاضر ہوا اور میں بھی ان حضرات میں شریک تھا (جو کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) آپ ﷺ نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا جس طریقہ سے کوئی شخص غصہ کی حالت میں مسکراتا ہے پھر فرمایا کہ تم آؤ۔ میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا آپؐ نے فرمایا: تم کس وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سوار ہونے کے واسطے)

اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ اِنِّيْ لَاَرْجُوْا فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ مُخْتَصَرٌ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں کسی دوسرے دنیا دار کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں اس سے واقف ہوں کہ میں ضرور اس کے غصہ سے نکل جاتا (مطلب یہ ہے کہ اس کی ناراضگی دور ہو جاتی) اور مجھ کو خوب باتیں بنانا آتی ہیں لیکن خدا کی قسم! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ اگر میں آج آپ سے جھوٹ کہہ دوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے رضامند ہو جائیں گے لیکن اللہ عزوجل پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر دے گا کیونکہ اللہ عزوجل ظاہری اور باطنی تمام طریقہ کے کام سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے راز سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے بھید کو آپ پر کھول دے گا اور میں آج ہی آپ سے ٹھیک طریقہ سے کہہ دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن مجھ کو توقع ہے کہ اللہ عزوجل میری غلطی معاف فرما دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ پر مہربان فرما دے خدا کی قسم جس وقت کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص طاقتور اور دولت مند نہیں تھا یعنی مجھ کو کوئی کسی قسم کا عذر نہیں تھا اور نہ ہی میں علیل و مریض تھا نہ میں بالکل ہی حقیر و فقیر تھا رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ فرمایا اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے متعلق فیصلہ فرمائے بہرحال میں کھڑا ہو گیا اور رخصت ہو گیا۔ (مختصراً)

بَابُ ۴۳۵ صَلٰوةِ الَّذِيْ يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

باب: جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گذرے اُس کے متعلق

۷۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُوْ اِلَى السُّوْقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّيْ فِيْهِ۔

۷۳۵: حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت بازار جایا کرتے تھے دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں، تو ہم لوگ مسجد کے پاس سے گذرتے اور وہاں پر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۴۳۶ التَّرْغِيْبِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب: مسجد میں بیٹھ کر نماز کا منتظر رہنا

۷۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تُصَلِّيْ عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

۷۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشبہ فرشتے دعا مانگتے ہیں تمہارے میں سے اس شخص کے واسطے جو کہ بیٹھا رہتا ہے اس جگہ پر کہ جہاں پر اس نے نماز ادا کی جس وقت تک اس شخص کا وضو ٹوٹے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے خدا مغفرت فرمادے اس شخص کی اور اس پر رحمت نازل فرما۔

۷۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلاً السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۷۳۷: حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد کے اندر نماز ادا کرنے کا منتظر رہتا ہے تو گویا کہ وہ شخص نماز ہی میں ہے (یعنی اس کو نماز ادا کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے)۔

بَابُ ۴۳۷ ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب: جس جگہ پر اُونٹ پانی پیتے ہیں اُس جگہ پر نماز ادا کرنا ممنوع ہے

۷۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

۷۳۸: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے رہنے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۴۳۸ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

۷۳۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّ طَهُوْرًا اَيْنَمَا اَدْرَكَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي الصَّلٰوةَ صَلّٰى۔

۷۳۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد بنا دی گئی اور پاک کرنے والا تیمّم جائز قرار دیا گیا تو جس جگہ پر میری امت میں سے کوئی شخص نماز کو حاصل کر لے یعنی نماز ادا کرنے کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کر لے اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو۔

بَابُ ۴۳۹ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: بوریے پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۴۰: اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدِ الْاُمَوِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یَّاْتِیَھَا فَیُصَلِّیَ فِیْ بَیْتِھَا فَتَتَّخِذَہٗ مُصَلًّی فَاَتَاھَا فَعَمِدَتْ اِلٰی حَصِیْرٍ فَنَضَحَتْہُ بِمَآءٍ فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلَّوْا مَعَہٗ۔

۷۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر نماز ادا کیا کروں (بطور تبرک کے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان میں تشریف لائے انہوں نے ایک بوریا اٹھایا پھر اس کو پانی سے دھویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے نماز ادا کی۔

بَابُ ۴۴۰ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ

باب: جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ یَعْنِی الشَّیْبَانِیَّ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ۔

۷۴۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے جا نماز پر۔

بَابُ ۴۴۱ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ رِجَالاً اَتَوْاسَھْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِیَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُہٗ فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّ ھُوَ وَلَقَدْ رَاَیْتُہٗ اَوَّلَ یَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ یَوْمٍ جَلَسَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی فُلَانَۃَ امْرَاَۃٍ قَدْ سَمَّاھَا سَھْلٌ اَنْ مُرِیْ غُلَامَکِ النَّجَّارَ اَنْ یَّعْمَلَ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَیْھِنَّ اِذَا کَلَّمْتُ النَّاسَ فَاَمَرَتْہُ فَعَمِلَھَا مِنْ طَرْفَآءِ الْغَابَۃِ ثُمَّ جَآءَ بِھَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَبِھَا فَوُضِعَتْ ھٰھُنَا ثُمَّ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَقِیَ فَصَلّٰی عَلَیْھَا وَکَبَّرَ وَھُوَ عَلَیْھَا ثُمَّ رَکَعَ وَھُوَ عَلَیْھَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَھْقَرٰی فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ یَا

۷۴۲: حضرت ابو حازم بن دینار سے روایت ہے کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بحث میں مشغول تھے کہ یہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کی لکڑی کا ہے آخر کار انہوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ خدا کی قسم میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ یہ منبر جس لکڑی کا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جس وقت پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جس وقت پہلی مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے پاس کہ جن کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لیا یہ کہلوایا کہ تم اپنے غلام سے جو کہ بڑھئی ہے یہ بات کہہ کر چند لکڑیاں تیار کرا دو کہ جن پر میں بیٹھ سکوں لوگوں سے گفتگو کرنے کے واسطے (یعنی وعظ اور نصیحت کرنے کو) اس خاتون نے اپنے غلام کو حکم فرمایا اس نے منبر تعمیر کیا غابہ (نامی جھاڑ کے درخت کی لکڑی) سے۔ اور اس خاتون کے پاس لے آیا۔ اس خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ یہاں پر رکھا گیا

اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔

پھر میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اس پر چڑھے پس نماز ادا فرمائی اور تکبیر کہی پھر رکوع فرمایا اس پر آپ ٹھہرے الٹے پاؤں اور آپ ﷺ نے منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا۔ پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوگئی تو منبر پر چلے گئے اور جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ کام اس واسطے کیا ہے تاکہ تم لوگ میری تابعداری کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

بَابُ ۴۴۲ الصَّلٰوةِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ۔

۷۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خیبر کی جانب تھا۔

عرب کا گدھا:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ عرب معاشرے میں گدھے کا استعمال عام تھا بلکہ اب بھی کئی علاقوں میں اور اس پر سوار ہونا عیب نہیں سمجھا جاتا۔ آپ ﷺ گدھے پر نماز ادا فرماتے وقت رکوع اور سجدے اشارہ سے فرماتے تھے اور خیبر مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے اور بیت اللہ شریف مدینہ منورہ سے جنوب میں واقع ہے۔

۷۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ اِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰى عَلٰى قَوْلِهٖ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ الصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۷۴۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز ادا فرماتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور نماز ادا فرمانے میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خیبر کی جانب تھا اور بیت اللہ شریف ان کے پیچھے واقع تھا۔

۹

کِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کے متعلق احادیث

بَابُ ۴۴۳ اِسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْنُسَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرِفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

باب: بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا

۷۴۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سولہ ماہ تک نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ مبارک فرمایا۔ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے قبیلہ انصار کی ایک قوم کے نزدیک گیا اور وہ قبلہ کی جانب نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کی جانب چہرۂ مبارک فرمایا ہے ان لوگوں نے یہ بات سننے کے فوراً بعد ہی (بحالت نماز ہی) بیت اللہ کی جانب رُخ کر لیا۔

بَابُ ۴۴۴ الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۷۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

باب: کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا لازم نہیں ہے

۷۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے اور سفر میں چاہے جس جانب اس کا چہرہ ہوتا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف ہی نماز ادا فرماتے) حضرت عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

۷۴۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۷۴۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهُ بِهٖ وَ يُوْتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهَا الْمَكْتُوْبَةَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جس طرف اس اونٹنی کا رخ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی پر ادا فرماتے لیکن نماز فرض اس پر ادا نہ فرماتے۔

بَابُ ۴۴۵ اسْتِبَانَةِ الْخَطَاءِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

باب: اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس جانب نہیں تھا

۷۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَآءٍ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ جَآءَ هُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ۔

۷۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کی رات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا۔ یہ بات سن کر لوگوں نے (بحالت نماز میں) بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر لیا۔ پہلے ان کے رخ ملک شام کی جانب تھے پھر ان کے رخ بیت اللہ شریف کی جانب پھر گئے۔

بَابُ ۴۴۶ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

باب: نمازی شخص کے سترہ سے متعلق

۷۴۹: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

۷۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوۂ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی شخص کا سترہ کس طرف ہونا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر (اونٹ وغیرہ کے) پالان کی لکڑی ہوتی ہے (ایک ہاتھ کے قریب قریب) اگر اتنا سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے ہو تو اس کے سامنے سے نمازی کا گزرنا ممنوع نہیں ہے۔

۷۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا۔

۷۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی جانب نیزہ گاڑ لیا کرتے تھے پھر اسکی طرف رخ فرما کر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۴۴۷ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہئے

۷۵۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

۷۵۱: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص سترہ کھڑا کر کے نماز ادا کرے تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ سترہ کے نزدیک کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ شیطان اس شخص کی نماز توڑ دے (خراب کر دے)

بَابُ ۴۴۸ مِقْدَارِ ذٰلِكَ

باب: نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہئے؟

۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَّ بِلَالٌ وَّ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا ذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَ جَعَلَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ۔

۷۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند فرما لیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم نے کیا طریقہ بیان کیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک ستون کو بائیں جانب کیا اور دو ستون کے دائیں جانب اور تین ستون پیچھے کی طرف اور اس دور میں بیت اللہ شریف چھ ستون پر تھا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی دیوار کے تین ہاتھ کے فاصلہ سے۔ (اس وجہ سے اس کے برابر نماز کا سترہ ہونا چاہئے)

بَابُ ۴۴۹ ذِكْرِ مَا يَقْطَعُ وَمَا لَا يَقْطَعُ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سُتْرَةٌ

باب: بحالت نماز کونسی شے کے سامنے سے گذرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کونسی شے سے نہیں

۷۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ مَابَالُ

۷۵۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے واسطے کوئی شے آڑ بن جائے گی۔ جو کہ پالان کی لکڑی کے برابر ہو لیکن اس کے سامنے سے اگر اتنی بڑی کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت اور گدھی اور کالا کتا فاسد کر دے گا (جبکہ یہ تین اشیا نمازی کے سامنے سے گزریں) عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے

الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

دریافت کیا سیاہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ اگر زرد یا لال رنگ کا کتا ہوتو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی رسول کریمؐ سے دریافت کیا جس طریقہ سے تم نے مجھ سے دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

۷۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيٰى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

۷۵۴: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس شے کے سامنے سے گذرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کو حیض آ رہا ہوتا ہے تو اس عورت کے سامنے سے گذرنے اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہے (یعنی رسول کریمؐ کا ارشاد مبارک قرار دیا ہے)۔

۷۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى اَتَانٍ لَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۷۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ دونوں ایک ہی گدھے پر سوار ہو کر پہنچے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو ہم لوگ صف کے سامنے سے گذرے پھر ہم لوگ اُترے اور گدھے کو چھوڑ دیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھاس چرتا رہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہیں کہا (یعنی ہمارے عمل پر تنقید نہیں فرمائی)۔

۷۵۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَ حِمَارَةٌ تَرْعٰى فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا۔

۷۵۶: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے ہم لوگوں کے پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی وہ گدھی گھاس کھا رہی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے سامنے سے ان کو نہ تو ہٹایا اور نہ دوسری طرف بھگایا۔

۷۵۷: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَ غُلَامٌ مِّنْ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز وہ خود اور قبیلہ بنو ہاشم میں سے ایک لڑکا ایک گدھے پر سوار ہو کر کسی جگہ جا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا فرمانے میں مشغول تھے پھر وہ ٹھہرے اور نماز میں شرکت کر لی تمام لوگوں نے نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا فرمائی کہ اس دوران

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوْا وَدَخَلُوْا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَآءَ تْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

دولڑکیاں حاضر ہوئیں جو کہ خاندان عبدالمطلب میں سے تھیں وہ لڑکیاں دوڑتی ہوئی پہنچیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے وہ لڑکیاں لپٹ گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو چھڑایا اور نماز کی نیت نہیں توڑی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کسی جانور یا انسان کے نمازی کے سامنے سے گذر جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

۷۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول رہتے تھے تو جس وقت میں اُٹھنا چاہتی تو مجھے برا لگتا کہ میں وہاں سے اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نکلوں چنانچہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

بَابُ ۴۵۰ التَّشْدِيْدِ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهٖ

باب: سترہ کے اور نمازی کے درمیان سے نکل جانے کی وعید

۷۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِبْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۷۵۹: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے ان کو ابوجہیم کے پاس بھیج دیا اس سوال پر کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات سنی ہے؟ اس شخص کے متعلق جو کہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے۔ ابوجہیم نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نمازی کے سامنے سے گذرے اگر وہ شخص یہ بات جانے کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے سے کس قدر گناہ ہے تو وہ شخص چالیس روز تک کھڑا رہنا عمدہ اور بہتر سمجھے نمازی کے سامنے سے نکل جانے سے۔

۷۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ اَحَدًا اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ۔

۷۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گذرنے دے اگر وہ یہ بات نہ مانے تو اس سے جھگڑا کرے۔

بَابُ ۴۵۱ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

۷۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَآئِهٖ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ۔

باب: مذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق

۷۶۱: حضرت کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا' انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر دو رکعات بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارہ پر ادا فرمائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طواف کے درمیان میں کوئی شے حائل نہیں تھی (یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور وہ سامنے سے گذرتے جاتے تھے)۔

بَابُ ۴۵۲ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ النَّآئِمِ

۷۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَارَا قِدَةٌ مُّعْتَرِضَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ۔

باب: سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز ادا فرماتے تھے اور میں ان کے رخ کے سامنے بیت اللہ شریف کی جانب لیٹی رہا کرتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر مبارک پر اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا فرماتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نیند سے بیدار فرماتے میں وتر ادا کرتی۔

بَابُ ۴۵۳ النَّهْيِ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَى الْقَبْرِ

۷۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا۔

باب: قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق

۷۶۳: حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز نہ پڑھو قبروں کی جانب اور تم لوگ قبروں پر نماز نہ پڑھو۔

بَابُ ۴۵۴ الصَّلٰوةِ اِلٰى ثَوْبٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ

۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهٗ اِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا

باب: تصویر والے کپڑے پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

۷۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس میں تصاویر تھیں میں نے اس کو اٹھا کر طاق میں رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس جانب نماز ادا فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کپڑے کو ہٹا دو چنانچہ میں نے اُس کپڑے کو اُتار کر اس کے تکیے بنا

عَائِشَةُ اُخْرِیْهِ عَنِّیْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وِسَادَةً۔

لئے۔

بَابُ ۴۵۵ الْمُصَلِّی یَكُوْنُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْاِمَامِ سُتْرَةٌ

باب: نمازی اور امام کے درمیان سترہ کا حکم

۷۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَصِیْرَةٌ یَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَیَحْتَجِرُهَا بِاللَّیْلِ فَیُصَلِّیْ فِیْهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ وَبَیْنَهُ وَبَیْنَهُمُ الْحَصِیْرَةُ فَقَالَ اكْلُفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَاِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَدْوَمُهٗ وَاِنْ قَلَّ ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَاعَادَلَهٗ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَانَ اِذَا عَمِلَ عَمَلًا اَثْبَتَهٗ۔

۷۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کے پاس ایک بوریا تھا آپؐ دن کے وقت اس کو بچھا لیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کی آڑ فرماتے اور نماز ادا فرماتے۔ لوگوں کو علم ہوا تو وہ آپؐ کے پیچھے نماز ادا کرنے لگے اور ان کے اور آپؐ کے درمیان ایک بوریا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ اس قدر عمل کرو کہ جس قدر تم عمل کی طاقت اور قدرت رکھتے ہو۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل ثواب اور اجر کے دینے سے نہیں تھکتا اور تم لوگ ہی تھکن محسوس کرنے لگتے ہو اور بلاشبہ اللہ عزوجل کو وہ عمل بہت زیادہ پسندیدہ ہے جو ہمیشگی اور پابندی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اگرچہ وہ عمل کم ہی ہو۔ پھر آپؐ نے وہاں پر نماز ادا کرنا چھوڑ دی اور کبھی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے ہی اٹھا لیا اور آپؐ جس وقت کوئی کام انجام دیتے تو آپؐ مضبوطی سے وہ کام انجام دیتے۔

خلاصة الباب ☆ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کا مزاج مبارک ایسا نہیں تھا کہ کچھ دن کسی کام کو انجام دیا اور پھر اس کو چھوڑ ڈالا۔

بَابُ ۴۵۶ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۷۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

۷۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا: ایک کپڑے (تہہ بند میں) نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ (اگر چادر وغیرہ نہ ہو) آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں اور نماز سب کو ادا کرنا چاہئے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی۔

۷۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ

۷۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں دیکھا آپ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے اور اس کے دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر تھے۔

بَابُ ۴۵۷ الصَّلٰوةِ فِيْ قَمِيْصٍ وَّاحِدٍ

باب: صرف کرتے میں نماز ادا کرنے کے متعلق

۷۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا الْقَمِيْصُ اَفَاُصَلِّيْ فِيْهِ قَالَ وَزُرَّهٗ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَرْكَةٍ۔

۷۶۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار میں جاتے وقت صرف کرتا ہی پہن لیا کرتا ہوں کیا اس طریقہ سے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ادا کر لو اور اس میں بٹن لگا لو اگرچہ ایک کانٹے کا ہو۔ (تاکہ تمہاری ستر نہ کھل سکے)۔

بَابُ ۴۵۸ الصَّلٰوةِ فِي الْاِزَارِ

باب: تہہ بند‘ لنگی میں نماز ادا کرنا

۷۶۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْنَ اُزْرَهُمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ فَقِيْلَ لِلنِّسَآءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا۔

۷۶۹: حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازیں ادا فرماتے تھے تہہ بند کو باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح سے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت وہ لوگ سجدہ میں جاتے تھے تو پیچھے کی جانب سے ان کی ستر دکھلائی دیتی تھی) تو خواتین کو حکم ہوا تھا کہ وہ (سجدہ سے) سر نہ اٹھاویں جس وقت تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہوں۔

۷۷۰: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِيْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّهٗ قَالَ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِّلْقُرْاٰنِ قَالَ فَدَعَوْنِيْ فَعَلَّمُوْنِي الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ مَّفْتُوْقَةٌ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاَبِيْ اَلَا تُغَطِّيْ عَنَّا اِسْتَ ابْنِكَ۔

۷۷۰: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت میری قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئی تو اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو لوگوں نے مجھ کو بلایا (کیونکہ میں قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا تھا) اور رکوع اور سجدہ مجھ کو سکھلائے میں نماز کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میرے جسم پر ایک بوسیدہ قسم کی چادر ہوتی تھی اور لوگ میرے والد سے عرض کرتے کہ تم اپنے لڑکے کے ستر کا ہم سے پردہ نہیں کرتے۔

بَابُ ۴۵۹ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهٗ عَلَى امْرَاَتِهٖ

باب: اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟

۷۷۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَّ عَلَيَّ مِرْطٌ بَعْضُهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۷۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں نماز ادا فرماتے اور میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوتی تھی اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اور ایک ہی چادر ہوا کرتی تھی جس میں سے چادر کا کچھ حصہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔

بَابُ ۴۶۰ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ

باب: ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو

۷۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۷۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہ نماز پڑھے ایک ہی کپڑے میں جبکہ اس کے کندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

بَابُ ۴۶۱ الصَّلٰوةِ فِي الْحَرِيْرِ

باب: ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۷۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشم سے بنی ہوئی ایک قبا بطور تحفہ کے بھیجی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن کر نماز ادا فرمائی پھر جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاقت سے اس کو اُتار کر پھینک دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اہل تقویٰ کو اس کا پہن لینا مناسب نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس لئے بیان کیا کہ یہ لباس خواتین کا ہے یا یہ لباس اس طرح کے مردوں کا ہے جو کہ سنگھار میں لگے رہتے ہیں اور یادِ خداوندی سے غفلت میں رہتے ہیں۔

بَابُ ۴۶۲ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ

باب: نقشین چادر کو اوڑھ کر نماز ادا کرنا

۷۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۷۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش و نگار تھے پھر نماز ادا فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو نماز میں (خشوع وخضوع

وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ خَمِیْصَةٍ لَّهَا اَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَتْنِیْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ اذْهَبُوْا اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ وَاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّتِهٖ۔

سے) ان نقش و نگار نے باز رکھا تم لوگ اس چادر کو ابوجہیم کے پاس لے جاؤ اور اس کے عوض اون کا ایک کمبل لے آؤ۔

بَابُ ۴۶۳ الصَّلٰوةِ فِی الثِّیَابِ الْحُمْرِ

باب: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلّٰی اِلَیْهَا یَمُرُّ مِنْ وَّرَآئِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ۔

۷۷۵: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن فرما کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ سامنے گاڑ دیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور اس نیزہ کے آگے سے کتا اور گدھا نکلا تھا اور عورت بھی نکلی تھی۔

بَابُ ۴۶۴ الصَّلٰوةِ فِی الشِّعَارِ

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے لگا ہوا رہے

۷۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسَ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوالْقَاسِمِ فِی الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِنْ اَصَابَهٗ لَمْ یَعْدُهٗ اِلٰی غَیْرِهٖ وَصَلّٰی فِیْهِ ثُمَّ یَعُوْدُ مَعِیَ فَاِنْ اَصَابَهٗ مِنِّیْ شَیْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَمْ یَعْدُهٗ اِلٰی غَیْرِهٖ۔

۷۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سو جاتے تھے اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں کوئی چیز لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو دھو دیتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے۔ اس کے بعد نماز ادا فرماتے پھر اگر میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ جاتے اگر کچھ لگ جاتا تو اسی قدر جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

بَابُ ۴۶۵ الصَّلٰوةِ فِی الْخُفَّیْنِ

باب: موزے پہن کر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَاَیْتُ جَرِیْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا۔

۷۷۷: حضرت ہمام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے موزوں سے نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ٤٦٦ الصَّلٰوةِ فِي النَّعْلَيْنِ

٧٧٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ زُرَيْعٍ وَ غَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بَصَرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: جوتہ پہن کر نماز ادا کرنا

۷۷۸: حضرت سعید بن یزید بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتہ پہن کر نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

بَابُ ٤٦٧ اَيْنَ يَضَعُ الْاِمَامُ نَعْلَيْهِ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ

٧٧٩: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهٖ۔

باب: جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے کس جگہ رکھے؟

۷۷۹: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے بائیں جانب رکھے۔

(۱۰)

کِتَابُ الْاِمَامَةِ

امامت کے متعلق احادیث

بَابُ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

۷۸۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَ مِنْكُمْ اَمِيْرٌ فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَابَكْرٍ۔

باب: اِمامت' صاحب علم وفضل کوکرنا چاہئے

۷۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو قبیلہ انصار کے حضرات نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے ایک امیر ہونا چاہئے اور ایک امیر تم لوگوں (مہاجرین) میں سے ہونا چاہئے' الگ امیر ہونا چاہئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: کیاتم لوگ اس بات سے واقف نہیں ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کوحکم فرمایا تھا نماز کی امامت کا اس کے بعدتم لوگوں میں سے کس شخص کا دِل خوش ہوگا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت پرتو حضرات انصار نے جواب دیا کہ ہم لوگ ابوبکرؓ کے آگے بڑھ جانے (امامت سے) خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت:

واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت حضرات مہاجرین اور حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضامندی سے ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں امامت کبریٰ کا تذکرہ ہے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منعقد ہونے کا تذکرہ ہے اور نماز کی امامت بھی مراد ہوسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ نماز کی امامت جز ہے دراصل امامت کبریٰ کا۔ بہرحال مقتدی حضرات کو چاہئے کہ اپنے سے جو شخص علم وفضل میں زیادہ ہوتو امام اس کو ہی بنانا چاہئے۔

بَابٌ ۶۶۹ الصَّلٰوةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

۷۸۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۸۱: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جن کا نام حضرت براء ہے روایت

اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِی الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ قَالَ اَخَّرَ زِيَادُ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِی ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَاذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّیْ۔

ہے کہ حضرت زیاد نے (جو کہ حاکم تھے) ایک دن انہوں نے نماز میں تاخیر فرمادی تو حضرت ابن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو کرسی دے دی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے زیاد کی حالت عرض کی (یعنی وہ نماز میں تاخیر فرماتے ہیں) تو انہوں نے دانت کے نیچے انگلی رکھ لی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات دریافت کی تھی جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کی انہوں نے میری ران پر ہاتھ ماردیا اور بیان کیا کہ رسول کریم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا کہ جس طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے آپ نے میری ران پر ہاتھ مارا کہ جس طریقہ سے کہ میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی نماز وقت پر ادا کیا کرو یعنی اول وقت پر۔ پھر اگر ان کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر تم پڑھ لو وہ نماز نفل بن جائے گی اور تم یہ بات نہ کہو کہ میں نماز سے فارغ ہو گیا میں نماز نہیں پڑھوں گا (کیونکہ وہ تم کو سخت تکالیف میں مبتلا کر دیں گے)۔

۷۸۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ الصَّلٰوةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً۔

۷۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم لوگ اس قسم کے لوگوں کو پاؤ گے جو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں ادا کریں گے پھر اگر تم اس قسم کے لوگوں کو پاؤ تو تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ساتھ نماز ادا کرو نوافل کی نیت کر کے۔

بَابُ ٤٧٠ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون؟

۷۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَآءٍ عَنْ اَوْسِ ابْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ فِی الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی

۷۸۳: حضرت ابومسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کہ سب سے زیادہ عمدہ طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہو۔ اگر وہ شخص قرآن کی تلاوت میں برابر ہو تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ شخص امامت کرے اگر (اتفاق سے) ہجرت میں تمام کے تمام حضرات برابر ہوں تو جو شخص سنت نبوی (احادیث) سے زیادہ واقف ہو تو اس شخص کو امامت کرنا

الْهِجْرَةِ سَوَآءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَآءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ۔

چاہئے اگر اس میں بھی تمام کے تمام افراد برابر ہوئے تو جس شخص کی عمر دوسرے سے زیادہ ہوتو اس شخص کو امامت کرنا چاہئے اور دوسرے کسی شخص کونہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص دوسرے شخص کی امامت کی جگہ میں پہنچ کر امامت کا فریضہ انجام دے یا اس کے عہدہ کی جگہ جا کر بیٹھے لیکن اس کی اجازت (رضامندی) سے۔

بَابُ ٤٧١ تَقْدِيْمِ ذَوِي السِّنِّ

باب: جوشخص زیادہ عمر رسیدہ ہوتو اسکو امامت کرنا چاہئے

٧٨٤: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِيْ وَقَالَ مَرَّةً اَنَا وَصَاحِبٌ لِيْ فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔

٧٨٤: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک روز حاضر ہوا اور میرے ہمراہ میرا چچا زاد بھائی تھا اور کبھی اس طریقہ سے نقل کیا کہ میرا ایک ساتھی تھا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم سفر میں نکلو تو تم لوگ اذان اور تکبیر پڑھو اور امامت تم دونوں میں سے وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو۔

بَابُ ٤٧٢ اِجْتِمَاعِ الْقَوْمِ فِيْ مَوْضِعٍ هُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ

باب: جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو امامت کرنا چاہئے؟

٧٨٥: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

٧٨٥: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تین شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ان میں سے ایک شخص کو امام بن جانا چاہئے اور سب سے زیادہ حق دار امامت کرنے کا وہ شخص ہے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو یا عمدہ آواز سے تلاوت قرآن کرتا ہو۔

بَابُ ٤٧٣ اِجْتِمَاعِ الْقَوْمِ وَفِيْهِمُ الْوَالِيْ

باب: جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص بھی شامل ہو جو کہ تمام کا حکمران ہو

٧٨٦: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

٧٨٦: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے اقتدا میں امامت نہ کرے اور نہ بیٹھو اس کی عزت کی جگہ پر لیکن اس کی رضامندی سے۔ (اور لگے کہ وہ رضامندی دل سے دی جا رہی ہے)۔

بَابُ ٤٧٤ إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي اَهَلْ يَتَاَخَّرُ

٧٨٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ اَنَّ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي اُنَاسٍ مَّعَهُ فَحُبِسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْاُوْلٰى فَجَآءَ بِلَالٌ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ اَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَاَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ فِي الصُّفُوْفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ وَاَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَآءَهٗ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَالَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلٰوةِ اَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ مَنْ نَّابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ اَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَّا الْتَفَتَ اِلَيْهِ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِيْنَ اَشَرْتُ اِلَيْكَ قَالَ

باب: جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرتا ہو اسی دوران حاکم وقت آ جائے تو وہ امام پیچھے چلا جائے

٧٨٧: حضرت سہل بن ساعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا کہ قبیلہ عمرو بن عوف کی باہمی جنگ ہوئی تو آپ ان میں مصالحت کرانے کے واسطے تشریف لے گئے اور چند حضرات آپ کے ہمراہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ وہاں پر روک لئے گئے (تاخیر ہوگئی) اور نماز ظہر کا وقت ہوگیا تو حضرت بلال' حضرت ابوبکر کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے ابوبکرؓ رسول کریمؐ کو تاخیر ہوگئی ہے اور نماز کا وقت ہوگیا ہے تم نماز کی امامت کر سکتے ہو۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم چاہو۔ بلالؓ نے تکبیر پڑھی اور حضرت ابوبکرؓ آگے بڑھے لوگوں نے تکبیر پڑھی کہ اس دوران رسول کریمؐ تشریف لائے صفوں کے اندر آپ داخل ہو رہے تھے حتیٰ کہ آپ صف کے اندر کھڑے ہوئے اور آپ نے ارادہ فرمایا کہ نماز میں شرکت فرمائیں کہ اس دوران لوگوں نے دستک دینا شروع کر دیا لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بحالت نماز کسی جانب خیال نہیں فرماتے تھے پس جس وقت لوگوں نے بہت زیادہ دستک دیں تو انہوں نے دیکھا تو ان کو علم ہوا کہ رسول کریمؐ تشریف لا رہے ہیں آپ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ نماز کی امامت فرمائیں' اس وقت ابوبکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور خداوند قدوس کا شکر ادا کیا اس پر کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان کو امامت کے قابل خیال فرمایا تو وہ پیچھے چلے آئے یہاں تک کہ صف میں شرکت فرمالی اور حضرت آگے بڑھ گئے آپ نے نماز کی امامت کرائی اور جس وقت نماز سے فراغت فرمائی تو لوگوں کی جانب خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگوں کی یہ حالت ہے جس وقت تم لوگوں کو کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے بحالت نماز تو تم لوگ دستک دینے لگ جاتے ہو دراصل دستک دینا تو خواتین کے واسطے ہے' اب جس وقت کوئی شخص سبحان اللہ کی آواز سنے گا تو وہ اس جانب خیال کرے گا' پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے کس وجہ

اَبُوْبَكْرٍ مَّا كَانَ يَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّیَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے نماز نہیں ادا کی میں نے جس وقت تمہاری جانب اشارہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابوقحافہ کے صاحبزادے کے شایانِ شان نہیں تھا کہ رسول کریمؐ کی موجودگی میں امامت کریں۔

بَابُ ۴۷۵ صَلٰوةِ الْاِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِّنْ رَّعِيَّتِهٖ

باب: اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟

۷۸۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلّٰى فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدًا مُّتَوَشِّحًا خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ۔

۷۸۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ آخری نماز ایک کپڑے میں لپٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

۷۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيْسٰى صَاحِبُ الْبُصْرِیْ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ صَلّٰى لِلنَّاسِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّفِّ۔

۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز کی امامت فرمائی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے۔

بَابُ ۴۷۶ اِمَامَةِ الزَّآئِرِ

باب: جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو اُن کی اجازت کے بغیر اُن کی امامت نہ کرے

۷۹۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَطِيَّةَ مَوْلًى لَّنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ۔

۷۹۰: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملاقات کے واسطے جائے تو (ان کی اجازت کے بغیر) نماز نہ پڑھائے۔

بَابُ ۴۷۷ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى

باب: نابینا شخص کی امامت

۷۹۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ

۷۹۱: حضرت محمد بن الربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت فرمایا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ یَؤُمُّ قَوْمَهٗ وَهُوَ اَعْمٰی وَاَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ تَكُوْنُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّیْلُ وَاَنَا رَجُلٌ ضَرِیْرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ بَیْتِیْ مَكَانًا اَتَّخِذُهٗ مُصَلًّی فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ لَكَ فَاَشَارَ اِلٰی مَكَانٍ مِّنَ الْبَیْتِ فَصَلّٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اندھیرا چھا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور نالے بھی چلتے ہیں۔ میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں کسی جگہ نماز پڑھ لیں میں اسی جگہ نماز ادا کرلیا کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں اندر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس جگہ کے بارے میں خواہش کرتے ہو کہ میں اس جگہ پر نماز ادا کروں؟ انہوں نے مکان کے اندر ایک جگہ کی نشاندہی فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۴۷۸ اِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ یَّحْتَلِمَ

باب: نابالغ لڑکا امامت کرسکتا ہے یا نہیں؟

۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرْمِیُّ قَالَ كَانَ یَمُرُّ عَلَیْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَتٰی اَبِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَجَآءَ اَبِیْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَكُنْتُ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَكُنْتُ اَؤُمُّهُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ۔

۷۹۲: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس سواری کرنے والے لوگ گذرا کرتے تھے ہم لوگ ان لوگوں سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے تو میرے والد ماجد خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ جس وقت میرے والد واپس آئے تو انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن کریم یاد نکلا۔ میں ان حضرات کی امامت کرتا رہا اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔

نابالغ کی امامت:

مسئلہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک نماز فرض میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اگرچہ نماز نفل میں بعض حضرات نے اس کی گنجائش دی ہے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلوغ کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال قرار دی ہے اور اگر کوئی لڑکا پندرہ سال سے کم عمر میں بالغ ہو جائے اور احتلام وغیرہ اس کو ہونے لگے تو وہ شرعاً بالغ شمار ہوگا اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ شمار ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ علامت بلوغ ظاہر ہوں یا نہ ہوں بہر حال پندرہ سال کی عمر ہونے پر ایسے لڑکے پر بالغ ہونے کے احکام جاری ہوں گے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں آٹھ سال کے لڑکے کی امامت کا جواز اگرچہ معلوم ہو رہا ہے تو اس کی یہ توجیہ بیان کی گئی ہے کہ دراصل بلوغ اور عدم بلوغ آب و ہوا اور صحت اور عدم صحت سے بھی ہوتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس وقت مذکورہ صحابی بالغ ہو گئے ہوں کیونکہ آٹھ سال کا لڑکا آب و ہوا اور اعلیٰ صحت کی صورت میں بالغ ہوسکتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ نماز نفل تھی۔

بَابُ ۴۷۹ قِيَامِ النَّاسِ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ

۷۹۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِي عَبْدِاللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُوْدِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِي۔

باب: جس وقت امام نماز پڑھانے کے واسطے باہر کی جانب نکلے تو اس وقت لوگ کھڑے ہوں

۷۹۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کی تکبیر شروع ہو تو تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہوں کہ جس وقت تک تم لوگ مجھ کو نہ دیکھ لو۔

بَابُ ۴۸۰ الْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

۷۹۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ۔

باب: اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آ جائے؟

۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کے واسطے تکبیر پڑھی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اِسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے حتی کہ بعض حضرات کو نیند آ گئی۔

بابُ ۴۸۱ الْاِمَامِ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِيْ مُصَلَّاهُ اَنَّهٗ عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۷۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَاْسُهٗ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ۔

باب: جس وقت امام نماز کی امامت کیلئے اپنی جگہ کھڑا ہو جائے پھر اس کو علم ہو کہ اس کا وضو نہیں ہے

۷۹۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں بنا میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اسی جگہ ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور باہر نکل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا جس وقت ہم لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔

بَابُ ۴۸۲ اسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ

باب: جس وقت امام کسی جگہ جانے لگے تو کسی کو خلیفہ مقرر

اِذَا غَابَ

٧٩٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمْ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَفَّقَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْبَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَحَمِدَاللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ امْضِ ثُمَّ مَشٰى اَبُوْبَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَآءُ۔

بَابُ ٤٨٣ اَلْاِيْتِمَامُ بِالْاِمَامِ

٧٩٧: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ

کر جانا چاہئے

٧٩٦: حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں جنگ ہوگئی یہ خبر رسول کریم ﷺ تک پہنچ گئی آپ ﷺ نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور بلال ؓ سے فرمایا: اے بلال! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابوبکر ؓ سے عرض کرنا کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہوگیا بلال ؓ نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی اور ابوبکر ؓ سے کہا کہ تم نماز کی امامت کے واسطے آگے بڑھو چنانچہ ابوبکر ؓ آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز فرما دیا جس وقت نماز کی ابتداء فرما چکے تو حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابوبکر ؓ کی اقتداء میں نماز کی نیت باندھ لی تو لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی حضرت ابوبکر ؓ کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے مگر جس وقت انہوں نے دیکھا تو رسول کریمؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو اور نماز کی امامت کرو تو ابوبکرؓ نے خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔ رسول کریمؐ کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس وقت نبیؐ نے دیکھا تو آپؐ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابوبکر ؓ جس وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کس وجہ سے نہیں پڑھاتے رہے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا: ابوقحافہ کے لڑکے کی (یعنی میری) یہ مجال ہے کہ نبیؐ کی امامت کرے پھر آپؐ نے لوگوں سے فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مردوں کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی پشت پہ ہاتھ ماریں۔

باب: امام کی اتباع کا حکم

٧٩٧: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

کروٹ پر ایک مرتبہ گھوڑے سے گر گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی مزاج پرسی کے واسطے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت فرمائی تو ارشاد فرمایا: امام اسی واسطے ہوتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''ربنا لک الحمد'' پڑھو۔

بَابُ ۴۸۴ اَلْاِيْتِمَامُ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو

۷۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۷۹۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کی جانب دیکھا کہ وہ حضرات نماز میں پیچھے کی طرف کھڑے ہوتے ہیں (پہلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے)۔ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ آگے کی طرف بڑھو اور میری فرمانبرداری کرو اور تمہارے بعد جو حضرات ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو کہ نماز میں تم لوگوں سے پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو لوگ قصداً پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو قیامت کے دن جس وقت لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سب کے سب لوگ پیچھے ہی رہ جائیں گے۔

۷۹۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ نَحْوَهٗ۔

۷۹۹: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

۸۰۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ۔

۸۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت فرمانے کا حکم فرمایا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز کی امامت فرما رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور تمام حضرات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۸۰۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

۸۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّوَاسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْبَكْرٍ خَلْفَهٗ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ وَاَبُوْبَكْرٍ يُسْمِعُنَا۔

پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے ہم لوگوں کو سنانے کے واسطے (تو ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کرتے) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔

بَابُ ۴۸۵ مَوْقِفِ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَّالْاِخْتِلَافِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام کس طرف کھڑے ہوں؟

۸۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ اُمَرَآءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۸۰۲: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ دور نزدیک ہے جس وقت مال دار لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرنا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِجَدِّهٖ يُقَالُ لَهٗ مَسْعُوْدٌ فَقَالَ مَرَّبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لِيْ اَبُوْبَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ اَبَا تَمِيْمٍ يَعْنِيْ مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهٗ يَحْمِلْنَا عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَّ دَلِيْلٍ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَايَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَبَعَثَ مَعِيْ بِبَعِيْرٍ وَّوَطْبٍ مِّنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُبِهِمْ فِيْ اِخْفَاءِ الطَّرِيْقِ وَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَقَدْ عَرَفْتُ الْاِسْلَامَ وَاَنَا مَعَهُمَا

۸۰۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سامنے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے آقا ابوتمیم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ہم کو ایک اونٹ سواری کرنے کے واسطے دے دو سامانِ سفر بھی دے دو اور راستہ کی رہبری کرنے کے واسطے ایک شخص بھی دے دو جو کہ ہم کو مدینہ منورہ کا راستہ بتلا دے چنانچہ میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کی ایک مشک بھیجی پھر میں ان کو لے کر خفیہ راستوں سے روانہ ہو گیا (تاکہ مشرکین کو میری سرگرمی کا علم نہ ہو سکے) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوئے اور اور اس زمانہ میں میں مذہب اسلام سے واقف ہو گیا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وجہ سے بھی حاضر ہوا اور دونوں کے درمیان میں

فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَدْرِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ بُرَيْدَةُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

کھڑا ہو گیا رسول کریمؐ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا اور وہ پیچھے چلے اور اس کے بعد ہم دونوں آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

بَابٌ ۴۸۶ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً وَ امْرَاَةً

باب: اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں؟

۸۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْصَنَعَتْهُ لَهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْاُ صَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَآءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَآئِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۸۰۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کی دادی محترمہ حضرت ملیکہ نے رسول کریمؐ کو کھانا تناول فرمانے کے واسطے دعوت دی جو کھانا انہوں نے تیار فرمایا تھا وہ کھانا کھانے کے واسطے آپؐ کو بلایا۔ تو حضرت رسول کریمؐ نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا تم کھڑے ہو جاؤ میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ میں اٹھا اور ایک بوریا جو کہ زمین پر بچھاتے بچھاتے سیاہ ہو چکا تھا اس کو میں نے پانی سے دھویا۔ رسول کریمؐ کھڑے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم آپؐ کے پیچھے تھے اور وہ بوڑھی خاتون بھی پیچھے تھی آپؐ نے دو رکعت ادا فرمائی اور سلام پھیرا۔

بَابٌ ۴۸۷ اِذَا كَانُوْا رَجُلَيْنِ وَامْرَاَتَيْنِ

باب: جس وقت دو مرد اور دو خواتین ہوں تو کس طریقہ سے صف بنائی جائے؟

۸۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَاُمِّيْ وَالْيَتِيْمُ وَ اُمُّ حَرَامٍ خَالَتِيْ فَقَالَ قُوْمُوْا فَلْاُصَلِّيَ بِكُمْ قَالَ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلٰوةٍ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا۔

۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز ہمارے مکان میں تشریف لائے تو اس وقت کوئی شخص وہاں موجود نہ تھا لیکن میں اور میری والدہ ایک یتیم لڑکا اور اُمّ حرام میری خالہ موجود تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ نماز ادا کروں گا۔ اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی (تبرک کے واسطے)۔

۸۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مُخْتَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلّٰى

۸۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ صاحبہ موجود تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور والدہ صاحبہ اور خالہ کو اپنے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اَنَسًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاُمَّهٗ وَخَالَتَهٗ خَلْفَهُمَا۔

پیچھے کھڑا کیا۔

بَابُ ۴۸۸ مَوْقِفِ الْاِمَامِ اِذَا كَانَ مَعَهٗ صَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

باب: جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام کو کس جگہ کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةَ خَلْفَنَا تُصَلِّيْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهٗ۔

۸۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں نماز ادا کی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتا جاتا تھا۔

۸۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِامْرَاَتِهٖ مِنْ اَهْلِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْمَرْاَةُ خَلْفَنَا۔

۸۰۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز ادا فرمائی اور ہمارے مکان کی ایک خاتون بھی موجود تھی آپ نے نماز پڑھاتے وقت مجھ کو دائیں جانب کھڑا فرمایا اور خاتون کو اپنے پیچھے کی جانب کھڑا فرمایا۔

بَابُ ۴۸۹ مَوْقِفِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمُ صَبِيٌّ

باب: جس وقت ایک لڑکا امام کے ساتھ موجود ہو تو کس جگہ امام کو کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ بِيْ هٰكَذَا فَاَخَذَ بِرَاْسِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۸۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رات میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر رہا جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں رات میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے واسطے بیدار ہوئے۔ میں بھی ساتھ میں اٹھ گیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑ کر مجھ کو دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

بَابُ ۴۹۰ مَنْ يَّلِي الْاِمَامَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ

باب: امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور ان کے قریب کون ہوں؟

۸۱۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ

۸۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِی الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفُ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِیْ مِنْكُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ مَعْمَرٍ اسْمُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ۔

لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے بحالت نماز اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے کی جانب نہ کھڑے ہوں ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور میرے قریب (پہلی صف میں) وہ حضرات رہیں گے جو کہ عقل مند ہیں (سمجھ بوجھ والے اہلِ علم اور معمر لوگ) پھر وہ لوگ رہیں گے جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج کے دن تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

٨١١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِی التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ جَبْذَةً فَنَحَّانِیْ وَقَامَ مَقَامِیْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِیْ فَلَمَّا انْصَرَفَ فَاِذَا هُوَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَافَتٰى لَا يَسُوْؤُكَ اللّٰهُ اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَّلِيَهٗ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ (ثَلَاثًا) ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ اٰسٰى وَلٰكِنْ اٰسٰى عَلٰى مَنْ اَضَلُّوْا قُلْتُ يَا اَبَا يَعْقُوْبَ مَا يَعْنِیْ بِاَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْاُمَرَآءُ۔

٨١١: حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی نے مجھ کو پیچھے کی جانب سے پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور خود وہ شخص میری جگہ کھڑا ہو گیا تو خدا کی قسم مجھ کو نماز میں (غصہ کی وجہ سے) ہونے کا دھیان اور احساس ہی نہیں رہا۔ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پتہ چلا کہ وہ شخص حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے بیان کیا: اے نوجوان شخص! خداوند قدوس تم کو رنج و غم میں مبتلا نہ کرے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی وصیت ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک رہیں اس کے بعد خانہ کعبہ کی جانب چہرۂ انور کر کے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم اہلِ عقد یعنی حکمران لوگ جس وقت نماز کا اہتمام کرتے اور لوگ نماز کی صفوں کا دھیان رکھتے تھے وہ لوگ وفات کر گئے۔ تین مرتبہ اس طرح ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے اس کا افسوس نہیں ہے افسوس تو ان لوگوں پر ہے کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابویعقوب! اہلِ عقد سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاکم اور مالدار لوگ۔

بَابُ ۴۹۱ اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ

باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لینا

٨١٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ

٨١٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ تکبیر پڑھی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل ہی صفوف کو ٹھیک کر لیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنے مصلی پر

بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَّنْتَظِرُهٗ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَاْسُهٗ مَآءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى۔

کھڑے ہو کر تکبیر پڑھنے ہی والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ موڑا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم لوگ کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور نماز ادا فرمائی۔

بَابٌ ۴۹۲ كَيْفَ يُقَوِّمُ الْاِمَامُ الصُّفُوْفَ

باب: امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے

۸۱۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوْفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔

۸۱۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک جانب سے دوسری جانب جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بالکل اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا فرماتے ہیں آگے والی صف والوں کے واسطے۔

۸۱۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوْفَ مِنْ نَّاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُوْرَنَا وَيَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْمُتَقَدِّمَةِ۔

۸۱۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کے درمیان اِدھر سے اُدھر تشریف لے جاتے اور ہمارے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے آگے کی صف والے نمازیوں کے لئے دُعا مانگتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۳ مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِيْ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

باب: جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہئے؟

٨١٥: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَلْيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ۔

٨١٥: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور آپؐ حکم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں شگاف پیدا ہو جائے گا اور میرے سے وہ لوگ قریب رہیں جو کہ سمجھ بوجھ والے حضرات ہیں پھر وہ لوگ نزدیک رہیں جو کہ اس سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔

بَابٌ ۴۹۴ كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُوْا اسْتَوُوْا

باب: امام کتنی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟

٨١٦: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا اسْتَوُوْا فَوَالَّذِيْ نَفْسِيَ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِّنْ بَيْنَ يَدَيَّ۔

٨١٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے تم لوگ برابر ہو جاؤ، تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم، جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے دیکھتا ہوں پیچھے کی جانب سے کہ جس طریقہ سے کہ میں تم کو آگے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ۴۹۵ حِثِّ الْاِمَامِ عَلٰى رَصِّ الصُّفُوْفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

باب: امام، لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے

٨١٧: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

٨١٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو ہم لوگوں کی جانب تکبیر تحریمہ سے قبل متوجہ ہوتے پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفیں برابر کرو (اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ) اس لئے کہ میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

٨١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْهِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا

٨١٨: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صفوں کو ملا ہوا رکھا کرو اور تم لوگ صفیں قریب (قریب) کھڑی کرو اور درمیان میں اس قدر فاصلہ نہ رکھو دوسری صف کھڑی ہو جائے خدا کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو دیکھتا

وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهَا الْحَذَفُ۔

ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ کالے رنگ کا' بکری کا بچہ ہے۔

٨١٩: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَیْلُ بْنُ عِیَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِیْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا وَكَیْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ یُتِمُّوْنَ الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ یَتَرَاصُّوْنَ فِی الصَّفِّ۔

٨١٩: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ فرشتوں کی طرح سے خداوند قدوس کے سامنے صف نہیں باندھتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس طریقہ سے اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مکمل کرتے ہیں پہلی صف کو (یعنی آگے والی صف کو) پھر جس وقت وہ صف پوری ہو جاتی ہے تو پھر وہ دوسری صف بناتے ہیں اور صف کے اندر مل کر کھڑا ہوتے ہیں۔

بَابُ ٤٩٦ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ عَلَی الثَّانِیْ

باب: پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت

٨٢٠: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ كَانَ یُصَلِّیْ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ ثَلٰثًا وَعَلَی الثَّانِیْ وَاحِدَةً۔

٨٢٠: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے واسطے تین مرتبہ دعا مانگا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری صف کے واسطے ایک مرتبہ دعا مانگتے۔

بَابُ ٤٩٧ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

باب: پیچھے والی صف سے متعلق

٨٢١: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْیَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

٨٢١: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی صف کو مکمل کرو اگر (اتفاق سے) کچھ کمی باقی رہ جائے تو تم پیچھے والی صف میں رہو (نہ کہ پہلی صف میں)

بَابُ ٤٩٨ مَنْ وَّصَلَ صَفًّا

باب: جو شخص صفوں کو ملائے

٨٢٢: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ

٨٢٢: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صفوں کو

اَبِی الزَّاهِرِیَّةِ عَنْ کَثِیْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

ملائے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو ملا دے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو کاٹ دے گا۔

بَابُ ۴۹۹ خَیْرِ صُفُوْفِ النِّسَآءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

باب: مردوں کی صف میں کونسی صف بُری ہے اور خواتین کی کونسی صف بہتر ہے؟

۸۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔

۸۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صف میں بہترین صف وہ صف ہے جو کہ سب سے آگے ہو (یعنی امام کے نزدیک ہو) اور بدترین صف وہ ہے کہ جو کہ تمام کے بعد ہو (یعنی خواتین کے نزدیک جو صف ہو) اور خواتین کی صفوں میں بہتر صف وہ ہے جو کہ تمام کے بعد ہو اور بدترین صف وہ صف ہے جو کہ تمام سے آگے ہو (یعنی مردوں کے نزدیک ہو)۔

بَابُ ۵۰۰ الصَّفِّ بَیْنَ السَّوَارِیْ

باب: ستون کے درمیان صف بندی

۸۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ هَانِیءٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِیْدِ ابْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّیْنَا مَعَ اَمِیْرٍ مِّنَ الْاُمَرَآءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰی قُمْنَا وَصَلَّیْنَا بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ یَتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ کُنَّا نَتَّقِیْ هٰذَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۸۲۴: حضرت عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو ہم لوگوں نے ایک حاکم کے ساتھ نماز ادا کی۔ لوگوں نے اس قدر پیچھے کی جانب ڈال دیا یہاں تک کہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی دو ستون کے درمیان اور اس وجہ سے انس رضی اللہ عنہ بھی پیچھے کی طرف ہٹتے تھے اور انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں اس سے بچتے تھے یعنی دو ستون کے درمیان کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے والی صف الگ کرتے تھے۔

بَابُ ۵۰۱ الْمَکَانِ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف میں کس جگہ کھڑا ہونا افضل ہے

۸۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَآءِ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحْبَبْتُ اَنْ اَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

۸۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑا ہوں۔

بَابُ ۵۰۲ مَا عَلَى الْاِمَامِ مِنَ التَّخْفِيْفِ

باب: امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف سے کام لے؟

۸۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ فَاِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ۔

۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ جماعت میں مریض آدمی بھی ہے اور بوڑھا آدمی بھی ہے اور جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر دِل چاہے نماز کو طول دے۔

۸۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوةً فِىْ تَمَامٍ۔

۸۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھا کرتے۔

۸۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ لَاَ قُوْمُ فِى الصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ بُكَآءَ الصَّبِيِّ فَاُوْجِزُ فِىْ صَلٰوتِىْ كَرَاهِيَةَ اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمِّهٖ۔

۸۲۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ اس کی والدہ کو تکلیف پہنچے۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ''نماز کو مختصر کر دیتا ہوں'' کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں کیونکہ جب لمبی قرأت ہوگی تو اس درمیان بچہ روئے گا جس سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔

بَابُ ۵۰۳ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ فِى التَّطْوِيْلِ

باب: امام کیلئے طویل قرأت کے بارے میں

۸۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِى الْحٰرِثُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِالتَّخْفِيْفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ۔

۸۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورۂ صافات کی تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۰۴ مَا يَجُوْزُ لِلْاِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: امام کونماز کے دوران کون کون سا کام کرنا درست ہے؟

۸۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَاِذَا ارْكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

۸۳۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم امامت فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاندھوں پر (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرنے کے واسطے ان کو زمین پر بٹھلاتے تھے پھر جب سجدہ سے اٹھتے تو اس کو اُٹھاتے اور اپنے کندھوں پر بٹھلاتے۔

بَابُ ۵۰۵ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ

باب: امام سے آگے رکوع اور سجدہ کرنا

۸۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔

۸۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص نماز کی حالت میں اپنا سر امام کے سر اٹھانے سے قبل اٹھا لیتا ہے تو وہ شخص اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ خداوند قدوس اُس کا سر گدھے کے سر جیسا بنا دے۔

۸۳۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوْبٍ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوْا۔

۸۳۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا فرماتے تھے اور رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ صحابہ سیدھے کھڑے رہتے جس وقت وہ حضرات دیکھ لیتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں چلے گئے ہیں تو وہ حضرات اس وقت سجدہ فرماتے۔

۸۳۳: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ مُوْسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ تَبْكَعَنِيْ بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۸۳۳: حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب وہ نماز میں بیٹھ گئے تو ایک شخص آیا اور عرض کیا نماز قائم کی گئی ہے نیکی اور پاکی سے۔ پس جس وقت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم سے کس نے یہ بات کہی ہے؟ یہ بات سن کر تمام حضرات بالکل خاموش رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ تم نے ہی یہ بات کہی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ تم ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ۔ تم ناراض نہ ہونا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز اور اس کے طریقے سکھلایا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلٰوتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی فرماں برداری کی جائے جس وقت وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو۔ جس وقت وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔ خداوند قدوس تم لوگوں کے کلمے کو ضرور سن لے گا اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم لوگ بھی سر اٹھاؤ اس لئے کہ امام تم سے پہلے ہی سجدہ میں جاتا ہے اور سر اٹھاتا ہے اور تم لوگوں کا ہر ایک رکن اس کے بعد انجام پائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس طرف کی کمی دوسری طرف سے پوری ہو جائیگی۔

بَابُ ٥٠٦ خُرُوْجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلٰوةِ الْاِمَامِ وَ فَرَاغِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: کوئی شخص امام کی اقتداء توڑ کر مسجد کے کونہ میں علیحدہ نماز ادا کرے

٨٣٤: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلٰوةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ

٨٣٤: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ انصار میں سے حاضر ہوا اور نماز کھڑی تھی وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جا کر نماز باجماعت میں شرکت کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا (یعنی سورت کو طویل کرنا شروع کیا) اس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونہ میں کھڑے ہو کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر وہ شخص چلا گیا۔ جس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے ان سے نقل کیا کہ فلاں آدمی نے اس طرح سے ایک حرکت ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جب صبح ہو جائے گی تو میں اس سلسلہ میں یہ واقعہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا۔ بہرحال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور تمام حالت بیان کی۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کو طلب فرما کر اس سے دریافت کیا

مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِی الصَّلٰوةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ۔

کہ تم نے یہ کس وجہ سے کیا؟ اور کیوں یہ کام کیا؟ (یعنی امام کی اقتداء چھوڑ کر اپنی نماز علیحدہ کی) تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے تمام دن پانی کھینچا جب مسجد آیا تو دیکھا کہ نماز شروع ہو چکی تھی میں سجدہ میں چلا گیا اور نماز باجماعت میں شرکت کر لی امام نے (یعنی معاذ رضی اللہ عنہ نے) فلاں فلاں (لمبی) سورت تلاوت کرنا شروع کر دی اور بہت زیادہ قرأت لمبی کی۔ اس وجہ سے میں نے (امام کی اقتداء چھوڑ کر) اور نیت توڑ کر مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ نماز پڑھنا شروع کر دی۔ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟

بَابُ ۵۰۷ اَلْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ يُصَلِّیْ قَاعِدًا

باب: اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز بیٹھ کر ادا کریں

۸۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰی صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰی جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ۔

۸۳۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو آپؐ کے جسم مبارک کا دایاں حصہ چھل گیا۔ اس وجہ سے آپؐ نے ایک وقت کی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی ہم لوگوں نے بھی آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی جس وقت آپؐ کو نماز سے فراغت ہوگئی تو ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔ جس وقت وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر ادا کرو اور جس وقت وہ رکوع میں جائے تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم لوگ ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

۸۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ بہت زیادہ بیمار پڑ گئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے کے واسطے حاضر ہوئے آپ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ وَاِنَّهٗ مَتٰى يَقُوْمُ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِيْ لَهٗ فَقَالَتْ لَهٗ فَقَالَ اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَاَمَرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَّفْسِهٖ خِفَّةً قَالَتْ فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ فَذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ قُمْ كَمَا اَنْتَ قَالَتْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَ عَنْ يَسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ جَالِسًا وَّاَبُوْبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرنے کا حکم دو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دِل ورحم دِل شخص ہیں اور وہ کمزور دِل کے آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ امامت کرنے کیلئے کھڑے ہوں گے (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کریں گے) تو لوگوں کو ان کی آواز نہیں سنائی دے گی اور کیا ہی عمدہ بات ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی ہو کہ تم صرف اپنی ہی بات کہتے جا رہے ہو اور کسی دوسرے کی بات نہیں سنتے ہو۔ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت کریں آخر کار لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھائیں۔ جس وقت انہوں نے نماز شروع فرمائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں ہلکا پن محسوس فرمایا (یعنی مرض کی سختی میں کمی محسوس فرمائی) آپ کھڑے ہو گئے اور آپؐ دو آدمیوں پر سہارا لگا کر روانہ ہو گئے اور اس وقت آپؐ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اور جس وقت آپؐ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپؐ کے قدم مبارک کی آہٹ محسوس فرما کر پیچھے کی جانب چلنے کا ارادہ فرمایا آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو پھر حضرت رسول کریمؐ تشریف لائے اور ابوبکرؓ کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو حضرت رسول کریمؐ بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے آپؐ کی پیروی فرماتے تھے اور تمام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی فرماتے تھے۔

۸۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زَآئِدَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ فَقُلْتُ اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۸۳۷: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حالت مجھ سے بیان نہیں فرماتی ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض کی سختی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز ادا کر چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ ثُمَّ اُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَآءَهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ رَجُلًا رَقِيْقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَجَآءَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ وَاَمَرَهُمَا فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِهٖ فَجَعَلَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهٗ فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ۔

فرمایا: تم میرے واسطے پانی جمع رکھو چنانچہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق پانی رکھا گیا آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ وہ آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میرے واسطے ایک طشت میں پانی رکھ دو۔ بہرحال ایک طشت میں پانی رکھا گیا پھر آپؐ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو بے ہوش ہو گئے اس کے بعد تیسری مرتبہ اس طرح سے کیا اور لوگ مسجد میں جمع تھے اور آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے تھے آخر کار آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہلا کر بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ پس جس وقت ان کی خدمت میں ایک پیغام لانے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ تم کو حکم فرماتے ہیں نماز کی امامت کرنے کا وہ ایک نرم دِل شخص تھے انہوں نے نقل کیا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم نماز کی امامت کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ امامت کے زیادہ حق دار تم ہو (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ امامت کے زیادہ حقدار ہیں) پھر ان دنوں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی ایک دن رسول کریم ﷺ نے اپنے مرض کے حال میں کچھ کمی محسوس فرمائی تو آپؐ باہر کی جانب آئے اور اس وقت آپ ﷺ دوسرے حضرات کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ لوگوں سے سہارا لگائے ہوئے تھے اور جن حضرات پر آپ ﷺ نے سہارا لگا رکھا تھا ان میں سے ایک صاحب' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے جو کہ رسول کریم ﷺ کے چچا تھے (اور دوسرے شخص' علی کرم اللہ وجہہ تھے لیکن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام نہیں لیا۔) جس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا تو وہ پیچھے کی جانب کو ہٹنے لگے رسول کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ تم بالکل پیچھے کی جانب نہ ہٹو اور ان دو حضرات پر کہ آپ ﷺ جن پر سہارا لگائے ہوئے تھے یہ حکم فرمایا ان حضرات نے آپ ﷺ کو بٹھلایا اور ان حضرات نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھلایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے نماز ادا فرماتے رہے اور لوگ ان ہی کی اتباع کرتے رہے اور رسول کریم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا

فرماتے رہے عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں تم سے وہ بات عرض کروں جو بات کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے متعلق بیان فرمائی ہے انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے کچھ نقل کر دیا ہے انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں فرمایا مگر صرف اس قدر فرمایا ہے کیا نام لیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

بَابُ ۵۰۰ اِخْتِلاَفُ نِيَّةِ الْاِمَامِ وَالْمَامُوْمِ

۸۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى قَوْمِهٖ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَاَخَّرَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَاٰتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهٗ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَاْتِيْنَا فَيَؤُمُّنَا وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الصَّلٰوةَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ تَاَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَاْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَسُوْرَةِ كَذَا۔

باب: اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟

۸۳۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اپنی قوم کی جانب روانہ ہوتے تھے اور نماز پڑھاتے تھے۔ ایک دن (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) نماز ادا کرنے میں تاخیر ہوگئی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرمائی اس کے بعد اپنی قوم میں تشریف لے گئے اور امامت فرمائی اور سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جس وقت یہ دیکھا تو انہوں نے صف سے نکل کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تُو تو منافق بن گیا۔ اس شخص نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوں۔ البتہ میں ضرور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کروں گا پھر وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے ہیں پھر یہاں سے نماز ادا کر کے ہم لوگوں کے پاس آتے ہیں اور امامت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گذشتہ رات میں نماز میں خود تاخیر فرمائی تھی۔ معاذ آپ کے ساتھ نماز ادا فرما کر ہم لوگوں کے گھر آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی تو نماز میں سورۂ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ جس وقت میں نے یہ بات سنی تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز (اکیلے ہی) پڑھ لی ہم لوگ (تمام دن) پانی بھرنے والے ہیں اور اپنے ہاتھ سے محنت

کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم (لوگوں) میں فتنہ پیدا کرو گے تم نماز میں ایسی سورتیں پڑھا کرو کہ جیسے سورہ بروج اور سورۂ: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ وغیرہ۔

۸۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَآءُوْا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَلِهٰٓؤُلَآءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۸۳۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف ادا فرمائی تو جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے اُن کے ساتھ دو رکعت ادا کی پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ اُن کی جگہ آئے اُن کے ساتھ دو رکعت ادا فرمائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات اور ان حضرات کی دو' دو رکعات ہوئیں۔

بَابُ ۵۰۹ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلت جماعت

۸۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۸۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا پڑھی جانے والی نماز پر ۲۷ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا۔

۸۴۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز با جماعت تنہا نماز ادا کرنے سے ۲۵ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔

۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

بَابُ ۵۱۰ الْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً

باب: جس وقت تین آدمی ہوں تو نماز جماعت سے پڑھیں

۸۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ

۸۴۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک شخص نماز کی امامت کرے اور امامت کرنے کے واسطے زیادہ مستحق وہ

وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ۔

شخص ہے جوقرآن کی کافی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔

بَابُ ۵۱۱ اَلْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً رَجُلٌ وَصَبِیٌّ وَّامْرَاَةٌ

باب: اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک عورت تو جماعت کرائیں

۸۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًی لِعَبْدِ الْقَيْسِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عِكْرَمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ ﷺ وَعَآئِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّیْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰی جَنْبِ النَّبِیِّ ﷺ اُصَلِّیْ مَعَهٗ۔

۸۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں وہ بھی ہمارے ہمراہ نماز میں شریک تھیں۔ (واضح رہے کہ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لڑکے تھے)

بَابُ ۵۱۲ اَلْجَمَاعَةِ اِذَا كَانُوْا اثْنَيْنِ

باب: جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَنِیْ بِيَدِهِ الْيُسْرٰی فَاَقَامَنِیْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

۸۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۸۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَصِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَقَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ اَشَاهِدٌ فُلَانٌ الصَّلٰوةَ قَالُوْا لَا قَالَ فَفُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَ تَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰی مِثْلِ صَفِّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰی مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۸۴۶: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: کیا فلاں آدمی نماز با جماعت میں شریک ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور فلاں آدمی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو نمازیں (یعنی نماز فجر اور نماز عشاء) بہت گراں گزرتی ہیں اہل نفاق پر اور اگر لوگ یہ جان لیں ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے ان نمازوں میں شرکت کے واسطے حاضر ہوں۔ صف اوّل دراصل فرشتوں کی صف ہے اگر تم لوگ اس کی بزرگی کو جان لو تو تم لوگ جلدی کر و صف اوّل میں شرکت کے واسطے اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا یعنی نماز با جماعت ادا کرنا۔ تنہا نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخص کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا بہتر ہے ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے اسی طریقہ سے جماعت میں جس قدر زیادہ افراد ہوں تو وہ خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ ۵۱۳ اَلْجَمَاعَةِ لِلنَّافِلَةِ

۸۴۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدٍ عَنْ عِتْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ السُّيُوْلَ لَتَحُوْلُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيْ فِيْ مَكَانٍ مِنْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَفْعَلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ۔

باب: نمازنفل کے واسطے جماعت کرنا

۸۴۷: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان سے لے کر مسجد تک ندیاں ہیں (جو موسم برسات میں زور وشور سے بہتی ہیں جس کی وجہ سے راستہ طے کرنا سخت دشوار ہوتا ہے) اس وجہ سے میری یہ خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لے چلیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی جگہ پر نماز ادا فرمالیں تو میں اس جگہ پر مسجد تعمیر کرلوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا ہم تمہارے ساتھ چلیں گے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دریافت کیا کہ تم کونسی جگہ مسجد بنانے کی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا: اس جگہ پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں صف باندھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز ادا فرمائیں (یعنی نفلی نماز جماعت سے)۔

بَابُ ۵۱۴ اَلْجَمَاعَةِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۸۴۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِيْ۔

۸۴۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزُبَيْدٍ وَاسْمُهٗ عَبْثَرُبْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب: جو نماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت کرنے سے متعلق

۸۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب متوجہ ہوئے جس وقت نماز کے واسطے کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو ٹھیک کر و اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تم لوگوں کو پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ حضرت رسول کریم کی خصوصیت تھی دوسرے کسی کو حاصل نہیں)۔

۸۴۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اس دوران بعض لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں سو جاؤں اور اس طرح سے میری نماز ضائع ہو جائے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا انتظام کروں گا۔ لوگ آرام کرتے رہے اور وہ سو گئے اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت اونٹ سے لگا لی (اور وہ سو گئے) پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو سورج کی کرن چمک رہی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے

وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ فَرَدَّهَا حِيْنَ شَآءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَاٰذِنِ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّؤُا يَعْنِيْ حِيْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیا بات کہی تھی (کہ میں نماز کا انتظام کروں گا)؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ کو اس قدر نیند کبھی نہ آئی۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلا شبہ خداوند قدوس نے تم لوگوں کی ارواح قبض فرمالیں پھر جس وقت خدا کی مرضی ہوئی تو تمہاری روحیں تم لوگوں کی طرف واپس کر دی گئیں۔ اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اُٹھ جاؤ اور نماز کی اذان دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اذان دی پھر تمام حضرات نے وضو فرمایا۔ اس وقت سورج بلند ہو گیا تھا۔ اس کے بعد رسولِ کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی۔

بَابُ ۵۱۵ التَّشْدِيْدِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز با جماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید

۸۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَآئِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّآئِبُ ابْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوالدَّرْدَآءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِيْ قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمْصَ فَقَالَ اَبُوالدَّرْدَآءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ۔ قَالَ السَّآئِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلٰوةِ۔

۸۵۰: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت کسی بستی یا جنگل میں تین اشخاص ہوں اور وہ نماز کی جماعت نہ کریں تو سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان غالب آ گیا ہے اور تم لوگ اپنے ذمہ جماعت سے نماز لازم کر لو کیونکہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو کہ اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو گئی ہو حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز با جماعت ہے۔

بَابُ ۵۱۶ التَّشْدِيْدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شرکت نہ کرنے کی وعید

۸۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنَ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

۸۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے اس کا ارادہ کیا کہ میں حکم دوں لکڑیاں جلانے کا۔ پھر میں حکم دوں نماز کے واسطے اذان دینے کا اور ایک شخص کو حکم دوں نماز پڑھانے کا اور میں (جماعت چھوڑنے والوں کے گھر جاؤں) اور قسم

فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْ مَا تَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ۔

ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کو علم ہو کہ مسجد کے اندر ایک موٹے گوشت کی ہڈی یا دو عدد عمدہ قسم کے مکانات ملیں گے تو لوگ نماز عشاء میں شرکت کرنے کے واسطے آئیں۔

بَابُ ۵۱۷ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ

باب: جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت میں شرکت کرنا لازم ہے

۸۵۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَ اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَاِنِّىْ لَا اَحْسَبُ مِنْكُمْ اَحَدًا اِلَّا لَهٗ مَسْجِدٌ يُصَلِّىْ فِىْ بَيْتِهٖ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِىْ بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَمْشِىْ اِلَى صَلٰوةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً اَوْ يَرْفَعُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً اَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِى الصَّفِّ۔

۸۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے کامل درجہ کا مسلمان ہو کر ملاقات کی تمنا ہو تو وہ شخص ان پانچ وقت کی نماز کی حفاظت کرے کہ جس جگہ پر اذان ہوتی ہو تو اذان کی آواز سن کر نماز باجماعت میں شرکت کرنے کے واسطے حاضر ہو کیونکہ خداوند قدوس نے اپنے نبیؐ کے واسطے ہدایت کے راستے بنا دیئے ان ہی راستوں میں سے ایک راستہ نماز بھی ہے اور میرا خیال ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس قسم کا آدمی نہ ہوگا کہ جس کی ایک مسجد اس کے مکان میں موجود نہ ہو کہ جس جگہ وہ شخص نماز ادا کرتا ہے پس اگر تم لوگ اپنے اپنے مکانات میں نماز ادا کرو گے اور مساجد کو نظر انداز کر دو گے تو تم لوگ اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور جس وقت تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور جو بندہ مسلمان اچھی طریقہ سے وضو کرے پھر وہ نماز کے واسطے (مکان سے) روانہ ہو تو اللہ اسکے واسطے ہر ایک نیک عمل لکھ دے گا یا اس شخص کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یا اس شخص کا ایک گناہ معاف فرما دیگا اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جس وقت ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چلتے ہیں اور ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تاکہ زیادہ نیک اعمال ہوں) اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہ ہی شخص نہیں شریک ہوتا جو کہ علی الاعلان منافقت رکھتا ہو اور میں نے (دیکھا نبیؐ کے دور میں) کہ ایک آدمی کو دو شخص سنبھال کر لاتے یہاں تک کہ وہ شخص صف کے اندر کھڑا کر دیا جاتا۔

۸۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۸۵۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص

مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ عَبْدِاللهِ ابْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ اَعْمٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَسَاَلَهٗ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَهٗ اَتَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی شخص لانے لے جانے والا نہیں ہے جو کہ مجھ کو مسجد تک پہنچا دیا کرے تو آپ اجازت عطا فرمائیں مجھ کو مکان میں نماز ادا کرنے کی چنانچہ آپ نے اجازت عطا فرما دی۔ جس وقت وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا تو آپ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ تم کو اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اس نابینا شخص نے کہا: جی ہاں! آواز سنائی دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم مئوذن کی دعوت کو منظور کرلو جس وقت کہ اذان دینے والا پکارتا ہے: ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ))۔

۸۵۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَ السِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ۔

۸۵۴: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اس کی اجازت عطا فرما دیں کہ میں مکان میں نماز ادا کرلیا کروں؟ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ((حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ)) اور ((حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ)) کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کو نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں عطا فرمائی۔

بَاب ۵۱۸ الْعُذْرِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

۸۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهٖ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

۸۵۵: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے حضرات کی امامت فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا تو وہ قضائے حاجت کے واسطے گئے پھر واپس آئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو پاخانہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو نماز سے قبل ہی قضائے حاجت کر لے یعنی استنجا سے فارغ ہو جائے (چاہے استنجا کرنے کی وجہ سے جماعت ہی کیوں نہ نکل جائے)۔

۸۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۸۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں کسی کے سامنے شام کے وقت کا

اللّٰہِ ﷺ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَؤُا بِالْعَشَآءِ۔

کھانا پیش ہو اور سامنے نماز ہو رہی ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز عشاء کھڑی ہوگئی ہو) تو پہلے تم کھانے سے فارغ ہو جایا کرو۔

۸۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِحُنَیْنٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ اَنْ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ۔

۸۵۷: حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم لوگ غزوۂ حنین میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہاں پر بارش ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے واسطے اذان دی اور اس نے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو۔

بَابُ ۵۱۹ حَدِّ اِدْرَاکِ الْجَمَاعَۃِ

باب: بغیر جماعت کے جماعت کا اجر کب ہے؟

۸۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَحْلَآءَ عَنْ مُحْصِنِ ابْنِ عَلِیٍّ الْفِہْرِیِّ عَنْ عَوْفِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَھَا وَلَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا۔

۸۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بہترین طریقہ سے وضو کیا مسجد کے ارادہ سے جس وقت وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں تو اس شخص کو اسی قدر اجر اور ثواب ہے کہ جس قدر اس شخص کو ثواب ہے جو کہ جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا اجر و ثواب بالکل بھی کم نہیں ہوگا۔

۸۵۹: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ الْحُکَیْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ الْقُرَشِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ وَ عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ اَبِیْ سَلَمَۃَ حَدَّثَاہُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَھُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوۃِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فَصَلَّاھَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَۃِ اَوْفِی الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ۔

۸۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرنے کے واسطے پورے طریقہ سے وضو کرے (یعنی سنت کے مطابق وضو کرے) پھر وہ شخص فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد پہنچے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر کے جماعت سے نماز پڑھے یا مسجد میں نماز پڑھے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا تنہا نماز ادا کرے بہرحال خداوند قدوس اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

بَابُ ۵۲۰ اَعَادَۃِ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ بَعْدَ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ لِنَفْسِہٖ

باب: اگر کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت سے نماز ہونے لگے تو دوبارہ نماز پڑھے

۸۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِى الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِىْ مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّىَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّىْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِىْ اَهْلِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ۔

۸۶۰: حضرت محجن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران نماز کی اذان ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما کر آئے تو دیکھا کہ حضرت اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز کس وجہ سے ادانہیں کی ہے کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! میں تو مسلمان ہوں لیکن میں اپنے مکان میں نماز ادا کر چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم مسجد میں حاضر ہو تو تم لوگوں کے ہمراہ شرکت کرلو یعنی نماز میں شرکت کرلو چاہے تم نماز سے فارغ ہو چکے ہو۔

بَابُ ۵۲۱ اِعَادَةِ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ

باب: جو شخص نماز فجر تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو نماز دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَآءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فِىْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِىْ آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ عَلَىَّ بِهِمَا فَاُتِىَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِىْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِىْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ۔

۸۶۱: حضرت یزید بن اسود عامری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز فجر میں مسجد خیف میں موجود تھا (جو کہ مقام منیٰ میں ہے) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو دیکھا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِن دونوں اشخاص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ ان کو لے کر آئے اور ان کی رگیں پھڑک رہی تھیں (بوجہ خوف کے)۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم نے ہم لوگوں کے ہمراہ کس وجہ سے نماز نہیں ادا کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم اپنی جگہ نماز ادا کر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو جس وقت تم اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو پھر تم اس مسجد میں آؤ کہ جس جگہ جماعت ہوتی ہے تو تم دوسری مرتبہ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل نماز شمار ہوگی۔

بَابُ ۵۲۲ اِعَادَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

باب: اگر نماز کا افضل وقت گزر نے کے بعد جماعت ہو جب بھی شرکت کر لے

۸۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ

۸۶۲: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی

بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَضَرَبَ فَخِذِیْ كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيْتَ فِیْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَاْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ لِحَاجَتِكَ قَالَ اذْهَبْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَاَنْتَ فِی الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور میری ران پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جس وقت ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے، جو کہ نماز میں تاخیر کریں گے ان کے (مقررہ) وقت سے، یعنی نماز مکروہ وقت میں ادا کریں گے۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں (یعنی ایسے وقت میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وقت پر نماز ادا کرو۔ پھر تم اپنے کام میں لگ جانا۔ اگر تم مسجد میں ہو اور تمہارے سامنے جماعت شروع ہو چکی ہو تو تم جماعت میں شرکت کر لینا۔

بَابُ ۵۲۳ سُقُوْطِ الصَّلٰوةِ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ فِی الْمَسْجِدِ

باب: جو شخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز ادا کر چکا ہو اس کو دوسری جماعت میں شرکت کرنا لازم نہیں ہے

۸۶۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰی مَيْمُوْنَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَی الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَالَكَ لَا تُصَلِّیْ قَالَ اِنِّیْ قَدْ صَلَّيْتُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُعَادُ الصَّلٰوةُ فِیْ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ۔

۸۶۳: حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط نامی جگہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ہے) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! تم کس وجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو نماز سے فارغ ہو چکا اور میں نے نبی سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جس وقت جماعت سے امام کے ساتھ نماز ادا کر لی اب پھر اس کو پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

بَابُ ۵۲۴ السَّعْیُ اِلَی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کیلئے کس طریقہ سے جانا چاہئے؟

۸۶۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَلَا تَاْتُوْهَا وَ اَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا۔

۸۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہو تو تم لوگ نماز کے واسطے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ معمول کی رفتار کے مطابق نماز کیلئے آؤ اور مطمئن رہو اور تم کو جس قدر نماز مل جائے اتنی جماعت سے نماز ادا کرو اور جس قدر نماز نہ مل سکے اس کو تم (سلام پھیرنے کے بعد) ادا کر لو۔

بَابُ ۵۲۵ اَلْاِسْرَاعِ اِلَى الصَّلٰوةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

باب: نماز کے واسطے جلدی چلنا بغیر دوڑے ہوئے

۸۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَنْبُوْذٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ اِلٰى بَنِىْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ اَبُوْرَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ اِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اُفٍّ لَكَ اُفٍّ لَكَ قَالَ فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِىْ ذَرْعِىْ فَاسْتَاْخَرْتُ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُنِىْ فَقَالَ مَالَكَ امْشِ فَقُلْتُ اَحْدَثْتُ حَدَثًا قَالَ مَاذَاكَ قُلْتُ اَفَّفْتَ بِىْ قَالَ لَا وَلٰكِنْ هٰذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهٗ سَاعِيًا اِلٰى بَنِىْ فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْاٰنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ۔

۸۶۵: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز عصر ادا فرما چکے تو قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حضرات میں جاتے اور ان سے گفتگو فرماتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے واسطے واپس ہوتے تو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی نماز مغرب ادا کرنے کے واسطے تشریف لے جا رہے تھے اور ہم لوگ قبرستان بقیع کے سامنے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اف اف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرمانے سے میرے قلب میں ایک خوف محسوس ہوا میں پیچھے کی جانب ہٹ گیا اور مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ جملہ ''اف'' میرے ہی متعلق ارشاد فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا تم کیوں نہیں چلتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا مجھ سے کسی قسم کی کوئی غلطی صادر ہو گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس طریقہ سے علم ہوا؟ میں نے کہا: آپ نے مجھ کو کلمہ اُف فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو یہ بات نہیں کہی میں نے اس شخص سے کہا کہ جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اس آدمی نے ایک کھال چوری کر لی اب اس جیسی کھال ایسے آدمی کیلئے دوزخ کی آگ سے تیار کی گئی ہے۔

۸۶۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْبُوْذٌ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ نَحْوَهٗ۔

۸۶۶: ترجمہ گزشتہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۵۲۶ التَّهْجِيْرِ اِلَى الصَّلٰوةِ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے اوّل اور افضل وقت نکلنے سے متعلق

۸۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْاَغَرُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ اِلَى الصَّلٰوةِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اَثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِيْ عَلٰى اِثْرِهٖ كَالَّذِيْ يُهْدِي الْبَيْضَةَ۔

۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (مسجد میں) نماز ادا کرنے کے واسطے تمام لوگوں سے پہلے حاضر ہو تو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے واسطے مکہ مکرمہ بھیجا پھر اس کے بعد جو شخص آئے وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک بیل' گائے کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے (راہ خدا میں) ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے مرغی بھیجی۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی نے ایک انڈا بھیجا۔

بَابُ ۵۲۷مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلٰوةِ عِنْدَ الْاِقَامَةِ

باب: جس وقت جماعت کے واسطے تکبیر ہو جائے تو نفل یا سنت نماز پڑھنا منع ہے

۸۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ...... اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت میں کسی قسم کی نماز نہیں ہے علاوہ فرض نماز کے۔ (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ وقت میں نماز سنت یا نماز نفل کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نماز فرض میں شرکت کرنا چاہئے)۔

۸۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ۔

۸۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے علاوہ نماز فرض کے۔

۸۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا۔

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز فجر کی تکبیر ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور اس وقت مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نماز فجر کی چار رکعات پڑھ رہے ہو؟

بَابٌ ۵۲۸ فِيمَنْ يُّصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَ الْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ

باب: اگر کوئی شخص نماز فجر کی سنّت میں مشغول ہو اور امام نماز فرض پڑھائے

۸۷۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا فُلَانُ اَيُّهُمَا صَلٰوتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ۔

۸۷۱: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی امامت فرما رہے تھے تو اس شخص نے (سنت فجر کی) دو رکعات پڑھیں۔ پھر نماز فرض میں شرکت کی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ اے فلاں شخص تیری کونسی نماز تھی جو کہ تُو نے ہمارے ساتھ ادا کی تھی یا وہ نماز کونسی تھی جو کہ تم نے تنہا ہی ادا کی تھی؟

فرض نماز ہونے کے وقت سنت پڑھنا:

مذکورہ بالا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض ہو رہی تھی تو اُس وقت سنت نماز پڑھنا نہیں چاہئے تھا اب تم نے نماز فرض ہی ادا کی ہوگی پھر تم نے جو نماز فرض پڑھی ہے تو وہ فرض ہے یا جو نماز باجماعت ادا کی وہ بھی فرض نماز تھی۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض شروع ہوگئی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ سنت فجر ہی ہو۔

بَابُ ۵۲۹ الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرے

۸۷۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ لَنَا خَلْفَهٗ وَصَلَّتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔

۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھ کر نماز ادا کی اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ہماری اقتداء میں نماز ادا کی۔

۸۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوْحٌ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَمْرٌو وَعَنِ الْجَوْزَآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَسْنَآءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ

۸۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بہت خوبصورت خاتون حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی تو چند حضرات پہلی صف میں چلے جاتے تا کہ وہ نظر نہ آئے اور بعض حضرات آخری صف میں رہتے تھے اور جس وقت وہ خاتون رکوع کرتی تھی تو اس خاتون کو لوگ بغلوں کے درمیان سے جھانکتے تھے جس وقت خداوند قدوس نیہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ﴾ الحجر: ۲۴ آخر تک۔ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اچھی طرح سے واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہ نماز کے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ۔

دوران آگے رہتے ہیں اور ہم ان سے بھی اچھی طرح سے واقف ہیں جو کہ پیچھے رہتے ہیں۔

بَابُ ٥٣٠ الرُّكُوْعِ دُوْنَ الصَّفِّ

باب: صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے سے متعلق

٨٧٤: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

٨٧٤: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے انہوں نے صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کر لیا (جلدی کی وجہ سے)۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھ کو اس سے زیادہ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے لیکن تم اب آئندہ سے ایسا نہ کرنا۔

٨٧٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فُلَانُ اَلَا تُحَسِّنُ صَلٰوتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ كَيْفَ يُصَلِّيْ لِنَفْسِهِ اِنِّيْ اُبْصِرُ مِنْ وَّرَآئِيْ كَمَا اُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

٨٧٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا اے فلاں شخص! تم اپنی نماز کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے کیا نمازی خود یہ بات نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طریقہ سے ادا کرنا چاہئے۔ (مطلب یہ ہے کہ نماز کو خشوع و خضوع اور ادب کے ساتھ پڑھنا چاہئے) اور میں پیچھے سے بھی اسی طریقہ سے دیکھتا ہوں کہ جس طریقہ سے سامنے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

بَابُ ٥٣١ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کے بعد سنت کتنی پڑھے؟

٨٧٦: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

٨٧٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر سے قبل دو رکعات ادا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے اور دو رکعت نماز مغرب کے بعد اپنے مکان میں ادا فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں پڑھتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ٥٣٢ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر سے قبل کی سنت

٨٧٧: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

٨٧٧: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْاَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَالْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْاَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا اِثْنَتَيْنِ وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت نماز فرض سے قبل کس قدر رکعات ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کس شخص میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ اس قدر تعداد میں رکعات ادا کرے۔ پھر فرمایا کہ جس وقت سورج بلند ہوتا تو دو رکعت ادا فرماتے اور دوپہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں سلام فرماتے (مطلب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے)۔

۸۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ نِصْفَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيْمَ فِيْ آخِرِهٖ۔

۸۷۸: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اگر طاقت نہ رکھیں تب بھی بات تو سن لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت سورج یہاں پر آتا یعنی نمازِ عصر کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز پڑھتے اور جس وقت یہاں پر آتا یعنی نماز ظہر کے وقت تو چار رکعت ادا فرماتے اور نماز ظہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور نماز ظہر کے بعد دو رکعت ادا فرماتے اور نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے لیکن دو دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے فرشتوں اور پیغمبروں اور جو ان کے پیروکار ہیں مؤمنین اور مسلمین میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طریقہ سے ارشاد فرماتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ۔

(۱۱)

کِتَابُ الْاِفْتِتَاح

نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث

بَابُ ۵۳۳: الْعَمَلِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

۸۷۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ ح وَاَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ۔

باب: نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہیے؟

۸۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جس وقت تکبیر پڑھتے نماز کے شروع کرنے کی تو آپ دونوں ہاتھ اُٹھاتے تکبیر کہتے وقت یہاں تک کہ ہاتھ دونوں مونڈھے کے برابر تک آ جاتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر پڑھتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے) پھر جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھے تک اُٹھاتے) اور پھر ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اُٹھاتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو جب بھی ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۴ رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ

۸۸۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا

باب: جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ اُٹھائے

۸۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے نماز کے واسطے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جانب کے ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مونڈھوں کے برابر آ جاتے پھر تکبیر

حَذْوَ وَمَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ قَالَ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

کہتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک پھر جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے۔ (مطلب یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھاتے) اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۵ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ

باب: مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھانے کا بیان

۸۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ۔

۸۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوپر اُٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اس طریقہ سے کرتے۔

بَابُ ۵۳۶ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْاُذُنَيْنِ

باب: کان تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۸۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِيْنَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو تکبیر پڑھی اور دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی جس وقت اس سے فراغت ہوئی تو بلند آواز سے آمین پڑھی۔

۸۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ ابْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حِيَالَ اُذُنَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۸۸۳: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے تھے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو اس طرح کرتے۔

۸۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ

۸۸۴: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِيْنَ رَكَعَ وَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى حَاذَتَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

بَابُ ۵۳۷ مَوْضِعِ الْاِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

۸۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ ابْنِ وَآئِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِىْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ۔

بَابُ ۵۳۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

۸۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ مَدًّا وَّيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَّيُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ۔

بَابُ ۵۳۹ فَرْضِ تَكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وقت رکوع فرمایا تو دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک اُٹھائے۔

باب: جس وقت ہاتھ اُٹھائے تو دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو کس جگہ تک لیجائے؟

۸۸۵: حضرت وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اُنگوٹھے کانوں کی لوتک پہنچ گئے۔

باب: دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اُٹھانا

۸۸۶: حضرت سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ مسجد بنی دریق میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ تین باتیں ہیں جن کو حضرت رسول کریم ﷺ کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے آپ ﷺ دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز کے دوران اُٹھایا کرتے تھے اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر پڑھتے اور سجدہ سے سر اُٹھانے کے وقت بھی تکبیر پڑھتے تھے۔

باب: نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ)

۸۸۷: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ دراصل تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس نے جس طریقہ سے نماز پہلے پڑھی تھی اسی طریقہ سے نماز پڑھ کر وہ شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا

وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ تم پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طریقہ سے تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے دراصل بات یہ ہے کہ میں تو اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں جانتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نماز سکھلا دیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تو نماز کے واسطے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جتنا قرآن کریم ہو سکے پڑھ لو پھر تم خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر تم سر اُٹھاؤ اور تم سکون اور اطمینان کے ساتھ سر اُٹھاؤ۔ پھر تم اس طریقہ سے نماز کو پورا کرو۔

بَاب ۵۴۰ الْقَوْلُ الَّذِيْ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلٰوةُ

باب: نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟

۸۸۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا۔

۸۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحٰنَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا پڑھا یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ جملے کس شخص نے کہے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کلمہ پر بارہ فرشتے دوڑے (مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کو سننے کے بعد بارہ فرشتوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس کو اُٹھا کر بارگاہ الٰہی میں پیش کروں)۔

۸۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ

۸۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص نے کہا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اُس شخص نے کہا کہ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات سے حیرت ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے آسمان کے دروازہ کھول دیئے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس دن سے میں نے اس کلمہ کو نہیں چھوڑا۔ جس وقت سے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهٗ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملے ارشادفرمائے۔

بَابُ ۵۴۱ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران ہاتھ باندھنے سے متعلق

۸۹۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلٰوةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ۔

۸۹۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں کھڑے ہوتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھ دیا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴۲ فِي الْاِمَامِ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

باب: اگر امام کسی شخص کو بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے

۸۹۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَاٰنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِيْ عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِيْ۔

۸۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

بَابُ ۵۴۳ مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر کس جگہ رکھے؟

۸۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهٗ

۸۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں نبیؐ کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کس طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو ایک روز میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اُٹھا کر دونوں کان کے برابر کئے پھر دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا یعنی ایک ہاتھ کا پنجہ دوسرے ہاتھ کے پہونچے پر رکھا اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اس طرح سے (دونوں کان کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اُٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اسی طرح سے یعنی کانوں کے برابر نہ رکھے پھر سجدہ فرمایا اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کان کے برابر کیا پھر بایاں پاؤں بچھا

الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَ حَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا۔

کر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی اپنی ران پر اور گھٹنے پر رکھ لی اور دائیں ہاتھ کی کہنی آپ ؐ نے دائیں ران پر رکھی لی پھر دو اُنگلی کو بند کر لیا اور ایک حلقہ بنایا (درمیان کی اُنگلی اور اُنگوٹھے سے) اور شہادت کی اُنگلی کو آپ ؐ نے اوپر اُٹھالیا تو میں نے دیکھا کہ آپ ؐ کلمہ کی یعنی شہادت کی اُنگلی کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا مانگتے تھے۔

بَابُ ۵۴۴ النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے

۸۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۸۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر یعنی پشت پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى خَصْرِيْ فَقَالَ لِيْ هٰكَذَا ضَرْبَةٌ بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ۔

۸۹۴: حضرت زیاد بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے برابر میں نماز ادا کی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی پشت پر رکھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا (یعنی اشارہ کیا) جب میں نماز سے فارغ ہوگیا تو میں نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! تم کو کیا برا معلوم ہوا میری جانب سے انہوں نے کہا کہ یہ پھانسی دی جانے والی صورت ہے (مراد کوکھ پر ہاتھ رکھنا ہے) اور بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۵۴۵ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: دوران نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

۸۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلُ۔

۸۹۵: ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا نماز میں جو کہ پاؤں جوڑ کر کھڑا تھا کہا کہ اس آدمی نے خلاف سنت کیا ہے اگر وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا (یعنی دونوں قدم کے درمیان کسی قسم کا فاصلہ رکھتا) اور کبھی وہ ایک پاؤں پر زور دیتا اور وہ اس کو آرام دیتا تو بہتر تھا پھر دوسرے پاؤں پر وزن دیتا اور اس کو آرام دیتا تو بہتر ہوتا۔

۸۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

۸۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَیْسَرَةُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰی رَجُلًا یُّصَلِّیْ قَدْ صَفَّ بَیْنَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَیْنَهُمَا کَانَ اَعْجَبَ اِلَیَّ۔

ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دونوں پاؤں کو ایک ساتھ ملا کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

بَابُ ۵۴۶ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا

۸۹۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَتْ لَهٗ سَکْتَةٌ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

۸۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے نماز شروع کرنے کے بعد اور اس میں وہ دُعا پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۴۷ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں کونسی دُعا مانگنا چاہئے؟

۸۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ سَکَتَ هُنَیْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِیْ سُکُوْتِكَ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَایَایَ کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَایَایَ بِالْمَآءِ وَ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

۸۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو کچھ دیر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا کرتے ہیں اس سکتہ کے درمیان جو کہ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ آخر تک۔ یعنی اے خدا مجھ کو میرے گناہوں سے اس قدر دور فرما دے جیسے کہ مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہوتا ہے اور اے خدا مجھ کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف فرما دے کہ جس طرح سے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔ اے خدا میرے گناہ برف اور پانی سے دھو دے اور اولے سے دھو دے۔

بَابُ ۵۴۸ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَآءِ بَیْنَ التَّکْبِیْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: ایک اور دُعا

۸۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَیْحُ بْنُ یَزِیْدَ الْحَضْرَمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ

۸۹۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر پڑھتے پھر فرماتے: اِنَّ صَلٰوتِیْ

ابی حمزة قال اخبرنی محمد بن المنکدر عن جابر بن عبدالله قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة کبر ثم قال ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم اهدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت وقنی سیء الاعمال وسیء الاخلاق لا یقی سیئها الا انت۔

باب ۵۴۹ نوع اخر من الذکر والدعاء بین التکبیر والقراءة

۹۰۰ اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا عبدالرحمن ابن مهدی قال حدثنا عبدالعزیز بن ابی سلمة قال حدثنی عمی الماجشون بن ابی سلمة عن عبدالرحمن الاعرج عن عبیدالله بن ابی رافع عن علی رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا استفتح الصلوة کبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین۔ اللهم انت الملک لا اله الا انت انا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لا یهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیئها لا یصرف عنی سیئها الا انت لبیک وسعدیک والخیر کله فی یدیک والشر لیس الیک انا بک والیک تبارکت وتعالیت استغفرک واتوب الیک۔

وَ نُسُكِي وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِي مطلب یہ ہے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت تمام کی تمام خدائے قدوس کیلئے ہے جو کہ تمام دنیا جہان کا پالنے والا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابع ہوں (حکم خداوندی کا) اور اے اللہ! مجھ کو نیکی کے کام میں دے اور عمدہ اخلاق سے نواز دے اور تیرے علاوہ کوئی ان تک لگانے والا نہیں ہے اور مجھ کو برے کام اور برے اخلاق سے محفوظ فرما دے اور کوئی نہیں ہے تیرے علاوہ مجھ کو بچانے والا۔

باب: دوسری دعا، تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان

۹۰۰: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ تکبیر پڑھتے پھر فرماتے: اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي یعنی میں نے چہرہ اس ذات کے سامنے کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اس حالت میں کہ میں ایک سچے مذہب کا پیروکار ہوں اور میں جھوٹے دین سے بیزار ہوں اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ خداوند قدوس کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک بناتے ہیں۔ پس میری نماز اور قربانی اور موت وزندگی تمام کی تمام اللہ کے واسطے ہے جو کہ تمام ہی جہان کا پالنہار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں اس کے تابعداروں میں سے ہوں۔ اے خدا تو بادشاہ ہے اور تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم کر لیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اے خدا میرے تمام گناہ معاف فرما دے اور آپ کے علاوہ کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا اور مجھ کو عمدہ عادت اور خصلت عطا فرما کوئی ان تک لگانے والا نہیں ہے اور مجھ سے میری عادت دور فرما دے تیرے علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں اور میں تیری تابعداری میں بھلائی میں حاضر ہوں تمام کا تمام تیرا

ہی اختیار ہے اور تیری طرف برائی نہیں ہے میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری جانب جاؤں گا۔ تو صاحب برکت اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اپنے گناہ کی اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَلْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَاُ۔

۹۰۱: حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے' پھر فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَلْمَلِكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ پھر قرأت فرماتے۔

بَابٌ ۵۵۰ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ وَ بَيْنَ الْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر اور قرأت کے درمیان چوتھی ثنا

۹۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ) وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے یعنی اے خدا تو پاک ہے۔ اے خدا شکر ہے تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں ہے علاوہ تیرے۔

۹۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۳: اس حدیث شریف کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابٌ ۵۵۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّکْرِ بَعْدَ التَّکْبِیْرِ

۹۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ وَ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا اِذْجَآءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ (اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ) فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ اَیُّکُمُ الَّذِیْ تَکَلَّمَ بِکَلِمَاتٍ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا قَالَ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِی النَّفَسُ فَقُلْتُهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَرْفَعُهَا۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان ایک ذکر الٰہی

۹۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس شخص نے کہا اَللّٰهُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا آخر تک تو جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کہی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ کلمات کہے ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ سب کے سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلمات کو اُٹھا کر لے جائے۔

بَابُ ۵۵۲ اَلْبِدَاءَةُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ

۹۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)۔

۹۰۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَافْتَتَحُوْا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

باب: پہلے سورۂ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت کرے

۹۰۵: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر فاروق رضی اللہ عنہ قراءت شروع فرماتے تھے۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ فاتحہ تلاوت فرماتے تھے اور پھر سورت ملاتے تھے)۔

۹۰۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے قراءت شروع کی: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾۔

بَابٌ ۵۵۳ قِرَاءَةُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۹۰۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَیْنَمَا ذَاتَ یَوْمٍ بَیْنَ اَظْهُرِنَا یُرِیْدُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا

۹۰۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریمؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک دم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلکی سی نیند آ گئی پھر آپؐ نے سر اُٹھایا تبسم فرماتے ہوئے۔ ہم نے دریافت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَغْفٰى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُوْرَةٌ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ) ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ فِي الْجَنَّةِ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِيْ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ لِيْ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ۔

کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی بھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ...... (یعنی: اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا فرمائی ہے تم بطور شکر کے اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بلاشبہ تمہارے دشمن کی جڑ کٹنے والی ہے) اور کیا تم لوگ واقف ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسولؐ ہی خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ جس کا میرے پروردگار نے وعدہ فرمایا ہے جنت میں اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ میری امت اس پر آئیگی پھر ایک شخص اس میں سے باہر کھینچا جائیگا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ تو میری امت ہے پروردگار فرمائے گا کہ تم واقف نہیں ہو کہ جو اس نے تمہارے بعد کیا ہے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس بدنصیب شخص نے اس طرح سے کیا کہ دین سے ہٹ گیا اور مرتد ہو گیا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دین سے ہٹ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَآءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقَالَ آمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ آمِيْنَ وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۰۸: حضرت نعیم بن مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تلاوت کی پھر سورۂ فاتحہ تلاوت کی۔ جس وقت غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جس وقت سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب وہ دو رکعت پڑھ کر اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جس وقت سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابُ ۵۵۴ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آہستہ پڑھنا

۹۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ أَنْبَأَنَا أَبُوْحَمْزَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم لوگوں نے نہیں سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

۹۱۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ اَبِيْ عُرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ ؓ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

۹۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيَاثٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ نَعَامَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ اِذَا سَمِعَ اَحَدَنَا يَقْرَاُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَّخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ خَلْفَ عُمَرَ ؓ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا مِّنْهُمْ قَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

بَابُ ۵۵۵ تَرْكِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُتَمَامٍ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اِنِّيْ اَحْيَانًا اَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ اقْرَاْبِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَالِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم نے ان سے بھی بسم اللہ کی آواز نہیں سنی مطلب یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام حضرات آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میں نے کسی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۹۱۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جس وقت کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (آواز سے) پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور کسی کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

باب: سورۂ فاتحہ میں بسم اللہ نہ پڑھنا

۹۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ہے حضرت ابو سائب نے فرمایا کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں کبھی کبھی امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو میں سورہ فاتحہ کس طریقہ سے پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا اور پھر میرا ہاتھ دبایا اور ارشاد فرمایا: اے فارسی اپنے دِل میں پڑھ لے اس لئے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ خداوند قدوس فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگئی ہے تو نماز آدھی میرے واسطے ہے اور آدھی میرے بندہ کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے واسطے موجود

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ فَهٰذِهِ الْاٰيَةُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَهٰؤُلَآءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَاَلَ۔

ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: جس وقت بندہ کہتا ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تمام تعریف خدا کے واسطے ہے جو کہ مالک ہے تمام جہان کا تو خداوندقدوس فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی ہے پھر بندہ کہتا ہے: الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بہت مہربان اورنہایت رحم والا تو خداوندقدوس فرماتا ہے میرے بندہ نے میری تعریف بیان کی پھر بندہ کہتا ہے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک ہے بدلہ کے دن کا۔ تو خداوندقدوس ارشادفرماتا ہے۔ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اس کے بعد بندہ کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ میرے اور بندہ کے درمیان ہے اور میرے بندہ کے واسطے ہے کہ وہ جو کچھ مانگے پھر بندہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ یعنی ہم کو سیدھا راستہ دکھلا دے۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کا راستہ کہ جن پر تُو نے اپنا فضل وکرم کیا۔ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ آخر تک۔ یعنی نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو ناراض ہوا وہ گمراہ ہو گئے۔ مذکورہ تین آیات کریمہ بندوں کے واسطے ہے وہ جوسوال کرے وہ موجود ہے۔

بَابُ ۵۵۶ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران الحمدشریف کی تلاوت لازمی ہے

۹۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۹۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جوشخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

۹۱۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا۔

۹۱۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔ پھر اس سے زیادہ (یعنی سورت وغیرہ)۔

بَابُ ۵۵۷ فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ سَمِعَ نَقِيْضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَآءِ مَا فُتِحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَاْ حَرْفًا مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ۔

باب: فضیلت سورۂ فاتحہ

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حضرت جبرئیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ کہ اس دوران آسمان کے اوپر سے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر کی طرف اُٹھا کر دیکھا پھر فرمایا کہ یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کہ آج سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس کے بعد اس آسمانی دروازہ میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مبارک ہو تم کو دونوں انعام عنایت کئے گئے اور تم سے قبل کسی نبی کو نہیں عطا فرمائے ایک تو سورۂ فاتحہ دوسری آخری آیات کریمہ سورۂ بقرہ کی۔ (مطلب یہ ہے کہ آمن الرسول سے لے کر ختم سورۂ بقرہ تک) یعنی اگر تم ان میں سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو تم کو اجر وثواب ملے گا۔

بَابُ ۵۵۸ تَاوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

۹۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيْبَنِيْ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلَكَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ۔

باب: تفسیر آیت کریمہ: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ﴾ (الحجر) سے آخر تک

۹۱۶: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ان کے سامنے سے گزرے آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے آپ نے ان کو طلب فرمایا تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم نے کس وجہ سے یہ جواب دیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا خداوند قدوس نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے اہل ایمان! تم جواب دو خدا اور اس کے رسول کو جس وقت وہ تم کو ان کاموں کے واسطے طلب کرے جن سے تمہاری زندگی۔ (آخرت میں زندگی کا لطف حاصل ہو سکے) میں تم لوگوں کو ایک ایسی سورت بتلاؤں گا مسجد سے نکلنے سے قبل جو کہ بڑی آیت ہے پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ سورۃ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اور یہی سورت سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

خلاصة الباب ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یعنی اپنی عظمت اور درجہ کے اعتبار سے وہ سورت بہت زیادہ فضیلت والی ہے اگر چہ الفاظ کے اعتبار سے وہ سورت چھوٹی اور بہت مختصر ہے۔ جس کا تذکرہ دوسری آیت کریمہ میں ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟

واضح رہے کہ سورۂ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سورت میں سات آیات کریمہ ہیں اور وہ دو مرتبہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ مبارک سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں۔

۹۱۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَآءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِى التَّوْرَاةِ وَلَا فِى الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَ هِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ عَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَاسَاَلَ۔

۹۱۷: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس نے نہ تو توریت میں اور نہ ہی انجیل میں کوئی سورت سورۂ فاتحہ جیسی نازل فرمائی وہ اُم القران ہے۔ یعنی قرآن کریم کی جڑ ہے وہ سبع مثانی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ یہ سورت میرے اور میرے بندہ کے درمیان تقسیم ہوئی ہے اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

۹۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِىْ السَّبْعَ الطُّوَلَ۔

۹۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کو سبع مثانی عطا فرمائی گئی یعنی سات سورتیں جو کہ بڑی سورت ہیں تو سبع مثانی سے مراد یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی ان سورت کو اس وجہ سے کہا کہ ایک سورت کا مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران' سورۂ نساء' سورہ مائدہ' سورۂ اعراف' سورۂ ہود اور سورۂ یونس ہیں۔

۹۱۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ۔

۹۱۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتیں ہیں جو بہت زیادہ لمبی ہیں۔

بَابُ ۵۵۹ تَرْكِ الْقِرَاَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ

باب: امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورۃ فاتحہ کے) قرأت نہ کرے

۹۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۲۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک شخص نے آپ ﷺ کے پیچھے سبح اسم ایک تلاوت فرمائی جس وقت آپ ﷺ نماز

الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَاَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اس سورت کو کس شخص نے تلاوت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے۔

۹۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَيُّكُمْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا۔

۹۲۱: ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا۔

باب ۵۶۰ تَرْكِ الْقِرَاۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ

باب: جہری نماز میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کا بیان

۹۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مَعِیْ اَحَدٌ مِنْكُمْ اٰنِفًا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ۔

۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے آپ نے قراءت فرمائی تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے میں سے کسی شخص نے میرے ہمراہ تلاوت قرآن کریم کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے ہی تو مجھ کو (دورانِ نماز خیال ہوا کہ) مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن کریم کوئی شخص مجھ سے چھین رہا ہے۔ جس وقت لوگوں نے یہ بات سنی تو جس نماز میں آپ پکار کر قراءت کرتے تو کوئی شخص آپ کی اقتداء میں قراءت نہ کرتا۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک' قراءت نہ کرتا یا سورت نہ پڑھتا' کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی سورۃ ہی نہ پڑھتا بلکہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ ضرور پڑھتا اس لئے کہ اُس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

باب ۵۶۱ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ

باب: جس وقت امام جہری نماز میں قراءت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورۂ فاتحہ پڑھیں

۹۲۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ

۹۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَّافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی وقت کی نماز جہری کی امامت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص کچھ نہ پڑھے لیکن سورۂ فاتحہ۔

بَابُ ۵۶۲ تَاوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

باب: آیت کریمہ: ﴿ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴾ (الاعراف: ۲۰۴) کی تفسیر

۹۲۴: اَخْبَرَنَا جَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

۹۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اس واسطے ہے کہ تم لوگ اس کی تابعداری کرو جس وقت وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ قرأت کرے تم خاموش رہو اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کہو۔

۹۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ۔

۹۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے وہ جس وقت تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور وہ جس وقت قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور غور سے سنو۔

بَابُ ۵۶۳ اِكْتِفَاءِ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاءَةِ الْاِمَامِ

باب: مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے

۹۲۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

۹۲۶: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا گیا کہ کیا ہر ایک نماز میں قرأت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ ایک انصاری شخص نے کہا کہ یہ بات لازم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب دیکھا اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهِ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يُقْرَاْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ۔

میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ جس وقت امام لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ (صاحب نسائی شریف) حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے در اصل یہ ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

بَابُ ۵۶۴ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَّا يُحْسِنُ الْقُرْاٰنَ

باب: جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اس کے واسطے اس کا کیا بدل ہے؟

۹۲۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى وَ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِى اَوْفٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِىْ شَيْئًا يُجْزِئُنِىْ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

۹۲۷: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قرآن کریم معمولی سا بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایسی چیز سکھلائیں جو قرآن کریم کا بدل بن سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)) کہا کرو۔

بَابُ ۵۶۵ جَهْرِ الْاِمَامِ بِاٰمِيْنَ

باب: امام آمین بلند آواز سے پکارے

۹۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین پکارو۔ کیونکہ فرشتے بھی (ساتھ میں) آمین کہتے ہیں۔ (اس لفظ کا مطلب ہے اے خدا ہمارا عمل قبول فرمالے) پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہے تو تم آمین پکارو۔ اس لئے کہ فرشتے بھی آمین پکارتے ہیں اور امام بھی آمین پکارتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہو گی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۰: اس کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۹۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کسی کی آمین فرشتوں کی آمین سے ٹکرائے گی (یعنی اسی وقت ہوگی) تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَاب ۵۶۶ الْاَمْرِ بِالتَّاْمِيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کی اقتداء میں آمین کہنا اس کا حکم

۹۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو تم لوگ آمین پکارو۔ کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۶۷ فَضْلِ التَّاْمِيْنِ

باب: فضیلت آمین

۹۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِى السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص آمین پکارتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین پکارتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اور ان کی آمین برابر ہوگئی تو تم لوگوں کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

بَابُ ۵۶۸ قَوْلِ الْمَاْمُوْمِ

باب: اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آجائے تو کیا کہنا

اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْاِمَامِ

۹۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ اَبِيْهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُبِهَا۔

۹۳۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِالْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ وَاَنَا خَلْفَهُ قَالَ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا بَاْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ۔

چاہئے

۹۳۴: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو مجھ کو چھینک آ گئی' میں نے پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ آخر تک۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو دریافت کیا کہ کس نے یہ بات نماز میں کہی تھی؟ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات میں نے کہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا بات کہی تھی؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا آخر تک۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے لیکن اس کو تیس سے زائد فرشتوں نے بھاگ کر اُٹھایا اور تمام اس بات کا لالچ کرتے تھے کہ ان کلمات کو کون اُوپر لے جائے۔

۹۳۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ جس وقت آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے کچھ اپنے کانوں سے نیچے تک پھر جس وقت غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو آمین کہی تو میں نے آمین سنا اور میں آپ ﷺ کے پیچھے تھا کہ اس دوران ایک شخص کو آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ آخر تک۔ بہرحال جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو دریافت فرمایا: یہ بات کس نے کہی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! اور میری نیت یہ جملہ کہنے سے بُری نہیں تھی۔ نبیؐ نے فرمایا: (یاد رکھو) بارہ فرشتے ہیں جو کہ اس کلمہ پر دوڑ پڑے تھے (اس بات سے اس کلمہ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے کسی جگہ نہیں ٹھہرے اور یہ کلمات عرشِ الٰہی تک یعنی بارگاہِ ربّ العالمین تک پہنچ گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند قدوس کا عرش خاص محل ہے کہ جس سے انوارِ الٰہی نکلتے رہتے ہیں۔

بَابُ ٥٦٩ جَامِعِ مَا جَآءَ فِي الْقُرْاٰنِ

باب: فضائل قرآن کریم

٩٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحٰرِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ قَالَ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَاْتِيْنِي فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْفَتٰى فَيَنْبِذُهُ اِلَيَّ۔

٩٣٦: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: آپؐ پر وحی کس کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے کہ کبھی تو اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ جس طرح سے گھنٹی کی آواز (جھنکار) پھر وہ بند ہو جاتی ہے جس وقت اس کو یاد کرتا ہوں اور اس طریقہ سے وحی کا نازل ہونا مجھ کو سخت محسوس ہوتا ہے اور کبھی وحی لے کر ایک فرشتہ انسان کی صورت میں میرے پاس آتا ہے وہ مجھے بتلا دیتا ہے۔

٩٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ فِيْ مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ فَيَفْصُمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا۔

٩٣٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی تو وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے جس طریقہ سے کسی گھنٹی کی جھنکار ہوتی ہے جو کہ میرے اوپر سخت گذرتی ہے پھر وہ موقوف ہو جاتی ہے۔ جس وقت میں اس کو یاد کرتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک انسان کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے اور وہ فرشتہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے میں اس حکم الٰہی کو یاد کر لیتا ہوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جس وقت سخت ترین موسم سرما میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی پھر وہ وحی آنا بند ہو جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ نکلنے لگتا وحی کی سختی کی وجہ سے اس کے زور سے۔

٩٣٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

٩٣٨: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نازل ہونے کی وجہ سے زحمت گوارا فرماتے اور تکلیف برداشت

وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاَهُ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَاَهُ كَمَا اَقْرَاَهُ۔

فرماتے اور (قرآن کریم کے نازل ہونے کے وقت) آپ ﷺ اپنے مبارک ہونٹ کو ہلایا کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ مجھ سے بھول ہو جائے جس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ قُرْاٰنَهُ اس آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ: اے نبی! تم اپنی زبان قرآن کریم کے نزول کے وقت (ساتھ ساتھ نہ چلاؤ) جلدی قرآن کریم سیکھنے کی غرض سے' دراصل قرآن کریم کا یاد کرانا اور اس کا محفوظ کرنا تو ہمارے ذمہ ہے اور اس کے جمع کرنے اور محفوظ کرانے کی ذمہ داری ہماری ہے پھر تم اس قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول ہو جاؤ تو جس وقت ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں تو تم اس کی تابعداری کرو (یعنی خاموشی' توجہ اور غور کے ساتھ) قرآن سنا کرو۔'' تو جس وقت سے مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جبرئیل خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپؐ قرآن سنتے اور وہ قرآن کی تلاوت فرماتے اسکے بعد جبرئیل تشریف لے جاتے آپؐ اسی طریقہ سے کرتے کہ جس طریقہ سے جبرئیل نے تعلیم دی تھی۔

۹۳۹: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ ابْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَاَ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَاَنِيْهَا قُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ فِيْهَا حُرُوْفًا لَمْ تَكُنْ اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ يَا هِشَامُ فَقَرَاَ كَمَا كَانَ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ اقْرَاْ يَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ

۹۳۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ انہوں نے اس طریقہ سے کچھ الفاظ پڑھے کہ جس طریقہ سے رسول کریمؐ نے مجھ کو وہ الفاظ نہیں پڑھائے تھے۔ میں نے کہا کہ یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول کریمؐ نے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس طریقہ سے رسول کریمؐ نے نہ پڑھائی (اور نہ سکھلائی ہوگی) پھر میں ان کا ہاتھ پکڑ کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے کچھ الفاظ اس طریقہ سے پڑھے کہ آپؐ نے مجھ کو اس طریقہ سے نہیں سکھلائے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ سورت تم کو کس نے سکھلائی انہوں نے کہا کہ رسول کریمؐ نے۔ میں نے عرض کیا کہ

فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ۔

تم جھوٹ بول رہے ہو رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے کبھی نہ پڑھائی ہوگی۔ اس کے بعد میں ان کا ہاتھ پکڑ کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور ان کو میں نے پڑھتے ہوئے سنا' اس میں وہ الفاظ نہیں کہ جو الفاظ آپؐ نے تعلیم دیئے۔ رسول کریمؐ نے ہشامؓ سے فرمایا: پڑھو۔ انہوں نے پڑھا کہ جس طریقہ سے پہلے پڑھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے۔

۹۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِمَا اَقْرَؤُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا فَكِدْتُ اَنْ اَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَمْهَلْتُهٗ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَاْتَنِيْهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ فَقَرَاَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهٗ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اِقْرَاْ فَقَرَاْتُ فَقَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

۹۴۰: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ سے میں جس طریقہ سے پڑھتا تھا اور خود رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت تعلیم دی تھی۔ تو قریب تھا کہ میں جلدی (گفتگو) کروں لیکن میں نے ان کو مہلت دی جس وقت وہ اس سورت کی تلاوت سے فارغ ہو گئے تو میں ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان کی دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے جو کہ اس طریقہ سے مختلف ہے کہ جس طریقہ سے مجھ کو آپؐ نے تعلیم دی۔ رسول کریمؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم تلاوت کرو انہوں نے اسی طریقہ سے تلاوت کی جس طریقہ سے میں نے ان سے سنا تھا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: تم اس سورت کی تلاوت کرو میں نے اسی طریقہ سے سورت تلاوت کی پھر آپؐ نے فرمایا: یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے اور قرآن کریم سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے تو جس طریقہ سے سہولت ہو تم لوگ اسی طریقہ سے تلاوت کرو۔

۹۴۱: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۹۴۱: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِیِّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَکِیْمٍ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَ تِهٖ فَاِذَا هُوَ یَقْرَؤُهَا عَلٰی حُرُوْفٍ کَثِیْرَةٍ لَمْ یُقْرِئْنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکِدْتُّ اُسَاوِرُهُ فِی الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ کَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ اَقْرَاَنِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُكَ تَقْرَاُهَا فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِیْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ یَا عُمَرُ اِقْرَاْ یَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَیْهِ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِیْ سَمِعْتُهٗ یَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الْقِرَاءَ ةَ الَّتِیْ اَقْرَاَنِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔

ہشام بن حکیم سے سنا' سورۃ الفرقان تلاوت فرماتے ہوئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں'میں نے ان کو ان الفاظ میں تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تعلیم نہیں دئے تھے تو ہو سکتا تھا کہ مذکورہ وجہ کی وجہ سے میں ان پر بحالتِ نماز ہی حملہ آور ہو جاتا لیکن میں نے انتہائی صبر سے کام لیا حتی کہ انہوں نے سلام پھیر دیا پس جس وقت وہ سلام پھیر چکے تو میں نے ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال دی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ (ٹھیک ٹھیک) بتلاؤ کہ اس سورت کو تمہیں کس نے بتلایا ہے؟ یعنی یہ سورت جو کہ میں نے ابھی ابھی سنی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت سکھلائی اور پڑھائی ہے۔ اس پر میں نے جواب دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو خدا کی قسم مجھ کو خود یہ سورت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلائی ہے پھر کس وجہ سے تم اس کے خلاف کہہ رہے ہو کہ رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے۔ بہر حال آخر کار میں ان کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان دوسرے طریقہ سے اور کچھ دوسرے الفاظ کے ساتھ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ جس طریقہ سے کہ وہ سورت آپؐ نے مجھ کو نہیں سکھلائی اور یہ سورت مجھ کو آپؐ ہی پڑھا چکے ہیں۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اے ہشام تم اس کو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی کہ جس طریقہ سے میں نے ان کو یہ سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت (اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے) اے عمر رضی اللہ عنہ! تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ میں نے اس سورت کو اسی طریقہ سے تلاوت کیا کہ جس طریقہ سے مجھے پڑھایا تھا آپؐ نے فرمایا کہ یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے تو تم جس طریقہ سے قرآن

کریم کو آسان اور سہل محسوس کرو تو اسی کے مطابق تم تلاوت کرو۔

۹۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُبَیِّ ابْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عِنْدَ اَضَاةِ بَنِی غِفَارٍ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تَقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفَیْنِ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تُقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ مُعَافَاتَهٗ وَمَغْفِرَتَهٗ وَاِنَّ اُمَّتِیْ لَا تُطِیْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تُقْرِئَ اُمَّتَكَ الْقُرْاٰنَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاَیُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوْا عَلَیْهِ فَقَدْ اَصَابُوْا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِیْثُ خُوْلِفَ فِیْهِ الْحَكَمُ خَالَفَهٗ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَیْدِبْنِ عُمَیْرٍ مُرْسَلًا۔

۹۴۲: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا: خداوند قدوس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ اُمت ایک طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل سے معافی کا طلبگار ہوں اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں اس لئے کہ میری اُمت میں اس بات کی قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو دو طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس کی مغفرت چاہتا ہوں میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے اس کے بعد تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل آئے اور فرمانے لگے کہ خداوند قدوس نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو تین طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس سے معافی چاہتا ہوں کہ میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ فرمانے لگے کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت قرآن کریم کو سات مرتبہ تلاوت کیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ ملک عرب کے سات زبان والے حضرات اپنے اپنے علاقہ کی زبان میں تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔

سات زبان میں قرآن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں ایک طریقہ سے اُمت کے تلاوت قرآن کا مطلب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ عرب میں سات قومیں ہیں اور ہر ایک کے محاورہ اور اس کے لہجہ الگ الگ ہیں لیکن قرآن کریم کو تمام حضرات ایک ہی لہجہ اور زبان میں تلاوت کریں اور ایک دوسری حدیث میں بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے: ((اُنْزِلَ عَلَی الْقُرْاٰنُ اَحْرُفٍ سَبْعَةٍ))۔

۹۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرِ بْنِ نُفَیْلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَعْقِلِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۹۴۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک سورت کی تعلیم دی میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے وہ ہی سورت تلاوت کی لیکن اس نے وہ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةً فَبَيْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَاُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَ تِیْ فَقُلْتُ لَهٗ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِیْ حَتّٰى نَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَ تِیْ فِی السُّوْرَةِ الَّتِیْ عَلَّمْتَنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَاْ فَخَالَفَ قِرَاءَ تِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُبَیُّ اِنَّهٗ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِیِّ۔

سورت دوسرے طریقہ سے تلاوت کی میں نے عرض کیا کہ تم کو یہ سورت کس نے تعلیم دی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورت سکھلائی۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ابھی اس جگہ سے رخصت نہ ہونا جس وقت تک کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ کرلیں۔ اس کے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی میرے خلاف تلاوت کرتا ہے یعنی جو سورت جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو پڑھائی اور سکھلائی ہے اس کے خلاف یہ شخص اس سورت کی تلاوت کر رہا ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے ابی رضی اللہ عنہ! تم پڑھو تو میں نے وہ سورت تلاوت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے بہتر طریقہ سے تلاوت کی پھر آپؐ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے عمدہ طریقہ سے تلاوت کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابی قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے اور ہر ایک طریقہ صحیح اور کافی ہے۔

۹۴۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَیٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِیْ صَدْرِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّیْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَقَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَ تِیْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَقْرَاْتَنِیْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِیْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِیْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَ مِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِیْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ۔

۹۴۴: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے قلب میں کبھی اس قسم کی بات نہیں چھپی رہی جب سے میں نے اسلام قبول کیا جب سے یہ بات محسوس ہوئی کہ کوئی ایک آیت ایک شخص کسی طرح پڑھتا ہے اور دوسرا شخص وہی آیت دوسری طرح پڑھتا ہے۔ آخر میں رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ آپؐ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے آپؐ نے فرمایا: جی ہاں۔ جبرئیل اور میکائیل میرے پاس تشریف لائے تو جبرئیل دائیں جانب بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں جانب بیٹھ گئے جبرئیل نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک طریقہ سے تعلیم دیا کرو میکائیل نے فرمایا کہ زیادہ کراؤ' زیادہ کراؤ۔ یہاں تک کہ سات طریقہ سے پہنچ جائے اور فرمایا کہ

ہر ایک طریقہ سے تلاوت قرآن شافی اور کافی ہے۔

۹۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْاٰنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۹۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے اونٹ والے کی مثال ہے جس کی رسّی سے اُونٹ بندھے ہوئے ہوں اور اگر وہ اس کی حفاظت کرے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اور اگر چھوڑ دے گا تو چلے (بھاگ) جائیں گے۔

۹۴۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ اَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ۔

۹۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات بُری ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ میں فلاں آیت کریمہ بھول گیا بلکہ اس طریقہ سے کہنا چاہئے کہ فلاں آیت کریمہ بھلا دیا گیا (اس لئے کہ اس میں غلطی کا احساس ہوتا ہے اور لفظ بھول گیا میں لا پرواہی ظاہر ہوتی ہے) اور تم لوگ قرآن کریم یاد کرتے ہو اس لئے کہ قرآن کریم سینوں سے جلد نکل جاتا ہے۔ ان جانور سے بھی زیادہ جو کہ رسّی سے بندھے ہوئے ہوں۔

بَابُ ۵۷۰ الْقِرَاءَةِ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ

باب: سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

۹۴۷: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ فِى الْاُوْلٰى مِنْهُمَا الْاٰيَةَ الَّتِىْ فِى الْبَقَرَةِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فِى الْاُخْرٰى اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۔

۹۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنتِ فجر میں پہلی رکعت میں: ﴿قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا﴾ (البقرہ:۱۳۶) جو کہ سورۂ بقرہ میں فرمایا گیا ہے وہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں آیت: ﴿اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران:۵۲) تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۷۱ الْقِرَاءَةِ فِىْ رَكْعَتَىِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

باب: سنت فجر میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھنے سے متعلق

۹۴۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِىْ

۹۴۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی سنّتوں میں ﴿قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ﴾ اور سورۂ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ تلاوت

رَكْعَتَي الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

فرمائی۔

بَابُ ۵۷۲ تَخْفِيفِ رَكْعَتَي الْفَجْرِ

باب: فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا

۹۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

۹۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں یہ دیکھا کرتی تھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کی سنتوں کو اس قدر ہلکا پڑھا کرتے تھے کہ میں کہا کرتی تھی کہ کیا سورۂ فاتحہ بھی تلاوت فرمائی یا نہیں۔

بَابُ ۵۷۳ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ

باب: نمازِ فجر میں سورۂ روم کی تلاوت کرنا

۹۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَبِيْبٍ اَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ۔

۹۵۰: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں سورۂ روم تلاوت فرمائی۔ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حالت ہے وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہم لوگوں کے ساتھ' لیکن وہ اچھی طریقہ سے پاکی حاصل نہیں کرتے وہی لوگ قرآن کریم (کی عظمت) فراموش کرتے ہیں۔

بَابُ ۵۷۴ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

باب: نمازِ فجر میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت کرنا

۹۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَامَةَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

۹۵۱: حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں ساٹھ آیات کریمہ سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۷۵ الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِقَاف

باب: نمازِ فجر میں سورۂ "قٓ" کی تلاوت سے متعلق

۹۵۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

۹۵۲: حضرت ام ہشام سے روایت ہے کہ میں نے سورۂ قاف نہیں سیکھی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نمازِ فجر میں تلاوت کرتے

اِلاَّ مِنْ وَرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تھے۔

۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِي اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَهَا طَلْعٌ نَضِيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهٗ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ قٓ۔

۹۵۳: حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ (ق:۱۰) تلاوت کیا۔ حضرت شعبہ نے کہا کہ میں نے زیاد سے بازار میں ایک بڑے مجمع میں ملاقات کی تو انہوں نے سورۂ قاف تلاوت فرمائی۔

بَابُ ۵۷۶ اَلْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

باب: نمازِ فجر میں سورۃ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ تلاوت کرنا

۹۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سُرَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ۔

۹۵۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے۔

بَابُ ۵۷۷ اَلْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فجر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنا

۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ وَهٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ۔

۹۵۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ معوذتین کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں ان ہی دونوں سورت کو تلاوت فرمایا۔

بَابُ ۵۷۸ اَلْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فضیلت سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

۹۵۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي

۹۵۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت

حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُوْرَةَ هُوْدٍ وَ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ہوا آپ ﷺ اس وقت سوار تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو سورۂ ہود اور سورۂ یوسف سکھلا دیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں پڑھ سکتے ہو کوئی سورت بہتر نہیں ہے خدا کے نزدیک سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے۔

۹۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَاتٌ اُنْزِلَتْ عَلَىَّ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَمِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۹۵۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چند آیات ہیں جو کہ میرے اُوپر رات میں نازل ہوئیں اور یہ کہ ان جیسی آیات کبھی بھی نہیں دیکھی گئیں ان میں سے ایک تو سورۃ الفلق اور دوسری سورۂ ناس یعنی: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

بَابُ ۵۷۹ الْقِرَاءَةِ فِى الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: بروز جمعہ نمازِ فجر میں کونسی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى۔

۹۵۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بروز جمعہ سورۂ الٓمٓ تَنْزِيْلُ اور هَلْ اَتٰى یعنی سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر تلاوت فرماتے تھے۔

۹۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ الْمُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

۹۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں جمعہ کے دن سورۂ تنزیل السجدہ اور سورہ دہر کی تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۸۰ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب: قرآنِ کریم کے سجدوں سے متعلق

السُّجُوْدُ فِىْ صٓ

۹۶۰: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۹۶۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا۔

کریمؐ نے سورۂ صٓ میں سجدہ کیا اور ارشاد فرمایا: داؤد نے یہ سجدہ توبہ کیلئے فرمایا تھا۔ تو ہم لوگ شکر خداوندی بجالانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تھے اور اللہ عزوجل نے داؤد کی دعا قبول فرمائی۔

بَابُ ۵۸۱ السُّجُوْدُ فِي النَّجْمِ

باب: سورۂ نجم کے سجدہ سے متعلق

۹۶۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَ سَجَدَ مَنْ عِنْدَهٗ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ وَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

۹۶۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ مکرمہ میں سورۂ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور جس قدر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تمام کے تمام نے سجدہ کیا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا اور سجدہ نہیں فرمایا اور میں ان دنوں میں مسلمان نہیں تھا۔

۹۶۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا۔

۹۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا۔

بَابُ ۵۸۲ تَرْكِ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

باب: سورۂ نجم میں سجدہ نہ کرنے سے متعلق

۹۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَ ةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهٗ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ۔

۹۶۳: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت کرنی چاہئے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت نہیں کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ والنجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں فرمایا۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُوْدُ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ

باب: سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَرَاَبِهِمْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا

۹۶۴: حضرت ابوسلمہ بن حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقت تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر جس وقت تلاوت سے فارغ ہو گئے تو لوگوں سے بیان فرمایا

انْصَرَفَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَ فِيْهَا۔

کہ رسول کریم ﷺ نے اس میں سجدہ فرمایا ہے۔

٩٦٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ۔

٩٦٥: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ انشقت میں سجدہ فرمایا۔

٩٦٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

٩٦٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سجدہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں۔

٩٦٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

٩٦٧: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

٩٦٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

٩٦٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ فرمایا اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں اور انہوں نے جو کہ ان دونوں سے بہتر تھے یعنی حضرت رسول کریم ﷺ۔

بَابُ ٥٨٤ السُّجُوْدِ فِىْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ

باب: سورۂ اقراء میں سجدہ کرنے سے متعلق

٩٦٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَا اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

٩٦٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۂ انشقت اور سورۂ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ فرمایا۔

٩٧٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ

٩٧٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ العلق اور سورۂ اقراء

وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

میں سجدہ کیا۔

بَابُ ۵۸۵ السُّجُوْدِ فِي الْفَرِيْضَةِ

باب: نماز فرض میں سجدہ تلاوت سے متعلق

۹۷۱: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمٍ هُوَ ابْنُ اَخْضَرَ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلٰوةَ الْعِشَآءِ يَعْنِي الْعَتَمَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ يَعْنِيْ سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُبِهَا حَتّٰى اَلْقٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۷۱: حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۂ ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ تلاوت فرمائی اور اس میں انہوں نے سجدہ فرمایا۔ جس وقت فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! یہ سجدہ بالکل نئے قسم کا سجدہ ہے کہ جس کو کہ ہم نے کبھی نہیں کیا (اور نہ ہی سنا) ہے۔ انہوں نے فرمایا: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت میں سجدہ فرمایا ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تھا تو ہمیشہ میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو۔

بَابُ ۵۸۶ قِرَآءَةِ النَّهَارِ

باب: دن کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہئے

۹۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ كُلُّ صَلٰوةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا فَلَمَّا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

۹۷۲: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہر ایک نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو قرأت سنائی ہے تو اس نماز میں ہم تم کو (بلند) آواز سے سناتے ہیں اور جس نماز میں آپؐ نے تلاوت قرآن آہستہ سے فرمائی ہے تو ہم لوگ بھی آہستہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

۹۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَآءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

۹۷۳: اس کا ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

بَابُ ۵۸۷ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر میں قرأت سے متعلق

۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيْدِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ

۹۷۴: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ظہر ادا فرماتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کریمہ متعدد آیات

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ الْآيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذّٰرِيَاتِ۔

کریمہ کے بعد سنائی دیتی تھی سورۂ لقمان اور سورۂ ذاریات کی۔

۹۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ اَنَسٍ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۹۷۵: حضرت ابوبکر بن نضر سے روایت ہے کہ ہم لوگ مقام طف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو سورت پڑھیں دو رکعت میں یعنی سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ۔

بَابُ ۵۸۸ تَطْوِيْلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے سے متعلق

۹۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِيْ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يُطَوِّلُهَا۔

۹۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نمازِ ظہر شروع ہو جایا کرتی تھی پھر کوئی شخص مقام بقیع جاتا تھا اور وہ قضا حاجت کے بعد وضو کرتا تھا پھر وہ واپس آتا تو اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدار میں رکعت پڑھتے تھے۔

۹۷۷: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذٰلِكَ وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى يَعْنِيْ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۹۷۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرماتے تھے تو پہلی دو رکعت میں قرآت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ایک آدھ آیت کریمہ سنایا کرتے تھے (کہ جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا بلند آواز سے پڑھتے) اور پہلی رکعت نمازِ ظہر اور نمازِ فجر کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل پڑھا کرتے تھے بہ نسبت دوسری رکعت کے۔

بَابُ ۵۸۹ اِسْمَاعِ الْاِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر میں امام کا آیت کریمہ پڑھنا اگر سنا جائے

۹۷۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ يُعْرَفُ بِابْنِ اَبِیْ جَمِيْلٍ الدِّمَشْقِیّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سِمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاَوَّلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى۔

۹۷۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے نماز ظہر کی پہلی دو رکعت میں اور نمازِ عصر میں اور کبھی کبھی (اتفاق سے مذکورہ دونمازوں میں) ایک آدھ آیت کریمہ ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۹۰ تَقْصِيْرُ الْقِيَامِ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةَ مِنَ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم قرأت کرنا

۹۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِی الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِی الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَاُ بِنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ۔

۹۷۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے۔ کبھی ایک آدھ آیت کریمہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت سے طویل فرماتے تھے اور نمازِ فجر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور نمازِ عصر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور دوسری رکعت کو چھوٹی کرتے یعنی مختصر پڑھتے۔

بَابُ ۵۹۱ الْقِرَاءَةِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

باب: نمازِ ظہر کی شروع کی دو رکعت میں قرأت

۹۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ

۹۸۰: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورت پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت کریمہ اس طریقہ سے پڑھتے تھے کہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور آپ

وَسُوْرَتَیْنِ وَفِی الْاُخْرَیَیْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَکَانَ یُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَ کَانَ یُطِیْلُ اَوَّلَ رَکْعَۃٍ مِنْ صَلاَۃِ الظُّھْرِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت طویل پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۵۹۲ الْقِرَاءَ ۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلاَۃِ الْعَصْرِ

باب: نمازِ عصر کی شروع والی دو رکعت میں قرأت

۹۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَکَانَ یُطِیْلُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلَی فِی الظُّھْرِ وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَۃِ وَکَذٰلِکَ فِی الصُّبْحِ۔

۹۸۱: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورت پڑھا کرتے تھے اور ایک آدھ آیت کریمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے کہ ہم لوگ وہ آیت کریمہ سن لیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی یعنی مختصر کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں بھی اسی طریقہ سے کرتے تھے۔

۹۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِھِمَا۔

۹۸۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورت پڑھا کرتے تھے۔

۹۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِکَ وَفِی الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔

۹۸۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں سورۂ واللیل پڑھتے اور نمازِ عصر میں اس سورت کے برابر پڑھتے اور نمازِ فجر میں اس سورت سے لمبی سورت اور طویل سورت پڑھا کرتے تھے جیسے کہ سورۂ دہر اور سورۂ مرسلات یا سورۂ ق اور سورۂ رحمٰن۔

بَابُ ۵۹۳ تَخْفِیْفِ الْقِیَامِ وَالْقِرَآءَ ۃِ

باب: قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق

۹۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ صَلَّیْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ یَا جَارِیَۃُ ھَلُمِّی لِیْ وَضُوْءً مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ اَشْبَہَ صَلاَۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِکُمْ ھٰذَا قَالَ زَیْدٌ وَ کَانَ عُمَرُ بْنُ

۹۸۴: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی باندی سے کہا کہ پانی لے کر آؤ۔ پھر فرمایا کہ میں نے کسی امام کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ نبیؐ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو تم لوگوں کے

عَبْدِالْعَزِيْزِ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَ يُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ۔

امام کی نماز سے زیادہ۔ زید نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ جو کہ اس زمانہ کے خلیفہ اور امام تھے وہ رکوع اور سجدہ عمدہ طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے اور وہ قیام اور قعود کو مختصر کرتے۔

۹۸۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِطُوْلِ الْمُفَصَّلِ۔

۹۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہو لیکن فلاں شخص البتہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے سلیمان نے کہا کہ وہ نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت کو ہلکا پڑھتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکا کرتے تھے نماز عصر کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں مفصل کی متوسط سورت تلاوت فرماتے تھے اور نمازِ فجر میں مفصل کی طویل سورت تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۵۹۴ الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

باب: نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھنا

۹۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِى الْعَصْرِ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ۔

۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتدا میں اس طرح کی نماز نہیں پڑھی جیسی نماز' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ نماز ہو مگر یہ کہ فلاں صاحب کی اقتدا میں جو نماز پڑھی (مطلب یہ کہ فلاں صاحب کی نماز' نبیؐ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے) اور وہ صاحب نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت کو طویل کر کے پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتے اور نمازِ عصر کو مختصر پڑھتے اور نمازِ مغرب کی رکعات میں مفصل کی چھوٹی سورت تلاوت فرماتے اور نماز عشاء میں سورۂ والشمس پڑھتے اور اسکے برابر جو سورت ہیں اور نمازِ فجر میں دو سورت طویل پڑھتے۔

بَاب ۵۹۵ الْقِرَاءَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

باب: نمازِ مغرب میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کی تلاوت کرنا

۹۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

۹۸۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے پانی کھینچنے والوں میں سے ایک صاحب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَلَا قَرَاْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا۔

کے پاس سے گذرے اور اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ نماز مغرب ادا کرنے میں مشغول تھے کہ انہوں نے نماز مغرب میں سورۂ بقرہ شروع فرما رکھی تھی تو وہ شخص نماز ادا کر کے رخصت ہوگیا۔ پھر یہ خبر رسول کریمؐ تک پہنچ گئی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم فتنہ برپا کر رہے ہو کیا تم فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم نماز میں کس وجہ سے سورۂ شمس وغیرہ تلاوت نہیں کرتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تمہاری طویل قرأت کی وجہ سے لوگ نماز سے پریشان ہو کر نماز باجماعت میں شرکت کرنا ترک کر دیں۔ اس وجہ سے مختصر سورتیں فرض نماز میں تلاوت کیا کرو۔

بَابُ ۵۹۶ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ والمرسلات کی تلاوت

۹۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنَ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحٰرِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۹۸۸: حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مرض الموت میں) مکان میں نمازِ مغرب ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والمرسلات کی تلاوت فرمائی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

۹۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

۹۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات سنی ہے۔

بَابُ ۵۹۷ الْقِرَآءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ والطور کی تلاوت کرنا

۹۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

۹۹۰: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ والطور کی تلاوت نمازِ مغرب میں فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۹۸ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ حم دخان کی تلاوت

۹۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ

۹۹۱: حضرت عبداللہ بن عقبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب میں سورۂ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔

بَابُ ۵۹۹ الْقِرَاءَ ةِ فِی الْمَغْرِبِ بِآلٓمٓصٓ

باب: نمازِ مغرب میں سورۂ ''المص'' کی تلاوت کرنا

۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِالْمَلِكِ اَتَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ المص۔

۹۹۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مروان سے فرمایا اے ابوالملک تم نمازِ مغرب میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ پڑھتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں یہ نئی بات ہے یا اس طریقہ سے کہا کہ میں قسم کھاتا ہوں بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں طویل سورت تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے یعنی المص اور سورۂ اعراف۔

۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِیْ اَرَاكَ تَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ۔

۹۹۳: حضرت مروان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم نمازِ مغرب میں مختصر سورت تلاوت کرتے ہو حالانکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو طویل سورت دو طویل سورت میں سے تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ طویل سورت کونسی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سورۂ اعراف۔

۹۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَاَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِیْ رَكْعَتَيْنِ۔

۹۹۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ مغرب میں سورۂ اعراف دو رکعت میں تلاوت کی۔

بَابُ ٦٠٠ الْقِرَاءَ ةِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب میں کونسی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۹۵: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْ

۹۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ نمازِ مغرب کی سنّت میں اور نمازِ فجر کی سنت میں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے۔

يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

بَابُ ۲۰۱ الْفَضْلِ فِيْ قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

۹۹۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِىْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَىِّ شَىْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّهٗ۔

۹۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَتْ فَسَاَلْتُهٗ مَا ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّةُ۔

۹۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔

۹۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

باب: سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی فضیلت سے متعلق

۹۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سریہ کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن کریم تلاوت کرتا تھا پھر آخر میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص سے دریافت کرو وہ شخص کس وجہ سے اس طریقہ سے کرتا ہے؟ لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس شخص نے جواب دیا کہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں خداوند قدوس کی صفت ہے اس وجہ سے مجھ کو اس سورت کا پڑھنا بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہہ دو کہ خداوند قدوس اسے دوست رکھتا ہے۔

۹۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرور لازم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی شے لازم ہوگئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔

۹۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو متعدد مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۹۹: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اَعْرِفُ اِسْنَادًا اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اجر وثواب کے اعتبار سے تہائی قرآن کے برابر ہے۔

بَابُ ۶۰۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

باب: نماز عشاء میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت

۱۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالضُّحٰى وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔

۱۰۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور طویل سورت پڑھائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ تم کیا فتنہ برپا کرو گے اے معاذ! (رضی اللہ عنہ) سورۂ اعلیٰ اور سورۂ والضحیٰ اور سورۂ انفطار کس طرف چلی گئیں' یعنی تم نے ان سورتوں کو کس وجہ سے نماز میں نہیں پڑھا؟

بَابُ ۶۰۳ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

باب: نماز عشاء میں سورۂ ''والشمس'' پڑھنا

۱۰۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۱۰۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اور اس کو انہوں نے لمبا کر دیا تو ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے۔ اس شخص کو جس وقت یہ خبر ہوئی کہ (اس کو منافق قرار دیا گیا) تو وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو جس وقت امامت کرو تو تم سورۂ والشمس اور سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ اور سورۂ اقراء پڑھو۔

۱۰۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ

۱۰۰۲: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۂ والشمس

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِى صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ۔

تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسی دوسری سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ٦٠٤ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

باب: سورۂ والتین نماز عشاء میں تلاوت کرنا

١٠٠٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۱۰۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں سورۂ والتین تلاوت فرمائی۔

بَابُ ٦٠٥ الْقِرَاءَةِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ

باب: عشاء کی پہلی رکعت میں کونسی سورت پڑھی جائے؟

١٠٠٤: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِى الْعِشَاءِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

۱۰۰۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۂ والتین پڑھی۔

بَابُ ٦٠٦ الرُّكُوْدِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

اباب: شروع کی دو رکعت کو طویل کرنا

١٠٠٥: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِى اَبُوْعَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ حَتّٰى فِى الصَّلَاةِ فَقَالَ سَعْدٌ اَتَّئِدُ فِى الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

۱۰۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری ہر ایک بات اور ہر ایک عمل کے بارے میں لوگ شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی۔ (شکایت کرتے ہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں شروع کی دو رکعات میں قرأت کو لمبا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات میں قرأت نہیں کرتا اور میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ یہی گمان ہے۔

١٠٠٦: اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُلَيَّةَ اَبُوالْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَرَةَ قَالَ

۱۰۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے چند حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی اور عرض کیا کہ خدا کی قسم وہ عمدہ طریقہ سے نماز

وَقَعَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِیْ سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْ وَاللّٰهُ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّیْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اَرْكُدُ فِی الْاُوْلَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ۔

ادانہیں کرتے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں اور میں اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کرتا اور میں شروع کی دو رکعات کو طویل کرتا ہوں اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو بھی یقین ہے تم سے کہ تمہاری شکایت بیکار ہے اور واقعی آپ نبیؐ کے طریقہ کے مطابق چلتے ہیں اور سنّتِ نبویؐ کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

بَابُ ٦٠٧ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ

باب: ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

١٠٠٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ يَقْرَاُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِیْ عَشْرِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَاَخْبَرَنَا بِهِنَّ۔

١٠٠٧: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں ان تمام سورتوں سے واقف ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ سورتیں بیس ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سورتوں کو دس رکعات میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے علقمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر داخل ہوئے۔ اسکے بعد علقمہؒ باہر کی جانب نکلے۔ حضرت شقیق نے بیان فرمایا کہ ہم نے ان سے دریافت کیا ان سورت سے متعلق تو انہوں نے بیان فرمایا۔

١٠٠٨: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِاللّٰهِ قَرَاْتُ الْمَفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ قَالَ هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِی رَكْعَةٍ۔

١٠٠٨: حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نقل کیا کہ میں نے مفصل کو (یعنی اس کی تمام سورتوں کو یعنی سورۂ حجرات سے لے کر آخر قرآن تک کی سورت کو) ایک ہی رکعت میں تلاوت کیا انہوں نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہو گیا اور میں ان سورتوں کو شناخت کرتا ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ شامل کر کے پڑھا کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے مفصل کی بیس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر ایک رکعت میں دو دو سورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

١٠٠٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ قَرَاْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِی رَكْعَةٍ فَقَالَ هٰذَا كَهَذِّ الشِّعْرِ

١٠٠٩: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا او رعرض کرنے لگا کہ میں نے آج کی رات ایک رکعت میں پوری مفصل کی سورتیں پڑھ دیں انہوں نے فرمایا کہ کیا شعر کی طرح سے تم اڑتے ہوئے چلے گئے لیکن

لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ النَّظَائِرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ الِ حٰمٓ۔

رسولِ کریمؐ تو سورت کو جوڑ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وہ مفصل کی بیس سورتیں تھیں یعنی ''حٰم'' سے لے کر آخر قرآن کریم تک۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ قرآن کریم کی سورت کو تین حصوں پر تقسیم فرمایا گیا ہے:

1. مفصل کی سورتیں
2. اوسط والی سورتیں
3. قصار روالی سورتیں

اور مفصل والی سورت میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مفصل کی سورتیں سورۂ ''ق'' سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورۂ ''صف'' سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورۂ ''ملک'' سے اور بعض فرماتے ہیں کہ سورۂ ''اعلیٰ'' سے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۶۰۸ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ

باب: سورت کا کوئی حصہ نماز میں پڑھنا

۱۰۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدِيْثًا رَفَعَهُ اِلَى ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلّٰى فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى اَوْ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

۱۰۱۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن مکّہ مکرمہ فتح ہوا میں اُس روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ مکرمہ کی جانب رخ فرما کر نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار کر بائیں جانب رکھے اور سورۂ مؤمنون شروع فرمائی۔ پس جس وقت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے تذکرہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ اس جگہ آیت کریمہ: ﴿ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ هٰرُوْنَ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ﴾ [المؤمنون:٤٥] مذکورہ آیت کریمہ مراد ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرما دیا۔

بَابُ ۶۰۹ تَعَوُّذِ الْقَارِئِ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ

باب: جس وقت دوران نماز عذاب الٰہی سے متعلق آیت کریمہ تلاوت کرے تو اللہ سے پناہ مانگے

۱۰۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَاَ فَكَانَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ

۱۰۱۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں پس جس وقت عذاب الٰہی سے متعلق آیت کریمہ آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک جاتے اور خداوند قدوس کی پناہ مانگتے اور جس وقت آیت رحمت

رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

نازل ہوتی تو رک جاتے اور دعا مانگتے اور دوران رکوع سبحان ربی العظیم پڑھتے۔

بَاب ٦١٠ مَسْاَلَةُ الْقَارِئِ اِذَا مَرَّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ

باب: رحمت کی آیت پڑھنے پر رحمت کی دُعا کرنا

۱۰۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ فِيْ رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا سَاَلَ وَلَا بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا اسْتَجَارَ۔

۱۰۱۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء ایک رکعت میں تلاوت فرمائی جس وقت رحمت کی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگتے اور جس وقت آیت عذاب تلاوت فرماتے تو اس (اللہ عزوجل) کی پناہ مانگتے۔

بَابُ ٦١١ تَرْدِيْدِ الْاٰيَةِ

باب: ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا

۱۰۱۳: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

۱۰۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک آیت کریمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کر دی (یعنی صبح ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی آیت کریمہ تلاوت فرماتے رہے) اور وہ آیت کریمہ یہ تھی: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدۃ:۱۱۸) یعنی اے خدا اگر تو بندوں پر عذاب نازل کر دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو مغفرت فرما دے تو تو بلاشبہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (واضح رہے کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ عیسیٰ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے)۔

بَابُ ٦١٢ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا

باب: آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا کی تفسیر

۱۰۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ وَحْشِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۱۰۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوش تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ اَیْ بِقِرَاءَ تِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوْا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

اپنے احباب کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے تو قرآن کریم بلند آواز سے تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو نعوذ باللہ قرآن کریم کو برا کہتے اور جس ذات نے قرآن کریم نازل فرمایا اور جو قرآن کریم لے کر حاضر ہوئے (جبرئیل) اس کو بھی برا بھلا کہتے اس پر خداوند قدوس نے اپنے پیغام لانے والوں سے ارشاد فرمایا تم اتنی آواز میں نہ پکارو۔ مطلب یہ ہے کہ تم قرآن کریم بہت زیادہ آواز سے نہ پڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ مشرکین قرآن کریم سن لیں اور قرآن کریم کو برا کہہ دیں اور نہ بہت زیادہ آہستہ سے قرآن کریم پڑھو کہ تمہارے ساتھی نہ سن سکیں بلکہ تم درمیان درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ وہ راستہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھی سن لیں اور باہر والے کافر نہ سنیں۔

۱۰۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوا صَوْتَهٗ سَبُّو الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَاءَ بِهٖ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ مَاكَانَ يَسْمَعُهٗ اَصْحَابُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا۔

۱۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم بلند آواز سے قرآن کریم تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو وہ لوگ قرآن کریم کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کریم لے کر آیا ہے اس کو بھی برا کہتے اس وجہ سے آپ ﷺ قرآن کریم کو ہلکی آواز سے پڑھنے لگے اس قدر آہستہ سے کہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کو بھی نہ سنائی دے سکے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (الاسراء: ۱۱۰) نازل فرمائی۔

بَابُ ۶۱۳ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَ ةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ۔

۱۰۱۶: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو (مسجد میں) سنتی تھی اور میں اپنی چھت کے اُوپر ہوتی تھی۔

بَابُ ۶۱۴ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا

۱۰۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۰۱۷: حضرت قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس

عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا۔

رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۶۱۵ تَزْيِيْنِ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ

باب: قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔

۱۰۱۸: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

۱۰۱۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهٖ زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ۔

۱۰۱۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرآن کریم کو اپنی (عمدہ) آواز سے زینت دو۔ ابن عوسجہ نے فرمایا میں اس بات کو بھول گیا تھا تو مجھ کو یہ بات ابن مزاحم نے یاد دلائی۔

۱۰۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ۔

۱۰۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کسی شے کو اس طریقہ سے نہیں سنتا کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کو سنتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو کہ عمدہ آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۱۰۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ۔

۱۰۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جس طرح کسی اچھی آواز والے نبی کی زبان سے قرآن سنتے ہیں۔

۱۰۲۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ

۱۰۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کا لہجہ عطا فرمایا گیا ہے۔

لَقَدْ اُوْتِیَ مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

''مزامیر'' کی تشریح:

عربی زبان میں مزامیر کا لفظی ترجمہ بانسری ہے لیکن عظمت قرآن کے پیش نظر اس جگہ ترجمہ لہجہ اور آواز سے زیادہ مناسب ہے یعنی جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا گلا تھا تو تمہارا گلا بھی ایسا ہی ہے اور تم قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کیا کرو۔ واضح رہے کہ قرآن کریم کو عمدہ لہجہ سے پڑھنا عندالشرع مطلوب ہے لیکن حروف کو اپنی مقدار سے کم' زیادہ نہ کرو۔

۱۰۲۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَ ةَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِیَ هٰذَا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ؐ نے ایک مرتبہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری عطا کی گئی ہے یعنی تمہارا گلا اور لہجہ حضرت داؤد جیسا ہے۔

۱۰۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَ ةَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ لَقَدْ اُوْتِیَ هٰذَا مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت قرآن کریم سنی تو ارشاد فرمایا کہ ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ قَالَتْ مَالَكُمْ وَصَلَاتِهٖ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَ تَهٗ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرَاءَ ةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۰۲۵: حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت اور نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا تعلق ہے؟ پھر انہوں نے بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو کہ وہ قرأت بالکل صاف تھی اور ایک ایک کر کے ہر ایک حرف علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔

بَابُ ۶۱۶ التَّكْبِیْرِ لِلرُّكُوْعِ

باب: بوقت رکوع تکبیر پڑھنا

۱۰۲۶: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ حِیْنَ اسْتَخْلَفَهٗ مَرْوَانُ عَلَی الْمَدِیْنَةِ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ یُكَبِّرُ حِیْنَ یَرْكَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ

۱۰۲۶: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابوہریرہ کو مدینہ میں مروان نے خلیفہ مقرر کیا تو وہ جس وقت نماز فرض کے واسطے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر فرماتے پھر جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر تکبیر کہتے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے واسطے

الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جھک جاتے پھر جس وقت دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اُٹھ جاتے تو تکبیر کہتے اور اس طریقہ سے وہ پوری نماز میں کرتے پھر جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی اور سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ حضرت رسول کریم ﷺ کے زیادہ مشابہ ہوں نماز پڑھنے کے اعتبار سے۔

بَابُ ۶۱۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حِذَاءَ فُرُوْعِ الْاُذُنَيْنِ

باب: بوقت رکوع کانوں تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۲۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۲۷: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے جس وقت تکبیر فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے دونوں کان کی لو تک۔

بَابُ ۶۱۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: دونوں مونڈھے تک ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

۱۰۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے مونڈھوں تک اور اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے۔

بَابُ ۶۱۹ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: مونڈھوں تک ہاتھ نہ اُٹھانا

۱۰۲۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ۔

۱۰۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتلا دوں پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے دونوں ہاتھ اُٹھائے پہلی مرتبہ میں (یعنی جس وقت نماز شروع کی) پھر ہاتھ نہ اُٹھائے۔

بَابُ ۶۲۰ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

باب: رکوع میں پشت برابر رکھنا

۱۰۳۰: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو کہ اپنی پشت کو برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں۔

بَابُ ۶۲۱ الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

۱۰۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ۔

باب: کس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟

۱۰۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سیدھے اور ٹھیک ہو جاؤ۔ رکوع اور سجدہ میں اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دونوں ہاتھ کو کتے کی طرح سے رکوع اور سجود میں نہ پھیلائے۔

(۱۲)

کِتَابُ التَّطْبِيقِ

کتاب تطبیق کی

۱۰۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَاَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ اِذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هٰكَذَا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَفْرِشْ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۲: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انکے مکان میں تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا یہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت فرمائی اور ہم دونوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ نہ تو اذان پڑھی اور نہ اقامت اور فرمایا: جس وقت تم تین آدمی ہوں تو تم اسی طرح سے کرو اور جس وقت تین سے زیادہ مقتدی ہوں تو تمہارے میں سے کوئی شخص امامت کرے اور چاہئے کہ اپنی دونوں ہتھیلی کو بچھائے اپنی رانوں پر۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف کو۔

۱۰۳۳: اَخْبَرَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ اَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ اَصَابِعِنَا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۰۳۳: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا ہم لوگوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی ان کے مکان میں اور وہ ہمارے درمیان میں کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اُٹھا دیئے اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۳۴: اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ

۱۰۳۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ہم لوگوں کو نماز کی تعلیم دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِى الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ۔

اور آپ ؐ نے تکبیر پڑھی جس وقت آپ ؐ رکوع فرمانے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ ؐ نے گھٹنوں کے درمیان میں رکھ لئے اور رکوع کیا جس وقت یہ حدیث مسعود رضی اللہ عنہ کے علم میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی نے درست فرمایا اور پہلے اسی طریقہ سے حکم تھا پھر رکوع میں دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا۔

بَابُ ۶۲۳ نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: اس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ اَبِىْ وَجَعَلْتُ يَدَىَّ بَيْنَ رُكْبَتَىَّ فَقَالَ لِى اضْرِبْ بِكَفَّيْكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرَى فَضَرَبَ يَدَىَّ وَقَالَ اِنَّا قَدْ نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا وَاُمِرْنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

۱۰۳۵: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور دونوں ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں کے درمیان میں رکھا پھر میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح کیا یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ہم کو اس سے منع فرمایا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم ہوا۔

۱۰۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ اَبِىْ اِنَّ هٰذَا شَىْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا اِلَى الرُّكَبِ۔

۱۰۳۶: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے والد حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے ہم اس طریقہ سے کرتے تھے پھر ہم کو حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا۔

بَاب ۶۲۴ الْاِمْسَاكِ بِالرُّكَبِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ فَاَمْسِكُوْا بِالرُّكَبِ۔

۱۰۳۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا مسنون ہے تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ اِنَّمَا السُّنَّةُ الْاَخْذُ بِالرُّكَبِ۔

۱۰۳۸: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا ہی مسنون ہے۔

بَابُ ۶۲۵ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟

۱۰۳۹: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ اَتَيْنَا

۱۰۳۹: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ (آپ

اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ وَجَافٰى بِمِرْفَقَيْهِ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

فرمائیں کہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کس طریقہ سے ادا فرماتے تھے؟ چنانچہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھ دیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پیٹ) سے جدا رکھیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرمایا یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا۔

بَابُ ۶۲۶ مَوَاضِعِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دوران رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ رہیں؟

۱۰۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمٍ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَقُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ حَتّٰى اسْتَوٰى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافٰى اِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ بِنَا۔

۱۰۴۰: حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کے سامنے اس طریقہ سے نماز ادا کروں جیسے میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ہم نے کہا کہ ضرور پڑھو۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر لیں اور اپنی دونوں بغل کو کھول دیا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر ہر ایک عضو جم گیا۔ پھر سر اُٹھایا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا تو دونوں بغل کھول دیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا پھر چاروں رکعات میں اس طریقہ سے کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبیؐ کو اس طریقہ سے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپؐ اسی طریقہ سے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے۔

بَابُ ۶۲۷ التَّجَافِي فِي الرُّكُوْعِ

باب: دورانِ رکوع بغلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق

۱۰۴۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ اَلَا اُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قُلْنَا بَلٰى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ

۱۰۴۱: حضرت سالم براد سے روایت ہے کہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو نمازِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سکھلا دوں؟ ہم نے عرض کیا کہ ضرور۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہہ دی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا حتی کہ جس وقت ہر

جَا فِی بَیْنَ اِبْطَیْهِ حَتّٰی لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ هٰكَذَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ۔

ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اُٹھایا اور چاروں رکعات اسی طریقہ سے ادا کیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اسی طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۶۲۸ الْاِعْتِدَالِ فِی الرُّكُوْعِ

باب: بحالتِ رکوع اعتدال اختیار کرنے سے متعلق

۱۰۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ اعْتَدَلَ فَلَمْ یَنْصِبْ رَاْسَهٗ وَلَمْ یُقْنِعْهُ وَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ۔

۱۰۴۲: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ تو نیچا کرتے نہ اونچا کرتے (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اور پشت مبارک) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

بَابُ ۶۲۹ النَّهْیِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِی الرُّكُوْعِ

باب: بحالتِ رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا

۱۰۴۳: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّیِّ وَالْحَرِیْرِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا۔

۱۰۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''قسی'' ''حریر'' اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور بحالتِ رکوع قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

''قسی'' کیا ہے؟

قسی ایک کپڑے کا نام ہے جو کہ ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اس کی نسبت قس کی جانب کی گئی ہے جو کہ ایک جگہ کا نام ہے اور حریر خالص ریشم کو کہا جاتا ہے بہرحال مردوں کے واسطے ان اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

۱۰۴۴: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۱۰۴۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے کے پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۱۰۴۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوٗدَ الْمُنْكَدِرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ حُنَیْنٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ

۱۰۴۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور میں یہ بات نہیں کہتا ہوں کہ تم کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہن لینے سے اور قسی

نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

اور سرخ رنگ کے کپڑے پہن لینے اور کسم میں رنگ دیئے ہوئے کپڑے پہن لینے سے اور رکوع میں قرات کرنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۱۰۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی اور کسم میں رنگین کپڑے پہن لینے سے اور سونے کی انگوٹھی اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۱۰۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۱۰۴۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور دوران رکوع تلاوت قرآن سے منع فرمایا۔

بَابُ ۶۳۰ تَعْظِيْمِ الرَّبِّ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دوران رکوع پروردگار کی عظمت کرنا

۱۰۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ...... سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهُ ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

۱۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اپنے حجرۂ مبارک کا) پردہ اُٹھایا اور اس وقت لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز ادا کرنے کے لئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو البتہ پیغمبر کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں لیکن سچا خواب کہ اس کو مسلمان دیکھے یا اور کوئی دوسرا شخص اس کے واسطے دیکھے پھر فرمایا کہ تم لوگ خبردار ہو جاؤ کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن رکوع میں تم لوگ عظمت بیان کرو اپنے پروردگار کی اور تم لوگ سجدے میں دُعا کے واسطے کوشش کرو کیونکہ اس میں دُعا کا قبول ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ سجدہ بہت زیادہ عاجزی پر مشتمل ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید ہے کہ مالک اپنے بندہ پر رحم کرے اور جو چیز مانگے وہ شے ملے۔

بَابُ ۶۳۱ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: بوقت رکوع کیا پڑھے؟

۱۰۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ

۱۰۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَفِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى۔

نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور اس میں ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ)) فرمایا اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى)) فرمایا۔

بَابُ ۶۳۲ نَوْعٍ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِى الرُّكُوْعِ

باب: رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَيَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ۔

۱۰۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ میں سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ فرماتے تھے۔

بَابٌ ۶۳۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: رکوع میں تیسرا کلمہ کہنا

۱۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَانِىْ قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

۱۰۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

بَابٌ ۶۳۴ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِى الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِى النَّسَائِىَّ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِىْ اِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِى ابْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ قَيْسٍ الْكِنْدِىِّ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

۱۰۵۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات میں حاضر ہوا تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا تو سورۂ بقرہ کے برابر ٹھہرے رہے (یعنی اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: سُبْحٰنَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظْمَةِ آخر تک۔

بَابٌ ۶۳۵ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۰۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّي وَعَصَبِيْ۔

باب: دوران رکوع پانچویں قسم کا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّي وَعَصَبِيْ۔

بَابٌ ۶۳۶ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۰۵۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَدَمِيْ وَلَحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ

۱۰۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَ بَصَرِيْ وَ دَمِيْ وَ لَحْمِيْ وَ عَظْمِيْ وَ عَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ اَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَمُخِّيْ وَعَصَبِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

۱۰۵۵: حضرت محمد بن مسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز نفل ادا فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران رکوع یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَ بِكَ اٰمَنْتُ پھر رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسہ کیا۔ تُو میرا پالنے والا ہے میرے کان اور میری آنکھ اور گوشت اور خون اور صفرہ اور پٹھے تمام کے تمام خدا کے سامنے جھک گئے ہیں جو کہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

بَابٌ ۶۳۷ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے کے متعلق

۱۰۵۶: اَخْبَرَنَا عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَ كَانَ بَدْرِيًّا قَالَ

۱۰۵۶: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بدری تھے

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجُلُ نِ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهٗ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا اَدْرِیْ فِی الثَّانِيَةِ اَوْفِی الثَّالِثَةِ قَالَ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لَقَدْ جَهِدْتُّ فَعَلِّمْنِیْ وَاَرِنِیْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّا فَاَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَاِذَا صَنَعْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا تَنْقُصُهٗ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

یعنی (غزوۂ بدر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شریک جہاد ہوئے تھے) کہ اس دوران ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ اس شخص کو دیکھ رہے تھے لیکن اس شخص کو اس کا علم نہیں تھا جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہوگیا تو خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر ارشاد فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تم (دوبارہ) نماز پڑھو۔ اس شخص نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں تو بالکل تھک چکا ہوں آپ ﷺ مجھے سکھلا دیں اور فرمائیں کہ کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز ادا کرنا چاہو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو۔ پھر وہ شخص کھڑا ہوگیا اور جانب قبلہ چہرہ کر کے تکبیر پڑھو۔ پھر قرآن کریم پڑھو اس کے بعد تم سکون اور اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر تم سر اُٹھاؤ اور سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو۔ جس وقت تم اس طریقہ سے کرلو گے تو تم (واقعی صحیح طریقہ سے) نماز ادا کرلو گے اور تم اس میں جس قدر کمی کرو گے تو تم درحقیقت میں نماز میں کوتاہی کے مرتکب ہوگے۔

بَابُ ٦٣٨ الْاَمْرِ بِاِتْمَامِ الرُّكُوْعِ

باب: عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا

١٠٥٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ اِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُّمْ۔

١٠٥٧: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رکوع اور سجدہ کو مکمل کرو جبکہ تم رکوع اور سجدہ کرو۔

بَابُ ٦٣٩ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے سر اُٹھانے کے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا

١٠٥٨: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سُلَيْمِ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ

١٠٥٨: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے جس وقت نماز شروع

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هٰكَذَا وَأَشَارَ قَيْسٌ إِلٰى نَحْوِ الْاُذُنَيْنِ۔

فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرماتے۔ جناب قیس نے نقل فرمایا ہے کہ دونوں کان تک۔

بَابُ ۶۴۰ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ فُرُوْعِ الْاُذُنَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع سے اُٹھتے وقت کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھانا

۱۰۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت دونوں کانوں کی لو تک۔

بَابُ ۶۴۱ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَا لْمَنْكِبَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: جس وقت رکوع سے سر اُٹھائے تو ہاتھوں کا دونوں مونڈھے تک اُٹھانا کیسا ہے؟

۱۰۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَذْ وَمَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۰۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو اسی طریقہ سے کرتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے اور دونوں سجدہ کے درمیان ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

بَابُ ۶۴۲ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھ نہ اُٹھانے کی اجازت

۱۰۶۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے سامنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز ادا کی تو ہاتھ نہیں اُٹھائے لیکن ایک مرتبہ (یعنی جس وقت نماز شروع فرمائی تو ایک مرتبہ

وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً۔

اس وقت ہاتھ اُٹھائے۔

مسئلہ رفع الیدین:

مندرجہ بالا حدیث اوراس جیسی دیگر احادیث سے احناف نے یہ دلیل پیش فرمائی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع اور رکوع سے اُٹھنے کے وقت رفع یدین نہ کرنا افضل ہے (لیکن اگر کسی نے رفع یدین کرلیا تو نماز میں کوئی کراہت نہ ہوگی) حضرات حنفیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین کے ترک کرنے کی احادیث اوراس سلسلہ کی روایات دراصل حکم قرآن کے زیادہ قریب ہیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ اس حکم کے یہ بات زیادہ مناسب اوراس کے شایان شان ہے کہ نماز میں پرسکون طریقہ سے کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ نماز میں جس قدر حرکات کم ہوں گی وہ حکم فرض کے زیادہ مطابق ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ مستحکم ہے اوراس روایت میں کسی قسم کا اضطراب نہیں پایا جاتا۔ لیکن اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف ہے اوران سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے تفصیل کیلئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ (قاسمی)

بَابُ ۶۴۳ مَا يَقُوْلُ الْاِمَامُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَه مِنَ الرُّكُوْعِ

باب: جس وقت امام رکوع سے سر اُٹھائے تو اس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۰۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ۔

۱۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اوراسی طریقہ سے ہاتھ اُٹھاتے جس وقت رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر پڑھتے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے اور سجدہ میں ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

۱۰۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

۱۰۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے تھے۔

بَابُ ۶۴۴ مَا يَقُولُ الْمَأْمُومُ

۱۰۶۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب: مقتدی جس وقت رکوع سے سر اُٹھائے تو اس وقت کیا کہنا چاہئے؟

۱۰۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ گھوڑے سے دائیں جانب سے نیچے گر گئے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے واسطے حاضر ہوئے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور وہ جس وقت رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) پڑھے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔

۱۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّيْ وَرَآءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ رَجُلٌ وَرَآءَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا۔

۱۰۶۵: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اُٹھایا اور ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہا تو ایک شخص نے کہا: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ)) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ کلمہ کہنے والا کون ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اس کلمہ پر پہلے حاصل کرنے کے لیے جھپٹتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ ۶۴۵ قَوْلِهٖ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۰۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

باب: رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۰۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

۱۰۶۷: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک...

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مُوْسَى قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَاِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ سَبْعَ كَلِمٰتٍ وَّهِيَ تَحِيَّةُ الصَّلَاةِ۔

روز خطبہ دیا اور ہم لوگوں کو (نماز کے) طریقے سکھلائے پھر ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو تم لوگ صفیں کھڑی کرو اور تم لوگوں میں سے ایک شخص امامت کرے۔ جس وقت امام تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عز وجل اس کو قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور تم لوگ رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے پہلے امام رکوع کرتا ہے اور تم لوگوں سے قبل سر اُٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم لوگوں سے قبل سر اُٹھائے گا اور تم لوگ اس کے بعد سر اُٹھاؤ گے۔ پس تم لوگوں کا رکوع بھی اس کے رکوع کے برابر ہو گا اور جس وقت امام ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم لوگ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو۔ اللہ عز وجل تمہارا کہنا سن لے گا کیونکہ اللہ عز وجل نے اپنے پیغمبر کی زبان سے ارشاد فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) مطلب یہ ہے کہ سن لیا اللہ نے۔ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کرو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم لوگوں سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اُٹھاتا ہے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: پھر اس جانب کی کمی دوسری جانب سے پوری ہو جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص بیٹھ جائے اور تمہارے بیٹھنے میں ہر ایک شخص اس طریقہ سے کہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ تک۔ یہ کلمات نماز میں التحیات میں پڑھے جاتے ہیں۔

بَابُ ٦٤٦ قَدْرِ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب: رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا ہوا جائے

١٠٦٨: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ

١٠٦٨: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اُٹھانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا یہ تمام کے تمام برابر ہوتے تھے۔

بَابُ ٦٤٧ مَا يَقُوْلُ فِیْ قِيَامِهٖ ذٰلِكَ

باب: جس وقت رکوع سے کھڑا ہوتو کیا کہنا چاہئے؟

۱۰۶۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۶۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہتے تو اس کے بعد فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْاَءَ الْاَرْضَ وَ مِلْاَءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ''اے اللہ! پالنے والے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے علاوہ جس پر تم چاہو۔''

۱۰۷۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مِيْنَاسٍ الْعَدَنِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ السُّجُوْدَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۷۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرما کر سجدہ میں جانا چاہتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْاَءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْاَءَ الْاَرْضَ وَ مِلْاَءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۷۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ اَبُوْ اُمَيَّةَ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَطِيَّةَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَ مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْمَجْدِ خَيْرُ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۰۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) فرماتے پھر فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ...... ۔''اے پالنے والے ہمارے' تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پھر اس کے بعد جس کو تو چاہے۔اے تعریف اور بڑائی کے لائق تیری ذات اعلیٰ ہے۔ بندوں نے کہا اور ہم سب تیرے بندہ ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے تیرے دیئے ہوئے انعام کو اور تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا۔''

۱۰۷۲: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ

۱۰۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رات نماز

حَمْزَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ عَبْسٍ عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَسَمِعَهٗ حِیْنَ كَبَّرَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ لِرَبِّیَ الْحَمْدُ وَ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَكَانَ قِیَامُهٗ وَرُكُوْعُهٗ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَسُجُوْدُهٗ وَمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

ادا کی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی تو ارشاد فرمایا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ذُا الْجَبَرُوْتِ آخر تک اور رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ)) فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا تو آپ ﷺ نے ((لِرَبِّیَ الْحَمْدُ)) اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی)) فرمایا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں رَبِّ اغْفِرْلِیْ اور آپ ﷺ کا قیام اور رکوع اور رکوع کے بعد قیام اور سجدوں کے درمیان کا قعدہ قریب قریب ہے۔

بَابُ ۶۴۸ اَلْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے بعد دُعاءِ قنوت پڑھنا

۱۰۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ یَدْعُوْ عَلٰی رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَیَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

۱۰۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک ماہ تک رکوع کرنے کے بعد دُعا قنوت پڑھی اور آنحضرت ﷺ قبیلہ رعد اور ذکوان اور عصیہ کے واسطے بد دُعا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تھی۔

بَابُ ۶۴۹ اَلْقُنُوْتِ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر میں دُعائے قنوت پڑھنا

۱۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ۔

۱۰۷۴: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز فجر میں دُعاء قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں پڑھی ہے۔ آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِیَةِ قَامَ هُنَیْهَةً۔

۱۰۷۵: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک دوسرے شخص نے نقل کیا جس نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر ادا کی تھی اس نے کہا کہ جس وقت آپ ﷺ نے ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) کہا دوسری رکعت میں تو کچھ دیر تک کھڑے رہے دُعا قنوت پڑھنے کے واسطے۔

۱۰۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ

۱۰۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت میں تو فرمایا: اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو کمزور حضرات مکّہ مکرمہ میں کفار کے ہاتھ میں پھنس گئے ہیں۔ یا اللہ! اپنا عذاب سخت بنا دے قبیلہ مضر پر اور ان کے سال حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسے سال بنا دے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر قحط نازل ہوا تھا اسی طریقہ سے اے اللہ! ان پر بھی قحط نازل فرما۔ چنانچہ اسی طریقہ سے یہ واقعہ پیش آیا اور قبیلہ مضر کے لوگ سخت ترین قحط میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں کو مُردار تک کھانے کی نوبت پیش آ گئی۔

۱۰۷۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ حِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ قَبْلَ اَنْ يَّسْجُدَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَسْجُدُ وَضَاحِيَةُ مُضَرَ يَوْمَئِذٍ مُخَالِفُوْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دُعا فرماتے ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکّہ مکرمہ میں رہ گئے ہیں مسلمانوں میں سے ان کو یا اللہ سخت کر دے اپنا عذاب قبیلہ مضر پر اور ان کے سال ایسے ہوں کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے سال تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ فرماتے تھے اور اس زمانہ میں عرب کے قبیلہ مضر کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے۔

بَابُ ۶۵۰ اَلْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: نماز ظہر میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

۱۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دکھلاؤں گا تو وہ آخر رکعت میں نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز فجر میں ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے اور اہلِ اسلام کے لئے دُعا فرماتے اور کفار پر لعنت فرماتے۔

حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكَفَرَةَ۔

بَابُ ۶۵۱ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ وَ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۷۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۵۲ اللَّعْنِ فِي الْقُنُوْتِ

باب: قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رِجَالًا وَ قَالَ هِشَامٌ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ بَعْدَ الرُّكُوْعِ هٰذَا قَوْلُ هِشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔

۱۰۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک چند لوگوں پر قنوت پڑھی یا عرب کے چند قبائل پر لعنت فرمائی پھر اس کو چھوڑ دیا اور یہ قنوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمانے کے بعد پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے قبیلہ رعل اور ذکوان اور قبیلہ لحیان پر۔

بَابُ ۶۵۳ لَعْنِ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الْقُنُوْتِ

باب: دُعاءِ قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُوْ عَلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ۔

۱۰۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ سے سنا' آپؐ نے جس وقت سر اُٹھایا نماز فجر کی آخر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا اللہ عزوجل لعنت کرے فلاں اور فلاں شخص پر اور آپؐ نے بددُعا فرمائی کچھ منافقین کے واسطے جو کہ بظاہر مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ (ال عمران: ۱۲۸) یعنی تجھ کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اللہ کو اختیار ہے خدا اُس کی مغفرت فرمائے ان پر عذاب نازل فرمائے وہ لوگ گنہگار ہیں۔

بَابُ ۶۵۴ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

۱۰۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۰۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِیْ بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَیَّ اِنَّهَا بِدْعَةٌ۔

باب: دُعاءِ قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں

۱۰۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بددعا فرماتے تھے عرب کے ایک قبیلہ پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قنوت پڑھنا ترک فرما دیا۔

۱۰۸۳: حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت طارق سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کریمؐ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپؐ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر فرمایا کہ اے صاحبزادے! یہ ایک بالکل نیا کام ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز مذکورہ میں قنوت پڑھنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاءِ راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے۔

بَابُ ۶۵۵ تَبْرِيْدِ الْحَصٰى لِلسُّجُوْدِ عَلَيْهِ

۱۰۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِنْ حَصًى فِیْ كَفِّیْ اُبَرِّدُهُ ثُمَّ اُحَوِّلُهُ فِیْ كَفِّی الْاٰخَرِ فَاِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِجَبْهَتِیْ۔

باب: کنکریوں کو سجدہ کرنے کی غرض سے ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے تو میں (دوران نماز ہی) ایک مٹھی کنکریوں کی اُٹھا لیا کرتا تھا پھر میں اس کو دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیا کرتا تھا ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور جس وقت میں سجدہ کرتا تھا تو میں ان کو اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا۔

بَابُ ۶۵۶ التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

۱۰۸۵: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ كَبَّرَ

باب: بوقت سجدہ تکبیر کہنا کیسا ہے؟

۱۰۸۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جس وقت سجدہ فرماتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت دو رکعات ادا فرما کر

وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ اَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِىْ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِىْ هٰذَا قَالَ كَلِمَةً يَعْنِىْ صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت وہ نماز سے فراغت حاصل کر چکے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے (یعنی علی رضی اللہ عنہ نے) مجھ کو نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ فرما دی۔

۱۰۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِىْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِهٖ۔

۱۰۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی عادتِ مبارکہ تھی۔

بَابُ ۶۵۷ كَيْفَ يُخِرُّ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کس طریقہ سے کرنا چاہئے؟

۱۰۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ وَهُوَ ابْنُ مَاهِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيْمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَخِرَّ اِلَّا قَائِمًا۔

۱۰۸۷: حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں سجدہ میں نہیں گروں گا لیکن کھڑے کھڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر ہی سجدہ میں جاؤں گا۔ یہ طریقہ نہیں کروں گا کہ میں کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھ جاؤں پھر سجدہ میں یا یہ کہ رکوع کرتے ہی سجدہ میں چلا جاؤں پھر رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور ہاتھ چھوڑ کر سجدہ میں جاؤں گا کیونکہ رکوع کرنے کے بعد کھڑا ہونا فرض ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ میں مرتے دم تک اسلام پر قائم رہوں گا۔

بَابُ ۶۵۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اُٹھانا

۱۰۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِىْ صَلَاتِهٖ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِىَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ۔

۱۰۸۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھایا کانوں کی لو تک۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِىَّ صَلَّى

۱۰۸۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اُٹھاتے ہوئے دیکھا پھر اسی طرح بیان فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۰۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِى الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۱۰۹۰: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت نماز میں جاتے پھر روایت اسی طریقہ سے بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت رکوع فرماتے تو اس طریقہ سے عمل فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے اس طریقہ سے عمل فرماتے (دونوں ہاتھ) اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۶۵۹ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُوْدِ

باب: بوقت سجدہ ہاتھ نہ اُٹھانے سے متعلق

۱۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِىُّ الْمُحَارِبِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى السُّجُوْدِ۔

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے اور سجدہ کے دوران اس طریقہ سے نہ کرتے (یعنی دوران سجدہ ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے)۔

بَابُ ۶۶۰ اَوَّلُ مَا يَصِلُ اِلَى الْاَرْضِ مِنَ الْاِنْسَانِ فِىْ سُجُوْدِهٖ

باب: سجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو رکھے

۱۰۹۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى الْقُوْمَسِىُّ الْبِسْطَامِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

۱۰۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تھے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اُٹھ جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے اُٹھاتے۔

ایک مذموم نشست:

اِس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی شخص نماز میں بیٹھ جانے کے وقت زمین میں اپنے گھٹنے رکھے اس لئے کہ آدمی اونٹ کے ہاتھ کے ساتھ کافی مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ جانوروں کے گھٹنے اس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث مشکلات حدیث میں سے ہے۔ شروحات حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھ جانا

الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَیَبْرُكُ کَمَا یَبْرُكُ الْجَمَلُ۔

چاہتا ہے پھر اس طریقہ سے بیٹھ جاتا ہے جس طریقہ سے اونٹ بیٹھ جاتا ہے۔

۱۰۹۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَکَّارِ بْنِ بِلَالٍ مِنْ کِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ وَلَا یَبْرُكْ بُرُوْكَ الْبَعِیْرِ۔

۱۰۹۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ کو زمین پر سہارا دے پھر گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

بَابُ ۶۶۱ وَضْعِ الْیَدَیْنِ مَعَ الْوَجْهِ فِی السُّجُوْدِ

باب: دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا

۱۰۹۵: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ دَلُّوْیَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهٗ قَالَ اِنَّ الْیَدَیْنِ تَسْجُدَانِ کَمَا یَسْجُدُ الْوَجْهُ فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ وَجْهَهٗ فَلْیَضَعْ یَدَیْهِ وَاِذَا رَفَعَهٗ فَلْیَرْفَعْهُمَا۔

۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (انسان کے) دونوں ہاتھ اس طریقہ سے سجدہ کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے (انسان کا چہرہ) سجدہ کرتا ہے تو تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص (سجدہ میں) اپنا چہرہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جس وقت چہرہ اُٹھائے تو دونوں ہاتھ کو بھی اُٹھائے۔

بَابُ ۶۶۲ عَلٰی کَمِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کتنے اعضاء پر کرنا چاہئے؟

۱۰۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَهٗ وَلَا ثِیَابَهٗ۔

۱۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کے بارے میں حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو (ایک ساتھ) نہ جوڑیں۔

سجدہ سے متعلق بحث:

جن سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے وہ یہ ہیں: (۱) پیشانی' (۲) دایاں ہاتھ' (۳) بایاں ہاتھ' (۴-۵) دونوں گھٹنے' (۶-۷) دونوں پاؤں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں بال کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان تمام کو جمع کر کے جوڑا باندھ لیا جائے اور یا یہ کہ بالوں کو جمع کر کے دستار میں باندھ لیا جائے اور کپڑوں کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ اور رکوع میں جانے کے وقت کپڑوں کو سمیٹ لے اس گمان سے کہ کپڑوں پر گرد و غبار نہ لگ جائے تو یہ تمام کے تمام افعال شرعاً ممنوع ہیں۔

بَابُ ۶۶۳ تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

۱۰۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مِنْهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَ مَاهُ۔

باب: مذکورہ سات اعضاء کی تشریح

۱۰۹۷: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت بندہ سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' چہرہ' دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

بَابُ ۶۶۴ السُّجُوْدِ عَلَى الْجَبِيْنِ

۱۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ وَاَنْفِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مُخْتَصَرٌ۔

باب: پیشانی زمین پر رکھنا

۱۰۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (یہ ایک طویل حدیث ہے) راوی فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر کیچڑ کا نشان تھا۔ اکیسویں رات کی صبح کو۔ (اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر اچھی طرح سے ٹکانا ضروری ہے)۔

بَابُ ۶۶۵ السُّجُوْدِ عَلَى الْاَنْفِ

۱۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَيُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ لَا اُكُفَّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔

باب: بحالتِ سجدہ زمین پر ناک رکھنا

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال کے نہ سمیٹ لینے کا (وہ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی' ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پاؤں)۔

بَابُ ۶۶۶ السُّجُوْدِ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ طَاوُسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنے سے متعلق

۱۱۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا پیشانی اور پھر اشارہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ عَلَی الْاَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

وسلم نے ہاتھ سے ناک کی جانب اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارہ (یعنی دونوں پاؤں کی انگلی کے کنارے)۔

بَابُ ٦٦٧ السُّجُوْدِ عَلَی الرُّكْبَتَيْنِ

باب: بحالتِ سجدہ دونوں گھٹنے زمین پر لگانے سے متعلق

۱۱۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّیُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعٍ وَنُهِیَ اَنْ يَّكْفِتَ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ عَلٰی يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَمَرَّهَا عَلٰی اَنْفِهٖ قَالَ هٰذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۱۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اشیاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور ممانعت بیان فرمائی گئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی' دونوں ہاتھ پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلی کے سروں پر۔ حضرت سفیان نے نقل کیا کہ (جو کہ مذکورہ حدیث کے روایت نقل کرنے والے ہیں) کہ حضرت ابن طاؤس نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور فرمایا کہ یہ تمام کا تمام ایک ہے۔

ضروری وضاحت:

واضح رہے کہ پیشانی اور ناک' چہرہ میں داخل ہے اور وہ سب ایک عضو ہیں اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں چھ عضو ہوئے یہ تمام کے تمام اعضاء سجدہ ہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث دو آدمیوں سے سنی ہے ایک محمد بن منصور سے اور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں۔

بَابُ ٦٦٨ السُّجُوْدِ عَلَی الْقَدَمَيْنِ

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۱۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَ كَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

۱۱۰۲: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ میں جاتے ہیں ایک چہرہ' دوسرے اور تیسرے دونوں ہتھیلی چوتھے اور پانچویں دونوں گھٹنے اور ساتویں دونوں پاؤں۔

بَابُ ٦٦٩ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِی

باب: سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے

السُّجُوْدِ

سے متعلق

۱۱۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنْصُوْبَتَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ بِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان میں نہیں دیکھا تو میں چل پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ)) مطلب یہ ہے کہ اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف بیان نہیں کرسکتا تو ایسا ہے کہ جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ٦٧٠ فَتْحِ أَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بحالت سجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا

۱۱۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْوٰى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

۱۱۰۴: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو اپنے بازو دونوں بغل سے الگ رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

بَابُ ٦٧١ مَكَانِ الْيَدَيْنِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: جس وقت سجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس جگہ رکھے؟

۱۱۰۵: اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ اِبْهَا مَيْهِ قَرِيْبًا مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ اُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِىْ اسْتَقْبَلَ

۱۱۰۵: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اُٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو تکبیر پڑھی دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر سر اُٹھایا اور فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ)) پڑھا پھر تکبیر پڑھی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی جگہ تھے کہ جس جگہ نماز کے شروع

بِهِمَا الصَّلَاةَ۔

میں تھے۔

بَابُ ٦٧٢ النَّهْيِ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب: دورانِ سجدہ دونوں بازو زمین پر نہ رکھنے سے متعلق

١١٠٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَلَاءِ وَاسْمُهُ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ ﷺ قَالَ لَا يَفْتَرِشْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُوْدِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ۔

١١٠٦: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدہ میں نہ بچھائے جس طریقہ سے کہ کوئی کتا اپنے بازو بچھاتا ہے۔

بَابُ ٦٧٣ صِفَةِ السُّجُوْدِ

باب: ترکیب اور کیفیت سجدہ

١١٠٧: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

١١٠٧: حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے اور دونوں سرین اُٹھائے اور فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

١١٠٨: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ هُوَ النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى جَخّٰى۔

١١٠٨: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تھے تو سجدہ میں دونوں پسلیوں کو جدا رکھتے۔

١١٠٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرَ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

١١٠٩: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تو دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

١١١٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَ بْصَرْتُ اِبْطَيْهِ قَالَ اَبُوْ مِجْلَزٍ كَاَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ۔

١١١٠: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بحالتِ نماز ہوتا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دونوں بغل دیکھتا (مطلب یہ ہے کہ سجدہ میں جانے کے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے۔ یہاں تک کہ دونوں بغل نظر آجاتی)

١١١١: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ح حَدَّثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ

١١١١: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ

اَقْرَمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ اَرَى عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ۔

علیہ وسلم کی دونوں بغل کی سفیدی سجدہ کی حالت میں دیکھا کرتا تھا۔

بَابُ ٦٧٤ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا

۱۱۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ وَ هُوَ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنْ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ۔

۱۱۱۲: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کو کھلا رکھتے تھے اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا۔

بَابُ ٦٧٥ الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق

۱۱۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطُ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ اللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ۔

۱۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سجدہ میں درمیانہ طریقہ رکھو (مطلب یہ ہے کہ خوبی کے ساتھ اور عمدگی کے ساتھ سجدہ ادا کرو) اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح سے نہ پھیلائے (یا بچھائے)۔

بَابُ ٦٧٦ اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بحالت سجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں

۱۱۱۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُجْزِئُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

۱۱۱۴: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہوتی کہ جو اپنی پشت کو (برابر) نہ کرے رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

بَابُ ٦٧٧ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

باب: کوّے کی طرح سے (نماز میں) چونچ مارنا ممنوع ہے

۱۱۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ تَمِيْمَ بْنَ مَحْمُوْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ وَاَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمُقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ۔

۱۱۱۵: حضرت عبدالرحمٰن بن شبل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک تو کوے کی طرح سے ٹھونگ مارنے سے' دوسرے درندہ کی طرح سے ہاتھ پھیلانے سے' تیسرا یہ کہ نماز کے واسطے ایک جگہ متعین کرنے سے جس طریقہ سے کہ اونٹ جگہ متعین کرتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اسی جگہ نماز ادا کرے اور دوسری جگہ نماز نہ ادا کرے)۔

بَابُ ۶۷۸ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۱۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ وَلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

باب: بال جوڑنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑوں کے نہ جوڑنے کا۔

باب ۶۷۹ مَثَلِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَرَأْسُهٗ مَعْقُوْصٌ

۱۱۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو السَّرْحِيُّ مِنْ وَلَدِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّيْ وَرَاْسُهٗ مَعْقُوْصٌ مِنْ وَرَائِهٖ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَالَكَ وَرَاْسِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مَثَلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ۔

باب: جس شخص کا جوڑا نہ بندھا ہوا گر وہ نماز ادا کرے؟

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر وہ بال کھولنے لگ گئے۔ پس جس وقت عبداللہ بن حارث نماز سے فارغ ہو گئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ میرے سر سے تمہارا کیا واسطہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز میں کسی آدمی کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے کہ کسی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور ایسا شخص نماز ادا کرے۔

بَابُ ۶۸۰ النَّهْيِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُوْدِ

۱۱۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ وَنُهِيَ اَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

باب: کپڑوں کو جوڑنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات ہڈی پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے کے جوڑنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۶۸۱ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ

۱۱۱۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ السَّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ

باب: کپڑے پر سجدہ کرنے سے متعلق

۱۱۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ نماز ادا کیا کرتے تھے دوپہر کے وقت' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی

اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

شدت کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ فرماتے۔

بَابُ ۶۸۲ اَلْاَمْرِ بِاِتْمَامِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق

۱۱۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ فِيْ رُكُوْعِكُمْ وَسُجُوْدِكُمْ۔

۱۱۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رکوع اور سجدہ کو مکمل طریقہ سے ادا کرو کیونکہ خدا کی قسم ہے میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

بَابُ ۶۸۳ النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْعَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

۱۱۲۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی کے پہن لینے سے اور ریشمی قس کے لباس اور کسم میں رنگا ہوا گہرے سرخ رنگ کا کپڑا اور سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا۔

۱۱۲۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں قرآن کریم کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۶۸۴ اَلْاَمْرِ بِالْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے دوران' کوشش سے دُعا کرنا

۱۱۲۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا

۱۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

اِسْمٰعِيْلَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاْسُهٗ مَعْصُوْبٌ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ اَوْ تُرٰى لَهٗ اَلَا وَاِنِّيْ قَدْ نُهِيْتُ عَنِ الْقِرَآءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ فَاِذَا رَكَعْتُمْ فَعَظِّمُوْا رَبَّكُمْ وَاِذَا سَجَدَ ثُمَّ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ فَاِنَّهٗ قَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کھولا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر بندھا ہوا تھا اس مرض کی وجہ سے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ارشاد فرمایا: اے خدا میں نے (حکم خداوندی) پہنچا دیا اور پیغامِ الٰہی پہنچا دیا۔ تین مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا کہ اے لوگو! پیغمبری کی خوش خبری میں سے کوئی بات نہیں ہے جو کہ باقی رہی ہو مگر سچا خواب کہ جس کو بندہ دیکھے یا اس کے واسطے کوئی دوسرا شخص دیکھے (یعنی نبوت کے بعد سچے خواب باقی رہ جائیں گے) اور یاد رکھو کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے ممانعت فرمائی گئی ہے تو جس وقت تم لوگ رکوع کرو تو تم اپنے پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جس وقت تم لوگ سجدہ کرو تو تم کوشش کرو دُعا کے کرنے میں۔ اسلئے کہ سجدہ کرنے کی حالت میں دُعا کا قبول ہونا زیادہ قریب ہے۔

بَابُ ٦٨٥ الدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ

باب: بحالتِ سجدہ دُعا کرنے سے متعلق

۱۱۲۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ رِشْدِيْنَ وَهُوَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَاَيْتُهٗ قَامَ لِحَاجَتِهٖ فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهٗ فَنَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةً اُخْرٰى فَاَتَى الْقِرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا هُوَ الْوُضُوْءُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ فَاَتَاهُ بِلَالٌ فَاَيْقَظَهٗ

۱۱۲۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہا اور رسول کریمؐ بھی رات میں اسی جگہ قیام فرما رہے میمونہؓ نے دیکھا کہ آپؐ قضاء حاجت کیلئے اُٹھے اور پانی کے مشکیزہ کے نزدیک تشریف لا کر اس کا منہ کھول دیا اور پھر وضو فرمایا (ایک طرح کا وضو فرمایا اور ہاتھ دھوئے) پھر اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے پھر اُٹھے اور مشکیزہ کے نزدیک آ کر اس کا منہ کھولا اور مکمل وضو فرمایا (جس طریقہ سے کہ نماز کے واسطے وضو فرماتے ہیں) پھر کھڑے ہو کر نماز شروع فرمائی اور سجدہ کے دوران یہ دُعا پڑھی: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ۔ اے خدا! میرے قلب میں نور پیدا فرما دے اور میرے کانوں کو نور عطا فرما اور میری آنکھ میں نور عنایت فرما اور میرے نیچے نور عطا کر اور میرے اوپر نور نازل فرما اور میرے دائیں جانب نور دے دے اور میری بائیں جانب نور عنایت فرما اور میرے آگے کی طرف نور عنایت فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما اور میرا نور بڑا کر

لِلصَّلَاةِ۔

دے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خراٹے آنے لگے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے واسطے نیند سے بیدار فرمایا۔

۶۸۶ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا مانگنا

۱۱۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

۱۱۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران یہ دُعا: ((سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ)) فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی اتباع فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ قرآن میں ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔

۶۸۷ نَوْعٌ اٰخَرَ

باب: دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا پڑھنا

۱۱۲۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ۔

۱۱۲۶: اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے کے دوران: سُبْحٰنَكَ وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ فرماتے تھے اور پھر آیت کریمہ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کی تفسیر اس طریقہ سے فرماتے کہ تم رکوع کے دوران اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرو اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔

۶۸۸ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ دوسری قسم کی دُعا

۱۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهٖ فَجَعَلْتُ اَلْتَمِسُهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ اَتٰی بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَوَقَعَتْ يَدِیْ عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

۱۱۲۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سونے کی جگہ نہیں مل سکے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے لگ گئی مجھے یہ خیال ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے کہ اس دوران میرا ہاتھ آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے: اے خدا! میرے وہ گناہ بھی معاف کر دے جو کہ پوشیدہ ہیں اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جو کہ ظاہری گناہ ہوں۔

۶۸۹ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا

۱۱۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۱۱۲۸: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰى بَعْضَ جَوَارِيْهِ فَطَلَبْتُهٗ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ۔

میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات نہیں پایا مجھ کو خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور یہ دُعا: ((رَبِّ اغْفِرْلِيْ مَا اَسْرَرْتُ)) آخر تک پڑھ رہے تھے یعنی اے خدا بخش دے میرے گناہ جو پوشیدہ ہوں اور جو ظاہر ہوں۔

۶۹۰ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دوران سجدہ ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۱۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّي الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا سَجَدَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

۱۱۲۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو فرماتے: اے خدا' تیرے ہی لئے میں نے سجدہ کیا اور تیرے ہی واسطے میں نے گردن رکھ دی اور میں تیرے اوپر یقین لے آیا میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کے واسطے کہ جس نے کہ اس کو بنایا اور صورت ڈھالی اور اس کے کان' آنکھ بنائے وہ خدا بہت بابرکت ہے جو کہ تمام بنانے والوں میں بہتر ہے۔

۶۹۱ نَوْعٌ آخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۱۳۰: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

۱۱۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دورانِ سجدہ یہ دُعا پڑھتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ اَسْلَمْتُ)) آخر تک۔ یعنی اے خدا میں نے تیرے واسطے سجدہ کیا اور میں تجھ پر یقین لایا اور میں نے تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے چہرہ نے اس پروردگار کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو بنایا اور بہترین صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے وہ ذات بہت زیادہ بابرکت ہے جو کہ تمام پیدا کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

۶۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا

۱۱۳۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ

۱۱۳۱: حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ اِذَا سَجَدَ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

کریم ﷺ جس وقت رات میں بیدار ہوتے تھے تو نفل پڑھتے اور سجدہ میں فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ...... یعنی اے خدا! میں نے تیرے ہی واسطے سجدہ کیا اور تیری ہی میں نے فرمانبرداری کی اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور میرے چہرہ نے اس ذات کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا فرمایا اور عمدہ صورت عنایت فرمائی پھر اس کے کان اور آنکھ بنائے خداتعالیٰ کی ذات بہت برکت والی ہے جو کہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

۶۹۳ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دُعا کا ایک اور طریقہ

۱۱۳۲: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِيْ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ۔

۱۱۳۲: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدۂ تلاوت کے دوران رات میں یہ دُعا پڑھتے تھے: ((سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَ قُوَّتِهٖ......))۔

۶۹۴ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهٗ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُوْرُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَآءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۱۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریمؐ کو موجود نہ پایا پھر دیکھا تو آپؐ اس وقت سجدہ میں تھے اور آپؐ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ کی جانب تھیں میں نے سنا کہ آپؐ فرما رہے تھے: اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف نہیں کر سکتا۔ تو ایسا ہے کہ تو نے جیسی اپنی تعریف بیان کی ہے۔

۶۹۵ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصِّيْصِيُّ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ ذَهَبَ اِلٰى بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَتَجَسَّسْتُهٗ فَاِذَا

۱۱۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو مجھ کو یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے تو میں نے ان کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ اس وقت رکوع میں تھے یا سجدہ میں تھے تو آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

هُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ فَقَالَتْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنِّیْ لَفِیْ شَاْنٍ وَاِنَّكَ لَفِیْ اٰخَرَ۔

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ)) آخر تک۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہو جائیں میں کس خیال میں تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس دھیان میں ہیں۔

٦٩٦ نَوْعٌ آخَرُ

باب: ایک اور دُعا

١١٣٥: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قُمْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ فَاسْتَاكَ وَ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَبَدَاَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُوْرَةً ثُمَّ سُوْرَةً فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

١١٣٥: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کے ہمراہ کھڑا ہوا اور آپؐ نے مسواک فرمائی اور پھر آپؐ نے وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے تو سورۂ بقرہ شروع فرمائی۔ اس طریقہ سے کہ جس وقت اس آیت کریمہ پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور اللہ عزوجل سے دُعا مانگتے اور جس وقت آیت عذاب آتی تو رک جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپؐ نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اس قدر ٹھہرتے کہ جس قدر تاخیر تک گھر میں رہے تھے رکوع میں آپؐ فرماتے تھے: ((سُبْحٰنَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ)) پھر آپؐ نے سجدہ رکوع کے بعد فرمایا اور آپؐ نے سجدہ رکوع کرنے کے برابر فرمایا اور آپؐ سجدہ میں فرماتے تھے: ((سُبْحٰنَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ.....)) یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جو طاقت' بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں آپؐ نے آلِ عمران تلاوت فرمائی پھر اسی طرح سے ایک ایک سورت پڑھی اور اسی طریقہ سے کیا۔

٦٩٧ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک اور قسم کی دُعا

١١٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَاَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ لَمْ يَرْكَعْ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ فَمَضٰى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرْكَعُ فَمَضٰى حَتّٰى قَرَاَ سُوْرَةَ

١١٣٦: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریمؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی آپؐ نے ایک سو آیات تلاوت فرمائیں لیکن آپؐ نے رکوع نہیں فرمایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ آپؐ دو رکعت میں اس سورت کو ختم فرما دیں گے۔ آپؐ آگے کی طرف بڑھے (یعنی مزید تلاوت کی)۔ میں اُس وقت سمجھا کہ آپؐ اِس سورت کو ختم فرما کر رکوع فرمائیں گے۔ آپؐ آگے کی طرف بڑھ گئے یہاں تک کہ

النِّسَآءِ ثُمَّ قَرَأَ سُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى لَا يَمُرُّ بِاٰيَةِ تَخْوِيْفٍ اَوْ تَعْظِيْمٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا ذَكَرَهٗ۔

آپ نے سورہ نساء پڑھی پھر سورۂ آل عمران تلاوت فرمائی پھر رکوع فرمایا جو کہ قیام کے قریب قریب تھا (مطلب یہ ہے کہ اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) اور رکوع میں آپ فرماتے تھے: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ فرمایا بڑی دیر تک۔ آپ سجدہ میں فرماتے تھے: سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور جس وقت کوئی آیت کریمہ خوف کی یا عظمت خداوندی سے متعلق آتی تو آپ ذکر خداوندی (حمد وثناء) فرماتے۔

۶۹۸ نَوْعٌ آخَرُ

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۳۷: اَخْبَرَنَا بُنْدَارُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

۱۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ فرماتے تھے۔

بَابُ ۶۹۹ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

باب: دورانِ سجدہ کتنی مرتبہ تسبیح کہنا چاہئے؟

۱۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَحَزَرْنَا فِيْ رُكُوْعِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ۔

۱۱۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ اس نوجوان شخص کی نماز سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی نماز' نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے ان کے رکوع کرنے کا اندازہ قائم کیا تو وہ اندازہ دس تسبیحات کے برابر لگتا تھا اور سجدہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

بَابُ ۷۰۰ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُوْدِ

باب: اگر دورانِ سجدہ کچھ نہ پڑھے تو سجدہ جب بھی ادا ہو جائے گا

۱۱۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ

۱۱۳۹: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

أَبُوْ يَحْيَى بِمَكَّةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ
طَلْحَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ
رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ
رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَأَتَى الْقِبْلَةَ
فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ اذْهَبْ
فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلّٰى فَجَعَلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِيْ
مَا يَعِيْبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ
فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ
اذْهَبْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ
ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عِبْتَ مِنْ
صَلَاتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ
أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ
وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرَ اللّٰهَ
عَزَّوَجَلَّ وَيَحْمَدَهُ وَيُمَجِّدَهُ قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ
يَقُوْلُ وَيَحْمَدَ اللّٰهَ وَيُمَجِّدَهُ وَ يُكَبِّرَهُ قَالَ فَكِلَاهُمَا
قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ وَيَقْرَأُ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَرْكَعَ حَتّٰى
تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَ تَسْتَرْخِيَ ثُمَّ يَقُوْلَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِيَ قَائِمًا حَتّٰى يُقِيْمَ صُلْبَهُ
ثُمَّ يُكَبِّرَ وَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَقَدْ
سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ جَبْهَتَهُ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ

حضرت رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور خانہ کعبہ کے نزدیک جا کر اس نے نماز ادا کی جس وقت وہ شخص نماز سے فراغت حاصل کر چکا تو وہ شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور تمام حاضرین اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ یعنی تم پر سلام ہو۔ جاؤ تم نماز ادا کر لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ آدمی پھر نماز ادا کرنے گیا۔ آپ ﷺ اس وقت اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اس کو علم نہیں تھا کہ اس کی نماز میں کیا اور کس قسم کی کمی ہے؟ جس وقت وہ نماز ادا کر چکا تو وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ (یعنی تم پر سلامتی ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں ادا کی۔ اس شخص نے اسی طرح سے دو یا تین مرتبہ نماز ادا کی آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری نماز میں تو میں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔ جس وقت تک کہ وضو مکمل نہ کر لو۔ جس طریقہ سے کہ خدا نے حکم فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ تم چہرہ دھوڈالو اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور تم مسح کرو سر پر اور دونوں پاؤں دھوڈالو۔ دونوں ٹخنہ تک پھر اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرو۔ (یعنی تم تکبیر تحریمہ پڑھو) اور اس کی تعریف کرو اور عظمت بیان کرو (ثناء پڑھو) جو آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر اللہ عزوجل نے اس کو سکھلایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اس میں سے جس قدر کہ اللہ عزوجل نے اس کو سکھلایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اور رکوع کرو۔ حتیٰ کہ اس کے تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ پر آجائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہو پھر سیدھا کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی پشت برابر ہو جائے پھر تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور پیشانی بھی جم

وَتَسْتَرْخِيَ وَيُكَبِّرَ فَيَرْفَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيْمَ صُلْبَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرَ فَيَسْجُدَ حَتّٰى يُمَكِّنَ وَجْهَهٗ وَيَسْتَرْخِيَ فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ هٰكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهٗ۔

جائے اور تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں اور سب کے سب جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں پھر تم تکبیر کہو اور اُٹھ جاؤ۔ یہاں تک اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پشت سیدھی کرو پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے حتیٰ کہ اس کا چہرہ جم جائے اور وہ ڈھیلا پڑ جائے یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور ڈھیلا پڑ جائے اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز پوری نہ ہوئی۔

۷۰۱ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟

۱۱۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَآءَ۔

۱۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ خدا سے اس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے کہ وہ جس وقت سجدہ میں ہو اور سجدہ کرنے کی حالت میں بہت زیادہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۷۰۲ فَضْلِ السُّجُوْدِ

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۱: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هِقْلِ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ اٰتِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْئِهٖ وَبِحَاجَتِهٖ فَقَالَ سَلْنِيْ قُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔

۱۱۴۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کرنے کا (پانی) اور ضرورت کا سامان (ڈھیلے پتھر وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: تم مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مانگتا ہوں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا اس کے علاوہ اور کچھ تم مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تم میری امداد کرو اس سلسلہ میں سجدہ کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم بہت زیادہ سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ خداوند قدوس کو یہ عبادت بہت زیادہ پسندیدہ ہے پس شاید مجھ کو موقعہ مل جائے تمہارے واسطے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ہمراہ لے کر جانے کا۔

بَابُ ۷۰۳ ثَوَابِ مَنْ سَجَدَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً

باب: اللہ عزوجل کے واسطے جو شخص ایک سجدہ کرے تو اُس کو کس قدر اَجر ملے گا؟

۱۱۴۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ

۱۱۴۲: حضرت معدان بن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اَوْيُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُلِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَآءِ فَسَاَلْتُهُ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ لِيْ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو کہ رسول کریمؐ کے غلام تھے اور میں نے کہا کہ مجھ کو اس قسم کا کوئی کام بتلاؤ جو کہ جنت میں داخل کر دے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہے' اس کے بعد میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم سجدہ میں جایا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے جو بندہ خداوند تعالیٰ کے واسطے ایک سجدہ کرے تو اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے بھی وہ ہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریمؐ سے یہی بات سنی ہے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے جو کوئی بندہ اللہ عزوجل کے واسطے سجدہ میں جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا مقام بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ حضرت معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے بھی وہ ہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے جو بندہ اس کے واسطے سجدہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کا درجہ بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔

بَابُ ۴۰۷ مَوْضَعِ السُّجُوْدِ

باب: دورانِ سجدہ زمین پر لگنے والے اعضاء کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ بِالْمَصِيْصَةِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ فَحَدَّثَ اَحَدُهُمَا حَدِيْثَ الشَّفَاعَةِ وَالْاٰخَرُ مُنْصِتٌ قَالَ فَتَاْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكُوْنُ

۱۱۴۳: حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا ان دونوں میں سے ایک صاحب نے حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرے صاحب خاموش رہے تو بیان فرمایا کہ فرشتے آئیں گے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفاعت فرمائیں گے پھر پل صراط کا تذکرہ فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اس پل سے نکل جاؤں گا جس وقت اللہ عزوجل اپنی

اَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ فَاِذَا فَرَغَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْقَضَآءِ بَيْنَ خَلْقِهٖ وَاَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ اَنْ تَشْفَعَ فَيُعْرَفُوْنَ بِعَلَامَاتِهِمْ اَنَّ النَّارَ تَاْكُلُ كُلَّ شَیْءٍ مِنَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا مَوْضِعَ السُّجُوْدِ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِيْلِ السَّيْلِ۔

مخلوق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن حضرات کو آگ سے باہر نکالنا چاہے گا ان کو نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں کو اور پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دے گا۔ وہ لوگ ان لوگوں کو شناخت کریں گے (یعنی جو لوگ شفاعت کے اہل ہیں) ان کو نشانیوں سے وہ یہ ہے کہ آگ انسان کے ہر ایک عضو کو کھا لے گی ماسوا سجدوں کی جگہ کو پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ اس طریقہ سے اگ جائیں گے یعنی دوبارہ ان میں جان آ جائے گی کہ جس طریقہ سے کہ دانہ اگتا ہے۔ سیلاب کے کوڑے اور کرکٹ میں یعنی جس طریقہ سے وہ جلدی تروتازہ ہو جاتا ہے اسی طریقہ سے وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے بالکل تندرست ہو جائیں گے اور آگ کا نشان بالکل ختم ہو جائے گا۔

بَابُ ۷۰۵ هَلْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ سَجْدَةٌ اَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

باب: کیا ایک سجدہ دوسرے سے طویل کرنا جائز ہے؟

۱۱۴۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرُ ابْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ يَعْقُوْبَ الْبَصْرِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِحْدٰی صَلَاتَیِ الْعِشَآءِ وَهُوَ حَامِلٌ حَسَنًا اَوْ حُسَيْنًا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلّٰی فَسَجَدَ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ صَلَاتِهٖ سَجْدَةً اَطَالَهَا قَالَ اَبِیْ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ وَاِذَا الصَّبِیُّ عَلٰی ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ اِلٰی سُجُوْدِیْ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ ظَهْرَانَیْ صَلَاتِكَ سَجْدَةً اَطَلْتَهَا حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ اَوْ اَنَّهٗ يُوْحٰی اِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ

۱۱۴۴: حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں اُٹھائے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے) اور ان کو بٹھلایا۔ زمین پر پھر نماز کے واسطے تکبیر فرمائی اور نماز شروع فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں تاخیر فرمائی تو میں نے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ صاحب زادے (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ہیں اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں چلا گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی کوئی بات

وَلٰكِنَّ ابْنِيْ ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ۔

نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (برا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اُٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھیلنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔

بَابُ ۷۰۶ التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُوْدِ

باب: جس وقت سجدہ سے سر اُٹھائے تو تکبیر پڑھنا چاہئے

۱۱۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَيَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَ قِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ قَالَ وَرَاَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر پڑھتے ہوئے' جھکتے اور اُٹھتے ہوئے اور کھڑے اور بیٹھ جانے کے وقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک گردن کا رخ موڑ دیتے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۷۰۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى

باب: پہلے سجدے سے اُٹھتے وقت رفع الیدین کرنا

۱۱۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ يَعْنِيْ رَفْعَ يَدَيْهِ۔

۱۱۴۶: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی اس طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اُٹھاتے۔

بَابُ ۷۰۸ تَرْكِ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اُٹھانے سے متعلق

۱۱۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ

۱۱۴۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

جس وقت نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ ؐ اُٹھاتے پھر جس وقت آپ ﷺ رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور رکوع کرنے کے بعد بھی ہاتھ اُٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ ﷺ ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۷۰۹ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان دُعا کرنا

۱۱۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ سَمِعَهٗ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ذُوالْمَلَكُوْتِ وَ الْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَاَ بِالْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَ قَالَ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَكَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ۔

۱۱۴۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ آپ ﷺ کے نزدیک کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **اَللّٰہُ اَکْبَرُ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَةِ** اس کے بعد سورۂ بقرہ تلاوت فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا تو رکوع میں اس قدر تاخیر تک رہے کہ جس قدر تاخیر تک کھڑے رہے تھے اور **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ** فرمایا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے پروردگار کے واسطے ہیں اور سجدہ کے دوران فرمایا: **سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** اور دونوں سجدوں کے درمیان فرمایا: **رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ** یعنی اے خدا مجھ کو بخش دے اے خدا مجھ کو معاف فرما دے۔

بَابُ ۷۱۰ رَفْعُ الْيَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوَجْهِ

باب: چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اُٹھانے سے متعلق

۱۱۴۹: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُوْسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْسَهْلٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ صَلّٰى اِلٰى جَنْبِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ بِمِنًى فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ اِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْاُوْلٰى فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاَنْكَرْتُ اَنَا ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ خَالِدٍ اِنَّ هٰذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ اَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهٗ فَقَالَ لَهٗ وُهَيْبٌ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَ اَحَدًا يَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ رَاَيْتُ اَبِيْ

۱۱۴۹: حضرت ابوسہل ازدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن طاؤس نے مقام منیٰ میں مسجد خیف کے اندر نماز ادا کی تو جس وقت انہوں نے پہلے سجدہ سے سر اُٹھایا تو دونوں ہاتھ چہرہ کے سامنے کئے میں نے اس کا انکار کیا اور حضرت وہیب بن خالد سے کہا کہ یہ شخص وہ کام کرتا ہے کہ ہم نے جو کام کسی شخص کو نہیں کرتے دیکھا ہے حضرت عبداللہ بن طاؤس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح

يَصْنَعُهٗ وَقَالَ اَبِیْ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهٗ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

سے کرتے دیکھا ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ عمل کرتے دیکھا ہے۔

بَاب ١١٧ قَدْرِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر تک بیٹھنا چاہیے؟

١١٥٠: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْقُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكُوْعُهٗ وَسُجُوْدُهٗ وَقِيَامُهٗ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

١١٥٠: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع' سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا برابر برابر ہوا کرتا تھا۔

بَابُ ١١٨ كَيْفَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

١١٥١: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ خَوّٰى بِيَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى وَضَحُ اِبْطَيْهِ مِنْ وَّرَائِهٖ وَاِذَا قَعَدَ اطْمَاَنَّ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

١١٥١: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بغلوں تک کی چمک پیچھے سے دکھائی دیتی اور جس وقت بیٹھ جاتے تو بائیں طرف کی ران زمین پر لگا کر بیٹھ جاتے۔

بَابُ ١١٩ التَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ

باب: سجدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا

١١٥٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ رَفْعٍ وَّوَضْعٍ وَّ قِيَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَّ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ۔

١١٥٢: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک عضو اُٹھاتے اور رکھتے اور اُٹھتے اور بیٹھ جانے کے وقت تکبیر پڑھتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کرتے (یعنی ان حضرات کا عمل مبارک بھی اسی طریقہ سے تھا)۔

١١٥٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ وَّ هُوَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ

١١٥٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے بیدار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے کھڑے ہونے کے وقت پھر تکبیر پڑھتے رکوع کرنے کے وقت پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِى الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرَ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ۔

حَمِدَهٗ پڑھتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے پھر کھڑے کھڑے فرماتے: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر فرماتے پھر جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں چلے جاتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر اس طریقہ سے آپ ﷺ پوری کی پوری نماز میں عمل کرتے۔ نماز کے مکمل ہونے تک اور جس وقت آپ ﷺ دو رکعات ادا فرما کر اُٹھ جاتے تب بھی تکبیر فرماتے۔

بَابُ ۱۴۷ الْاِسْتِوَاءِ لِلْجُلُوْسِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: جس وقت دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اُٹھنے لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جاتے پھر اُٹھتے

۱۱۵۴: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ جَآءَ نَا اَبُوْسُلَيْمَانَ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ اِلٰى مَسْجِدِنَا فَقَالَ اُرِيْدُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ قَالَ فَقَعَدَ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْاٰخِرَةِ۔

۱۱۵۴: حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کی نماز میں تشریف لائے اور فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم لوگوں کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز دکھلاؤں کہ آپ ﷺ کس طریقہ سے نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت ادا فرما کر بیٹھ گئے اور جس وقت آپ ﷺ نے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھایا۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ آپ ﷺ کا مذکورہ طریقہ سے بیٹھ جانا پہلے درجہ کا تھا کہ جس کو اصطلاحِ شرع میں ''جلسۂ استراحت'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فَاِذَا كَانَ فِىْ وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِىَ جَالِسًا۔

۱۱۵۵: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کو نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ جس وقت طاق والی نماز ہوتی (مطلب یہ ہے کہ جب آپ ﷺ تین رکعت جیسے مغرب کی نماز یا نماز وتر ادا فرماتے) تو آپ ﷺ نہ اُٹھتے کہ جس وقت تک آپ ﷺ سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جاتے۔

بَابُ ۱۵۷ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْاَرْضِ عِنْدَ النُّهُوْضِ

باب: کھڑے ہوتے وقت ہاتھ زمین پر ٹکانا

۱۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ

۱۱۵۶: حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فَيَقُوْلُ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّیْ فِیْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِیْ اَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوٰی قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ۔

حویرث رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ (بے وقت) نماز ادا فرماتے تھے (یعنی نماز نفل) تو آپ جس وقت دوسرے سجدہ سے فراغت کے بعد سر اُٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا دے کر بیٹھ جاتے۔

بَاب ۱۶۷ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَنِ الْاَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

باب: ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اُٹھانا

۱۱۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَمْ يَقُلْ هٰذَا عَنْ شَرِيْكٍ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ هٰرُوْنَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۱۵۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو دو گھٹنوں کو ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اُٹھ جانے لگتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو اُٹھاتے گھٹنوں کو اُٹھانے سے قبل۔

بَابُ ۱۷ التَّكْبِيْرِ لِلنُّهُوْضِ

باب: سجدے سے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّیْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۵۸: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جس وقت نماز کی امامت فرماتے تو تکبیر فرماتے تھے جھکتے اور اُٹھنے کے وقت پھر جس وقت فراغت ہوگئی تو کہتے: خدا کی قسم میں نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہوں۔

۱۱۵۹: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِيْنَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هٰذِهٖ صَلَاتَهٗ

۱۱۵۹: حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک روز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی جس وقت رکوع فرمایا تو تکبیر پڑھی پھر جس وقت سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرمایا پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر پڑھی پھر سر اُٹھایا اور تکبیر پڑھی پھر جس وقت رکعت ادا فرما کر کھڑے ہوگئے تو تکبیر پڑھی اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ

حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ۔

بَاب ۱۷۸ کَیْفَ الْجُلُوْسُ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیٰی عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْیُسْرٰی وَتَنْصِبَ الْیُمْنٰی۔

بَابُ ۱۷۹ الْاِسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُوْدِ لِلتَّشَهُّدِ

۱۱۶۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ یَحْیٰی اَنَّ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْیُمْنٰی وَاسْتِقْبَالُهٗ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْیُسْرٰی۔

بَابُ ۱۸۰ مَوْضِعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْجُلُوْسِ لِلتَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَیْتُهٗ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْكِبَیْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْكَعَ وَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّكْعَتَیْنِ أَضْجَعَ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی وَنَصَبَ اُصْبُعَهٗ لِلدُّعَآءِ وَوَضَعَ یَدَهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَیْتُهُمْ یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَهُمْ فِی الْبَرَانِسِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی۔

باب: قعدۂ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں قعدہ میں سنت یہ ہے کہ بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں جانب کے پاؤں کو کھڑا کر دیا جائے۔

باب: تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب رکھنا چاہئے

۱۱۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت نماز یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور قبلہ کی جانب انگلیاں کر لے اور قعدہ میں بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔

باب: بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ نماز کی ابتداء میں دونوں مونڈھے تک (ہاتھ اُٹھاتے) اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت دو رکعت کے بعد بیٹھ جاتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور (شہادت کی) انگلی کھڑی کرتے دُعاء کے واسطے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں دوسرے سال حاضر ہوا تو دیکھ کہ وہ اپنے ہاتھ اُٹھایا

کرتے تھے اپنے جبوں کے اندر۔

بَابُ ۷۲۱ مَوْضَعِ الْبَصَرِ فِي التَّشَهُّدِ

۱۱۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصٰى بِيَدِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصٰى وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهٖ اِلَيْهَا اَوْ نَحْوِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

باب: بحالت نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب نگاہ رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں کنکریوں کو کریدتے ہوئے دیکھا جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم نماز کی حالت میں کنکریوں سے نہ کھیلا کرو کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہے (تاکہ وہ نماز میں غفلت پیدا کردے) لیکن تم وہ کام کیا کرو جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کعبہ کی جانب اور اپنی آنکھ کو اسی جانب رکھا پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ ۷۲۲ الْاِشَارَةِ بِالْاِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۶۴: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّجْزِيُّ يُعْرَفُ بِخَيَّاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ اَحَدُ الثِّقَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الثِّنْتَيْنِ اَوْ فِي الْاَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ اَشَارَ بِاُصْبُعِهٖ۔

باب: انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث

۱۱۶۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعت یا چار رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

بَابُ ۷۲۳ كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْاَوَّلُ

۱۱۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ

باب: پہلا تشہد کون سا ہے؟

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سکھلایا کہ ہم لوگ جس وقت دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھ جائیں تو اس

نَقُوْلَ اِذَا جَلَسْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ یُحَدِّثُ عَنْ
اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کُنَّا لَا نَدْرِیْ مَا
نَقُوْلُ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ غَیْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُکَبِّرَ وَنَحْمَدَ
رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُلِّمَ فَوَاتِحَ
الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ فَقَالَ اِذَا قَعَدْ تُمْ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ
فَقُوْلُوْا التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَلْیَتَخَیَّرْ اَحَدُکُمْ
مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ اِلَیْهِ فَلْیَدْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۱۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ
عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِی
الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِی الْحَاجَةِ فَاَمَّا التَّشَهُّدُ فِی
الصَّلَاةِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰی اٰخِرِ التَّشَهُّدِ۔

۱۱۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی
وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْیَانَ یَتَشَهَّدُ بِهٰذَا فِی
الْمَکْتُوْبَةِ وَالتَّطَوُّعِ وَیَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ
اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ وَحَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ

طریقہ سے کہہ لیں: التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں
کو علم نہ تھا کہ ہم لوگ اس وقت کیا کہہ لیا کریں کہ جس وقت دو
رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں علاوہ اس کے کہ تسبیح کہہ لیں اور تکبیر و
تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ رسول کریمؐ ہم لوگوں کو
وہ باتیں سکھلا گئے ہیں جن کا شروع اور آخر عمدہ ہے۔ تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ بیٹھ جاؤ تو تم لوگ
دو رکعت ادا کر کے اس طریقہ سے کہو: التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اس کے بعد تم لوگ
اختیار کرو کوئی دوسری دعا جو کہ پہلے معلوم ہو اور خدا سے دعا مانگو۔

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو نماز کا تشہد اور تشہد حاجت کے
بارے میں ارشاد فرمایا تو اس طرح سے کہا کہ نماز کا تشہد یہ ہے:
التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا
النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی
عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۶۸: حضرت یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز
فرض اور نماز نفل میں۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ بات سنی
یہ تشہد ابو اسحق سے منقول ہے اور انہوں نے حضرت ابوالاحوص
سے سنا اور انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے یہ تشہد سنا

عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۱۶۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ زَيْدَ ابْنَ اَبِيْ اُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا اِسْحٰقَ حَدَّثَهٗ عَنِ الْاَسْوَدِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا فِيْ كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ۔

۱۱۷۱: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ زُهَّادِ النَّاسِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى

ہے۔

۱۱۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور کوئی بات نہیں جانتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ بحالت نماز بیٹھ جاؤ تو تم اس طریقہ سے کہا کرو التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ ...... مطلب ہے کہ یہ تمام بزرگی خدا کے واسطے ہیں اس طریقہ سے تمام دُعائیں اور نمازیں اور پاک سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات نازل ہوں۔ اس کی سلامتی ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر' میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بلاشبہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔

۱۱۷۰: حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس بات سے واقف نہ تھے کہ نماز کی حالت میں کیا کہنا چاہئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جوامع کلام سکھلائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز میں التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۱: حضرت علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہم کو یہ کلمات اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن کریم ہم کو سکھلایا کرتے تھے۔ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِیُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ السَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتِ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو اس طریقہ سے کہتے تھے سلام اللہ پر سلام۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام پر سلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے نہ کہو کہ اللہ پر سلام۔ اس لیے کہ وہ خود سلام ہے بلکہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۳: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَنْصُوْرٍ وَ حَمَّادٍ وَ مُغِيْرَةَ وَاَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فِی التَّشَهُّدِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْهَاشِمٍ غَرِيْبٌ۔

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے الفاظ تشہد ارشاد فرمایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ الْمَكِّیُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۱۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ان الفاظ سے تشہد کی تعلیم دی ہے کہ جس طریقہ سے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دی

عَبْدَاللّٰهِ يَقُوْلُ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَكَفُّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

اور قرآنی سورت سکھلائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبٰتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۷۲۴ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

باب: دوسری قسم کا تشہد

۱۱۷۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْقُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَقُوْلَ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ...... السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

۱۱۷۵: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ہم لوگوں کو طریقے ارشاد فرمائے اور نماز سکھلائی پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو صفیں کھڑی کرو اور تمہارے میں سے ایک شخص کو امامت کرنا چاہئے۔ جس وقت امام تکبیر کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عزوجل قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ شخص تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے قبل امام رکوع کرتا ہے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر تو اس طرف کی کمی دوسری جانب سے نکل آئے گی اور جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو اور اس طریقہ سے کہو کہ اللہ عزوجل تمہاری بات سن لے کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ یعنی خدا نے سن لیا جو شخص اس کی تعریف بیان کرے پھر جس وقت امام تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ کرتا ہے اور سر اُٹھاتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر تو اس جانب کی کمی دوسری جانب سے مکمل ہو جائے گی۔ جس وقت بیٹھنے لگے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی پہلے اس طرح سے کہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ آخر تک۔

۷۲۵ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۶: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ غَلَّابٍ وَهُوَ یُوْنُسُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ حَطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمُ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ السَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۶: حضرت حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی تو کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص (بحالت نماز) بیٹھ جائے تو پہلے اس طریقہ سے کہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

خلاصۃ الباب ☆ وہ تمام تشہد جن کا ذکر ہوا سب بہترین ہیں لیکن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد جیسے نہیں اور امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا تشہد ہی مختار ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کو برا خیال کرتے تھے کہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی یا کمی کی جائے۔

۷۲۶ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ وَکَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

باب: ایک دوسری نوعیت کے تشہد کا بیان

۱۱۷۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھلاتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن کریم سکھلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک۔

۷۲۷ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۱۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَیْمَنَ وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُعَلِّمُنَا

باب: ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلایا کرتے تھے بِسْمِ

نَتَشَهَّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ تک۔

بَابُ ۴۲۸ اَلتَّخْفِيْفِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۷۹: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتّٰى يَقُوْمَ قَالَ ذٰلِكَ يُرِيْدُ۔

باب: پہلے قعدہ کو ہلکا کرنے کا بیان

۱۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت نماز ادا فرما کر اس طریقہ سے بیٹھا کرتے تھے گویا کہ آگ میں جلتے ہوئے توے پر بیٹھتے ہوئے ہیں (حضرت ابوعبیدہ نے نقل فرمایا کہ) میں نے عرض کیا: اُٹھ جانے تک؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہی مراد ہے۔

بَابُ ۴۲۹ تَرْكِ التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

۱۱۸۰: اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِيْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّجْلِسَ فِيْهِ فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب: اگر قعدۂ اولیٰ یاد نہ رہے تو کیا کرنا ہوگا؟

۱۱۸۰: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو پہلے دو رکعت کے بعد جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہ بیٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت فرماتے گئے حتیٰ کہ آخر نماز میں سلام سے قبل دو سجدے ادا کئے اس کے بعد سلام پھیرا۔

۱۱۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوْا فَمَضٰى فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۱۸۱: حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے نماز ادا فرمائی اور دو رکعات ادا فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور (نماز میں بیٹھ جانا بھول گئے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تسبیح کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے چلے گئے جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

۱۳

كِتَابُ السَّهْوِ

سہو کی کتاب

بَابُ ۷۳۰ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۱۸۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكَبِّرُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَقَالَ حُطَيْمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هٰذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ حُطَيْمٌ وَ عُثْمَانُ قَالَ وَ عُثْمَانُ۔

باب: جس وقت درمیان کے قعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھنا چاہے تو تکبیر پڑھے

۱۱۸۲: حضرت عبدالرحمن بن اصم سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بحالت نماز تکبیر پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلے تکبیر کہنا چاہئے جس وقت رکوع کرے اور جس وقت سجدہ میں جائے اور جس وقت سجدہ سے سر اُٹھائے اور جس وقت دو رکعت ادا کر کے کھڑا ہو۔ حضرت حطیم نے نقل فرمایا تم نے یہ بات کس جگہ سے جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول کریمؐ اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے پھر خاموش ہو گئے۔ حطیم نے فرمایا اور عثمانؓ سے حضرت انسؓ نے نقل کیا۔

۱۱۸۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ يُتِمُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هٰذَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۱۸۳: حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی تو وہ تکبیر فرماتے تھے اُٹھتے اور جھکتے وقت، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یاد دلایا اس نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو۔

بَابُ ۷۳۱ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

باب: جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھے تو

فِي الْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ

دونوں ہاتھ اُٹھائے

۱۱۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

۱۱۸۴: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعات ادا فرما کر اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے کہ جس طریقہ سے شروع نماز میں اُٹھاتے تھے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اُٹھتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اُٹھاتے تھے۔

بَابُ ۷۳۲ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ حَذْوَا الْمَنْكِبَيْنِ

باب: قعدہ اولیٰ کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا

۱۱۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ۔

۱۱۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے اور جس وقت دو رکعت ادا فرما کر اُٹھتے اس طریقہ سے مونڈھوں تک ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے۔

بَابُ ۷۳۳ رَفْعِ الْيَدَيْنِ وَحَمْدِ اللّٰهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

باب: دونوں ہاتھوں کا اُوپر اُٹھانا اور بحالت نماز اللہ عزوجل کی تعریف کرنا

۱۱۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْمَعَ النَّاسَ وَيَؤُمَّهُمْ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَقَ الصُّفُوْفَ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

۱۱۸۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے تو مئوذن' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حکم فرمایا ان حضرات کو لوگوں کے ہمراہ جماعت کے ہمراہ امامت کرنے کا تو انہوں نے امامت شروع فرمائی کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' نماز کی صف کو چیرتے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صف اول میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں تا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو

وَصَفَّحَ النَّاسُ بِاَبِیْ بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِی الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَكْثَرُوْا عَلِمَ اَنَّهُ قَدْنَا بِهِمْ شَیْءٌ فِی صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَاِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیْ كَمَا اَنْتَ فَرَفَعَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْ مَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ تُصَلِّیَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا كَانَ يَنْبَغِیْ لِابْنِ اَبِیْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالُكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَآءِ ثُمَّ قَالَ اِذَا نَابَكُمْ شَیْءٌ فِی صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوْا۔

سکے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی جانب دھیان نہیں فرماتے تھے۔ جس وقت بہت زیادہ تالیاں بج گئیں تو ان کو معلوم ہوا کہ کوئی واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے دیکھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ انہوں نے دونوں ہاتھ کو اُٹھایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس کی شان والاصفات (بحالت نماز ہی) بیان فرمائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر پھر اُلٹے پاؤں پیچھے کی جانب آ گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی جانب بڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو جس وقت اشارہ کیا تھا تو تم کس وجہ سے کھڑے نہیں رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (تواضع اور انکساری سے) ارشاد فرمایا کہ کیا یہ مناسب ہے کہ ابوقحافہ (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی کنیت ہے) کے لڑکے کو یہ لائق ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم کو کیا ہوگیا کہ تم لوگ تالیاں بجاتے ہو۔ یہ عمل تو دراصل خواتین کا ہے۔ جس وقت تم کو بحالت نماز کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آ جائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔

بَابُ ۷۳۴ السَّلَامِ بِالْاَيْدِیْ فِی الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز ہاتھ اُٹھا کر سلام کرنے سے متعلق

۱۱۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيْنَا فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِی الصَّلَاةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوْا فِی الصَّلَاةِ۔

۱۱۸۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے ہم لوگ نماز میں ہاتھ اُٹھا رہے تھے (سلام کیلئے یعنی اشارہ لوگوں کو سلام کرتے یا سلام کا جواب دیتے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حالت ہے اُن لوگوں کی' ہاتھ اس طریقہ سے اُٹھاتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ شریر قسم کے گھوڑوں کی دُمیں (ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون کرو (یعنی بلا ضرورت اس قسم کی حرکات نہ کرو)۔

۱۱۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

۱۱۸۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

بْنِ اٰدَمَ عَنْ مِسْعُوْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسَلِّمُ بِاَيْدِيْنَا فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٌ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُهُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يَقُوْلَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا حالت ہے ان لوگوں کی جو کہ ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لے اور زبان سے السلام علیکم' السلام علیکم کہے۔

بَابُ ۷۳۵ رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے دینا کیسا ہے

۱۱۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ اِشَارَةً وَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ۔

۱۱۸۹: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دے دیا۔

۱۱۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهٗ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

۱۱۹۰: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے واسطے تشریف لے گئے کچھ لوگ آپ کے پاس سلام کرنے گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کیا کام کرتے تھے سلام کے جواب میں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ دونوں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَرَدَّ عَلَيْهِ۔

۱۱۹۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

۱۱۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ اَدْرَكْتُهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِيْ فَقَالَ اِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ

۱۱۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک کام کے واسطے بھیجا۔ میں جس وقت واپس آیا تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے میری جانب اشارہ فرمایا جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو مجھ کو بلایا

آنِفًا وَاَنَا اُصَلِّیْ وَاِنَّمَا هُوَ مُوَجَّهٌ يَوْمَئِذٍ اِلَى الْمَشْرِقِ۔

اور فرمایا کہ تم نے مجھ کو ابھی ابھی سلام کیا تھا۔ لیکن میں نماز میں مشغول تھا اس لئے میں جواب نہ دے سکا تھا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک جانب مشرق تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہوسکتا ہے کہ اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوں اور لگتا بھی ہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے۔

۱۱۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَسِيْرُ مُشَرِّقًا اَوْ مُغَرِّبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَانْصَرَفْتُ فَنَادَانِیْ يَاجَابِرُ فَنَادَانِی النَّاسُ يَا جَابِرُ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَیَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُصَلِّیْ۔

۱۱۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی جگہ پر بھیج دیا جس وقت میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر تشریف لے جا رہے تھے جانب مشرق اور جانب مغرب پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ پھر میں نے سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا میں واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی کہ اے جابر! لوگوں نے بھی آواز دی اور کہا کہ اے جابر! اور میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔

بَابُ ۷۳۶ النَّهْیِ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا منع ہے

۱۱۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

۱۱۹۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس وقت کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ (سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۳۷ الرُّخْصَةِ فِيْهِ مَرَّةً

باب: ایک مرتبہ کنکریوں کو ہٹانے کی اجازت سے متعلق

۱۱۹۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْیَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُعَيْقِيْبٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۱۱۹۵: حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو (بحالت نماز) کنکریاں ہٹانا ہی ہوں تو تم ایک مرتبہ کنکریاں ہٹا دو۔

اِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلاً فَمَرَّةً۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی نماز میں بار بار یہ حرکت نہ کرو بلکہ اگر بحالتِ مجبوری اس طرح سے کرنا ہی ہوتو ایک ہی مرتبہ (یکبارگی) کنکریاں ہٹالو۔لیکن نہ کرنا افضل ہے۔امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔(جامی)

بَابُ ٧٣٨ النَّهْيِ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ اِلَى السَّمَآءِ فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق

١١٩٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْفَعُوْنَ اَبْصَارَهُمْ اِلَى السَّمَآءِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

١١٩٦: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اُٹھاتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ اس حرکت سے باز آجائیں ورنہ اُنکی آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جائے گی۔

١١٩٧: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَآءِ اَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ۔

١١٩٧: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتو وہ اپنی آنکھیں آسمان کی جانب نہ اُٹھائے ورنہ کہیں اس کی آنکھوں کی روشنی نہ ضائع ہو جائے۔

بَابُ ٧٣٩ التَّشْدِيْدِ فِي الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے

١١٩٨: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِيْ مَجْلِسِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ فِيْ صَلَاتِهِ مَالَمْ يَلْتَفِتْ فَاِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

١١٩٨: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل بندہ کی جانب اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جس وقت تک وہ بندہ نماز کی حالت میں کھڑا رہتا ہے اور وہ اُس طرف یا دوسری طرف نہیں دیکھتا اور جس وقت وہ چہرے کا رُخ موڑ لیتا ہے تو اللہ عزوجل بھی اس کی جانب سے چہرہ موڑ لیتا ہے۔

۱۱۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ فِی الصَّلَاةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

۱۱۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز پڑھنے کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھنا کیسا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کی اُچک ہے جو کہ نماز سے اُچک لیتا ہے۔

۱۲۰۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِی عَطِیَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۰۰: یہ روایت مذکورہ بالا روایت جیسی ہے۔

۱۲۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَآءِیْلُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِی عَطِیَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۰۱: یہ روایت مذکورہ بالا جیسی روایت ہے۔

۱۲۰۲: اَخْبَرَنَا هِلَالُ ابْنُ الْعَلَآءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَعَافِی بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِی عَطِیَّةَ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ اِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوةِ اِخْتِلَاسٌ یَخْتَلِسُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۲: حضرت ابوعطیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا شیطان کا اُچک لینا ہے حالت نماز میں۔

باب ۴۰: الرُّخْصَةُ فِی الْاِلْتِفَاتِ فِی الصَّلٰوةِ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا

باب: نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کی اجازت

۱۲۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّیْنَا وَرَآءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّ اَبُوْبَکْرٍ یُکَبِّرُ یُسْمِعُ النَّاسَ تَکْبِیْرَهٗ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا فَرَآنَا قِیَامًا فَاَشَارَ اِلَیْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّیْنَا بِصَلٰوتِهٖ قُعُوْدًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِنْ کُنْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ یَقُوْمُوْنَ عَلٰی مُلُوْکِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوا ائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِکُمْ اِنْ صَلّٰی قَائِمًا فَصَلُّوْا قِیَامًا وَّ اِنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا۔

۱۲۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پڑ گئے تو ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی کھڑے ہو کر اور آپ بیٹھے ہوئے تھے اور ابوبکر تکبیر کی آواز کو ہم ہمیں سنایا کرتے تھے۔ آپ نے ہماری جانب دیکھا (حالت نماز ہی میں) تو ہم لوگ کھڑے تھے۔ آپ نے اشارہ فرمایا: ہم لوگ بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آپ کے ہمراہ نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم اس وقت ملک فارس و روم کے لوگوں جیسے کام انجام دے رہے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور انکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنے

اماموں کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

۱۲۰۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِىْ صَلٰوتِهٖ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا وَلَا يَلْوِىْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ۔

۱۲۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن پیچھے کی جانب نہ پھیرتے تھے۔

بحالتِ نماز رُخ بدلنا:

واضح رہے کہ نماز کی حالت میں چہرہ اور رخ دوسری جانب پھیر لینا یہ تو بالکل ہی درست نہیں ہے اور اس طریقہ سے نماز ادا نہیں ہوگی لیکن اگر اتفاق سے ضرورت کی وجہ سے کنکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی گنجائش ہے اگر چہ اس کی عادت بنالینا درست نہیں ہے جیسا کہ بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

بَابُ ۷۴۱ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: بحالتِ نماز سانپ اور بچھو قتل کرڈالنا درست ہے

۱۲۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَيَزِيْدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ ضَمْضَمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِىْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّىْ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

۱۲۰۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی امامہ کو بحالت نماز اُٹھائے ہوئے تھے اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو اس کو ہٹا دیتے تھے اور جس وقت کھڑے ہوتے تو اس کو اُٹھا لیتے تھے۔

۱۲۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتِ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَاِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُوْدِهٖ اَعَادَهَا۔

۱۲۰۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی امامت فرماتے تھے اور آپ امامہ بنت ابوالعاص کو اُٹھائے ہوئے تھے اپنے مبارک کاندھوں پر اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تھے تو بٹھا دیتے تھے پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوتی تو اُٹھا لیتے تھے۔

بَابُ ۷۴۲ الْمَشْیِ اَمَامَ الْقِبْلَةِ خُطًی يَسِيْرَةً

باب: نماز میں چندقدم قبلے کی طرف چلنا

۱۲۰۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانَ اَبُوالْعَلَاءِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَی الْقِبْلَةِ فَمَشٰی عَنْ يَّمِيْنِهٖ اَوْ عَنْ يَّسَارِهٖ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاهُ۔

۱۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دروازہ کھلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نمازِ نفل میں مشغول تھے اور دروازہ قبلہ کی جانب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب یا بائیں جانب چل دیئے اور دروازہ کھولا پھر نماز ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ۷۴۳ التَّصْفِيْقِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں دستک دینا

۱۲۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰی فِی الصَّلٰوةِ۔

۱۲۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشادفرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اورخواتین کیلئے دستک ہے یعنی نماز میں کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو مردوں کوسبحان اللہ کہنا چاہئے اورخواتین کوتسبیح کی بجائے دستک دینا چاہئے۔

۱۲۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۲۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ مردوں کے واسطے تسبیح ہے یعنی سبحان اللہ کہیں اور خواتین کے واسطے دستک دینا (یعنی تالی بجانا) ہے۔

بَابُ ۷۴۴ التَّسْبِيْحِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: بحالت نماز سبحان اللہ کہنا

۱۲۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۱۲۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اورخواتین کے لیے

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

دستک دینا ہے۔

۱۲۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ قَالَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ۔

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مذکورہ بالا مضمون کی طرح ہے۔

بَابُ ۷۴۵ التَّنَحْنُحِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: نماز کی حالت میں کھنکارنا

۱۲۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الْحٰرِثِ الْعُكْلِىِّ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ نُجَىٍّ عَنْ عَلِىٍّ قَالَ كَانَ لِىْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ اٰتِيْهِ فَاِذَا اَتَيْتُهٗ اسْتَاْذَنْتُ اِنْ وَجَدْتُّهٗ يُصَلِّىْ فَتَنَحْنَحَ دَخَلْتُ وَاِنْ وَجَدْتُّهٗ فَارِغًا اَذِنَ لِىَ۔

۱۲۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا ایک وقت مقرر تھا کہ میں اس وقت خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور میں جس وقت حاضر خدمت ہوتا تو پہلے اجازت حاصل کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اللہ فرما دیتے اور میں اندر داخل ہو جاتا اور اگر فارغ ہوتے تو اجازت عطا فرما دیتے۔

۱۲۱۵: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الْحٰرِثِ الْعُكْلِىِّ عَنِ ابْنِ نُجَىٍّ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ كَانَ لِىْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحْنَحَ لِىْ۔

۱۲۱۵: ابن نجی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے واسطے میرے دو وقت مقرر تھے ایک تو رات کا وقت دوسرے دن کا وقت تو جس وقت بھی رات میں داخل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانس دیا کرتے تھے۔

۱۲۱۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ شُرَحْبِيْلُ يَعْنِىْ ابْنَ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُجَىٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِىْ عَلِىٌّ كَانَتْ لِىْ مَنْزِلَةٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ فَكُنْتُ اٰتِيْهِ كُلَّ سَحَرٍ فَاَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ فَاِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ اِلٰى اَهْلِىْ وَاِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

۱۲۱۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایک ایسا درجہ تھا کہ جو کسی دوسرے کا نہ تھا۔ میں ہر روز صبح کے وقت خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور السلام علیکم یا نبی اللہ کہتا تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھنکار دیتے تو میں اپنے مکان واپس آ جاتا' ورنہ میں اندر داخل ہو جاتا۔

بَابُ ۷۴۶ الْبُكَآءِ فِى الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران رونے سے متعلق

۱۲۱۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۱۲۱۷: حضرت مطرف نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَلِجَوْفِهِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِيْ يَبْكِيْ۔

خبر رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سینہ سے اس طرح کی آواز محسوس ہو رہی تھی کہ جس طرح کی آواز تکلے (ہانڈی) میں سے آتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوفِ خداوندی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور بحالتِ نماز اس طریقہ سے رونا درست ہے۔

بَابُ ۴۷ لَعْنِ اِبْلِيْسَ فِي الصَّلٰوةِ

باب: بحالت نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق

١٢١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهٗ كَاَنَّهٗ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ وَ رَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَآءَ بِشِهَابٍ مِّنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهٗ فِيْ وَجْهِيْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ فَلَمْ يَتَاَخَّرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَهٗ وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ۔

١٢١٨: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے۔ ہم نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر ارشاد فرمایا کہ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور اپنا ہاتھ پھیلایا کہ جس طریقہ سے کہ کسی شے کو پکڑتے ہیں پس جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے آپ کو نماز کے دوران اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو کبھی آپ کو نہیں کرتے دیکھا اور نہ سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن ملعون شیطان ایک آگ کا شعلہ لے کر میرے منہ میں لگانے کے واسطے آیا تھا۔ میں نے کہا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی۔ اُس وقت بھی وہ پیچھے کی جانب نہیں ہٹا' تو میں نے چاہا کہ اُس کو پکڑ لوں لیکن خدا کی قسم! اگر سلیمان علیہ السلام کی دُعا کا مجھ کو خیال نہ رہتا تو میں اُس کو باندھ لیتا پھر صبح کو مدینہ کے لڑکے اُس سے کھیلتے۔

سلیمان علیہ السلام کی دُعا:

مطلب یہ ہے کہ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دُعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھ کو ایسی سلطنت عطا فرما جو کہ میرے بعد کسی دوسرے کو حاصل نہ ہو اور اللہ عزوجل نے شیطان' ہوا اور پرندے سب کے سب ان کے تابع کر دیئے تھے۔ پس اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جن کو پکڑ کر اپنا تابع بنا لیتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی جو امتیازی خصوصیت ہے وہ کم ہو جاتی۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جن اور شیطان کو چھوڑ دیا۔

بَابُ ۷۴۸ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: دورانِ نماز گفتگو کرنے سے متعلق

۱۲۱۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۲۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نماز میں مشغول ہوگئے کہ ہم لوگ بھی آپؐ کے ہمراہ نماز کیلئے کھڑے ہوگئے تھے۔ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا (جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے) کہ اے خدا مجھ پر رحمت فرما اور حضرت محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور کسی دوسرے پر رحمت نہ فرما پس جس وقت آپؐ نے سلام پھیرا تو اس گاؤں والے سے فرمایا کہ تم نے بڑی نعمت کی قدر کم کردی۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی وہ اللہ عزوجل کی رحمت عام تھی تم نے اس طرح دُعا مانگ کر اس کو محدود کر دیا اور تم نے دُعا اپنے اور میرے واسطے مانگ کر رحمت خداوندی کم کردی۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز گفتگو کرنا درست نہیں ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت ہی میں اس کو یہ جملے فرمادیتے۔

۱۲۲۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔

۱۲۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کا رہنے والا شخص مسجد میں حاضر ہوا اور دو رکعت ادا کر کے کہنے لگا کہ اے خدا مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور نہ رحم فرما ہمارے ساتھ کسی پر بھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم نے ایک کھلی ہوئی بات کو (یعنی رحمت خداوندی کو) تنگ کردیا۔

۱۲۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَآءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتُوْهُمْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ وَ بَيْنَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ اِذْ

۱۲۲۱: حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم لوگوں کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ بھی گذرا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل نے اسلام نازل فرمایا اور ہمارے میں سے کچھ لوگ بدفالی (یعنی براشگون) لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے قلوب کی حالت ہے تو براشگون لینا کسی کام سے ان کو نہ منع کرے۔ پھر میں نے کہا کہ ہمارے میں سے کچھ لوگ نجومی لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ہرگز نجومی لوگوں کے پاس نہ جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! ہمارے میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچ لیتے ہیں یعنی زمین کے اوپر یا کسی کاغذ وغیرہ پر لائن کھینچ لیتے ہیں آئندہ کی

عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَالَكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنِيْ لٰكِنِّيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِيْ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ هُوَ مَاضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ قَالَ اِنَّ صَلٰوتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَتِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ قَالَ ثُمَّ اطَّلَعْتُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ لِيْ تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِيْ فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ وَاِنِّيْ اطَّلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اَسَفُ كَمَا يَاْسَفُوْنَ فَصَكَكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُعْتِقُهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ فِي السَّمَآءِ قَالَ فَمَنْ اَنَا قَالَتْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَاَعْتِقْهَا۔

بات کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پیغمبر حضرات انبیاء میں سے لکیریں کھینچا کرتے تھے (وہ پیغمبر حضرت ادریس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور علم رمل ان کی ایجاد ہے) اب جس شخص کی لکیریں ان ہی کی لکیر جیسی ہوں تو درست ہے اور سیکھنے کی گنجائش ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ لکیریں ان کی لکیر جیسی ہیں یا نہیں؟ حضرت معاویہ نے فرمایا کہ پھر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ رہا نماز کی حالت میں کہ اس دوران ایک شخص کو حالت نماز میں چھینک آ گئی۔ میں نے نماز کے دوران یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا تو اس پر لوگ مجھ کو غور سے دیکھنے لگ گئے۔ میں نے عرض کیا کہ میری والدہ میرے اوپر روئے (مطلب یہ ہے کہ میرا انتقال ہو جائے تم لوگ مجھ کو کس وجہ سے غور سے دیکھ رہے ہو) یہ بات سن کر لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے مجھ کو خیال ہوا کہ مجھ کو خاموش رہنے کو فرما رہے ہیں۔ اس وجہ سے میں خاموش رہا۔ جس وقت رسول کریمؐ کو نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بلایا۔ پھر میرے والدین آپؐ پر قربان آپؐ نے نہ تو مجھ کو مارا اور نہ مجھ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی مجھ کو برا کہا۔ میں نے کوئی تعلیم دینے والا آپؐ سے قبل یا آپؐ کے بعد آپؐ سے بہتر نہیں دیکھا۔ تعلیم دینے کے حوالہ سے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا نماز کی حالت میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بات لوگوں کو نہیں کرنا چاہیے۔ نماز میں تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا تلاوت قرآن ہے۔ حضرت معاویہ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں چلا گیا کہ جس کو میری باندی چرایا کرتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ (یہ ایک گاؤں کا نام ہے جو کہ احد نامی پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے) اس کی جانب گیا تو میں نے دیکھا کہ بھیڑیا' ان میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے پھر آخر میں آدمی تھا جس طریقہ سے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے مجھ کو بھی غصہ آتا ہے۔ میں نے اس کو ایک مکہ مارا پھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا اور یہ بات (باندی کا مارنا) مجھ کو

بہت زیادہ ناگوار گذرا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اس کو آزاد نہ کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بلا لاؤ (چنانچہ میں بلا کر لے آیا اس پر رسول کریم نے اس سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ اس باندی نے جواب دیا آسمان پر ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ عورت صاحب ایمان ہے' تم اس کو آزاد کردو۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے بارے میں حضرت امام نووی رحمہ اللہ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اللہ عزوجل کی صفات کو بیان کرنے والی احادیث میں سے ہے اور اس میں دو مذاہب ہیں ایک تو یہ کہ بغیر غور وفکر کے ان پر ایمان لایا جائے اور اس بارے میں انسان کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ عزوجل جیسی کوئی شے نہیں ہے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل کے بارے میں تاویل کرنا کہ جو تاویل اس کے شایان شان ہے۔ بہرحال یہ مسئلہ دراصل علم کلام اور عقائد سے متعلق ہے اس جگہ مفہوم حدیث شریف سمجھنے کے واسطے اس قدر تشریح کافی ہے کہ جس وقت اس باندی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ باندی توحید کی قائل ہے اور وہ عورت مشرک نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے آسمان میں سے مراد دراصل قدرت خداوندی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ بلاشبہ حاضر و ناظر ہے اور حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ شرح شفاء میں حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلو پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۱۲۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِى الْحٰرِثُ بْنُ شُبَيْلٍ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِى الصَّلٰوةِ بِالْحَاجَةِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَيَهْ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

۱۲۲۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہر ایک آدمی اپنے ملنے والے شخص سے حالت نماز میں گفتگو کیا کرتا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے' پس جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى یعنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے لیے کھڑے رہو خاموشی کے ساتھ چنانچہ اس دن سے ہم لوگوں کو حکم ہوا خاموش رہنے کا۔

۱۲۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ غَنِيَّةَ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّبَيْرِ بِنِ عَدِيٍّ عَنْ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثُ الْقَاسِمِ قَالَت كُنْتُ اٰتِى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ فَاَتَيْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّىْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ اَشَارَ اِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپ جواب عطا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک مرتبہ خدمت اقدس میں سلام عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب عطا نہیں فرمایا۔ جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حالت نماز میں نیا حکم دیا کہ تم لوگ نہ گفتگو کرو مگر خدا کو یاد کرو اور تم

يَعْنِىْ اَحْدَثَ فِى الصَّلٰوةِ اَنْ لَا تَكَلَّمُوْا اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا يَنْبَغِىْ لَكُمْ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔

کونہیں مناسب ہے دوسری کوئی گفتگو کرنا اور تم کھڑے رہو خدا کے سامنے خاموشی کے ساتھ یا فرمانبرداری کے ساتھ۔

۱۲۲۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِى وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتّٰى قَدِمْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبْشَةِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَاَخَذَنِىْ مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ فَجَلَسْتُ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ وَ اِنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ لَّا يُتَكَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ۔

۱۲۲۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریمؐ کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے آپؐ جواب دیا کرتے تھے ہم لوگ جس وقت ملک حبشہ سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہیں دیا۔ مجھ کو اپنے پاس اور فاصلہ کی فکر لاحق ہوئی۔ (یعنی قسم قسم کے پرانے اور نئے نئے خیالات آتے گئے) اور اس کا افسوس ہوا کہ آپؐ نے کس وجہ سے جواب نہیں عنایت فرمایا؟ جس وقت آپؐ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل جس وقت چاہتے ہیں نیا فرمان جاری فرما سکتے ہیں۔ اب اُس نے یہ حکم دیا ہے کہ دورانِ نماز' گفتگو نہ کی جائے۔

بَابُ ۷۴۹ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

باب: جو شخص دو رکعات ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے

۱۲۲۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۲۵: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہو گئے۔ درمیان کا قعدہ نہیں کیا' لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو ہم لوگ سلام کے انتظار میں رہے کہ اِس دوران آپؐ نے تکبیر پڑھی اور دو سجدہ فرمائے بیٹھے بیٹھے سلام سے قبل پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَامَ فِى الصَّلٰوةِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھا (مطلب یہ ہے کہ آپؐ نے درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا بیٹھے بیٹھے سلام کے پھیرنے سے قبل۔

بَابُ ۷۵۰ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنَ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَّتَكَلَّمَ

باب: جس شخص نے دو رکعت ادا کر کے بھول کر سلام پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب وہ شخص کیا کرے؟

۱۲۲۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَلٰكِنِّيْ نَسِيْتُ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْطَلَقَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهٖ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَ خَرَجَتِ السَّرَعَانُ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ كَانَ يُسَمّٰى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلٰوةُ وَ قَالَ اَكَمَا قَالَ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَجَآءَ فَصَلَّى الَّذِيْ كَانَ تَرَكَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ۔

نے نمازِ ظہر یا نمازِ عصر ادا فرمائی۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھول گیا) تو دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کی جانب تشریف لے گئے جو کہ مسجد میں لگی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غصہ میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔لوگوں نے بیان کیا کہ ہوسکتا ہے کہ نماز کی رکعات میں کمی واقع ہوگئی ہے یعنی چار رکعات کے بدلے دو رکعت ہی باقی رہ گئی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے وہ بھی ڈر گئے اور آپ سے کچھ نہ کہہ سکے اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کے عالم میں دکھائی دے رہے تھے اور ایک آدمی ایسا تھا کہ جس کے دونوں ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ اس کو ذوالیدین (یعنی لمبے ہاتھ والا) کہا کرتے تھے اس نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں یا نماز کم ہوگئی ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اسی طریقہ سے ہوا کہ جس طرح سے ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اسی طرح سے ہوا یارسول اللہ! آپ پھر تشریف لائے (مصلیٰ کی جانب) اور جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی اس کو ادا فرمایا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا یا پھر تکبیر فرمائی اس کے بعد سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ کم پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۲۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

۱۲۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرما کر فراغت فرمائی (بوجہ بھول کے) تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے لوگوں سے فرمایا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! یا رسول اللہ! پھر آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعات ادا فرمائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور ایک سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا۔ پھر سر اُٹھایا پھر سجدہ فرمایا

رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔

معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اُٹھایا۔

۱۲۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ اَبِيْ اَحْمَدَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالَ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ فَاَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھائی تو دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیر دیا۔ اس پر حضرت ذوالیدین کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بھول ہو گئی ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ حضرت ذوالیدین نے فرمایا کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر لوگوں کی جانب متوجہ ہو گئے اور دریافت کیا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیہ نماز مکمل فرمائی اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے سلام کے بعد۔

۱۲۳۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا لوگوں نے عرض کیا کہ کیا نماز میں کوئی کسی قسم کی کمی واقع ہو گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَدْرَكَهٗ ذُوالشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِيْتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقَصِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اَنْسَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْيَدَيْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز کی امامت فرمائی اور دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو نماز میں کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مجھ کو بھول ہوئی تو ذوالیدین نے فرمایا: ضرور ایک بات پیش آئی ہے اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں۔

۱۲۳۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ ضُمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۱۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بھول ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرما کر سلام

اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَسِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِیْ سَجْدَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُوالْیَدَیْنِ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَمَّ الصَّلٰوةَ۔

پھیرا تو ذوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا آپ ﷺ کو کچھ بھول ہوگئی؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز مکمل فرمائی۔

۱۲۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اَوِالْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِیْ رَكْعَتَیْنِ وَانْصَرَفَ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَیْنِ بْنُ عَمْرٍو اَنُقِصَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَقُوْلُ ذُوالْیَدَیْنِ فَقَالُوْا صَدَقَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فَاَتَمَّ بِهِمُ الرَّكْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ نَقَصَ۔

۱۲۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرما کر سلام پھیرا اور فراغت ہوئی اور ذوشمالین جو کہ عمرو رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے انہوں نے فرمایا کیا نماز میں تخفیف واقع ہوگئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا: وہ سچ فرما رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو رکعات جو کہ کم کی تھیں وہ ادا فرمائیں۔

۱۲۳۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُوالشِّمَالَیْنِ نَحْوَهٗ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ هٰذَا الْخَبَرَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَ اَخْبَرَنِیْهِ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ وَعُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ۔

۱۲۳۴: حضرت سلیمان بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ نے بھول سے دو رکعات ادا فرمائیں پھر ذوشمالین نے بیان فرمایا۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جیسی ہے۔

بَابُ ۱۵۷ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِی السَّجْدَتَیْنِ

باب: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات کا اختلاف کہ آپ ﷺ نے سہو کے سجدے فرمائے یا نہیں؟

۱۲۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاَبِیْ

۱۲۳۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز (یعنی ذوالیدین نے جس وقت یہ کہا کہ کیا نماز میں کوئی کمی واقع ہوگئی ہے یا آپ صلی

بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهٗ۔

اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں) سجدہ سہو نہیں فرمائے۔ نہ تو سلام سے قبل اور نہ ہی سلام کے بعد۔

۱۲۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِی الْيَدَيْنِ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سے روایت نقل فرمائی۔

۱۲۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذوالیدین نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَ حَدَّثَنِی ابْنُ عَوْفٍ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِیْ وَهْمِهٖ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۳۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے اور اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۲۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۳۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۲۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلَاثِ رَكْعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ يَعْنِیْ

۱۲۴۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نماز عصر تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا (بھول کی وجہ سے) پھر آپؐ اپنے مکان میں تشریف لے گئے ایک آدمی کہ جس کو کہ خرباق کہتے تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی تخفیف فرما دی گئی ہے؟ آپؐ غصہ میں باہر تشریف

نُقِصَتِ الصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُغْضِبًا یَجُرُّ رِدَائَہٗ فَقَالَ اَصَدَقَ قَالُوْا نَعَمْ فَقَامَ فَصَلّٰی تِلْکَ الرَّکْعَۃَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

لائے اپنی چادر مبارک کو گھسیٹتے ہوئے اور دریافت فرمایا: یہ صاحب سچ کہہ رہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں! یہ سچے ہیں۔ چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور جو رکعت باقی رہ گئی تھی وہ ادا فرمائی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

باب ۷۵۲ اِتْمَامُ الصَّلٰوۃِ عَلٰی مَا ذَکَرَ اِذَا شَکَّ

باب: جس وقت نماز کے دوران کسی قسم کا شک ہو جائے؟ (تو کتنی رکعت پڑھے؟)

۱۲۴۱: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُلْغِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلَی الْیَقِیْنِ فَاِذَا اسْتَیْقَنَ بِالتَّمَامِ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ قَاعِدٌ۔

۱۲۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو نماز میں کسی قسم کا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شک دور کرے اور جس پہلو پر یقین ہو وہ اختیار کرے اور جس وقت یقین حاصل ہو جائے نماز کے مکمل ہونے کا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

۱۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَیْنُ ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَمْ یَدْرِ اَحَدُکُمْ صَلّٰی ثَلَاثًا اَمْ اَرْبَعًا فَلْیُصَلِّ رَکْعَۃً ثُمَّ یَسْجُدْ بَعْدَ ذٰلِکَ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعَتَا صَلٰوتَہٗ وَاِنْ صَلّٰی اَرْبَعًا کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطٰنِ۔

۱۲۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس شخص نے نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو اس کو چاہئے کہ مزید ایک رکعت پڑھے اور پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اب اگر اس شخص نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ رکعت دوگانہ رکعت بن گئی اور اگر اس نے چار رکعت پڑھ لی تو یہ دو سجدے شیطان کیلئے رسوائی ہوئی کہ اس کے بہکانے سے کسی قسم کا کوئی بگاڑ نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت ہوئی۔

بابُ ۷۵۴ التَّحَرِّی

باب: شک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ جانے سے متعلق

۱۲۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَھُوَ ابْنُ مُھَلْھِلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ یَرْفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ

۱۲۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کا فرمان مبارک بیان فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص نماز کے دوران شک کرے (یعنی بھول سے نماز کی رکعت کی تعداد میں شک ہو جائے) تو وہ خود غور و فکر کرے کہ اس نے نماز

فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهُ الصَّوَابُ فَيُتِمَّهٗ ثُمَّ يَعْنِيْ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ اَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوْفِهٖ كَمَا اَرَدْتُّ۔

درست طریقہ سے ادا کی ہے (یا غلطی کی ہے) پھر (حتی الامکان) درست پہلو اختیار کرے اور دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

۱۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ۔

۱۲۴۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی رکعت میں شک کرے تو وہ شخص عذر کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے کرے۔

۱۲۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مِسْعَرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَادَ اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ اَنْبَاْتُكُمُوْهُ وَلٰكِنِّيْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحْرٰى ذٰلِكَ اِلَى الصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے نماز پڑھائی تو آپؐ نے نماز میں اضافہ فرمایا یا کچھ کمی فرما دی۔ حضرات صحابہ عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! کیا کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو باخبر کر دیتا۔ کیونکہ میرا یہی فریضہ ہے لیکن بہرحال میں بھی ایک انسان ہوں اور جس طریقہ سے تمہارے ساتھ بھول چوک لگی ہوئی ہے اسی طریقہ سے میرے ساتھ بھی بھول چوک لگی ہوئی ہے اور تم لوگوں میں سے نماز میں کوئی شخص کسی قسم کے شک میں مبتلا ہو جائے تو خواہ کوئی درست بات ہو تو اس کو غور و فکر کر کے نکالے اور اسی اعتبار سے نماز کو مکمل کر لے اس کے بعد سلام پھیرے اور دو سجدے کر لے۔

۱۲۴۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عَيَاضٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَزَادَ فِيْهَا اَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هَلْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِيْ فَعَلَ فَثَنٰى رِجْلَهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ شَيْءٌ لَاَنْبَاْتُكُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاَيُّكُمْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ

۱۲۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو اس میں اضافہ یا کمی فرما دی اور جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا وہی بیان کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور قبلہ کی جانب چہرہ مبارک فرمایا پھر دو سجدے فرمائے جو کہ سہو کے سجدے تھے۔ پھر ہماری جانب چہرۂ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی قسم کا کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو بتلاتا لیکن میں انسان ہوں اور جس طریقہ سے تم لوگوں کے ساتھ بھول چوک لگی ہوئی ہے میں

يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

بھی بھولتا ہوں اور تمہارے میں سے جو شخص شک میں مبتلا ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اچھی طرح سے غور وفکر کرے کہ درست کیا ہے؟ پھر سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ مَنْصُوْرٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ رَجُلًا عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الظُّهْرِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوْا اَحَدَثَ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَاَخْبَرُوْهُ بِصَنِيعِهِ فَثَنٰى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُوْنِي وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَثٌ فِي الصَّلٰوةِ حَدَثٌ اَنْبَاْتُكُمْ بِهِ وَقَالَ اِذَا اَوْهَمَ اَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ اَقْرَبَ ذٰلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی جانب چہرہ مبارک فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور بیت اللہ شریف کی جانب رخ فرمایا۔ پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا اس کے بعد متوجہ ہوئے لوگوں کی جانب اور فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور میں بھی اسی طرح سے بھولتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ بھولتے ہو۔ جس وقت میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھ کو یاد دلا دو اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی کسی قسم کا نیا حکم ہوتا تو میں تم کو باخبر کر دیتا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم یا شک ہو جائے تو جو بات درست ہو اس کو خوب اچھی طرح سے غور وفکر کر لے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مَنْ اَوْهَمَ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۴۸: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں شک کرے تو اس کو چاہئے کہ جو بات صحیح ہو اس کو غور کرے پھر دو سجدے کرے نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَنْ شَكَّ اَوْ اَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص شک یا وہم کرے نماز کے دوران تو اس کو چاہئے کہ غور کرے درست بات کو پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِذَا اَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۰: حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جس وقت کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے وہ درست بات سوچ لے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۱: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ سلام کرنے کے بعد دوسجدے کر لے۔

۱۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ۔

۱۲۵۲: اس حدیث کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۳: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث جیسا ہے۔

۱۲۵۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَرَوْحٌ هُوَ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسَافِعٍ اَنَّ مُصْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حَجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رَوْحٌ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران شک کرے تو اس کو چاہیے کہ دوسجدے کرے۔ حجاج نے سلام کے بعد کہا اور روح نے کہا بیٹھے ہی بیٹھے (واضح رہے کہ روح اور حجاج یہ دونوں کے دونوں اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں۔)

۱۲۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ صَلٰوتَهٗ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

۱۲۵۵: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے (نماز شروع کرتا ہے) تو اس کو شیطان بہکانے کے واسطے آتا ہے پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعت پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس

وَهُوَ جَالِسٌ۔

طرح کا اتفاق ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۵۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلّٰى فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان ریح خارج کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے پھر جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور وہ انسان کے قلب میں داخل ہو کر اس کے قلب اور ذہن میں وسوسے پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعات پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس طرح کا اتفاق ہو جائے تو اس کو چاہیے دو سجدے کر لے۔

بَابُ ۷۵۴ مَا يَفْعَلُ مَنْ صَلّٰى خَمْسًا

باب: جو کوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اُس کو کیا کرنا چاہئے؟

۱۲۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَثَنٰى رِجْلَهٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس طرح کا اضافہ ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا بھی ایک پاؤں موڑ لیا اور دو سجدے کئے۔

۱۲۵۸: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوْا اِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی تو پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے سلام کے بعد بیٹھے ہی بیٹھے۔

۱۲۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلّٰى عَلْقَمَةُ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَاْسِيْ بَلٰى قَالَ وَاَنْتَ يَا اَعْوَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

۱۲۵۹: حضرت ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے (بھول سے) پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ تم نے بھول سے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا۔ پھر میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ رکعات پڑھ لی ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے دو

حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشْوَشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا لَهُ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ لَا فَاَخْبَرُوْهُ فَثَنٰى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ۔

سجدے فرمائے اس کے بعد حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی۔ انہوں نے فرمایا کہ اور تم نے بھی پانچ ہی رکعات پڑھ لی ہیں اے ایک آنکھ والے شخص! میں نے عرض کیا: جی ہاں' علقمہؒ نے دو سجدے فرمائے پھر حدیث بیان فرمائی۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آج نبیؐ نے نماز کو پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ اس پر لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ آخر کار آپؐ نے عرض کیا کہ نماز میں اضافہ ہو گیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر لوگوں نے نقل کیا کہ آپؐ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپؐ نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور دو سجدے فرمائے پھر ارشاد فرمایا کہ میں انسان ہوں جس طریقہ سے تم لوگ بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔

۱۲۶۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَهَا عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَذَكَرُوْا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ اَعْوَرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حُبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُوْلُ كَانَ عَلْقَمَةُ صَلّٰى خَمْسًا۔

۱۲۶۰: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس کو نماز کے دوران سہو ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے عرض کیا پس جس وقت وہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ واقعہ اسی طریقہ سے پیش آیا ہے ایک آنکھ والے شخص! اس نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے اپنا کمر بند کھول لیا پھر دو سجدے فرمائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا تھا حضرت شعبی نے بیان کیا کہ میں نے حکم سے سنا کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے نماز کی رکعات پانچ پڑھ لیتھیں۔

۱۲۶۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَلْقَمَةَ صَلّٰى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا اَبَا شِبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ اَكَذٰلِكَ يَا اَعْوَرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۶۱: حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے ایک روز نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی تو حضرت ابراہیم بن سوید نے فرمایا کہ اے ابوشبل! تم نے پانچ رکعات پڑھی ہیں انہوں نے کہا کہ ایک آنکھ والے صاحب! یہ بات درست ہے۔ پھر دو سجدے کیے سہو کے بعد۔ اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے کیا ہے۔

۱۲۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ

۱۲۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔

اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِحْدٰی صَلٰوتَیِ الْعَشِیِّ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ كَمَا تَنْسَوْنَ وَاَذْكُرُ كَمَا تَذْكُرُوْنَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْفَتَلَ۔

لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی آخر ایک انسان ہوں اور میں بھی اس طریقہ سے بھول جاتا ہوں کہ جس طریقہ سے' تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ یاد کرتے ہو۔ پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور آپ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۷۵۵ مَا یَفْعَلُ مَنْ نَسِیَ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ

باب: جو کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق

۱۲۶۳: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ ابْنُ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ مَوْلٰی عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ یُوْسُفَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ صَلّٰی اِمَامَهُمْ فَقَامَ فِی الصَّلٰوةِ وَعَلَیْهِ جُلُوْسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلٰی قِیَامِهٖ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ اَنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ نَسِیَ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَلْیَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ۔

۱۲۶۳: حضرت ابو یوسف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان نے نماز پڑھائی تو وہ درمیان میں نہ بیٹھے اور وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہے پھر جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے فرمائے اور اس کے بعد منبر پر گئے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طریقہ سے وہ دو سجدے کرے۔

بَابُ ۷۵۶ التَّكْبِیْرُ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کے دوران تکبیر کہنا

۱۲۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَیُوْنُسُ وَاللَّیْثُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُحَیْنَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فِی اثْنَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ یَجْلِسْ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ كَبَّرَ فِیْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِیَ مِنَ الْجُلُوْسِ۔

۱۲۶۴: حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر کی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے فرمائے اور ہر ایک سجدہ میں تکبیر فرمائی' بیٹھے ہی بیٹھے' سلام سے قبل اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونوں سجدے کیے یہ اس قعدہ کے بدلے تھے کہ جس کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے تھے۔

بَابُ ۷۵۷ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الرَّكْعَةِ الَّتِیْ

باب: آخر جلسہ میں کس طریقہ سے

يُقْضٰى فِيْهَا الصَّلٰوةُ

۱۲۶۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ دَارٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَنْقَضِيْ فِيْهِمَا الصَّلٰوةُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهٖ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

بیٹھنا چاہئے؟

۱۲۶۵: حضرت ابوحمید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر کی دو رکعت کے بعد کہ جن پر نماز مکمل ہو جاتی ہے اس طریقہ سے بیٹھتے بایاں پاؤں دائیں جانب نکال دیتے اور اپنے ایک سرین پر زور دے کر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۲۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا جَلَسَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَعَقَدَ ثِنْتَيْنِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامَ وَاَشَارَ۔

۱۲۶۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مبارک ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اُٹھاتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیتے اور دایاں ہاتھ داہنی طرف والی ران پر رکھ دیتے اور درمیان کی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ فرماتے۔

بَابُ ۷۵۸ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

باب: دونوں بازو کس جگہ رکھے؟

۱۲۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ يَدْعُوْبِهَا۔

۱۲۶۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں پاؤں بچھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دُعا مانگتے تھے۔

بَابُ ۷۵۹ مَوْضِعِ الْمِرْفَقَيْنِ

باب: دونوں کہنیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے رکھنی چاہئیں؟

۱۲۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ فَقَامَ

۱۲۶۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے نماز پڑھتے تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خانہ کعبہ کی جانب رخ فرمایا پھر دونوں ہاتھ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَاْسَهٗ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ وَحَلَّقَ وَرَاَيْتُهٗ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيُمْنٰى وَحَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى۔

اُٹھائے دونوں کان کے برابر۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اُٹھایا یعنی دونوں کان کے برابر اور دونوں ہاتھ کو دونوں طرف کے گھٹنوں پر رکھا۔ جس وقت رکوع سے آپؐ نے سر مبارک اُٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اُٹھایا پھر جس وقت سجدہ کیا تو سر کو اس جگہ پر رکھا یعنی جس جگہ تک ہاتھ اُٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر کے نزدیک رہے۔ پھر بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور دائیں جانب کی کہنی ران سے اُٹھا رکھی یعنی کہنی کو پہلو سے نہیں ملایا (علیحدہ رکھا) اور دو انگلی کو بند کر لیا یعنی کہ چھنگلی انگلی کو اور اسکے پاس والی انگلی کو اور حلقہ باندھا اس طرح سے یہ بشر جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ انہوں نے شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان کی انگلی کا حلقہ بنایا۔

بَابُ ٧٦٠ مَوْضِعِ الْكَفَّيْنِ

باب: دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت کس جگہ رکھنا چاہئے؟

١٢٦٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ شَيْخٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ لَقِيْتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ الْحَصٰى فَقَالَ لِىَ ابْنُ عُمَرَ لَا تُقَلِّبِ الْحَصٰى فَاِنَّ تَقْلِيْبَ الْحَصٰى مِنَ الشَّيْطٰنِ وَافْعَلْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هٰكَذَا وَنَصَبَ الْيُمْنٰى وَ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

١٢٦٩: حضرت علی بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں کنکریاں اُلٹ پلٹ کرنے لگا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا کہ تم نماز کے دوران کنکریوں کو نہ اُلٹ پلٹ کرو۔ اس لیے کہ یہ شیطانی کام (شیطان کی جانب سے وسوسہ) ہے بلکہ تم اس طریقہ سے عمل کرو کہ جس طریقہ سے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ تم نے رسول کریم ﷺ کو کس طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس طریقہ سے دائیں پاؤں کو کھڑا کیا اور بایاں پاؤں کو لٹا دیا اور دایاں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

بَابُ ٧٦١ قَبْضِ الْاَصَابِعِ

باب: شہادت کی اُنگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام

مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى دُوْنَ السَّبَّابَةِ

اُنگلیوں کو بند کرنے سے متعلق

۱۲۷۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ رَاٰنِىْ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَعْبَثُ بِالْحَصٰى فِى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِىْ وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَقَبَضَ يَعْنِىْ اَصَابِعَهٗ كُلَّهَا وَاَشَارَ بِاَصْبُعِهِ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى۔

۱۲۷۰: حضرت علی بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ مجھ کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور میں اس وقت نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا وہ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو منع فرمایا اور عرض کیا تم اس طریقہ سے کرو جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کلمہ کی انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کر کے اور بائیں بازو کو بائیں ران پر رکھتے۔

بَابُ ۷۶۲ قَبْضِ الثِّنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الْيَدِ الْيُمْنٰى وَعَقْدِ الْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ

باب: انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنے سے متعلق

۱۲۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّىْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَ جَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اُصْبُعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْبِهَا مُخْتَصَرٌ۔

۱۲۷۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا اور بیان کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں طرف کی ران کے برابر کی۔ پھر دو انگلی بند کر لی اور ایک حلقہ باندھ لیا پھر انگلی اُٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا کرتے تھے۔

بَابُ ۷۶۳ بَسْطِ الْيُسْرٰى عَلَى الرُّكْبَةِ

باب: بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق

۱۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اُصْبُعَهُ الَّتِىْ تَلِى الْاِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتَيْهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهَا۔

۱۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں بیٹھ جاتے تھے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے اور شہادت کی انگلی دائیں ہاتھ کی اُٹھاتے اور اس سے دُعا کرتے اور ہاتھ گھٹنے پر جماتے۔

۱۲۷۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ زِيَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيْرُ بِاُصْبُعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو وَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُوْ كَذٰلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

۱۲۷۳: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے جس وقت دُعا مانگتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس انگلی کونہیں ہلاتے تھے۔ دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے دُعا مانگتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے۔

بَابُ ۷۶۴ الْاِشَارَةِ بِالْاِصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ

باب: تشہد کے درمیان اُنگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق

۱۲۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَّالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى فِي الصَّلٰوةِ وَيُشِيْرُ بِاَصْبُعِهٖ۔

۱۲۷۴: حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

بَابُ ۷۶۵ النَّهْيُ عَنِ الْاِشَارَةِ بِاِصْبَعَيْنِ وَ بِاَيِّ اِصْبَعٍ يُشِيْرُ

باب: دوانگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کونسی انگلی سے اشارہ کرے؟

۱۲۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُوْ بِاَصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ۔

۱۲۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دو انگلی سے اشارہ کرتا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی لے کر ایک انگلی سے اشارہ کرو (اس لیے کہ یہ اشارہ ہے توحید کی جانب)۔

۱۲۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَدْعُوْا بِاَصَابِعِيْ فَقَالَ اَحِّدْ اَحِّدْ وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

۱۲۷۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے نزدیک سے گذرے میں انگلیوں سے دُعا مانگ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی سے دُعا مانگو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کی جانب اشارہ فرمایا۔

بَابُ ۷۶۶ اِحْنَاءِ السَّبَّابَةِ فِي الْاِشَارَةِ

باب: شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے سے متعلق

۱۲۷۷: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْفِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ نُمَیْرٍ الْخُزَاعِیُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَاعِدًا فِی الصَّلٰوةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُمْنٰی رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَیْئًا وَهُوَ یَدْعُوْ۔

۱۲۷۷: حضرت مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کے دوران بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کلمہ کی انگلی کو اُٹھائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے اُس کو کسی قدر موڑ لیا تھا اور آپ ﷺ اس وقت دُعا مانگ رہے تھے۔

بَابُ ۷٦۷ مَوْضِعِ الْبَصَرِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ

باب: بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟

۱۲۷۸: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ لَا یُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ۔

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشہد میں بیٹھ جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھ دیتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس جگہ پر اپنی نگاہ رکھتے تھے۔

بَابُ ۷٦۸ النَّهْیِ عَنْ رَّفْعِ الْبَصَرِ اِلَی السَّمَآءِ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نظر نہ اُٹھائے

۱۲۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَّفْعِ اَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِی الصَّلٰوةِ اِلَی السَّمَآءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔

۱۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آنا ورنہ اللہ عزوجل ان کی آنکھوں کی روشنی ختم کر دے گا (یہ حکم اس وجہ سے ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں یہ حرکت بے ادبی اور ایک طرح کی گستاخی ہے)۔

بَابُ ۷٦۹ اِیْجَابِ التَّشَهُّدِ

باب: تشہد پڑھنے کے وجوب سے متعلق

۱۲۸۰: اَخْبَرَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَیْدِاللّٰهِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُوْرٌ عَنْ شَقِیْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ یُّفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَی اللّٰهِ السَّلَامُ عَلٰی جِبْرِیْلَ وَمِیْكَائِیْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوْا

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز کے دوران تشہد کے فرض ہونے سے قبل اس طریقہ سے کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام حضرت جبرئیل علیہ السلام پر سلام حضرت میکائیل علیہ السلام پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے نہ کہو کیونکہ اللہ عزوجل خود سلام ہے لیکن تم اس طریقہ سے کہو: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

بَابُ ٧٧٠ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيْمِ السُّوْرَةِ مِنَ الْقُرْاٰنِ

١٢٨١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

بَابُ ٧٧١ التَّشَهُّدِ

١٢٨٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَآءَ۔

بَابُ ٧٧٢ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

١٢٨٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

باب: تشہد کی قرآن کی سورت کی طرح تعلیم دینا

۱۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی سورت سکھلاتے ہیں۔

باب: تشہد سے متعلق احادیث

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ خود سلام ہے یعنی اللہ کا ایک نام سلام بھی ہے۔ تو جس وقت کوئی شخص تمہارے میں سے (نماز پڑھنے کیلئے) بیٹھ جائے تو اس کو التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ کہنا چاہیے۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو طریقے سکھلائے اور طریقہ نماز سکھلایا پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تم لوگ صفوں کو درست کرلو پھر تم لوگوں میں سے کوئی ایک امامت کرے جس وقت امام تکبیر کہے اور جس وقت وہ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم لوگ آمین پڑھو اللہ عزوجل قبول فرمائے گا پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور رکوع میں

قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ وَاِذَا كَانَ عِنْدَالْقَعْدَ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور رکوع میں چلے جاؤ کیونکہ تمہارے سے قبل امام رکوع میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اُٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل آئے گی اور جس وقت وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے سن لیا اس کو یہ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ میں جاؤ کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اُٹھاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگ اس طریقہ سے پڑھو: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتِ وَالسلَامُ سے رَسُوْلُهٗ تک۔

بَابٌ ۳۷۷ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ اَيْمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلٰى هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَاَيْمَنُ عِنْدَنَا لَا بَاْسَ بِهٖ وَالْحَدِيْثُ خَطَاٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کسی شخص کو اس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کی اس روایت پر ہم لوگوں کے نزدیک راوی ایمن بن نابل میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں ہے لیکن حدیث خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

بَابُ ۷۷۴ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ يُبَلِّغُوْنِىْ مِنْ اُمَّتِى السَّلَامَ۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام سے متعلق

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری اُمت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

بَابُ ۷۷۵ فَضْلِ التَّسْلِيْمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْكَوْسَجُ قَالَ اَنْبَانَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحَجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالْبُشْرٰى فِىْ وَجْهِهٖ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَى الْبُشْرٰى فِىْ وَجْهِكَ فَقَالَ اَنَّهٗ اَتَانِى الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ اَنَّهٗ لَا يُصَلِّىْ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کرنے کے فضائل

۱۲۸۶: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار محسوس کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم لوگ خوش نہیں ہوتے جو شخص تمہارے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو میں اُس شخص پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور تمہارے میں سے جو شخص سلام (ایک مرتبہ) بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلام کروں گا۔

بَابُ ۷۷۶ التَّمْجِيْدِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الصَّلٰوةِ

۱۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اَبِىْ هَانِىءٍ اَنَّ اَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِىْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نماز کے دوران عظمت خداوندی بیان کرنا

۱۲۸۷: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز کے دوران دُعا مانگتے سنا کہ اس نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نمازی! تم نے عجلت سے کام لیا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو سکھلایا کہ (پہلے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرنا پھر رسول کریم پر درود بھیجا کر و اس کے بعد دُعا

رَجُلاً يُصَلِّيْ فَمَجَّدَ اللّٰهَ وَحَمِدَهٗ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ تُجَبْ وَسَلْ تُعْطَ۔

مانگا کرو) تا کہ تمہاری دُعا جلد قبول ہو جائے پھر آپ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ آپ نے فرمایا: اب تو دُعا قبول ہوگی اور مقصد حاصل ہوگا۔

بَابُ ۷۷۷ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: درود شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق

۱۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِيْ اُرِيَ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهٗ بَشِيْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ نُّصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَمَنَّيْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَسْاَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔

۱۲۸۸: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا نے ہم کو حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے اہل ایمان! درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہوگئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کاش ہم لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

بَابُ ۷۷۸ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا طریقہ

۱۲۸۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

۱۲۸۹: حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا۔ تو سلام ہم لوگوں کو معلوم ہوگیا لیکن درود شریف ہم لوگ کس طریقہ سے بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جیسی رحمت بھیجی تم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت نازل

عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ۔

فرما محمد ﷺ پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر۔

بَابٌ ٧٧٩ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کا درود

۱۲۹۰: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ مِنْ کِتَابِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قَدْعَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ کِتَابِهٖ وَهٰذَا خَطَاٌ۔

۱۲۹۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ معلوم کر چکے لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک۔ حضرت امام ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس کے ساتھ یہ اور اضافہ کرتے ہیں: وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث انہوں نے اپنی کتاب سے نقل فرمائی اور یہ ایک بھول ہے۔

۱۲۹۱: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْکَ قَدْعَرَفْنَاهُ فَکَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْکَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَلَا نَعْلَمُ اَحَدًا قَالَ فِیْهِ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ غَیْرَ هٰذَا وَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۲۹۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ کو معلوم ہوگیا لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخر تک۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا ہم اس روایت میں یہ اضافہ مزید کرتے ہیں وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت بھول ہے۔

۱۲۹۲: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ لِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ اَلَا اُهْدِیْ لَکَ هَدِیَّةً قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْنَا کَیْفَ السَّلَامُ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ

۱۲۹۲: حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نقل کیا کہ میں تم کو ایک ہدیہ دے دوں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سلام کرنے کو تو خوب پہچان لیتے ہیں لیکن

عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّالِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ الِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

درود شریف ہم کس طریقہ سے بھیجا کریں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابٌ ۸۰۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کے درود شریف سے متعلق

۱۲۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَالِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى الِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۳: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

۱۲۹۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهِبٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى الِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۱۲۹۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ کہو۔ آخر تک۔

۱۲۹۵: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ قَالَ اَنَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوْا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَآءِ وَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ۔

۱۲۹۵: حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے اوپر درود شریف بھیجو اور تم لوگ دُعا میں کوشش کرو اور کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابُ ۷۸۱ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو گیا اب ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ آخر تک۔

بَابُ ۷۸۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

۱۲۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَّالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ فِيْ حَدِيْثِ الْحٰرِثِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ قَالَا جَمِيْعًا كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ سَطْرٌ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۷: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ اس طرح سے کہا کرو اور حارث کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے: كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ آخر تک۔ پھر حارث اور قتیبہ دونوں حضرات کی روایت میں ہے کہ: كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف دوسری مرتبہ بیان فرمائی تو غالباً ان سے اس روایت کا بعض جز نقل کرنے سے رہ گیا۔ (لیکن فضیلت درودِ ابراہیمی ہی کو حاصل ہے)۔

بَابُ ۷۸۳ اَلْفَضْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۹۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرٰى يُرٰى فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَآئَنِيْ

باب: فضیلتِ درود[1] سے متعلق

۱۲۹۸: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم تشریف لائے اور اس وقت آپ کے چہرۂ مبارک سے خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم نے دریافت کیا کہ آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ کیا

---

[1] کتب احادیث میں مختلف صحابہ سے درود شریف نقل کیے گئے ہیں لیکن ان میں فوقیت وفضیلت درودِ ابراہیمی ہی کو حاصل ہے۔ (جامی)

جِبْرِیْلُ ﷺ فَقَالَ اَمَا یُرْضِیْكَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لاَّ یُصَلِّیَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلاَّ صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا وَلاَ یُسَلِّمَ عَلَیْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلاَّ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

تم اس سے اے محمدؐ خوش اور رضامند نہیں ہوتے کہ جو شخص تم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ تم پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاَءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

۱۲۹۹: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

۱۳۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ بُرَیْدِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

۱۳۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس رحمت بھیجے گا اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجہ اس کے بلند ہوں گے۔

بَابُ ۸۴۷ تَخْیِیرِ الدُّعَآءِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: درود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو دِل چاہے دُعا مانگ سکتا ہے

۱۳۰۱: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالاَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الصَّلٰوةِ قُلْنَا السَّلاَمُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلاَمُ عَلٰی فُلاَنٍ وَ فُلاَنٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَقُوْلُوا السَّلاَمُ عَلَی اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلاَمُ وَلٰكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْیَقُلِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ السَّلاَمُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ السَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ فَاِنَّكُمْ اِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ

۱۳۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے تھے نماز کی حالت میں تو ہم کہتے تھے: السَّلاَمُ عَلَی اللّٰهِ عَنْ عِبَادِ اللّٰهِ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی جناب سے اور سلام فلاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ تمہارے میں سے کوئی شخص اگر بیٹھ جائے تو اس طرح سے کہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ تک۔ اس لیے کہ جب اس طریقہ سے کہے گا تو ہر ایک نیک بندہ کو آسمان اور زمین میں سلام پہنچ جائے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ بَعْدُ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ يَدْعُوْ بِهٖ۔

عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اس کے بعد جو دُعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۷۸۵ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

باب: نماز میں تشہد کے پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا چاہئے؟

۱۳۰۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيْعِ بْنِ جَرَّاحٍ اَخُوْسُفْيَانَ ابْنِ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ كَلِمَاتٍ اَدْعُوْ بِهِنَّ فِىْ صَلٰوتِىْ قَالَ سَبِّحِى اللّٰهَ عَشْرًا وَ احْمَدِيْهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِيْهِ حَاجَتَكِ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ۔

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو چند کلمات سکھلا دیں کہ میں ان کلمات کے وسیلے سے دُعا مانگ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سبحان اللہ کہو دس مرتبہ پھر دس مرتبہ الحمد للہ کہو اور اس کے بعد دُعا مانگو اور تم اپنے مقصد کو اللہ عزوجل سے مانگو وہ حکم فرما دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ قبول کرے گا۔

بَابُ ۷۸۶ الدُّعَآءِ بَعْدَ الذِّكْرِ

باب: دُعا ماثورہ سے متعلق

۱۳۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ اَخِىْ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا يَعْنِىْ وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّىْ فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِىْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ تَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْعَظِيْمِ الَّذِىْ اِذَا دُعِىَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى۔

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریمؐ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی وہاں پر کھڑا ہوا نماز میں مشغول تھا جس وقت رکوع اور سجدے اور تشہد سے فراغت ہوئی تو دُعا مانگنے لگا اور کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ سے لے کر اِنِّىْ اَسْئَلُكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ تک پڑھا کرو۔ پھر رسول کریمؐ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ کون سے جملوں سے دُعا مانگی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول خوب واقف ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے اللہ عزوجل کو آواز دی۔ اس کے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جس وقت اللہ عزوجل کو اسکے نام سے آواز دی جاتی ہے اور اسکو یاد کیا جاتا ہے اور جس وقت کوئی شخص مانگتا ہے اس سے یہ نام لے کر تو وہ عنایت کرتا ہے۔

۱۳۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ اَبُوْ بُرَيْدٍ الْبَصْرِىُّ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ

۱۳۰۴: حضرت مِحجن بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے کہ ایک آدمی نماز

حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ اِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا۔

پڑھ کر تشہد کے پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس دوران وہ شخص کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ بِاَنَّكَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ تین مرتبہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مغفرت کر دیا گیا۔

بَابُ ۷۸۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِهٖ فِيْ صَلٰوتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

۱۳۰۵: حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک دُعا سکھلا دیں کہ جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ......۔

بَابُ ۷۸۸ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۶: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

۱۳۰۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: میں تم سے محبت رکھتا ہوں' اے معاذ! میں نے عرض کیا: میں (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پابندی سے ہر اک نماز میں یہ دُعا مانگا کرو: رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ۔

بَابُ ۷۸۹ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

۱۳۰۷: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

التَّثَبُّتَ فِی الْاَمْرِ سے آخر تک۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہر ایک کام میں استحکام چاہتا ہوں (صبر اور استقلال کا طلبگار ہوں) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر اور تیری عبادت کی بہتری چاہتا ہوں اور میں تجھ سے قلب کی سلامتی چاہتا ہوں اور زبان کی سچائی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہر چیز کی بہتری مانگتا ہوں جس کو کہ تُو جانتا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر ایک چیز کی برائی سے کہ جس کو تُو جانتا ہے اور میں مغفرت چاہتا ہوں تیری اس چیز سے کہ جس کو تو چاہتا ہے (یعنی مجھ سے جو غلطی سرزد ہوگئی ہے اُس کی معافی مانگتا ہوں)۔

بَابُ ۷۹۰ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۰۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلٰوةً فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ اَوْ جَزْتَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَمَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعْوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اُبَیٌّ غَيْرَ اَنَّهٗ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ فَسَاَلَهٗ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِیْ فِی الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَآءِ وَ اَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَآءِكَ فِیْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا

۱۳۰۸: حضرت عطاء بن سائب رحمہ اللہ نے اپنے والد سے روایت کی عمار نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعض نے کہا کہ تم نے نماز ہلکی یا مختصر پڑھی انہوں نے کہا کہ باوجود اسکے کہ میں نے اس میں کئی دُعائیں پڑھیں جن کو رسول کریمؐ سے سنا ہے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گئے عطاء رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور وہ دُعا ان سے دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتلائی وہ دُعا یہ تھی: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دُعا کرتا ہوں تیرے غیب اور قدرت کے وسیلہ سے جو تجھ کو مخلوقات پر ہے تو مجھ کو زندہ رکھ جس وقت تک میرے واسطے زندگی قائم رکھنا تیرے نزدیک بہتر ہو اور مجھ کو مار ڈال کہ جس وقت میرے واسطے مر جانا بہتر ہو۔ اے خدا میں ظاہری اور پوشیدہ تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے حکمت بھری ہوئی سچی بات خوشی اور غصہ میں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے درمیان کا درجہ محتاجی اور مالداری میں اور میں تجھ سے اس نعمت کو مانگتا ہوں جو کہ تمام نہ ہو اور اس کی آنکھ کی ٹھنڈک کو کہ جو ختم نہ ہو اور میں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلہ پر اور میں تجھ سے مانگتا ہوں راحت اور

فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

مرنے کے بعد آرام۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے چہرہ کے دیکھنے کی لذت کو اور تجھ سے ملاقات کا شوق' اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت پر کہ جس پر صبر نہ ہو سکے اور جو فساد سے گمراہ کرا دے اے خدا ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ دکھلا دے۔

۱۳۰۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ الْوَسِطِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلّٰى عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلٰوةً اَخَفَّهَا فَكَاَنَّهُمْ اَنْكَرُوْهَا فَقَالَ اَلَمْ اُتِمَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَمَّا اِنِّيْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِ اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُكَ الرِّضَآءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِهٖ وَالشَّوْقَ اِلٰى الْقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ۔

۱۳۰۹: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی (مختصر) نماز پڑھائی تو انہوں نے انکار کر دیا (اس قدر مختصر نماز پڑھنے پر) اس پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز ادا کرنے میں سجدے اور رکوع کو برابر نہیں ادا کیا؟ انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے تو نماز کے دوران وہ دُعا مانگی تھی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ سے آخر تک۔

بَابُ ۷۹۱ التَّعَوُّذِ فِي الصَّلٰوةِ

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق

۱۳۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ۔

۱۳۱۰: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھ کو وہ دُعا بتلا دو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ۔ اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں میری برائی سے اُس کام کے جو کہ میں نے انجام دیا ہے اور برائی سے اس کام کی جو میں نے نہیں انجام دیئے۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ میں وہ نہ کرنے لگ جاؤں۔)

بَابُ ۷۹۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق

۱۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةَ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلٰوةً بَعْدُ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۳۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا عذابِ قبر کے متعلق تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عذابِ قبر سچ (اور حقیقت) ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر جو نماز رسول کریم ﷺ نے پڑھی اس میں عذابِ قبر سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ فِي الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَّا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۱۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز کے دوران دُعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ آخر تک۔ یعنی اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذابِ قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے جو کہ ایک آنکھ والا ہوگا اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور مقروض ہو جانے سے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ اکثر اوقات مقروض ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے اس فرمانِ مبارک سے معلوم ہوا کہ قرضہ لے لینا اگرچہ گناہ تو نہیں ہے لیکن یہ گناہوں کا ذریعہ بن جاتا ہے اس وجہ سے اس سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

۱۳۱۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ح وَاَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ثُمَّ يَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَا بَدَالَهٗ۔

۱۳۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص تشہد پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ چار کاموں سے پناہ مانگے۔ ایک تو عذابِ دوزخ سے' دوسرے عذابِ قبر سے' اور تیسرے موت اور زندگی سے' اور فتنہ موت سے اور دجال کے فتنہ سے پھر دُعا مانگے اپنے واسطے جو دُعا مناسب معلوم ہو۔

بَابٌ ۷۹۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

۱۳۱۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَ اَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

باب: ایک دوسری نوعیت کی دُعا سے متعلق

۱۳۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے تھے: اَحْسَنُ الْكَلَامِ سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب سے بہتر ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔

بَابُ ۷۹۴ تَطْفِيْفِ الصَّلٰوةِ

۱۳۱۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا تُصَلِّيْ فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ قَالَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَوْ مِتَّ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَمُتَّ عَلٰى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ۔

باب: نماز کو گھٹانے کے بارے میں

۱۳۱۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ جس شخص نے نماز کو گھٹا دیا (یعنی اس کی شرائط اور ارکان میں کمی کر دی) تو دریافت کیا کہ تم کتنے زمانہ سے اس طریقہ سے نماز پڑھتے چلے آ رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ چالیس سال سے۔ حذیفہؓ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں پڑھی اور جب تم مر جاؤ گے اس طرح سے نماز پڑھتے ہوئے تو تمہاری موت رسول کریمؐ کے علاوہ کسی دوسرے دین پر ہوگی نہ کہ رسول کریمؐ کے دین پر مرو گے۔ اگر (ہم) نماز میں تخفیف کرتے ہیں تو اسکی شرائط وارکان کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

بَابٌ ۷۹۵ اَقَلُّ مَا تَجْزِئُ بِهِ الصَّلٰوةُ

۱۳۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمٍّ لَهٗ بَدْرِيٍّ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهٗ وَنَحْنُ لَا نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَ الَّذِيْ اَكْرَمَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ جَهَدْتُ فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَوَضَّأْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ

باب: نماز پڑھنے کے واسطے کیا کیا شرائط ہیں؟

۱۳۱۶: حضرت علی بن یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ بدری تھے یعنی غزوۂ بدر میں رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ انہوں نے نقل کیا کہ ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ رسول کریمؐ اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم لوگ اس شخص سے واقف نہیں تھے جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی اس طریقہ سے آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم، جس نے آپ کو عزت کی دولت سے نوازا میں تو تھک گیا۔ آپؐ مجھے بتلائیں میں کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: جس وقت تو نماز

فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَفْرَغَ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

پڑھنے کے واسطے کھڑا ہوتو پہلے اچھی طرح سے وضوکرو' تمام شرائط اور ارکان کا خیال رکھو۔ پھر تم قبلہ کی جانب رخ کرو اور تکبیر پڑھو پھر قرآن پڑھو یعنی سورۂ فاتحہ اور اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھ لو۔ پھر تم اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ بالکل اچھی طرح سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اُٹھاؤ پھر اس طرح سے نماز میں کیا کرو۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

١٣١٧: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ ابْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمٍّ لَهٗ بَدْرِیٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهٗ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَقَالَ وَالَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَ حَرَصْتُ فَاَرِنِیْ وَعَلِّمْنِیْ قَالَ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تُصَلِّیَ فَتَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَاِذَا اَتْمَمْتَ صَلٰوتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَاِنَّمَا تَنْتَقِصُهٗ مِنْ صَلٰوتِكَ۔

١٣١٧: حضرت علی بن یحیٰی بن رافع بن مالک الانصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا (رفاعہ بن رافع) سے سنا جو کہ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ کہا کہ میں رسول کریمؐ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم کو سلام کیا۔ آپؐ اس وقت اس شخص کو دیکھ رہے تھے جس وقت وہ شخص نماز میں مشغول تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جاؤ اور تم نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس شخص نے نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا کہ جاؤ تم نماز پڑھو (دراصل) تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس جس وقت تیسری یا چوتھی بار اس نے اسی طریقہ سے کیا تو اس نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم کہ جس نے آپؐ پر کتاب نازل کی' میں تو تھک گیا اور مجھ کو لالچ ہے تو آپؐ فرمائیں اور سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو پھر تم بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ کرو اور تم تکبیر پڑھو (نماز شروع کرو) پھر قرآن کریم پڑھو پھر تم رکوع میں جاؤ۔ خوب اچھی طرح سے اطمینان سے' پھر تم سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ۔ اگر تم نے اس طریقہ سے نماز کو مکمل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی

اور اگر تم نے اس میں سے کم کر دیا تو اپنی نماز میں سے کم کر دیا۔

١٣١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِىْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّىْ ثَمَانِ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا۔

١٣١٨: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز کے متعلق بتلاؤ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سامان کر کے رکھتے تھے یعنی مسواک اور وضو کا پانی' ہم تیار رکھتے تھے پھر جس وقت اللہ عزوجل کو منظور ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھا دیتا تھا۔ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں بیٹھا کرتے تھے لیکن آٹھویں رکعت کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ جاتے تھے اور یاد خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور دُعا مانگتے' پھر سلام پھیرتے۔ اس قدر آواز سے کہ ہم کو آواز سنائی دیتی۔

بَابُ ٧٩٦ السَّلَامُ

باب: سلام سے متعلق

١٣١٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِى ابْنَ دَاوٗدَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمِسْوَرِ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

١٣١٩: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے۔

١٣٢٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هٰذَا لَيْسَ بِهٖ بَاْسٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيْحٍ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِيْنِيِّ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔

١٣٢٠: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دائیں اور بائیں جانب سے دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی معلوم ہوتی تھی (یعنی سلام کے پھیرنے میں)۔

بَابُ ٧٩٧ مَوْضِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟

١٣٢١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ عَنْ

١٣٢١: حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت

مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاَشَارَ مِسْعَرٌ بِيَدِهٖ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ مَا بَالُ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمْسِ اَمَا يَكْفِيْ اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلٰى اَخِيْهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

رسول کریمؐ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ حضرت مسعر (راوی حدیث) وہ دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اپنے ہاتھ اس طرح سے گھماتے ہیں کہ گویا وہ ہاتھ' شریر گھوڑوں کی دُم ہیں۔ تمہارے میں سے کیا ہر ایک شخص کے واسطے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ' ران پر ہی رہنے دے۔ (وہ زبان سے) دائیں اور بائیں جانب اپنے (مسلمان) بھائی کو سلام کرے۔

بَابُ ۷۹۸ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: سلام میں دائیں جانب کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَ قِيَامٍ وَ قُعُوْدٍ وَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَاَيْتُ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

۱۳۲۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکنے' اُٹھنے اور کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے اور بیٹھ جاتے اور سلام پھیرتے دائیں اور بائیں جانب اور فرماتے: السلام علیکم و رحمۃ اللہ' السلام علیکم و رحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۲۳: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِيْنِهٖ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۳۲۳: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھک جاتے اور اللہ اکبر فرماتے جس وقت اُٹھ جاتے پھر آخر میں دائیں اور بائیں السلام علیکم و رحمۃ اللہ فرماتے۔

بَابُ ۷۹۹ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

باب: بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہیے؟

۱۳۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى ابْنِ

۱۳۲۴: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق

حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ کَانَتْ قَالَ فَذَکَرَ التَّکْبِیْرَ قَالَ یَعْنِیْ وَذَکَرَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ عَنْ یَسَارِهٖ۔

دریافت کیا کہ وہ نماز کس طریقہ سے تھی؟ تو انہوں نے تکبیر سے متعلق بیان فرمایا اور اس طرح سے کہا کہ آپ ﷺ دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۵: اَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ عَنِ ابْنِ دَاوٗدَ یَعْنِیْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ دَاوٗدَ الْخُرَیْبِیَّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ خَدِّهٖ عَنْ یَمِیْنِهٖ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گال کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ۔

۱۳۲۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں جانب اس طریقہ سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے گال کی سفیدی نظر آتی۔ اس طریقہ سے بائیں جانب پھیرتے تھے۔

۱۳۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا وَبَیَاضُ خَدِّهٖ مِنْ هٰهُنَا۔

۱۳۲۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال کی سفیدی اس جانب سے اور اس جانب سے نظر آ جاتی۔

۱۳۲۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ عَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّهِ الْاَیْسَرِ۔

۱۳۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' یہاں تک کہ دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

بَابُ ۸۰۰ السَّلَامِ بِالْیَدَیْنِ

باب: سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

۱۳۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ

۱۳۲۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِیَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَرَةَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُنَّا اِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِاَیْدِیْنَا السَّلَامُ عَلَیْکُمْ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِهٖ وَلَا یُوْمِیُٔ بِیَدِهٖ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو ہم جس وقت سلام پھیرتے ہاتھوں کو اُٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام علیکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حالت ہے۔ تمہاری اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو یا وہ دمیں ہیں شریر گھوڑوں کی۔ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز یا سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نزدیک والے شخص کی جانب دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

بَابُ ۸۰۱ سَلَامِ الْمَأْمُوْمِ حِیْنَ یُسَلِّمُ الْاِمَامُ

باب: جس وقت امام سلام کرے تو اُس وقت مقتدی کو بھی کرنا چاہیے

۱۳۳۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ کُنْتُ اُصَلِّیْ بِقَوْمِیْ بَنِیْ سَالِمٍ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ قَدْ اَنْکَرْتُ بَصَرِیْ وَاِنَّ السُّیُوْلَ تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ مَسْجِدِ قَوْمِیْ فَلَوَدِدْتُ اَنَّكَ جِئْتَ فَصَلَّیْتَ فِیْ بَیْتِیْ مَکَانًا اَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَفْعَلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَغَدَا عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ مَعَهٗ..... بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاْذَنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنْتُ لَهٗ فَلَمْ یَجْلِسْ حَتّٰی قَالَ اَیْنَ تُحِبُّ اَنْ اُصَلِّیَ مِنْ بَیْتِكَ فَاَشَرْتُ لَهٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ اُحِبُّ اَنْ یُصَلِّیَ فِیْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِیْنَ سَلَّمَ۔

۱۳۳۰: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم قبیلہ بنو سالم کی امامت میں مشغول رہا کرتا تھا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھوں کی روشنی رخصت ہوگئی ہے اور راستہ میں ندی نالے مجھ کو (دربارِ نبوی) اور مسجدِ نبوی میں حاضری سے روکتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیں جس کو میں مسجد بنالوں۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ میں حاضر ہوں گا۔ چنانچہ صبح کے وقت رسول کریم تشریف لائے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور دن چڑھ گیا تھا۔ آپ نے داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی میں نے اس کی اجازت دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نہیں اور فرمایا: تم اپنے مکان میں کس جگہ پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ کی نشاندہی کی جس جگہ میں چاہتا تھا آپ کا نماز ادا کرنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں صف باندھی آپ نے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی سلام پھیرا۔

بَابُ ۸۰۲ السُّجُوْدِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے سے متعلق

۱۳۳۱: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ

۱۳۳۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ اَبِی ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ قَالَتْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِى الْحَدِيْثِ مُخْتَصَرٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے فراغت کے بعد نماز فجر ہونے تک گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے اور ان میں سے ایک رکعت وتر کی ہوتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر دیر تک سجدہ فرماتے کہ جس قدر تاخیر تک تمہارے میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ پڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے اُٹھانے سے قبل اور تمہارے میں سے ایک شخص دوسرے شخص سے زیادہ جلدی پڑھ سکتا ہے۔ (مختصراً)

بَابُ ۸۰۳ سَجْدَةِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب: سلام پھیرنے اور گفتگو کرنے کے بعد سجدۂ سہو

۱۳۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

۱۳۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا پھر گفتگو فرمائی اس کے بعد سہو کے سجدے فرمائے۔

بَابُ ۸۰۴ السَّلَامُ بَعْدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

باب: سجدۂ سہو کے بعد سلام

۱۳۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ ذَكَرَهٗ فِیْ حَدِيْثِ ذِی الْيَدَيْنِ۔

۱۳۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بیٹھے ہی بیٹھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔

۱۳۳۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى ثَلَاثًا ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ الْخِرْبَاقُ اِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۳۳۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا تو حضرت خرباق نے (کہ جن کو ذوالیدین کہتے تھے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعات پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رکعت باقی تھی اس کو پڑھا پھر سہو کے دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

بَابُ ۸۰۵ جَلْسَةِ الْاِمَامِ بَيْنَ التَّسْلِيْمِ وَالْاِنْصِرَافِ

باب: سلام پھیرنے کے بعد امام کس قدر دیر بیٹھے

۱۳۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

۱۳۳۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَوَجَدْتُّ قِیَامَهٗ وَرَكْعَتَهٗ وَاعْتِدَالَهٗ بَعْدَ الرَّكْعَةِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فَسَجْدَتَهٗ فَجَلْسَتَهٗ بَیْنَ التَّسْلِیْمِ وَالْاِنْصِرَافِ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

رسول کریم ﷺ کو ایک روز غور سے دیکھا تو آپ ﷺ کا کھڑے ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع سے فراغت کے بعد کھڑے ہونا اور پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھ جانا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ پھر سلام پھیر کر بیٹھ جانا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر تھا۔

۱۳۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَتْنِیْ هِنْدُ بِنْتُ الْحٰرِثِ الْفَرَّاسِیَّةُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ النِّسَآءَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَآءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ۔

۱۳۳۶: حضرت اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں خواتین نماز سے سلام پھیرتے ہی اُٹھ جایا کرتی تھیں اور رسول کریم ﷺ اس جگہ پر بیٹھے رہتے تھے اور مرد حضرات بھی سب کے سب بیٹھے رہتے جس وقت تک خدا کو منظور ہوتا پھر جس وقت آپ ﷺ اُٹھ جاتے تو مرد بھی اُٹھ جاتے۔

بَابُ ۸۰۶ الْاِنْحِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

باب: سلام پھیرتے ہی اُٹھ جانا

۱۳۳۷: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَعْلَی بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلّٰی انْحَرَفَ۔

۱۳۳۷: حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی اُٹھ گئے۔

بَابُ ۸۰۷ التَّكْبِیْرِ بَعْدَ تَسْلِیْمِ الْاِمَامِ

باب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے بارے میں

۱۳۳۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا كُنْتُ اَعْلَمُ انْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِیْرِ۔

۱۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو جس وقت معلوم ہوتا کہ رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے جبکہ تکبیر ہوتی۔

بَابُ ۸۰۸ الْاَمْرِ بِقِرَآءَةِ الْمُعَوِّذَاتِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورۃ الفلق وسورۂ ناس) کی تلاوت

۱۳۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ حُنَیْنِ بْنِ اَبِیْ حَكِیْمٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ

۱۳۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر ایک نماز کے بعد مجھ کو سورۂ الفلق اور

عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

سورۂ ناس کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۸۰۹ الْاِسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۴۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ شَدَّادٌ اَبُوْ عَمَّارٍ اَنَّ اَبَا اَسْمَآءَ الرَّحَبِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۱۳۴۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے کہ رسول کریمؐ جس وقت نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ استغفار پڑھا کرتے تھے پھر ارشاد فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یعنی اے اللہ! تو ہر قسم کی برائی اور عیب سے سالم اور بری ہے اور تیری جانب سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

بَابُ ۸۱۰ الذِّكْرِ بَعْدَ الْاِسْتِغْفَارِ

باب: استغفار کے بعد ذکر خداوندی میں مشغول ہونا

۱۳۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

۱۳۴۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ مِنْكَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ (ترجمہ پیچھے کئی دفعہ تحریر کیا جا چکا)۔

بَابُ ۸۱۱ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام کے بعد کیا دُعا پڑھی جائے؟

۱۳۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَ سَلَّمَ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ اَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَآءِ الْحَسَنِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔

۱۳۴۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: لا اِلٰہ اِلّا اللہ وحدہٗ آخر تک۔ یعنی تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اے ذوالجلال والاکرام! اور تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے اور اس کے واسطے تعریف ہے اور وہ ہر ایک بات پر قدرت رکھتا ہے گناہ سے بچاؤ اور حفاظت نہیں ہے نہ طاقت ہے عبادت کی لیکن اللہ کی مدد سے ہم کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے مگر اس ذات کی اور وہ ہی ذات لائق ہے نعمت اور فضل کے اور عمدہ تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں علاوہ خدا کے ہم اس کی خالص عبادت کرتے ہیں اور اگرچہ

مشرکین اور کفار بُرا مانیں۔

بَابُ ۸۱۲ عَدَدِ التَّهْلِيْلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُهَلِّلُ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهَلِّلُ بِهِنَّ فِىْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

باب: سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا

۱۳۴۳: حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوزبیر رضی اللہ عنہ ہر ایک نماز کے بعد اس طریقہ سے فرمایا کرتے تھے لا اِلٰه اِلّا الله وحدہٗ آخر تک اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کلمات کو ہر ایک نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

بَابُ ۸۱۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقَوْلِ عِنْدِ انْقِضَآءِ الصَّلٰوةِ

۱۳۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِىْ لُبَابَةَ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَعْيَنَ كِلَاهُمَا سَمِعَهٗ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَخْبِرْنِىْ بِشَىْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِىَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۴۵: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ اَبِى الْعَلَآءِ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اِذَا سَلَّمَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

باب: نماز کے بعد کی ایک (اور) دعا کا بیان

۱۳۴۴: حضرت وراد سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے تم وہ دُعا بتلاؤ جو کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ جوانہوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: ''لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ'' آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے علاوہ خدا کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے تمام قسم کی تعریف اس کی شایانِ شان ہے اور جس کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مال دار کو اس کا مال نہیں بچا سکتا۔

۱۳۴۵: حضرت درادرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو نماز کے بعد فرماتے: لا اِلٰه وحدہٗ آخر تک۔

لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

بَابُ ۸۱۴ كَمْ مَرَّةً يَقُوْلُ ذٰلِكَ

۱۳۴۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْمَجَالِدِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ وَذَكَرَ آخَرَ ح وَاَنْبَاَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْمُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اَنِ اكْتُبْ اِلَیَّ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ الْمُغِيْرَةُ اِنِّیْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب: یہ دُعا کتنی مرتبہ پڑھی جائے

۱۳۴۶: حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا میرے پاس وہ دُعا تحریر کر کے بھیج دو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کرتے تھے: **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ** تین مرتبہ۔

بَابُ ۸۱۵ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّاغَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِیُّ مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِيْنَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا اَوْ صَلّٰى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَاَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ اِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَّهٗ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

باب: سلام کے بعد کا ایک اور ذکر

۱۳۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات کہتے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلموں کے بارے میں دریافت کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کہ اگر وہ شخص نیک گفتگو کرتا ہے تو یہ جملے قیامت تک میری طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو شخص دوسری قسم کی گفتگو کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں' وہ کلمات یہ ہیں: **سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔**

بَابُ ۸۱۶ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَآءِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

۱۳۴۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةَ

باب: سلام کے بعد ایک دوسری قسم کی دُعا

۱۳۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی عذابِ قبر پیشاب کے لگنے سے ہوتا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَقُلْتُ كَذَبْتِ فَقَالَتْ بَلٰى اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلّٰى بَعْدَ يَوْمَئِذٍ صَلٰوةً اِلَّا قَالَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہے۔ اس پر میں نے کہا: تُو جھوٹی ہے۔ اُس نے کہا: نہیں سچ ہے' ہم کو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے پر لگ جائے تو اس کو کاٹ ڈالیں اور رسول کریمؐ ایک دن نماز پڑھنے کے واسطے نکلے ہم گفتگو میں مشغول تھے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: جو اُس یہودی خاتون نے کہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے پھر اس دن سے آپؐ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن نماز کے بعد فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے۔ پھر نماز کے بعد ارشاد فرمایا (ہر نماز کے بعد پڑھا): رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ ۔ اے میرے پروردگار! جبرئیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھ کو دوزخ کی گرمی اور عذابِ قبر سے محفوظ فرما۔

بَابُ ۸۱۶ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهٗ بِاللّٰهِ الَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى اِنَّا لَنَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ دَاوٗدَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ لِيْ عِصْمَةً وَّ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ كَعْبٌ اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔

۱۳۴۹: حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حلف سے کہا کہ اس نے خدا کی قسم اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کو چیر دیا کہ ہم نے توریت میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جس وقت نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ آخر تک۔ یعنی اے خدا میرا دین درست فرما دے اور میری دنیا سنوار دے۔ جس میں کہ میرا رزق ہے اے اللہ' میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضامندی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے اور تیرے عنایت کیے ہوئے رزق کو کوئی روکنے اور منع کرنے والا نہیں ہے اور جس سے تو منع کر دے اور جس کو تو روک دے وہ کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کی دولت تیرے سامنے کوئی کام نہ آئے گی۔ مروان نے نقل کیا حضرت صہیب نے ان سے نقل کیا کہ حضرت محمدؐ جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تھے تو یہ جملے پڑھتے تھے۔

بَابُ ۸۱۸ التَّعَوُّذِ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ

۱۳۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ فَکُنْتُ اَقُوْلُھُنَّ فَقَالَ اَبِیْ اَیْ بُنَیَّ عَمَّنْ اَخَذْتَ ھٰذَا قُلْتُ عَنْکَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُھُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ۔

بَابُ ۸۱۹ عَدَدِ التَّسْبِیْحِ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ

۱۳۵۱: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یُحْصِیْھِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَھُمَا یَسِیْرٌ وَمَنْ یَّعْمَلُ بِھِمَا قَلِیْلٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ یُسَبِّحُ اَحَدُکُمْ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ عَشْرًا وَیَحْمَدُ عَشْرًا وَیُکَبِّرُ عَشْرًا فَھِیَ خَمْسُوْنَ وَمِائَۃٌ فِی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ وَ خَمْسُ مِائَۃٍ فِی الْمِیْزَانِ وَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ ھُنَّ بِیَدِہٖ وَاِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِہٖ اَوْ مَضْجَعِہٖ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَحَمِدَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِیْنَ وَکَبَّرَ اَرْبَعًا وَ ثَلَاثِیْنَ فَھِیَ مِائَۃٌ عَلَی اللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیُّکُمْ یَعْمَلُ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اَلْفَیْنِ وَ خَمْسَمِائَۃِ سَیِّئَۃٍ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ کَیْفَ لَا تُحْصِیْھِمَا فَقَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَیَقُوْلُ اذْکُرْ کَذَا اذْکُرْ وَیَاْتِیْہِ عِنْدَ مَنَامِہٖ فَیُنِیْمُہٗ۔

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے کے بارے میں

۱۳۵۰: حضرت مسلم بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نماز کے بعد فرماتے تھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ...... اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذابِ قبر سے۔ چنانچہ میں بھی کہنے لگا کہ میرے والد نے دریافت کیا کہ تم نے یہ جملے کس جگہ سے سیکھے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ سے ہی سیکھے ہیں انہوں نے کہا رسول کریم ﷺ ان جملوں کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

باب: سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہئے؟

۱۳۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جن کو اگر کوئی مسلمان اختیار کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور وہ آسان ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہیں اور تمہارے میں سے ہر ایک شخص ہر ایک وقت کی نماز کے بعد دس مرتبہ تسبیح کرے (یعنی سبحان اللہ پڑھے) اور ہر ایک تمہارے میں سے ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو تمام کا مجموعہ ایک سو پچاس کلمات ہوگئے۔ زبان پر ایک ہزار پانچ سو میزان پر کیونکہ ہر ایک نیک عمل کے عوض اللہ عزوجل دس نیک عمل لکھتا ہے۔ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر ان جملوں کو شمار فرمایا کرتے تھے اور جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کیلئے جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور الحمد للہ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے اور اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ مجموعی عدد زبان پر ایک سو بن گیا اور میزان اعمال میں یہ عدد ایک ہزار بن گیا اور یہ عدد اور مذکورہ بالا عدد شامل کر کے (روزانہ میزان میں ڈھائی ہزار ہوگئے) رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا کہ پھر تمہارے میں سے کون شخص ڈھائی ہزار گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لیے کہ جس وقت روزانہ اس قدر گناہ کرے گا تب اللہ عزوجل اس کے نیک اعمال سے آگے بڑھ سکتے ہیں اس طریقہ سے تو نیک اعمال ہی میں اضافہ ہوتا رہے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہر دو عادت کا اختیار کرنا بڑا مشکل اور دشوار بنا دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کے درمیان شیطان حاضر ہوتا ہے اور نمازی سے وہ کہتا ہے کہ تم فلاں وقت کی بات یاد کرو اور تم ذرا فلاں مقدمہ کو بھی یاد کرو (بس ان ہی جملوں کا کہنا نماز میں بھول پیدا کرتا ہے) اسی طریقہ سے شیطان سونے کے وقت آتا ہے اور وہ یہ کلمات نہیں کہنے دیتا۔

بَابٌ ٨٢٠ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

١٣٥٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلُ بْنَ سَمُرَةَ عَنْ اَسْبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق

۱۳۵۲: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد متعدد الفاظ ہیں کہنے کے واسطے کہ جن کو پڑھنے والا شخص مایوس اور محروم نہیں ہو سکتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ ہر ایک نماز کے بعد الحمد للہ کہنا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

١٣٥٣: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اُمِرُوْا اَنْ يُّسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ يَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَيُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِیَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ مَنَامِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ تَحْمَدُوْا ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُوْا اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ قَالَ نَعَمْ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ

۱۳۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا ہر ایک نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنے کا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا کہ ایک شخص جو قبیلہ انصار کا تھا وہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ تم ۲۵' ۲۵ مرتبہ ہر ایک کلمہ کو پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہو صبح کے وقت انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے تم اس طریقہ سے کرو۔

فَقَالَ اجْعَلُوْهَا كَذٰلِكَ۔

۱۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْكَرِيْمِ اَبُوْ زُرْعَةَ الْبَازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْفُضَيْلِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً رَاٰی فِيْمَا يَرَى النَّآئِمُ قِيْلَ لَهٗ بِاَيِّ شَيْءٍ اَمَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ قَالَ اَمَرَنَا اَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَ نُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَاحْمَدُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَكَبِّرُوْا خَمْسًا وَّ عِشْرِيْنَ وَهَلِّلُوْا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا اَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ افْعَلُوْا كَمَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ۔

۱۳۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اس شخص سے کسی دوسرے شخص نے دریافت کیا تم کو تمہارے پیغمبر نے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا یہ مجموعی عدد سو ہو گئے اس نے کہا کہ ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۲۵ مرتبہ الحمدللہ پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۲۵ مرتبہ لا الٰہ الاّ اللہ کہو پھر صبح کے وقت اس شخص نے رسول کریمؐ سے اس خواب کے بارے میں عرض کیا آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: تم اسی طرح سے کرو جیسا کہ اس انصاری نے بیان کیا (یہ واضح رہے کہ وہ خواب درست تھا اور اللہ عزوجل کی جانب سے تعلیم دی گئی تھی)۔

بَابٌ ۸۲۱ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيْحِ

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث

۱۳۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى اٰلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُوْ ثُمَّ مَرَّبِهَا قَرِيْبًا مِّنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَازِلْتِ عَلٰى حَالِكِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكِ يَعْنِيْ كَلِمَاتٍ تَقُوْلِيْنَهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَا نَفْسِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

۱۳۵۵: حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ان کے پاس سے گذرے تو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھی ہوئی دُعا مانگ رہی ہیں پھر دوپہر کے وقت اس طرف گئے اور ان سے فرمایا: کیا تم اب اس وقت تک اسی حالت میں ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو چار کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم ان کو پڑھا کرو وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ تین مرتبہ اور تین ہی مرتبہ یہ دُعا: سُبْحٰنَ اللّٰهِ رِضٰى نَفْسِهٖ اور سُبْحٰنَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ بھی تین مرتبہ اور یہ دُعا بھی تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔

بَابٌ ۸۲۲ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں

۱۳۵۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ

۱۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ فقیر اور محتاج

ابْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُوْنَ بِهَا وَيَعْتِقُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرًا فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِذٰلِكَ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتُسْبِقُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

لوگ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مالدار لوگ ہم جیسی نماز ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہم لوگوں جیسی نماز کے علاوہ ہم لوگوں جیسا روزہ رکھتے ہیں پھر ان کے پاس دولت ہے وہ لوگ اس دولت کو صدقہ کرتے ہیں اور اس سے وہ لوگ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم انکی برابری کیسے کریں؟) یہ سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور لا الہ الا اللہ دس مرتبہ کہا کرو تو تم لوگ مذکورہ بالا لوگوں کے برابر پہنچ جاؤ گے ان لوگوں سے جو کہ تم سے آگے ہیں یعنی درجات میں تم سے بڑھے ہوئے ہیں اور اس طریقہ سے تم لوگ اپنے سے بعد میں آنے والے لوگوں سے اور زیادہ آگے چلے جاؤ گے۔

بَابٌ ۸۲۳ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِيْ ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِائَةَ تَسْبِيْحَةٍ وَهَلَّلَ مِائَةَ تَهْلِيْلَةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

۱۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نمازِ فجر کے بعد جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے تو اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

بَابٌ ۸۲۴ عَقْدِ التَّسْبِيْحِ

باب: تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث

۱۳۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذِّرَاعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ۔

۱۳۵۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو (انگلیوں پر) تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابٌ ۸۲۵ تَرْكِ مَسْحِ الْجَبْهَةِ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: سلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے بارے میں

۱۳۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الَّذِيْ فِيْ وَسْطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِيْنَ يَمْضِيْ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ يَرْجِعُ اِلٰى مَسْكَنِهٖ وَ يَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اَنَّهٗ اَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَاُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَسْجُدُ فِيْ مَآءٍ وَطِيْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ مُطِرْنَا لَيْلَةَ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِيْنًا وَّ مَآءً۔

۱۳۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان میں) اعتکاف فرمایا کرتے تھے یعنی آخری عشرہ میں۔ جس وقت رات گذرنے کو ہوتی اور ۲۱ ویں رات آتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے جاتے اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اعتکاف کیا کرتے تھے تو وہ لوگ بھی اپنے مکانات کو واپس ہو جاتے تھے پھر ایک مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس رات میں واپس آتے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور خدا کو جو منظور تھا اس کا لوگوں کو حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں اعتکاف کرتا تھا اس عشرہ میں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہ بات بہتر معلوم ہوئی کہ میں اعتکاف کرتا تھا آخر عشرہ میں۔ تو جس آدمی نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ شخص اپنی جگہ قائم رہے اور میں نے رات کو یعنی شب قدر میں دیکھا ہے پھر میں بھول گیا اب تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو ہر ایک طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ میں اس رات میں کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ۲۱ ویں رات میں بارش ہوئی اور جس جگہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے تو اس جگہ پر بارش ہوئی۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ نماز فجر سے فارغ ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ پانی اور مٹی سے تر ہو گیا تھا (آپ نے اپنے چہرہ کو خشک نہ کیا)۔

بَابُ ۸۲۶ قُعُوْدُ الْاِمَامِ فِيْ مُصَلَّاهُ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ

باب: نماز کے سلام کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے اُس جگہ پر امام کا بیٹھے رہنا

۱۳۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

۱۳۶۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے سورج کے نکلنے تک۔

۱۳۶۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتَ تُجَالِسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ

۱۳۶۱: حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ پر بیٹھے رہتے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتَحَدَّثُ اَصْحَابُهُ يَذْكُرُوْنَ حَدِيْثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُنْشِدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آفتاب کے طلوع ہونے تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرماتے وہ حضرات دور جاہلیت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور اشعار پڑھتے اور ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مسکراتے۔

بَابُ ۸۲۷ الْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف گھوما جائے؟

۱۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ اَنْصَرِفُ اِذَا صَلَّيْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ اَوْ عَنْ يَسَارِيْ قَالَ اَمَّا اَنَا فَاَكْثَرُ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۱۳۶۲: حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو میں کس جانب رخ کروں یعنی دائیں یا بائیں جانب رخ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب رخ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَا يَجْعَلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهٖ جُزْءًا يَرٰى اَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ يَمِيْنِهٖ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ انْصِرَافِهٖ عَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۳۶۳: حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگائے یعنی جو بات شروع میں لازم نہیں ہے اس کو لازم کر لے۔ یہ سمجھے کہ جس وقت نماز سے فراغت ہو جائے تو دائیں جانب اُٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات میں بائیں جانب اُٹھ کر جاتے تھے۔

۱۳۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ اَنَّ مَكْحُوْلًا حَدَّثَهٗ اَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْاَجْدَعِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّ قَاعِدًا وَّ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا وَّيَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

۱۳۶۴: حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے اور بیٹھ جانے کی حالت میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ کو جوتے پہنے ہوئے اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے اُٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی بات کو لازم یا فرض سمجھے مثلاً نماز میں ہوتے ہوئے لازمی سمجھے تو یہ شیطان کی تقلید ہے۔

بَابُ ۸۲۸ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَنْصَرِفُ فِيْهِ النِّسَاءِ مِنَ الصَّلٰوةِ

باب: خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل کریں

۱۳۶۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى ابْنُ

۱۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ اِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین نماز فجر کی سنتیں پڑھتی تھیں پھر آپ ﷺ جس وقت سلام پھیر لیتے تھے تو خواتین چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتیں تا کہ ان کی اندھیرے کی وجہ سے شناخت نہ کی جا سکے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ امام کے سلام پھیرتے ہی مسجد سے رخصت ہو جائیں تا کہ مردوں کے مجمع کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

بَابُ ۸۲۹ النَّهْيِ عَنْ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ بِالْاِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلٰوةِ

۱۳۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تُبَادِرُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِّنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قُلْنَا مَا رَاَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

باب: اُٹھنے میں امام سے جلدی کرنا ممنوع ہے

۱۳۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ایک دن نماز کی امامت فرمائی پھر آپؐ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: قیام میں مَیں تم لوگوں کا امام ہوں اور تم لوگ رکوع اور سجدے میں مجھ سے جلدی نہ کیا کرو چونکہ میں تم لوگوں کو آگے اور پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ دیکھو جو کچھ میں نے دیکھا ہے تو تم لوگوں کو بہت کم ہنسی آئے اور زیادہ رویا کرو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ نے کیا دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

بَابُ ۸۳۰ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ يَنْصَرِفَ

۱۳۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ

باب: جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوا اور اس کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟

۱۳۶۷: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ رمضان المبارک کے روزے رکھے آپ ﷺ نے نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات رات باقی رہ گئیں اس وقت آپ ﷺ کھڑے ہو کر ایک تہائی رات تک نماز پڑھتے رہے پھر ۲۴ ویں شب میں کھڑے نہیں ہوئے اور ۲۵ ویں رات میں کھڑے ہوئے آدھی رات تک۔ ہم لوگوں

مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةٌ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّهْرِ اَرْسَلَ اِلٰى بَنَاتِهٖ وَنِسَآئِهٖ وَحَشَدَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوٗدَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ۔

نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ کھڑے ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت انسان، کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھے اس سے فراغت تک تو اس کو تمام رات کھڑے ہونے کا اجر وثواب ملے گا پھر ۲۶ ویں رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نہیں ہوئے پھر جس وقت تین رات باقی رہ گئیں یعنی ۲۷ ویں رات کو تو کہلوایا آپ نے اپنی لڑکیوں، خواتین اور تمام حضرات کی جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہاں تک کہ ہم لوگ ایسا سمجھے کہ شاید سحری کا وقت ہی فوت ہو جائے۔ پھر باقی راتوں میں آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ داؤد بن ابی ہندہ نے نقل کیا جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں کہ میں نے حضرت داؤد سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ یہ سحری ہے یعنی سحری کا وقت ہو جانا مراد ہے۔

بَابُ ۸۳۱ الرُّخْصَةِ لِلْاِمَامِ فِيْ تَخَطِّيْ رِقَابَ النَّاسِ

باب: لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر، امام کو نماز پڑھانے کیلئے جانا درست ہے

۱۳۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ النَّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيْعًا حَتّٰى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهٖ فَتَبِعَهٗ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ تِبْرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَّبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔

۱۳۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز عصر ادا کی مدینہ منورہ میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر چل دیئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلدی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور فرمایا کہ مجھ کو نماز عصر میں خیال آیا کہ ایک ڈلی سونے کی تھی یا چاندی کی تو مجھے برا لگا۔ اس وجہ سے میں نے جلدی اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ ۸۳۲ اِذَا قِيْلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ هَلْ يَقُوْلُ لَا

باب: جب نماز کا پوچھا جائے تو وہ شخص کہہ سکتا ہے نہیں پڑھی

۱۳۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاكِدْتُّ اَنْ اُصَلِّيَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ وَتَوَضَّاْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

غزوۂ خندق کے دن جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا تھا تو انہوں نے مشرکین کو برا کہنا شروع کر دیا اور عرض کیا کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز نہیں پڑھ سکا حتیٰ کہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں نے ابھی تک نماز نہیں ادا کی۔ پھر ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان نامی جگہ ٹھہر گئے اور وضو فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے واسطے وضو فرمایا اور ہم لوگوں نے وضو فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی سورج کے غروب ہونے کے بعد پھر نماز مغرب ادا کی۔

(۱۴)

کِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعۃ المبارک سے متعلق احادیث

بَابُ اِيْجَابِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۰: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَ اُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِیْ كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهٗ يَعْنِیْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ۔

باب: نمازِ جمعہ کے وجوب سے متعلق

۱۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ دنیا میں بعد میں آئے لیکن ہم لوگ قیامت کے دن پہلے ہوں گے لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ان لوگوں کو ہم لوگوں سے قبل (آسمانی) کتاب ملی اور ہم لوگوں کو بعد میں ملی اور یہودی لوگوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن اور نے ہم لوگوں کو ہدایت فرمائی اس روز کی اور لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ کا دن دنیا کی پیدائش کا دن ہے۔

جمعۃ المبارک کی فضیلت:

جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل اور ممتاز ہے اس میں اللہ نے چھ ایسی امتیازی خوبیاں بیان کی ہیں جو اور کسی دن میں نہیں ہیں اسی لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں۔ پہلی امتیازی خوبی یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع کا دن ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانو یہ وہ دن ہے جس کو اللہ نے تمہارے لئے عید کا دن قرار دیا ہے لہٰذا تم اسی دن غسل کرو اور جس کو خوشبو میسر ہو تو کیا حرج ہے اگر وہ اس کو استعمال کرے اور دیکھو مسواک ضرور کیا کرو۔ (ابن ماجہ) دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آدم کو اس دن پیدا کیا۔ تیسری' اسی دن آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر زمین پر اتارا گیا۔ چوتھی' اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ پانچویں' اس میں ایک ایسی مقبول گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی میں اپنے رب سے جو حلال اور پاکیزہ چیز مانگتا ہے وہ ضرور اس کو عطا کی جاتی ہے۔ چھٹی' اسی دن قیامت آئے گی۔ اللہ کے مقرب فرشتے' آسمان' زمین' ہوا' پہاڑ' دریا' کوئی چیز ایسی نہیں جو جمعہ کے دن سے لرزتے اور ڈرتے نہ ہوں۔

اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) اپنے درجے کے اعتبار سے امت محمدیہ سے پہلے ہیں۔ مگر انہوں نے جمعہ کے بارے میں اختلاف کیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کرلیا اور مسلمانوں کے لئے آپ نے جمعہ کا دن تجویز کیا لہٰذا مسلمان پہلے اور یہود ونصاریٰ بعد میں چلے گئے۔ (جامی)

بَابُ ۸۳۴ اَلْيَهُوْدُ غَدًا وَ النَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ

۱۳۷۱: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَ عَنْ رِبْعِيِّ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَضَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُوْدِ يَوْمَ السَّبْتِ وَاللِنَّصَارٰى يَوْمُ الْاَحَدِ فَجَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَكَذٰلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا وَ الْاَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

باب: یہودی ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور نصاریٰ ہم سے دو دن کے بعد

۱۳۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے پہلی امت کے لوگوں کو گمراہ کردیا جمعہ کے دن سے تو اہل یہود نے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا فرمایا تو جمعہ کا روز ارشاد فرمایا۔ اب پہلے دن' جمعہ کا ہوا پھر ہفتہ اور پھر اتوار کا' تو یہودی اور نصرانی لوگ ہم لوگوں کے ماتحت بن گئے۔ قیامت کے دن اور ہم لوگ دنیا والوں میں پست ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

نمازِ جمعہ کا دن اور اہمیت:

جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ قرآن وسنت اور اجماع امت سے اس کی فرضیت قطعی طور پر ثابت ہے' نیز اسلامی شعائر میں اس کا عظیم مرتبہ ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص کسی عذر کے بغیر محض سستی اور لاپرواہی سے اس کو چھوڑے وہ فاسق ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی معذوری اور ضرورت کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے' اس کا نام منافق کی حیثیت سے اس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا جائے گا جس کا لکھا نہ مٹایا جاسکتا ہے اور نہ بدلا جاسکتا ہے۔

بَابُ ۸۳۵ التَّشْدِيْدِ فِى التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِى الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ۔

باب: نمازِ جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان

۱۳۷۲: حضرت ابوالجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ کی نماز ترک کردے تو اللہ عزوجل اس کے دل پر مُہر لگا دے گا۔

۱۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَامٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ مِيْنَاءَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ۔

۱۳۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز رہنا چاہیے نماز جمعہ کے ترک کرنے سے نہیں تو اللہ عزوجل ان کے دِلوں پر مُہر لگا دے گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

۱۳۷۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۱۳۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ نماز جمعہ کیلئے ہر ایک بالغ مرد کے ذمہ جانا لازم ہے۔

بَابُ ۸۳۶ كَفَّارَةِ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب: بغیر عذر جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۳۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ۔

۱۳۷۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص بغیر عذر (شرعی) تین جمعہ چھوڑ دے اس کو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر ایک دینار نہ دے تو (کم از کم) آدھا دینار صدقہ دے۔

جمعہ کے احکام و آداب:

(۱) جمعہ کے دن بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ (۲) مسواک کرنا' خوشبو لگانا چاہئے نیز جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔ ہر مسلمان پر سات روز میں ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے اور جمعہ کا دن اس عمل کے لئے نہایت افضل ہے۔ (۳) جمعہ کے دن ہم بستری کے بعد میاں بیوی دونوں کا غسل کرنا افضل ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننے کی تاکید کی گئی ہے۔ (۴) جمعہ کے لئے جلدی کرنی چاہئے' جس قدر جلدی مسجد میں پہنچے گا اس قدر اجر وثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ (۵) لغو کلام سے اعراض کرنا چاہئے' یا تو خاموش رہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جس قدر درود شریف اور ذکر کا اہتمام ہو کرنا چاہئے۔ جس قدر دیر سے جائے گا اجر وثواب میں کمی ہوتی جائے گی۔ اس عمل کو بہت خوبصورت خیال کے ذریعہ درج بالا احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم جمعہ

کے فیوض و برکات سے درحقیقت وہی مؤمن مالا مال ہوتا ہے جواس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا رہتا ہے اور وہ غفلت شعار تو انتہائی بدنصیب ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب جمعہ آیا اور وہ صبح کو لوگوں سے یہ پوچھے کہ آج کونسا دن ہے۔ (احیاء العلوم)۔(۲) ابتداء میں چونکہ آبادی کم تھی لہٰذا ایک اذان ہی کافی تھی۔ دورِ عثمانؓ تک مدینہ کی آبادی میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا لہٰذا لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے حسن بن زیاد روایت کر کے فرماتے ہیں کہ حرمت بیع اور سعی الی الجمعۃ میں اذان اوّل معتبر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اذان ثانی پر خرید و فروخت چھوڑ کر سعی الی الجمعۃ کرے گا تو جمعہ سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں گی' خطبہ کا سننا فوت ہو جائے ا اور اگر گھر جامع مسجد سے دور ہو تو جمعہ ہی فوت ہوسکتا ہے اس لئے اذان اوّل ہی معتبر ہے بشرطیکہ زوال کے بعد دی گئی ہو کیونکہ مقصد اعلان سے حاصل ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۸۳۷ ذِكْرُ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۷۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا۔

۱۳۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین (یعنی افضل دن) جس میں سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی ولادتِ مبارکہ ہوئی اور اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی روز وہ جنت سے باہر نکالے گئے۔

بَابُ ۸۳۸ اِكْثَارِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنا

۱۳۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرَمْتَ اَيْ يَقُوْلُوْنَ قَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

۱۳۷۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: تمام دنوں میں تم لوگوں کے واسطے جمعہ کا دن ہے اس روز حضرت آدم کی ولادت مبارکہ ہوئی اور اس روز ان کی روح مبارک قبض ہوئی اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس روز تم لوگ بہت زیادہ درود شریف بھیجو اس لیے کہ تم لوگ جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہو گا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح سے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں خاک ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے زمین پر حرام فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام کے اجسامِ مبارک کو۔

خلاصة الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ مبارک ''زمین پر حرام فرمایا ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ زمین حضرات انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو نہیں کھاتی میں قبر میں زندہ رہوں گا۔

بَابُ ۸۳۹ الْاَمْرِ بِالسِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ اَبِىْ هِلَالٍ وَ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَ السِّوَاكُ وَيَمَسُّ مِنَ الطِّيْبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ بُكَيْرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَالرَّحْمٰنِ وَقَالَ فِى الطِّيْبِ وَلَوْ مِنْ طِيْبِ الْمَرْاَةِ۔

باب: جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم

۱۳۷۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر ایک بالغ پر واجب ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

بَابُ ۸۴۰ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز ادا کرنے کے واسطے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

بَابُ ۸۴۱ اِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

باب: غسل جمعہ واجب ہے

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر ایک بالغ شخص پر لازم ہے۔

۱۳۸۱: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدَ بْنُ اَبِىْ هِنْدٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى كُلِّ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فِىْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

۱۳۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان مرد پر سات روز میں ایک روز غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

بَابُ ۸۴۲ الرُّخْصَةِ فِىْ تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

۱۳۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَلَآءِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَقَالَتْ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُوْنَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُوْنَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ وَسَخٌ فَاِذَا اَصَابَهُمُ الرَّوْحُ سَطَعَتْ اَرْوَاحُهُمْ فَيَتَاَذّٰى بِهَا النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَوَلَا يَغْتَسِلُوْنَ۔

۱۳۸۲: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عالیہ (مدینہ کے نزدیکی گاؤں کا نام) میں رہائش کیا کرتے تھے اور وہ جمعہ میں آتے تو وہ لوگ میلے کچیلے آتے تو جس وقت ہوا چلتی تھی تو وہ ہوا ان کے جسم کی بدبو اڑاتی تھی۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف محسوس ہوتی تھی تو جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ غسل کس وجہ سے نہیں کرتے؟

۱۳۸۳: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ عَنْ سُمَرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعِ الْحَسَنُ مِنْ سُمَرَةَ اِلَّا حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۳۸۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس شخص نے بہتر کیا اور جس شخص نے غسل کیا تو وہ غسل کرنا افضل ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا' اُن کی کتاب سے۔ اسلئے حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا عقیقہ کی حدیث کو اور خدا خوب واقف ہے۔

بَابُ ۸۴۳ فَضْلِ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: غسل جمعہ کی فضیلت

۱۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلَ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

۱۳۸۴: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی اس سے ہم بستری کرے اور خود بھی غسل کرے اور مسجد میں جلدی پہنچے اور امام کے نزدیک بیٹھ جائے اور وہ شخص لغو کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

بَابُ ۸۴۴ الْهَيْاَةِ لِلْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کیلئے کیسا لباس زیب تن کرے

۱۳۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِاشْتَرَيْتَ هٰذِهٖ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۱۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک جوڑا کپڑے کا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا اور وہ ریشمی تھا کہ جس کو عطا بن حاجبؓ فروخت کرتے تھے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے کو خریدیں اور جمعہ کے دن اور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهَا فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًالَهٗ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ۔

جس دن باہر کے لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کریں آپ اس کو پہنا کریں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس لباس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کوئی اور کسی قسم کا حصہ نہیں ہے نہ وہاں کی نعمتوں میں پھر رسول کریمؐ کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے آپؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ عمرؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپؐ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپؐ نے عطارد کے جوڑوں کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کیلئے نہیں دیا ہے پھر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنایا جو کہ مشرک تھا مکہ مکرمہ میں۔

۱۳۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكَ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنَ الطِّيْبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔

۱۳۸۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے ہر ایک بالغ شخص پر اسی طریقہ سے مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی وسعت کے مطابق۔

بَابُ ۸۴۵ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت سے متعلق

۱۳۸۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ابْنِ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْاَشْعَثِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَوْسَ بْنَ اَوْسٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ۔

۱۳۸۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابی تھے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بروزِ جمعہ غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بوجہ جماع) غسل کرائے اور نمازِ جمعہ کیلئے وہ جلدی کر کے مسجد پہنچے اور جمعہ کی نماز کیلئے پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب (یعنی صف اوّل میں) بیٹھ جائے اور خاموش رہے اور بیہودہ کلام نہ کرے تو ایسے شخص کو ہر ایک قدم پر ایک نیک عمل ملے گا۔

بَابُ ۸۴۶ التَّبْكِيْرِ اِلَى الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فضائل

۱۳۸۸: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَغَرِّ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس روز جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے واسطے آتا ہے اس کا نام لکھتے

كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوْا مَنْ جَآءَ اِلَى الْجُمُعَةِ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلٰئِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُهَجِّرُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِىْ بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدِىْ بَيْضَةً۔

ہیں پھر جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شخص سب لوگوں سے قبل جمعہ پڑھنے آتا ہے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جسے کسی شخص نے (مکہ میں) ایک اونٹ قربان کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر جیسے کہ کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بطخ راہِ خدا میں صدقہ کی پھر جیسے کسی نے راہ خدا میں مرغی بھیجی پھر جیسے کہ کسی نے انڈا صدقہ کیا۔

۱۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِىُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمُ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجِّرُ اِلَى الصَّلٰوةِ كَالْمُهْدِىْ بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِىْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِىْ بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِىْ يَلِيْهِ كَالْمُهْدِىْ كَبْشًا حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ۔

۱۳۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو شخص پہلے مسجد پہنچتا ہے تو اسکو پہلے پھر جو اس کے بعد مسجد پہنچتا ہے تو اس کو بعد میں لکھتے ہیں اس طریقہ سے جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو نامۂ اعمال لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص سب لوگوں سے قبل نماز جمعہ کو جلدی کر کے پہنچتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے مکّہ بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد جیسے کہ کسی شخص نے قربان کرنے کے واسطے ایک گائے بھیجی پھر جو شخص اسکے بعد آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ اس نے قربان کرنے کے واسطے ایک مینڈھا بھیجا یہاں یہاں تک کہ آپ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ فرمایا۔

۱۳۹۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيْهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً۔

۱۳۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ حضرات لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق (یعنی ترتیب سے) تحریر کرتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربان کرنے کیلئے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربان کرنے کے واسطے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا صدقہ کرنے کیلئے بھیجا ہو۔

بَابُ ۸۴۷ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کس وقت نماز کیلئے جانا افضل ہے؟

۱۳۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدْنَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَاَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَآئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

۱۳۹۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جوشخص جمعہ کے روز غسل جنابت کرے اور (مسجد) چلا جائے (سورج کے زوال کے بعد پہلی گھڑی میں) تو اس شخص نے گویا ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور جوشخص دوسری گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جوشخص مسجد تیسری گھڑی جائے تو اس شخص نے گویا کہ راہ خدا میں ایک بکری بھیجی اور جوشخص چوتھی گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا کہ ایک مرغی راہ خدا میں بھیجی اور جوشخص پانچویں گھڑی میں مسجد پہنچے تو اُس نے گویا کہ ایک انڈا بھیجا پھر جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلتا ہے تو فرشتے آ جاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجُلَاحِ مَوْلٰى عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوْجَدُ فِيْهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ فَالْتَمِسُوْهَا اٰخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۱۳۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ عزوجل سے کچھ مانگے اللہ عزوجل اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔

۱۳۹۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ۔

۱۳۹۳: حضرت جابر بن سعید ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر جس وقت ہم لوگ واپس آئے تو ہم لوگ اپنے اونٹوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت امام محمد ؒ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر ؓ سے دریافت کیا کہ کونسا وقت ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سورج کے زوال کے بعد ہی۔

۱۳۹۴: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ سَمِعْتُ اِيَاسَ ابْنَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

۱۳۹۴: حضرت سلمہ بن الاکوع ؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کرتے جس وقت ہم لوگ واپس آ جاتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا تا کہ ہم لوگ

ﷺ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحِيطَانِ فَيْءٌ يُسْتَظَلُّ بِهِ۔

ان کے سایہ میں قیام کر سکیں۔

بَابُ ۸۴۸ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ

باب: اذانِ جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي السَّائِبُ ابْنُ يَزِيْدَ اَنَّ الْاَذَانَ كَانَ اَوَّلُ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ اَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاَذَانِ الثَّالِثِ فَاُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَآءِ فَثَبَتَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۱۳۹۵: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں پہلی اذان جمعہ کی اس وقت ہوا کرتی تھی کہ جس وقت امام منبر پر بیٹھتا پس جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہوگئی اور لوگ کافی تعداد میں ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا مع تکبیریں۔اذان ہوگئی تو اذان دی گئی تو مقام زوراء پر اذان دی گئی (مدینہ میں ایک جگہ کا نام)۔اس کے بعد اس طرح سے حکم قائم رہا۔

۱۳۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالتَّاْذِيْنِ الثَّالِثِ عُثْمَانُ حِيْنَ كَثُرَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّاْذِيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِيْنَ يَجْلِسُ الْاِمَامُ۔

۱۳۹۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جس وقت مدینہ منورہ میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی اذان تھی یعنی جس وقت امام منبر پر بیٹھتا۔

۱۳۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ اِذَا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِذَا نَزَلَ اَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۳۹۷: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اذان دیتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترتے تو تکبیر پڑھتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسی طرح سے رہا۔

بَابُ ۸۴۹ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ

باب: امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس وقت مسجد میں آجائے تو سنت پڑھے یا نہیں؟

۱۳۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْاِمَامُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

۱۳۹۸: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے کے واسطے نکل چکا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ (تحیۃ المسجد) کی دو رکعت ادا کرے جمعہ کے روز۔

امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں مروی روایت:

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے روز امام خطبہ دینے کے لئے جب اپنے حجرہ سے نکلا اور منبر کی طرف چلا تو لوگ نہ نوافل اور سنن پڑھیں اور نہ بات چیت کریں یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے۔ ہاں! قضاء نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی روایت ہے: ((النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قَالَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَام فَلَا صَلٰوۃَ وَلَا کَلَامَ)) اس حدیث میں خطبہ سے پہلے اور بعد کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ اس لئے امام کے خطبہ کے واسطے حجرہ سے نکلنے کے بعد صلوٰۃ وکلام کو ممنوع قرار دیا گیا۔

بَابُ ۸۵۰ مَقَامِ الْاِمَامِ فِی الْخُطْبَةِ

۱۳۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ اِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَ اسْتَوٰى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحُنِيْنِ النَّاقَةِ حَتّٰى سَمِعَهَا اَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى نَزَلَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَهَا فَسَكَتَتْ۔

۱۴۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا۔

باب: امام خطبہ کیلئے کس چیز پر کھڑا ہو؟

۱۳۹۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ پڑھتے تھے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کہ کھجور کی لکڑی کا تھا اس پر سہارا لگاتے جس وقت منبر بن گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ ستون بے قرار ہو گیا اور اس میں سے ایک آواز پیدا ہو گئی جیسے کہ اونٹنی کی آواز ہوتی ہے اور وہ ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرقت سے رونے لگا یہاں تک کہ اس آواز کو تمام مسجد والوں نے سنا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس کو گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

۱۴۰۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن حکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا ان کو دیکھو اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ دیکھو اس خبیث شخص کو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ لوگ جس وقت تجارت دیکھتے ہیں یا کھیل دیکھتے ہیں تو وہ دوڑ جاتے ہیں اس جانب اور تم کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

بَابُ ۸۵۱ الْفَضْلِ فِی الدُّنُوِّ مِنَ الْاِمَامِ

۱۴۰۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحٰرِثِ يُحَدِّثُ عَنْ

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

۱۴۰۱: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل دے اور خود غسل

اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَرَ وَغَدَا وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَاَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

کرے جمعہ کے دن (اپنی عورت سے صحبت کرے) اور وہ شخص مسجد جلدی پہنچے اور خاموش رہے اور وہ شخص بیہودہ کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

بَابُ ۸۵۲ النَّهْيِ عَنْ تَخَطِّيْ رِقَابِ النَّاسِ وَالْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ممنوع ہے

۱۴۰۲: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِلٰى جَانِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيِ اجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ۔

۱۴۰۲: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص حاضر ہوا لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ کیونکہ تم نے لوگوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔

بَابُ ۸۵۳ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَآءَ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب: اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اس وقت کوئی شخص آ جائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟

۱۴۰۳: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُوبْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ رَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْكَعْ۔

۱۴۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز حاضر ہوا اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہیں؟ اُس شخص نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو۔

بَابُ ۸۵۴ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش رہنا چاہیے

۱۴۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

۱۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص نے بھی لغو کلام کیا کیونکہ خاموش رہنے کا حکم بھی نئی بات کرنے جیسا ہے۔ کسی سے یہ کہنا کہ تم خاموش رہو تو یہ بھی کلام ہے۔ (البتہ اگر اشارہ سے خاموش

کرائے تو اس میں کوئی برائی نہیں)۔ واللہ اعلم

۱۴۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ قَارِظٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۱۴۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم خطبہ کے وقت اپنے ساتھی سے کہو کہ تم خاموش رہو تو تم نے (بھی) دراصل بیہودہ کلام کیا۔

بَابُ ۸۵۵ فَضْلِ الْاِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خاموش رہنے کے فضائل سے متعلق

۱۴۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ الْقَرْثَعِ الضَّبِّیِّ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّآءِ الْاَوَّلِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا اُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ حَتّٰى يَاْتِیَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِیَ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهٗ مِنَ الْجُمُعَةِ۔

۱۴۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن حکم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کرے پھر اپنے مکان سے نکلے اور نمازِ جمعہ میں حاضر ہو اور وہ خاموش رہے نماز ہونے تک تو اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بَابُ ۸۵۶ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

باب: خطبہ کس طریقہ سے پڑھے؟

۱۴۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ يَا

۱۴۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ (یعنی نکاح وغیرہ کا) اس طریقہ سے سکھلایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ...... یعنی تمام تعریف ہے اللہ کی اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے خدا کی اپنے قلوب کی برائی سے کہ جس کو اللہ عزوجل راستہ دکھلا دے تو اس کو گمراہ کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے اور جس کو گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راستہ بتلانے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ علاوہ اللہ کے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اس کے

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا تَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْعُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَّلَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ۔

بھیجے ہوئے رسول ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آیات کریمہ تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! تم خدا سے ڈرو اپنے پروردگار سے کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں کے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے اور تم ڈرو اللہ سے کہ جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور تم ڈرو اس کے رشتہ ناطوں سے اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور تم مضبوط بات کہا کرو۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نہیں سنا اور نہ عبدالرحمٰن نے عبداللہ سے سنا اور نہ عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد ابن حجر سے سنا۔

کیفیت خطبہ:

خطبہ نماز کے مقابلے میں مختصر ہونا چاہئے۔ نماز کے مقابلہ میں خطبہ طویل دینا مکروہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ہے: نماز کا طول اور خطبہ کا اختصار خطیب کی سوجھ بوجھ اور دینی بصیرت کی علامت ہے لہٰذا تم نماز طویل پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔ (صحیح مسلم)

خطبہ کے وقت خطیب کے قریب بیٹھنا اور اس کی طرف رخ کرنا مستحب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ خطبہ میں حاضر رہو اور امام سے قریب رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

بَابُ ۸۵۷ حَضِّ الْاِمَامِ فِىْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب سے متعلق احادیث

۱۴۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۱۴۰۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز جمعہ کے واسطے جانے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص پہلے غسل کرے۔

۱۴۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنَ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ نَشِيْطٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِىْ بِهٖ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ۔

۱۴۰۹: حضرت ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن شہاب سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غسل مسنون ہے پھر بیان کیا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے نقل کیا اور انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منبر پر بیان فرمایا۔

۱۴۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَآءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

۱۴۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔ دیگر روایات بھی ذکر فرمائی گئیں۔

بَابُ ۸۵۸ حَثِّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ خُطْبَتِهٖ

باب: جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا چاہیے

۱۴۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَآءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَاَلْقٰى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ هٰذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقَوْا ثِيَابًا فَاَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَآءَ الْآنَ فَاَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَاَلْقٰى اَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

۱۴۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا جو کہ خراب اور خستہ حالت میں تھا (یعنی وہ شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز سے فارغ ہو گئے ہو؟ اس شخص نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دو رکعت پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے حضرات کو بھی اُس کی جانب توجہ کرائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کی ترغیب دلائی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو ان میں سے دو کپڑے دے دیئے۔ جس وقت دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کرنے کی۔ اس آدمی نے ان دو کپڑوں میں سے جو کہ آئندہ جمعہ میں اس کو ملے تھے ایک کپڑا رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی پچھلے جمعہ کو یہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اس وجہ سے میں نے لوگوں کو اسے صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے کپڑے دیئے جن میں سے دو کپڑے اسے دے دیئے اس مرتبہ یہ آیا تو میں لوگوں کو پھر صدقہ کی ترغیب دے رہا تھا اس پر اس نے بھی (انہی میں سے) ایک کپڑا دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا اُٹھا لو۔

امام کا لوگوں کو خطبہ جمعہ کے دوران صدقہ کی ترغیب دینا:

امام کو لوگوں کو خطبہ میں صدقہ وخیرات کی ترغیب دینی چاہئے۔ امام منبر پر عوام سے خطاب کرے۔ مختصر خطبہ دینا مستحب

ہے۔ دونوں خطبہ کے درمیان فصل کرنا چاہئے اس قدر کہ اس وقفہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جا سکے۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں قرآن کریم کی چند آیات کے ذریعے بھی وعظ ونصیحت کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جمعہ میں طویل اور مختصر سورتیں پڑھنا ثابت ہیں لہٰذا امام کو چاہئے کہ کبھی طویل اور کبھی مختصر سورت تلاوت کرے۔

بَابُ ۸۵۹ مُخَاطَبَةِ الْاِمَامِ رَعِيَّتَهٗ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۴۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ۔

۱۴۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى اِسْرَآئِيْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهٗ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عِظْمَتَيْنِ۔

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے خطاب کرنا

۱۴۱۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلو اُٹھو اور نماز ادا کرو۔

۱۴۱۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی اُن (حسن رضی اللہ عنہ) کی طرف اور کہتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ شائد ربّ کریم اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان مصالحت کرا دے۔

بَابُ ۸۶۰ الْقِرَآءَةِ فِى الْخُطْبَةِ

۱۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

باب: خطبہ میں قرآن پڑھنا

۱۴۱۴: حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۂ "قٓ" سن کر یاد کی۔ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے جمعہ کے دن منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۶۱ الْاِشَارَةِ فِى الْخُطْبَةِ

۱۴۱۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ اَنَّ بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّهٗ عَمَارَةُ بْنُ

باب: دورانِ خطبہ اشارہ کرنا

۱۴۱۵: حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر بن مروان نے جمعہ کے دن منبر پر (دورانِ خطبہ) اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا تو عمارہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم

رُوَیْبَةَ الثَّقَفِیُّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی هٰذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ۔

نے اس سے زائد نہیں کیا اور اپنی شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کیا۔

بَابُ ۸۶۰ نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْجُمُعَةِ وَقَطْعِهٖ كَلَامَهٗ وَرُجُوْعِهٖ اِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اُترنا اور پھر واپس جانا

۱۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَلَیْهِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَعْثُرَانِ فِیْهِمَا فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهٗ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ اِلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَیْتُ هٰذَیْنِ یَعْثُرَانِ فِیْ قَمِیْصِهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ كَلَامِیْ فَحَمَلْتُهُمَا۔

۱۴۱۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آئے۔ دونوں نے سرخ کپڑے پہن رکھے تھے اور گرتے گراتے (بوجہ بچپن) چلے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں دیکھ کر خطبہ روک دیا اور اُتر کر انہیں اُٹھا لیا اور پھر دوبارہ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ''تمہارے اموال اور اولاد میں فتنہ ہے'' دیکھو! میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے کُرتوں میں گرتے چلے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا (یعنی گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں گر کر چوٹ نہ لگ جائے) اور میں نے خطبہ موقوف کر کے انہیں اُٹھا لیا۔

بَابُ ۸۶۳ مَا یُسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِیْرِ الْخُطْبَةِ

باب: خطبہ مختصر دینا مستحب ہے

۱۴۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُقَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَوْفٰی یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ الذِّكْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوةَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ فَیَقْضِیَ لَهُ الْحَاجَةَ۔

۱۴۱۷: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرتے اور لایعنی گفتگو کم کرتے۔ نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے۔ نیز بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے اور ان کا کام کر دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔

بَابُ ۸۶۴ كَمْ یَخْطُبُ

باب: بروزِ جمعہ کتنے خطبے دیئے جائیں؟

۱۴۱۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُمَرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَیْتُهٗ یَخْطُبُ اِلَّا قَائِمًا وَیَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْاٰخِرَةَ۔

۱۴۱۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خطبہ دے کر بیٹھ جاتے اور دوبارہ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

بَابُ ۸۶۵ الْفَصْلِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ بِالْجُلُوْسِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۴۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ۔

۱۴۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے۔ نیز ان دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرتے۔ (یعنی ذرا دیر کو بیٹھتے)۔

بَابُ ٨٦٦ السُّكُوْتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

باب: خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا

۱۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً اُخْرٰى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

۱۴۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز جمعہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے' پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے۔ اس کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ اگر کوئی شخص تم سے یہ کہہ دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔

بَابُ ٨٦٧ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَالذِّكْرِ فِيْهَا

باب: دوسرے خطبہ میں قرأت کرنا اور کا ذکر کرنا

۱۴۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ وَيَقْرَاُ اٰيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا۔

۱۴۲۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر کچھ دیر تشریف رکھتے اور دوبارہ کھڑے ہوتے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی چند آیات کی تلاوت فرماتے اور اللہ جل جلالہٗ کا ذکر فرماتے۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں متوسط ہوتے۔ (یعنی نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت طویل)

بَابُ ٨٦٨ الْكَلَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ النُّزُوْلِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: منبر سے نیچے اُتر کر کھڑا ہونا یا کسی سے گفتگو کرنا

۱۴۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيُكَلِّمُهُ فَيَقُوْمُ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّيْ۔

۱۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے نیچے تشریف لاتے تو جو بھی سامنے آ جاتا اُس سے گفتگو فرماتے۔ جب وہ اپنی بات پوری کر لیتا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے اور نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۸۶۹ عَدَدِ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ

۱۴۲۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلٰوۃُ الْجُمُعَۃِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ الْاَضْحٰی رَكْعَتَانِ وَصَلٰوۃُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ لَیْلٰی لَمْ یَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ۔

باب: نمازِ جمعہ کی رکعات

۱۴۲۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نمازِ جمعہ' عیدالفطر' عیدالضحیٰ اور سفر کی نماز دو' دو رکعات ہیں اور یہ (دو رکعات ہی) پوری ہیں' ان میں کوئی کمی نہیں۔ یہ بات ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

بَابُ ۸۷۰ الْقِرَاءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ بِسُوْرَۃِ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقِیْنَ

۱۴۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی الصَّنْعَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُخَوَّلٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِیْنَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَهَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ وَفِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ بِسُوْرَۃِ الْجُمُعَۃِ وَالْمُنَافِقِیْنَ۔

باب: نمازِ جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون پڑھنا

۱۴۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر کی تلاوت فرماتے۔ پھر جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۸۷۱ الْقِرَاءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ

۱۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَعْبَدُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ۔

باب: نمازِ جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت کرنے کا بیان

۱۴۲۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ میں سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

جمعۃ المبارک کے روز پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان:

جمعۃ المبارک' مبارک دن ہے اس میں جس قدر ہو سکے انسان کو چاہئے کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ یہ گویا مسلمانوں کا ہفتہ وارتربیتی پروگرام ہے لہٰذا اس میں ہرممکن کوشش کی جائے کہ شرکت کی جائے بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو مسجد میں آ کر ذکر واذکار اور تلاوت کا اہتمام کیا جائے خاص طور پر اس زمانہ میں جو دجالیت اور مادیت پرستی کا فتنہ ہے سورۃ الکہف کی تلاوت کی جائے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے تو بندہ کا تجربہ ہے کہ بے حد نافع ہے۔ (جامی)

بَابُ ۸۷۲ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ مَا ذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَثَرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَاُ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۴۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَاُ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا۔

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے جمعہ میں قرأت سے متعلق مختلف احادیث

۱۴۲۶: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ کے بعد کونسی سورت کی تلاوت فرمایا کرتے تھے؟ (نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) کہا: سورۂ غاشیہ۔

۱۴۲۷: حبیب بن سالم' حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت کیا کرتے تھے اور اگر کبھی جمعہ کے دن ہی عید بھی ہو جاتی تو دونوں میں یہی سورتیں تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۸۷۳ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

۱۴۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ۔

باب: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اُس کا جمعہ ادا ہوگیا

۱۴۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اُس نے جمعہ پالیا۔ (یعنی اگر دوسری رکعت میں بھی شامل ہوا تو اُس کا جمعہ ادا ہوگیا)۔

بَابُ ۸۷۴ عَدَدِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: بعد جمعہ مسجد میں کتنی سنتیں

فِي الْمَسْجِدِ

١٤٢٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا۔

ادا کرے

١٤٢٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اُسے چاہیے اِس کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

بَابُ ٨٧٥ صَلٰوةِ الْاِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا

١٤٣٠: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

١٤٣٠: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن گھر واپس جا کر دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔

١٤٣١: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ۔

١٤٣١: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد گھر واپس آ کر دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ٨٧٦ اِطَالَةِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے بعد دو طویل رکعات ادا کرنا

١٤٣٢: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيْلُ فِيْهِمَا وَيَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔

١٤٣٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعات پڑھتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعینہٖ (دو طویل رکعات) ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ٨٧٧ ذِكْرِ السَّاعَةِ الَّتِيْ يُسْتَجَابُ فِيْهِ الدُّعَآءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: بروزِ جمعہ قبولیت کی گھڑی کا بیان

١٤٣٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الطُّوْرَ فَوَجَدْتُ ثَمَّ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ

١٤٣٣: حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب میں کوہِ طور پر گیا تو میری ملاقات کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ ہم دونوں ایک دن اکٹھے رہے۔ میں اُنہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناتا اور وہ مجھے توریت کی احادیث بیان کرتے رہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوعِ آفتاب ہونے والے دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی' اسی دن (آدم علیہ السلام) جنت سے نکالے گئے' اسی دن اُن کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور یہی دن روزِ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ اِلاَّ وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ اِلاَّ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهِ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فَقَرَاَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ بَصْرَةَ بْنَ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ جِئْتَ قُلْتَ مِنَ الطُّوْرِ قَالَ لَوْ لَقِيْتُكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاتِيَهُ لَمْ تَاتِهِ قُلْتُ لَهُ وَلِمَ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَعْمَلُ الْمُطِيُّ اِلاَّ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبًا فَمَكَثْتُ اَنَا وَهُوَ يَوْمًا اُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ اُهْبِطَ وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ اِلاَّ وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيْخَةً حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلاَّ ابْنُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَايُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلاَّ اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ يَوْمٌ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ صَدَقَ كَعْبٌ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ تِلْكَ السَّاعَةَ فَقُلْتُ يَا اَخِيْ حَدِّثْنِيْ بِهَا قَالَ هِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ مِّنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ

قیامت ہوگا۔ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف کی وجہ سے کان نہ لگائے رہے۔ اسی دن ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اُس گھڑی نماز پڑھنے کے بعد ربِّ ذوالجلال والاکرام سے کچھ طلب کرتا ہے تو ربِّ قدوس اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ کعبؓ کہنے لگے ایسا دن تو سال میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا' نہیں! ہر جمعہ کو ایسی ساعت آتی ہے۔ چنانچہ کعبؓ نے توریت پڑھی اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا یہ ساعت ہر جمعہ کو آتی ہے۔ پھر میں وہاں سے چلا تو بصرہ بن ابی بصرہ غفاریؓ سے ملاقات ہوگئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ (ابو ہریرہؓ) کہاں سے آ رہے ہو؟ میں نے کہا: کوہِ طور سے۔ فرمایا اگر میری ملاقات آپ سے وہاں پر جانے سے پہلے ہو جاتی تو آپ ہرگز وہاں نہ جاتے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام' مسجد نبوی اور مسجد بیت المقدس۔ پھر اس کے بعد میری ملاقات عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: میں آج کوہِ طور پر گیا تھا' وہاں میری کعب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ایک دن اُن کے ساتھ گزارا۔ میں اُن سے نبیؐ کی احادیث بیان کرتا تھا اور وہ توریت کی روایات بیان کرتے رہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ نبیؐ نے فرمایا: سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی' اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے' اس دن ان کی توبہ کو اللہ جل جلالہ نے شرفِ قبولیت بخشا۔ اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی اور انسان کے علاوہ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن آفتاب طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر کی وجہ سے اُسی طرف متوجہ نہ رہے۔ (اور میں نے یہ بھی کہا کہ) اس میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص اس میں نماز ادا کرے اور اللہ جل جلالہ سے کوئی چیز

الشَّمْسُ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ وَلَيْسَتْ تِلْكَ السَّاعَةِ صَلٰوةٌ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ لَمْ يَزَلْ فِىْ صَلٰوتِهٖ حَتّٰى تَاْتِيَهُ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ تَلَاقِيْهَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ كَذٰلِكَ۔

طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا کرتے ہیں۔ کعب کہنے لگے وہ دن تو سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبداللہ بن سلام کہنے لگے' کعب جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا: اس کے بعد کعب نے (توریت کو) پڑھ کر دیکھا تو کہا کہ رسول اللہؐ نے سچ کہا ہے۔ یقیناً ایسی گھڑی ہر جمعہ کو آتی ہے۔ اس پر عبداللہؓ فرماتے لگے۔ کعب نے سچ کہا اور مجھے اُس ساعت کا علم ہے۔ میں نے کہا: میرے بھائی پھر مجھے آگاہ کرو۔ انہوں نے کہا: غروب آفتاب سے پہلے جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جو شخص اس ساعت کو نماز میں پائے۔ لیکن اس وقت تو نماز ہی ادا نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا: کیا تم نے یہ فرمان نہیں سنا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک نماز ادا کی اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہا تو گویا وہ حالت نماز ہی میں ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۴۳۴: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدٌ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

۱۴۳۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت بھی ہے اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کسی (جائز) چیز کی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز لازماً عطا کرتا ہے۔

۱۴۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوالْقَاسِمِ اِنَّ فِى الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّىْ يَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ اِلَّا اَيُّوْبَ بْنَ سُوَيْدٍ فَاِنَّهٗ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِىْ سَلَمَةَ وَاَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ۔

۱۴۳۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان دورانِ نماز اُس ساعت کو پالے اور پھر اس میں اللہ جل جلالہٗ سے کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ ساعت چند گھڑی کے لیے ہے۔ (یعنی چند لحظہ ہی کے لئے ہے)۔

۱۵

کِتَابُ تَقْصِيرِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ

نمازِ قصر سے متعلقہ احادیث

۱۴۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَابَيْهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔

۱۴۳۶: حضرت یعلی بن اُمیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ارشادِ ربانی ہے: ''اگر تم لوگوں کو خطرہ ہو کہ کافر تمہیں پریشان کریں گے تو تمہیں نماز کم کرنے پر کوئی گناہ نہ ہوگا'' لیکن اب تو ہم لوگوں کو امن نصیب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے بھی پہلی دفعہ یہ بات سن کر اسی طرح حیرت ہوئی تھی جس طرح تمہیں ہوئی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو عطا کیا گیا ایک صدقہ ہے لہٰذا اسے قبول کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس روایت میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یعلی رضی اللہ عنہ امن قائم ہو جانے کی وجہ سے نمازِ قصر کی روایات کو متروک سمجھتے تھے اور اُن کا خیال تھا یہ نماز (نمازِ قصر) صرف حالتِ جنگ یا کسی کو جان کے خطرے کے وقت ہی پڑھنی چاہیے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بتائی گئی حدیث سے اُن کا یہ شک دُور ہو گیا۔ ویسے بھی ترمذی کی ایک روایت سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو مزید تقویت ملتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی دو سہولتوں میں سے جس میں اپنے لیے آسانی پاؤ اُسے اختیار کرو۔'' اس کے علاوہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں اکثر دو رکعات پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

۱۴۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَصَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ

۱۴۳۷: حضرت اُمیہ بن عبداللہ بن خالد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم حضر اور خوف کی نماز کے متعلق ذکر تو قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت ہماری طرف مبعوث کیا اُس وقت ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ لہٰذا ہم لوگ بعینہٖ

يَا ابْنَ اَخِيْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَ اِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَاِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَاَيْنَا مُحَمَّدً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

اُسی طرح کرتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ حالتِ سفر میں قصر نماز ہی پڑھی اسی وجہ سے ہم بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔

۱۴۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذاء دیئے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قصر ادا فرماتے رہے۔

۱۴۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ لَا نَخَافُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ نُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف آ رہے تھے اور اس وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا اندیشہ نہیں تھا لیکن ہم دو رکعات ہی پڑھتے رہے۔

۱۴۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ السِّمْطِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّيْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ۔

۱۴۴۰: حضرت سمط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقامِ ذوالحلیفہ پر دو رکعات ادا کرتے ہوئے پایا تو ان سے اِس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا: میں تو اسی طرح کرتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

۱۴۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتّٰى رَجَعَ فَاَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۴۱: حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے نکلا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آنے تک نمازِ قصر ادا فرماتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مکہ مکرمہ) میں قیام کی مدت دس دن تھی۔

۱۴۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِيْ اَنْبَاَنَا اَبُوْحَمْزَةَ وَهُوَ السُّكَّرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۱۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میں (ہمیشہ) دو ہی رکعات پڑھی ہیں۔

۱۴۴۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ

۱۴۴۳: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ

حَبِیْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَکْعَتَانِ وَ الْفِطْرِ رَکْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَکْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَکْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

عیدالفطر' عیدالضحیٰ اور سفر کی نماز دو' دو رکعات ہے اور یہ (دو رکعات نماز ہی) مکمل نماز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے۔

۱۴۴۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْعَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدٌ عَنْ اَیُّوْبَ وَهُوَ ابْنُ عَائِذٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ اَبِی الْحَجَّاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلٰوةُ الْحَضَرِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَصَلٰوةُ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلٰوةُ الْخَوْفِ رَکْعَةً۔

۱۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے حضر کی نماز چار رکعت' سفر کی دو رکعات اور خوف کی نماز ایک رکعت فرض کی گئی ہے۔

۱۴۴۵: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ مَا هَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ عَائِذٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَةً۔

۱۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعات' سفر میں دو رکعات اور حالتِ خوف میں صرف ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

بَابُ ۸۷۹ الصَّلٰوةِ بِمَکَّةَ

باب: مکّہ معظّمہ میں نماز پڑھنا

۱۴۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسٰی وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کَیْفَ اُصَلِّیْ بِمَکَّةِ اِذَا لَمْ اُصَلِّ فِیْ جَمَاعَةٍ قَالَ رَکْعَتَیْنِ سُنَّةَ اَبِی الْقَاسِمِ ﷺ۔

۱۴۴۶: حضرت موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر میں مکّہ معظّمہ میں باجماعت نماز کے علاوہ کوئی نماز پڑھوں تو کتنی رکعات پڑھو؟ فرمایا: ابوقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق دو رکعات ادا کرو۔

۱۴۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ مُوْسٰی بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ تَفُوْتُنِی الصَّلٰوةُ فِیْ جَمَاعَةٍ وَاَنَا بِالْبَطْحَآءِ مَا تَرٰی اَنْ اُصَلِّیْ قَالَ رَکْعَتَیْنِ سُنَّةَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۷: حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: اگر میں باجماعت نماز نہ پڑھ سکوں اور میں بطحاء مکّہ معظّمہ میں ہوں تو کتنی رکعات نماز ادا کروں؟ فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کے مطابق دو رکعات۔

بَابُ ۸۸۰ الصَّلٰوةِ بِمِنًی

باب: منیٰ میں نمازِ قصر ادا کرنا

۱۴۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلَّیْتُ

۱۴۴۸: حضرت حارثہ بن وہب خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں نماز ادا کی۔ جس وقت ہم لوگ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

حالت امن میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہ فرمائی۔

۱۴۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۴۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات نماز پڑھائی۔ حالانکہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی اور ہر طرف امن تھا۔

۱۴۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُثْمَانَ رَكْعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ اِمَارَتِهٖ۔

۱۴۵۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق' حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ابتدائی زمانہ میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں (ہمیشہ) دو رکعات ہی پڑھیں۔

۱۴۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ح وَاَنْبَاَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ بِمِنًى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۵۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے مقام پر دو رکعات پڑھیں۔

۱۴۵۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عُثْمَانُ بِمِنًى اَرْبَعًا حَتّٰى بَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَاللّٰهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۴۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں اور اس بات سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات ہی پڑھی تھیں۔

۱۴۵۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ' ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات نماز ہی پڑھی ہے۔

۱۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۱۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ'

عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا اَبُوْبَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ۔

عمر رضی اللہ عنہ اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی خلافت کے دور میں دو رکعات ہی ادا فرمائیں۔

بَابُ ۸۸۱ الْمُقَامِ الَّذِيْ يَقْصُرُ بِمِثْلِهِ الصَّلٰوةَ

باب: کتنے دن ٹھہرنے تک قصر کرنا جائز ہے؟

۱۴۵۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ اَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے سفر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک (مدینہ) واپس نہ لوٹے تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو رکعات ہی پڑھاتے رہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام بھی کیا تھا؟ فرمایا: ہاں! دس دن ٹھہرے تھے۔

۱۴۵۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْاَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۴۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا اور (اس عرصہ میں) دو رکعات ہی نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۷: حضرت علاء بن حضرمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین ارکانِ حج کو پورا کر چکے تو اس کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام پذیر ہیں۔

۱۴۵۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

۱۴۵۸: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجر حج کے ارکان پورا کر چکنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کریں۔

۱۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے

اَبُو نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَیْرٍ الْاَزْدِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا اَعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مَکَّةَ حَتّٰی اِذَا قَدِمَتْ مَکَّةَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَصَرْتُ وَاَتْمَمْتُ وَ اَفْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ اَحْسَنْتِ یَا عَآئِشَةَ وَمَا عَابَ عَلَیَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کا سفر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئیں۔ جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان، میں (دورانِ سفر) قصر بھی پڑھتی رہی اور پوری نماز بھی ادا کرتی رہی، افطار بھی کرتی رہی اور روزے بھی رکھتی رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تم نے عمدہ کام کیا اور رسول اللہؐ نے میرے اس فعل پر مجھے کو تنبیہ نہیں کی۔

بَابُ ۸۸۲ تَرْكِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب: دورانِ سفر نوافل ادا کرنا

۱۴۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَزِیْدُ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَکْعَتَیْنِ لَا یُصَلِّیْ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِیْلَ لَهٗ مَا هٰذَا قَالَ هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَصْنَعُ۔

۱۴۶۰: حضرت وَبرہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دورانِ سفر دو سے زیادہ رکعات نہیں ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہ ان رکعات سے پہلے کچھ پڑھتے اور نہ ان کے بعد۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۶۱: اَخْبَرَنِیْ نُوْحُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَصَلَّی الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰی طِنْفِسَةٍ لَهٗ فَرَاٰی قَوْمًا یُسَبِّحُوْنَ قَالَ مَا یَصْنَعُ هٰؤُلَآءِ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُصَلِّیًا قَبْلَهَا اَوْ بَعْدَهَا لَاَتْمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ لَا یَزِیْدُ فِی السَّفَرِ عَلَی الرَّکْعَتَیْنِ وَاَبَا بَکْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَعُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کَذٰلِكَ۔

۱۴۶۱: حضرت حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا کہ انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں اور پھر اپنے رہنے کی جگہ پر چلے گئے۔ جب انہوں نے باقی لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو اُن سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نوافل ادا کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: اگر میں نے فرض نماز سے ماقبل یا بعد میں کچھ نماز پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے ادا کر لیتا لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو رکعات سے زائد نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔ پھر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اُن کی وفات تک رہا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وقت گزارا۔ یہ سب حضرات اسی طرح (دو رکعات ہی) پڑھا کرتے تھے۔

(۱٦)

كِتَابُ الْكُسُوفِ

گرہن سے متعلقہ احادیث کی کتاب

بَابُ ۸۸۳ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

۱۴٦۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ۔

باب: چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان

۱۴٦۲: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی دونشانیوں میں سے ہیں۔ ان میں کسی کے زندہ رہنے یا مر جانے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ''گرہن'' لگاتے ہیں۔

بَابُ ۸۸۴ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

۱۴٦۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ هُوَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ حَيَّانَ ابْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَتَرَامٰى بِاَسْهُمٍ لِىْ بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ اَسْهُمِىْ وَقُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ مَا اَحْدَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ فَاَتَيْتُهٗ مِمَّا يَلِىْ ظَهْرَهٗ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُوْا حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا قَالَ

باب: بوقت سورج گرہن تسبیح وتکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا

۱۴٦۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل میں مصروف تھا کہ سورج گرہن لگ گیا۔ چنانچہ میں نے اپنے تیر اکٹھے کیے اور سوچنے لگا کہ چل کر دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کی وجہ سے کوئی نئی ہدایت فرماتے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف سے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور تسبیح وتکبیر ادا کرتے ہوئے دُعا فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ گرہن ختم ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجْدَاتٍ۔

بَابُ ۸۸۵ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوۃِ عِنْدَ کُسُوْفِ الشَّمْسِ

۱۴۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰکِنَّهُمَا اٰیَتَانِ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا

۱۴۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج یا چاند گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا یہ تو رب ذوالجلال والاکرام کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس وجہ سے اگر تم لوگ (گرہن) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۸۸۶ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوۃِ عِنْدَ کُسُوْفِ الْقَمَرِ

۱۴۶۵: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَیْسٌ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰکِنَّهُمَا آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا۔

باب: چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۱۴۶۵: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو رب کریم کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اگر تم ایسا دیکھا کرو (گرہن) تو نماز پڑھا کرو۔

بَابُ ۸۸۷ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوۃِ عِنْدَ الْکُسُوْفِ حَتّٰی تَنْجَلِیَ

۱۴۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ الْمَرْوَزِیُّ عَنْ هُشَیْمٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّهُمَا لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ۔

باب: ابتدائے گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز میں مصروف رہنا

۱۴۶۶: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند اور سورج اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں اور انہیں کسی کے مر جانے یا زندہ رہنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے۔ اگر تم ایسا (گرہن) دیکھو تو نماز ادا کیا کرو حتیٰ کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے۔

۱۴۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا مَّعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوَثَبَ

۱۴۶۷: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور دو رکعات ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج گرہن ختم

يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ۔

ہو گیا۔

بَابُ ۸۸۸ الْاَمْرِ بِالنِّدَآءِ لِصَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۴۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْبْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِيْ اِنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعُوْا وَاصْطَفُّوْا فَصَلّٰى بِهِمْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

باب: صلوٰۃ کسوف (گرہن کی نماز) کیلئے اذان دینا

۱۴۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگوں نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اپنی صفیں درست کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں اور چار رکوع کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھائی۔

بَابُ ۸۸۹ الصُّفُوْفِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۴۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَ اَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ۔

باب: گرہن کی نماز میں صفیں بنانے کا بیان

۱۴۶۹: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل کرتے گرہن ختم ہو چکا تھا۔

بَابُ ۸۹۰ كَيْفَ صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

۱۴۷۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيْ رَكْعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَآءٍ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

باب: نمازِ گرہن کا طریقہ

۱۴۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا فرمائی تو اس میں آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے ادا کیے۔ عطاء بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوٗسٍ

۱۴۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں پہلے قراءت فرمائی'

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا۔

اس کے بعد رکوع کیا' اس کے بعد قراءت کی' پھر رکوع کیا' پھر قراءت فرمائی' پھر رکوع کیا اور پھر سجدے میں گئے۔ پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔

بَابُ ۸۹۱ نُوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نمازِ گرہن سے متعلق ایک اور روایت

۱۴۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ وَهُوَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو دو رکعات پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔

بَابُ ۸۹۲ نُوْعٌ اٰخَرُ مِنْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: ایک اور طریقہ کی گرہن کی نماز

۱۴۷۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ اُصَدِّقُ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيْدًا يَقُوْمُ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةَ ثُمَّ سَجَدَ حَتّٰى اَنَّ رِجَالًا يَوْمَئِذٍ يُغْشٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى اَنَّ سِجَالَ الْمَاءِ لَتُصَبُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُوْلُ اِذَا رَكَعَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ

۱۴۷۳: حضرت عطاء' حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مجھ سے اُس شخص نے یہ بیان کیا کہ جسے میں سچا انسان سمجھتا ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو آپ نے صحابہؓ کے ساتھ بہت طویل قیام کیا۔ پہلے کھڑے رہے' پھر رکوع فرمایا' پھر کھڑے ہوئے' پھر رکوع فرمایا اور دو رکعات ادا فرمائیں ان میں ہر رکعت میں تین رکوع ادا کیے اور تیسرے رکوع کے بعد سجدے میں چلے گئے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ طویل قیام کی وجہ سے بیہوش ہوگئے اور ان پر پانی کے گلاس اُنڈیلے گئے۔ آپؐ جب رکوع فرماتے تو اللہ اکبر کہتے' پھر رکوع سے سر اُٹھاتے تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک نماز میں مصروف رہے جب تک کہ گرہن ختم نہیں ہوگیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُكُمْ بِهِمَا فَاِذَا كَسَفَا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَنْجَلِيَا۔

چاند کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اور اللہ اس سے تمہیں ڈراتا ہے۔ لہٰذا جب انہیں گرہن لگے تو اللہ کو یاد کرنے کیلئے دوڑ پڑو (یعنی صلوٰۃ کسوف ادا کرنے کیلئے)۔ یہاں تک کہ وہ (گرہن) صاف ہو جائے۔

۱۴۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاشَكَّ وَلَامِرْيَةَ۔

۱۴۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور اس میں چھ رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ (نماز) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے؟ راویٔ حدیث نے فرمایا اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

بَابٌ ۸۹۳ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

باب: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ

۱۴۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَآءَهٗ فَاقْتَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَآءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَآءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

۱۴۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنا لیں۔ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قرأت کی' پھر تکبیر کہہ کر کافی لمبا رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی قرأت سے نسبتاً کم تھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کی نسبت کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہہ کر سجدہ کیا۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طرح کیا۔ چنانچہ چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (صلوٰۃ الکسوف) سے فارغ ہوتے گرہن صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی کہ جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُمُوْنِيْ اَرَدْتُّ اَنْ آخُذَ قِطْفًا مِّنَ الْجَنَّةِ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ جَعَلْتُ اَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا ابْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِيْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہٰذا اگر تم (گرہن) دیکھو تو اُس وقت تک نماز ادا کرتے رہو جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا: میں نے اس جگہ سے وہ سب چیزیں دیکھی ہیں جن کے متعلق تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ میں (دورانِ نماز) ذرا آگے ہوا تھا۔ اس وقت میں جنت کے میووں میں سے ایک گچھا توڑنے لگا تھا اور جب میں پیچھے ہٹا تھا تو اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا' اس حالت میں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا تھا۔ پھر میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ (اونٹ کو ہمیشہ کیلئے آزاد چھوڑنا) نکالا۔

۱۴۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے لوگوں کو پکارا گیا۔ تمام لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات نماز پڑھائی جس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۴۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا

۱۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہؐ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہؐ نے صحابہؓ کو نماز پڑھائی۔ چنانچہ پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا' پھر رکوع کیا تو وہ بھی کافی لمبا تھا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا۔ پھر کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی۔ جب رسول اللہؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج بالکل صاف ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا' اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کیا

لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبِّرُوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلاً وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

کرو' تکبیر کہا کرو اور صدقہ دیا کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: اے اُمت محمد یہ! تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی باندی یا غلام کے زنا کرنے پر بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند (یعنی انکے زنا کرنے پر تمہیں تو غیرت آئے لیکن یہ سوچو کہ تمہارے زنا پر اللہ کو کتنی غیرت آتی ہوگی) نہیں ہوسکتا۔ اے اُمت محمد یہ اگر تم لوگوں کو وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے پتا ہے تو تم لوگ ہنسنا کم کردو اور رونا زیادہ کردو۔

۱۴۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلُ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلاً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلاَّ أَنَّ رُكُوْعَهُ وَقِيَامَهُ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: اللہ تمہیں عذابِ قبر سے بچائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لوگوں کو قبروں میں بھی عذاب ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو سورج گرہن ہوگیا۔ چنانچہ ہم سب حجرہ میں آ گئے اور عورتیں بھی ہمارے پاس جمع ہونے لگیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت تقریباً چاشت کا وقت ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور طویل قیام کرنے کے بعد طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور پہلے قیام سے ذرا کم طویل قیام کیا اور اس طرح پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس میں قیام اور رکوع پہلی رکعت سے ذرا کم طویل تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو سورج گرہن ختم ہوگیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا: لوگوں کی قبر میں اس طرح آزمائش کی جائے گی جس طرح کہ دجال کے سامنے آزمائش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہم اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذابِ قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

بَابٌ ۸۹۴ نَوْعٌ أٰخَرُ

باب: ایک اور قسم

۱۴۷۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ

۱۴۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودن آئی اور کہنے لگی اللہ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ جَآئَتْنِي يَهُوْدِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُوْرِ فَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا يَعْنِي وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۴۸۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي كُسُوْفٍ فِي صُفَّةِ زَمْزَمَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فِي اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

۱۴۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ فَاَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی پناہ! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور اتنے میں سورج کو گرہن لگ گیا۔ میں حجرہ میں دیگر خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اُترے اور مصلی کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور طویل قیام کیا پھر سجدے میں چلے گئے۔ اور سجدے بھی طویل کیے پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا' پھر پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ یہ کُل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ اتنے میں سورج گرہن ختم ہو گیا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر میں اسی طرح فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے' جس طرح دجال کے آنے پر فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۴۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر زمزم کے پاس نماز ادا فرمائی اور اس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۴۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سورج گرہن ہوا تو اس روز گرمی بہت سخت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کروائی اور اتنا طویل قیام کیا کہ لوگ (بیہوش ہو کر) گرنے لگے۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر طویل قیام کیا اور سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کرنے کے بعد پھر کھڑا ہوئے اور اسی طرح کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا آگے ہوئے (دورانِ نماز) اور پھر پیچھے ہٹے۔ یہ

فَاَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَاَخَّرُ فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَآئِهِمْ وَاِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَاِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

کل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے تھے کہ سورج اور چاند کو گرہن صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کوئی بڑی شخصیت وفات پا جائے۔ حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے' جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ پس اگر دوبارہ ایسا ہو تو نماز پڑھا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

بَابٌ ۸۹۵ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نمازِ گرہن

۱۴۸۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ فَنُوْدِيَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَآئِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُّ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ۔ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ۔

۱۴۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو باجماعت نماز کا اعلان کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور اس میں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے تو نہ کبھی (اس سے پہلے) اتنا لمبا رکوع کیا اور نہ سجدہ۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد ابن حمیر نے اس روایت کے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۴۸۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ طُعْمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ وَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَآئِشَةُ تَقُوْلُ مَا سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُوْدًا وَلَا رَكَعَ رُكُوْعًا اَطْوَلَ مِنْهُ۔ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ۔

۱۴۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے (پہلی رکعت سے) اور دو رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سورج گرہن ختم ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ (میرے مشاہدہ کی حد تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) کبھی اتنا طویل سجدہ یا رکوع نہیں کیا۔

۱۴۸۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْزَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

۱۴۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے وضو کیا اور

بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حِفْصَةَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَمَرَ فَنُوْدِیَ اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةٌ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ جَلَسَ وَ جُلِّیَ عَنِ الشَّمْسِ۔

باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اتنا طویل قیام کیا کہ) سورۂ بقرہ پڑھی ہوگی۔ پھر آپؐ نے طویل رکوع کیا' پھر ''سمع اللہ لمن حمدہٗ'' کہہ کر کھڑے ہوگئے اور کافی دیر تک توقف کرنے کے بعد دوبارہ رکوع میں گئے۔ پھر رکوع کیا' پھر سجدہ کے بعد کھڑے ہوگئے اور بعینہٖ اسی طرح دوسری رکعت میں دو رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں گئے۔ جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔

بَابٌ ٨٩٦ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِی السَّآئِبُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَامَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَجَلَسَ فَاَطَالَ الْجُلُوْسَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَ قَامَ فَصَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِی الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْقِيَامِ وَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَ الْجُلُوْسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِیْ اٰخِرِ سُجُوْدِهٖ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِیْ وَيَقُوْلُ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَاَنَافِيْهِمْ لَمْ تَعِدْنِیْ هٰذَا وَ نَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ

۱۴۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جو صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے' کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے طویل قیام کیا اور پھر طویل رکوع' پھر سر اُٹھایا اور سجدہ کیا' وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سجدہ سے سر اُٹھایا اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر دوسرا سجدہ ادا کیا اور وہ بھی اسی طرح طویل تھا۔ پھر سر اُٹھایا اور کھڑے ہوگئے اور دوسری رکعت میں بھی رکوع' قیام' سجدہ اور جلوس کافی طویل کیے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔ پھر دوسری رکعت کے آخری سجدہ میں اُونچی سانس لینے لگے (بوجہ طویل نماز) اور روتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا۔ ابھی تو میں بھی ان میں موجود ہوں۔ تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا۔ ہم تجھ سے مغفرت کے طالب ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اُٹھایا تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر ان میں سے کسی (سورج یا چاند) کو گرہن لگ جائے تو اللہ تعالیٰ

اَحَدِهَا فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَقَدْ اُدْنِيَتِ الْجَنَّةُ مِنِّیْ حَتّٰی لَوْ بَسَطْتُ يَدِیْ لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَلَقَدْ اُدْنِيَتِ النَّارُ مِنِّیْ حَتّٰی لَقَدْ جَعَلْتُ اَتَّقِيْهَا خَشْيَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ حَتّٰی رَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً مِّنْ حِمْيَرَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ فَلَا هِیَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِیَ سَقَتْهَا حَتّٰی مَاتَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُهَا تَنْهَشُهَا اِذَا اَقْبَلَتْ وَاِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ اَلْيَتَهَا وَ حَتّٰی رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ السَّبْتِيَّتَيْنِ اَخَابَنِی الدَّعْدَاعِ يُرْفَعُ بِعَصًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِی النَّارِ وَ حَتّٰی رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ الَّذِیْ كَانَ يَسْرِقُ الْحَجَّاجَ بِمِحْجَنِهٖ مُتَّكِئًا عَلٰی مِحْجَنِهٖ فِی النَّارِ يَقُوْلُ اَنَا سَارِقُ الْمِحْجَنِ۔

کے ذکر کے لیے تیزی دکھایا کرو۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ جنت مجھ سے اتنی نزدیک کردی گئی تھی (دورانِ نماز) کہ اگر میں ہاتھ آگے کرتا تو اس کے چند گچھے توڑ لیتا اور جہنم بھی مجھ سے اتنی قریب کردی گئی تھی کہ میں ڈرنے لگا کہ کہیں تم لوگوں کو ہی اپنے اندر نہ سمو لے۔ یہاں تک کہ میں نے اس میں حمیرا کی ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک بلّی کو باندھ رکھا تھا' نہ تو اسے زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے دیتی اور نہ خود اسے کھانے پینے کے لیے کچھ دیتی' حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ میں نے یہ دیکھا کہ وہ بلّی اس عورت کو نوچتی ہے۔ جب سامنے آتی تو اسے نوچتی اور جب وہ پشت موڑ کر جاتی تو پیچھے کندھوں سے اُس کو نوچتی۔ پھر میں نے اس میں بنو دعداع کے بھائی دو جوتیوں والے کو دیکھا' اسے دو شاخوں والی لکڑی سے مار کر جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا تھا۔ پھر میں نے اس میں ایک ذرا (نیچے سے) ٹیڑھی (نوکدار) لکڑی والے کو دیکھا جو حجاج کرام کا مال چرایا کرتا تھا۔ وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا اور پکار رہا تھا کہ میں لکڑی کا چور ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ اِس حدیث میں میں پہلے جنت وجہنم کے دکھائے جانے اوراس کے قریب آ جانے کا ذکر ہے اس کے متعلق تفصیل گزر چکی اور کچھ آگے آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب دیئے جانے کا ذکر ہے کہ اُس نے بلّی کو (پالنے کی نیت سے) باندھا۔ اس کے بعد وہ نہ تو اُسے خود کچھ کھانے کو دیتی اور نہ ہی اُسے کھول دیتی کہ وہ خود ہی کہیں گری پڑی چیزوں میں سے اپنی خوراک وغیرہ تلاش کر لیتی۔ اس وجہ سے اُس کو اتنی سخت سزا دی جا رہی تھی۔ اس سے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بے زبان جانوروں کو اگر پالیں بالخصوص ایسے جانور جنہیں باندھ کر بھی رکھا جاتا ہے تو اُن کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے ماحول کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد ایک لکڑی والے کا جہنم میں پکارنے کا ذکر ہے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ''لکڑی کا چور'' سے یہ مطلب ہے کہ اُس نے نیچے لکڑی کے کونے میں کوئی نوکدار چیز لگا رکھی تھی یا لکڑی کو ذرا خمدار کیا ہوا تھا۔ وہ حجاج کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی لکڑی کو اُن کے سامان میں اُڑس لیتا اگر حجاج دیکھ لیتے تو کہتا کہ یہ تو غلطی سے لکڑی میں پھنس گیا ہے ورنہ سامان لے کر رفو چکر ہو جاتا۔

١٤٨٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْعَظِيْمِ قَالَ

١٤٨٦: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

حَدَّثَنِی اِبْرَاهِیْمُ سَبْلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدِ وَهُوَ دُوْنَ السُّجُوْدِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ وَفَعَلَ فِیْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ یَفْعَلُ فِیْهِمَا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰهِ وَاَنَّهُمَا لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باجماعت نماز پڑھائی' پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر طویل سجدہ کیا' پھر سجدے سے سر اُٹھا کر کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر طویل سجدہ کیا لیکن یہ سجدہ پہلے سے کم طویل تھا۔ پھر کھڑے ہوئے دو دو رکوع کیے ان میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر اسی طرح دو سجدے کیے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو اور نماز پڑھنی شروع کر دیا کرو۔

بَابٌ ۸۹۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۷: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِیُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةً یَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِیْ خُطْبَتِهٖ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَیْنَا اَنَا یَوْمًا وَّ غُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِیْ غَرَضَیْنِ لَنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِیْدَ رُمْحَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِیْ عَیْنِ النَّاظِرِ مِنَ الْاُفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَیُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اُمَّتِهٖ حَدَثًا

۱۴۸۷: حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی بصری سے منقول ہے کہ انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک خطاب سنا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا تیراندازی (کی مشق) کر رہے تھے۔ کہ سورج دو یا تین نیزے بلند ہونے کے بعد اچانک کالا ہو گیا۔ ہم نے سوچا کہ چلو مسجد چلتے ہیں۔ یہ واقعہ ضرور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی اُمت کے لیے کوئی نئی چیز پیدا کرائے گا۔ ہم مسجد کی طرف چلنے لگے تو رسول اللہ ہمیں نکلتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔ اس میں قیام اتنا طویل کیا کہ کبھی کسی اور نماز میں اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ کبھی (پہلے) کسی نماز میں اتنا طویل رکوع

قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلّٰى فَقَامَ كَاَطْوَلِ قِيَامٍ قَامَ بِنَافِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَاَطْوَلِ رُكُوْعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَاَطْوَلِ سُجُوْدٍ مَّا سَجَدَبِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَشَهِدَ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُخْتَصَرٌ۔

نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی ہم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آواز نہ سنی۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آواز ہمیں سنائی نہیں دی۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھائی اور جب دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس بات کی شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

بَابٌ ۸۹۸ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۴۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَزِعًا حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ بِنَا حَتّٰى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنَ الْعُظَمَآءِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا بَدَا لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

۱۴۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے جلدی سے باہر نکلے اور مسجد تشریف لے گئے۔ پھر متواتر اُس وقت تک ہماری امامت کرواتے رہے جب تک گرہن ختم نہیں ہوگیا۔ جب سورج صاف ہوگیا تو ارشاد فرمایا: لوگ خیال کرتے ہیں کہ سورج یا چاند گرہن کسی عظیم شخصیت کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ انہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ ان کی مطیع ہو جاتی ہے۔ اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو گرہن ہونے سے پہلے گزری ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اس ارشاد کا سادہ سا مفہوم تو یہ ہے کہ مثلاً اگر فجر کے ساتھ گرہن ہو تو دو رکعت اور ظہر وعصر کے بعد چار رکعت ادا کرے اور احناف کے نزدیک اس نماز کا طریقہ بعینہٖ وہی ہے جو عام نمازوں کا طریقہ ہے۔

۱۴۸۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِمِ اَنَّ جَدَّهٗ عُبَيْدَاللّٰهِ ابْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ السَّخْتِيَانِيْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ اِذَا ذَاكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَخَرَجَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهٗ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔

۱۴۸۹: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اپنا کپڑا گھسیٹتے ہوئے کھڑے ہوئے اور تیزی سے باہر نکلے اور دو طویل رکعات پڑھائیں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے اُسی وقت (تقریباً) سورج گرہن بھی ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی وفات یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہٰذا اگر تم ایسا دیکھو تو اس نماز کی طرح نماز پڑھا کرو جو گرہن سے پہلے پڑھی ہو۔

۱۴۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ اَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحْدِثُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَاءَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهٖ يَخْشَعُ لَهٗ فَاَيُّهُمَا حَدَثَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔

۱۴۹۰: حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جو چاہتے ہیں (تصرف) فرماتے ہیں۔ نیز اللہ جل جلالہٗ جب اپنی مخلوق میں سے کسی مخلوق پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ چیز ان کی فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ اگر ان (چاند و سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو اس وقت تک نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ یا پروردگار کوئی نئی چیز (بات) پیدا فرما دیں۔

۱۴۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا۔

۱۴۹۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جائے تو اس سے پہلے پڑھی گئی (فرض) نماز کی طرح نماز ادا کیا کرو۔

۱۴۹۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۴۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن ہو جانے پر عام (فرض) نمازوں کی ہی طرح نماز پڑھائی اور اس میں رکوع وسجود کیے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا یَرْکَعُ وَ یَسْجُدُ۔

۱۴۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ ہِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ خَرَجَ یَوْمًا مُسْتَعْجِلاً اِلَی الْمَسْجِدِ وَ قَدِ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتّٰی انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَھْلَ الْجَاھِلِیَّةِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ اِلاَّ لِلْمَوْتِ عَظِیْمٍ مِنْ عُظَمَآءِ اَھْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ وَلٰکِنَّھُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِہٖ یُحْدِثُ اللّٰہُ فِیْ خَلْقِہٖ مَا یَشَآءُ فَاَیُّھُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ اَوْ یُحْدِثَ اللّٰہُ اَمْرًا۔

۱۴۹۳: حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ جلدی سے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے نماز کی امامت کروائی یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دورِ جاہلیت میں لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج یا چاند گرہن کسی بڑی شخصیت کی وفات کی وجہ سے ہوتا ہے' لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی مخلوق میں سے ہی دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا ہے تغیر پذیر کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو جب تک وہ ختم نہ ہو جائے تم نماز پڑھا کرو۔ یا ایسا ہو کہ اللہ کوئی (اس گرہن کی وجہ سے) نئی بات رونما کریں۔

۱۴۹۴: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْکَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجُرُّ رِدَآءَہٗ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَی الْمَسْجِدِ وَثَابَ اِلَیْہِ النَّاسُ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ فَلَمَّا انْکَشَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ یُخَوِّفُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بِھِمَا عِبَادَہٗ وَاِنَّھُمَا لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِہٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِکَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یُکْشَفَ مَا بِکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ ابْنًا لَّہٗ مَاتَ یُقَالُ لَہٗ اِبْرَاھِیْمَ فَقَالَ لَہٗ نَاسٌ فِیْ ذٰلِکَ۔

۱۴۹۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کرتے کو گھسیٹے ہوئے مسجد تک تشریف لے گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر جب گرہن ختم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو تنبیہ کرتا ہے۔ نیز انہیں کسی کی وفات یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اگر تم ایسا دیکھو تو گرہن کے ختم ہو جانے تک نماز ادا کیا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ اسی روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن بھی اسی وجہ سے ہوا ہوگا۔

۱۴۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلَ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ مِثْلَ

۱۴۹۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزمرہ کی نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا فرمائی۔

صَلٰوتِکُمْ هٰذِہٖ، وَذَکَرَ کُسُوْفَ الشَّمْسِ۔

بَابُ ٨٩٩ قَدْرِ الْقِرَاءَۃِ فِی صَلٰوۃِ الْکُسُوْفِ

١٤٩٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا قَرَاَ نَحْوًا مِنْ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ قَالَ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَامًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْنَاكَ تَنَا وَلْتَ شَیْئًا فِیْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَیْنَاكَ تَکَعْکَعْتَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَنَّۃَ اَوْ اُرِیْتُ الْجَنَّۃَ فَتَنَا وَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِیَتِ الدُّنْیَا وَ رَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ قَالُوْا لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُفْرِ هِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ۔

باب: نمازِ گرہن میں کتنی قرأت کرے؟

۱۴۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے صلوٰۃ الکسوف پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے طویل قیام کیا اور اس میں اتنی قرأت کی جتنی سورۃ بقرہ کی طوالت ہے۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا' پھر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند ربّ کریم کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت وحیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ تم اگر کبھی ایسا دیکھو تو اپنے ربّ کو یاد کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (دورانِ نماز) آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی جگہ سے شاید کوئی چیز پکڑنے کے لیے آگے ہوئے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے کی طرف ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی یا فرمایا میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے میووں کا ایک گچھا توڑنے کے لیے آگے بڑھا۔ اگر میں لے لیتا تو تم جب تک دنیا باقی ہے اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوزخ دیکھی۔ میں نے آج تک اس سے خوفناک کوئی چیز نہیں مشاہدہ کی۔ اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کیوں یا رسول اللہ! فرمایا: ان کی ناشکری (کی عادت) کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ؟ فرمایا: خاوند کے ساتھ ناشکری کرتی ہیں اور اس کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی خاتون کے ساتھ تازندگی

احسان کرتے رہو پھر اُسے تمہاری کوئی ایک بات بھی ناگوار محسوس ہوتو وہ فوراً کہے گی۔ میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔

بَابُ ٩٠٠ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

١٤٩٧: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

باب: نمازِ گرہن میں بآوازِ بلند قراءت کرنا

١٤٩٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے اور بآوازِ بلند قرأت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اُٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ارشاد فرماتے۔

بَابُ ٩٠١ تَرْكِ الْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَآءَةِ

١٤٩٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِالْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

باب: (صلوٰۃ کسوف) میں بغیر آواز کے قرأت

١٤٩٨: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز ادا کی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔

بَابُ ٩٠٢ الْقَوْلِ فِي السُّجُوْدِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

١٤٩٩: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ فِي السُّجُوْدِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِيْ فِيْ سُجُوْدِهٖ وَيَنْفُخُ وَيَقُوْلُ رَبِّ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا اَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعِدْنِيْ هٰذَا وَاَنَا فِيْهِمْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى

باب: نمازِ گرہن میں بحالتِ سجدہ کیا پڑھا جائے؟

١٤٩٩: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور طویل سجدہ کیا۔ یا اس طرح فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں روتے رہے اور سسکیاں لیتے ہوئے فرمانے لگے: اے اللہ! تُو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ تو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ جب تک میں ان میں موجود ہوں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو چکے تو ارشاد فرمایا: جنت میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ

لَوْ مَدَدْتُ يَدِیْ تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوْفِهَا وَعُرِضَتْ عَلَیَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَنْفُخُ خَشْيَةَ اَنْ يَّغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بَدَنَتِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاَيْتُ فِيْهَا اَخَابَنِیْ دُعْدُعٍ سَارِقَ الْحَجِيْجِ فَاِذَا فُطِنَ لَهٗ قَالَ هٰذَا عَمَلُ الْمِحْجَنِ وَرَاَيْتُ فِيْهَا امْرَاَةً طَوِيْلَةً سَوْدَآءَ تُعَذَّبُ فِیْ هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰی مَاتَتْ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاِذَا انْكَسَفَتْ اِحْدَاهُمَا وَقَالَ فَعَلَ اَحَدُهُمَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَاسْعُوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

اگر میں ہاتھ کو آگے کرتا تو اس کے گچھے توڑ سکتا تھا۔ پھر جہنم بھی میرے سامنے پیش کی اور میں اسے پھونکنے لگا' اس خوف سے کہ تم لوگوں کو اس کی گرمی نہ اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر میں نے اس میں اپنے اُونٹ کے چور کو دیکھا۔ پھر بنو دعدع کے بھائی کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چوری کیا کرتا تھا اور اگر کوئی اُسے پکڑ لیتا (دیکھ لیتا) تو کہتا یہ لکڑی (بوجہ نوک) کی وجہ سے ہے۔ پھر میں نے اس میں ایک لمبی سیاہ خاتون کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے اس بلّی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ پھر فرمایا: سورج یا چاند میں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ جل جلالہٗ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو فوراً کا ذکر (صلوٰۃ الکسوف) شروع کر دیا کرو۔

بَابُ ۹۰۳ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيْمِ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

باب: نمازِ گرہن میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

۱۵۰۰: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ الزُّهْرِیَّ عَنْ سُنَّةِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَنَادٰی اَنَّ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلّٰی بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلَةً مِثْلَ قِيَامِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِیَ اَدْنٰی مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰی ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰی مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سُجُوْدًا طَوِيْلًا مِّثْلَ رُكُوْعِهٖ

۱۵۰۰: حضرت عبدالرحمٰن بن نمر سے مروی ہے کہ انہوں نے زہری سے گرہن کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا اور اُس نے باجماعت نماز کے لیے لوگوں کو جمع ہونے کا اعلان کیا۔ لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی۔ پہلے تکبیر کہہ کر طویل قرأت کی۔ پھر رکوع میں گئے اور قیام کی طرح یا اس سے بھی طویل رکوع کیا۔ پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کی طرح طویل یا اس سے بھی کچھ زائد طویل سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا' پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اُٹھایا' پھر تکبیر

وَاَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ فَقَرَاَ قِرَاءَ ةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَرَاَ قِرَاءَ ةً طَوِيْلَةً وَهِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَآءَ ةِ الْاُوْلٰى فِى الْقِيَامِ الثَّانِىْ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلاً دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ اَدْنٰى مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيْهِمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ فَاَيُّهُمَا خُسِفَ بِهٖ اَوْ بِاَحَدِهِمَا فَافْزَعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلٰوةِ۔

کہہ کر دوسرا سجدہ کیا' پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہوگئے اور پہلی رکعت کی قرأت سے کم طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' پھر اس سے طویل رکوع کیا' پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر تکبیر کہہ کر اُٹھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے اور پہلے سجدوں سے کم طویل سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے تو فوراً اللہ کی طرف رجوع کیا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔

۱۵۰۱: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ ...... السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

۱۵۰۱: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی تو پہلے طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا' پھر سر اُٹھایا اور پھر دوسرا سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا' پھر کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا' پھر اُٹھے اور طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا۔ پھر اُٹھے اور سجدہ میں گئے اور طویل سجدہ کیا۔ پھر اُٹھے اور دوسرا سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا' پھر اُٹھے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔

بَابُ ۹۰۴ الْقُعُوْدِ عَلَى الْمِنبَرِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

۱۵۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو و بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخُسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا اِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ اِلَيْنَا نِسَآءٌ وَاَقْبَلَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ ضَحْوَةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَامَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُوْنَ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّ قِيَامَهٗ دَرُكُوْعَهٗ دُوْنَ الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيْمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ مُخْتَصَرٌ۔

باب: صلوٰۃ الکسوف کے بعد منبر پر بیٹھنا

۱۵۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انتہائی لمبا قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور انتہائی لمبا رکوع کیا' پھر اُٹھے اور بہت طویل لیکن نسبتاً پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے نسبتاً کم لیکن طوالت میں پھر کافی طویل رکوع کیا' پھر سجدے میں گئے اور پھر سجدے سے سر اُٹھا کر کھڑے ہو گئے' پھر پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع بھی پہلے سے کم طویل کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدے کیے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت تک سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو' صدقہ دو اور اللہ کو یاد کرو۔ پھر فرمایا: اے اُمت محمدیہ! تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے تو زیادہ غیرت مند نہیں کہ اس کی باندی یا غلام زنا کرے پھر ارشاد فرمایا: اے اُمت محمدیہ اگر تم لوگوں کو اُن چیزوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو۔

بَابُ ۹۰۵ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوْفِ

۱۵۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَصَلّٰى فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا ثُمَّ

باب: نمازِ گرہن کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟

۱۵۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہیں جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو سورج گرہن ہو گیا۔ ہم حجرے میں چلی گئیں اور دیگر عورتیں میرے پاس جمع ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَقَدْ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا تَصَدَّقُوْا وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ اِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ اَمَتُهٗ يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا۔

واپس تشریف لائے' وہ چاشت کا وقت تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا' پھر طویل رکوع کیا' پھر سر اُٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا' پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا' پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت شروع کی۔ اس میں بھی اسی طرح کیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اس رکعت میں پہلی رکعت سے کم طویل تھے' پھر سجدے کیے تو سورج صاف ہوگیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشادفرمایا جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ لوگ قبر میں بھی اسی طرح فتنے میں مبتلا کیے جائیں گے جس طرح دجال کے آجانے پر وہ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۵۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

۱۵۰۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن ہونے پر خطبہ دیا تو اما بعد! ارشادفرما کر خطبہ کی ابتداء کی۔

بَابُ ۹۰۶ الْاَمْرِ بِالدُّعَآءِ فِي الْكُسُوْفِ

باب: گرہن کے موقع پر حکم دُعا

۱۵۰۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَائَهٗ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّوْنَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهٗ وَاِنَّهُمَا لَا

۱۵۰۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج گرہن ہوگیا۔ آپ جلدی میں چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ دیگر لوگ بھی جمع ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر نمازوں کی طرح دو رکعات نماز کی امامت فرمائی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ فَإِذَا رَاَيْتُمْ كُسُوْفَ اَحَدِهِمَا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ مَابِكُمْ۔

لگتا۔ اگر دونوں (چاند یا سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو نماز پڑھا کرو اور دُعا کیا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

بَابُ ۹۰۷ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوْفِ

باب: سورج گرہن کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم

۱۵۰۶: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِيُّ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتّٰى اَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ مَّا رَاَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلٰوتِهٖ قَطُّ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَاءِهٖ وَاسْتِغْفَارُهٗ۔

۱۵۰۶: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے خوف سے گھبرا کر اُٹھے اور مسجد میں تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام رکوع اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ اس سے پہلے ایسے (اتنا طویل ارکان) کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ دکھاتے ہیں یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پیش آتیں۔ بلکہ اللہ ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا اگر تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو فوراً اللہ کا ذکر کرو۔ اس سے دُعا کرو اور استغفار کرو۔

۱۷

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارش طلبی کی نماز سے متعلقہ احادیث

بَابُ ۹۰۸ مَتٰی یَسْتَسْقِی الْاِمَامُ

۱۵۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِیْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ اِلَی الْجُمُعَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلٰی رُؤُسِ الْجِبَالِ وَالْاٰکَامِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِیَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَانْجَابَتْ عَنِ الْمَدِیْنَةِ انْجِیَابَ الثَّوْبِ۔

باب: امام نمازِ استسقاء کی امامت کب کرے؟

۱۵۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مویشی مر گئے اور راستوں کی بندش ہوگئی۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی تو اِس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش برستی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر گر گئے اور راستے بند ہوگئے اور مویشی بھی مرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! بارش پہاڑوں کی چوٹیوں' ٹیلوں' وادیوں اور درختوں پر برسا۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گئے۔ (یعنی منتشر ہوگئے اور آسمان صاف ہوگیا)

بَابُ ۹۰۹ خُرُوْجِ الْاِمَامِ اِلَی الْمُصَلّٰی لِلْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۰۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ قَالَ سُفْیَانُ فَسَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ یُحَدِّثُ

باب: امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر نکلنا

۱۵۰۸: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے عیدگاہ تشریف لے گئے اور قبلہ رُخ ہو کر اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دو رکعت نماز کی امامت فرمائی۔ امام نسائیؒ کہتے ہیں کہ یہ سفیان بن عیینہ کی غلطی ہے کہ

عَنْ اَبِیْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ اُرِیَ النِّدَآءَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا غَلَطٌ مِنَ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَیْدٍ الَّذِیْ اُرِیَ النِّدَآءَ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ وَهٰذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

عبداللہ بن زید وہ ہیں جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ تو ''عبداللہ بن زید بن عبدربہ'' ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں۔

بَابُ ٩١٠ الْحَالِ الَّتِیْ یَسْتَحِبُّ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیْهَا اِذَا خَرَجَ

باب: امام کے لیے (نمازِ استسقاء میں) کس طریقہ سے نکلنا بہتر ہے

١٥٠٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کِنَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَرْسَلَنِیْ فُلَانٌ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا فَلَمْ یَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِکُمْ هٰذِهٖ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ۔

١٥٠٩: حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء سے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انتہائی عاجزی اور انکساری کی حالت میں بغیر کسی زینت یا آرائش کے نکلے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے یہاں شروع ہوگیا ہے۔

١٥١٠: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰی وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ سَوْدَآءُ۔

١٥١٠: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ استسقاء پڑھی تو ایک کالی چادر اپنے اوپر لے رکھی تھی۔

بَابُ ٩١١ جُلُوْسِ الْاِمَامِ عَلَی الْمِنْبَرِ لِلْاِسْتِسْقَآءِ

باب: استسقاء میں امام کا منبر پر تشریف رکھنا

١٥١١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کِنَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَلَمْ یَخْطُبْ خُطْبَتَکُمْ

١٥١١: حضرت اسحٰق بن کنانہ سے روایت ہے کہ فرمایا: فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ استسقاء کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ استسقاء کیلئے عاجزی' انکساری اور بغیر کسی آرائش وزینت کے تشریف لے گئے۔ پھر منبر پر تشریف لائے لیکن خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ تم لوگوں نے آج کل دینا شروع کر دیا

هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَآءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

ہے بلکہ مسلسل دُعا و عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ نیز آپ نے بعینہٖ عیدین کی نماز جیسی دو رکعات کی امامت فرمائی۔

بَابُ ۹۱۲ تَحْوِيْلِ الْاِمَامِ ظَهْرَهٗ اِلَى النَّاسِ عِنْدَ الدُّعَآءِ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: بوقت استسقاء امام دُعا مانگے اور پشت کو لوگوں کی طرف پھیر لے

۱۵۱۲: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهٗ وَدَعَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَجَهَرَ۔

۱۵۱۲: حضرت عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ ان کے چچا نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقاء کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو اُلٹا اور لوگوں کی طرف کمر کر کے دُعا کی پھر دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں قرأت باآواز بلند کی۔

بَابُ ۹۱۳ تَقْلِيْبِ الْاِمَامِ الرِّدَآءَ عِنْدَ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: بوقت استسقاء امام کا چادر کو اُلٹ دینا

۱۵۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِدَآءَهٗ۔

۱۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے موقع پر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور اپنی چادر کو اُلٹ دیا۔

بَابُ ۹۱۴ مَتٰى يُحَوِّلُ الْاِمَامُ رِدَآءَهٗ

باب: کس وقت امام اپنی چادر کو اُلٹے

۱۵۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۵۱۴: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لیے دُعا کرنے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو قبلہ رُخ ہو کر اپنی چادر اُلٹی۔

بَابُ ۹۱۵ رَفْعِ الْاِمَامِ يَدَهٗ

باب: امام کا بوقت استسقاء بغرضِ دُعا ہاتھوں کا اُٹھانا

۱۵۱۵: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ اَبُوْ تَقِيٍّ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَآءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ الرِّدَآءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

۱۵۱۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے استسقاء کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رُخ فرمایا' پھر اپنی چادر پلٹی اور پھر دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا۔

بَابُ ٩١٦ كَيْفَ يَرْفَعُ

١٥١٦: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

١٥١٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ عَنْ اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

باب: ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟

١٥١٦: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دُعا میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔ لیکن استسقاء میں ہاتھ اتنے اُونچے اُٹھاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں میں موجود سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

١٥١٧: حضرت ابولحم سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش کے لیے دُعا فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اُٹھا رکھی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں اور پچھلی احادیث میں نمازِ استسقاء پڑنے کا طریقہ اور دُعا مانگنے کا طریقہ بتلایا گیا ہے۔ پچھلی حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے جو یہ فرمان گزرا ہے کہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہیں مانگی۔ علماء کرام نے اس کا یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ اتنے اُونچے ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہیں مانگی وگرنہ ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا تو کئی صحیح احادیث میں وارد ہے۔ کچھ علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ استسقاء میں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو نیچے کی طرف رکھا جاتا ہے' اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہوگا۔

اِس کے علاوہ ''چادر کو پلٹ دیتے تھے'' کا مفہوم بھی علماء کرام نے یہ لکھا ہے کہ دایاں کونہ بائیں پر اور بائیاں کونہ دائیں پر کر لیتے تھے اور اللہ سے یقین رکھتے تھے کہ اللہ بھی خشک سالی کو ایسے ہی پلٹ دے گا۔

١٥١٨: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَاَجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَآءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ حَتّٰى اَوْسِعْنَا مَطَرًا وَاُمْطِرْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ اِلَى الْجُمُعَةِ

١٥١٨: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بروز جمعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ مبارک سن رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے' جانور مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے بارش کے لیے دُعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے تک اُٹھائے اور دُعا فرمائی: یا اللہ! ہم پر مینہ برسا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی منبر سے نیچے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی اور اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک مسلسل بارش برستی رہی۔ چنانچہ ایک شخص نے

الْاُخْرٰی فَقَامَ رَجُلٌ لَا اَدْرِیْ هُوَ الَّذِیْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا اَمْ لَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّمْسِكَ عَنَّا الْمَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا وَلٰكِنْ عَلَی الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتّٰی مَا نَرٰی مِنْهُ شَیْئًا۔

(اگلے جمعہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے راستے مخدوش ہوگئے اور جانور مر گئے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے اردگرد برسا' پہاڑوں پر اور درختوں پر برسا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور اس حد تک چھٹ گئے کہ ہمیں ان میں سے پھر کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

بَابُ ۷۱۹ ذِكْرِ الدُّعَآءِ

باب: دُعا کے متعلق

۱۵۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْهِشَامٍ الْمُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا۔

۱۵۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دُعا فرمائی تھی: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا یعنی اے اللہ پانی پلا۔

۱۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ الْعُمَرِیُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ اِلَیْهِ النَّاسُ فَصَاحُوْا فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَحَطَتِ الْمَطَرُ وَ هَلَكَتِ الْبَهَآئِمُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّسْقِیَنَا قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ وَایْمُ اللّٰهِ مَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً مِّنْ سَحَابٍ قَالَ فَانْشَاَتْ سَحَابَةٌ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ اِنَّهَا اُمْطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی وَانْصَرَفَ النَّاسُ ثُمَّ نَزَلْ تَمْطُرُ اِلٰی یَوْمِ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ صَاحُوْا اِلَیْهِ فَقَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّحْبِسَهَا عَنَّا فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا

۱۵۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ کھڑے ہو کر بولنا شروع ہو گئے کہ اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں' اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے کہ وہ بارش برسائے۔ آپ نے دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ اللہ کی قسم اِس وقت ہمیں آسمان پر (دُور دُور تک) بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ اتنے میں ایک بادل دکھائی دیا اور پھر پھیلتا گیا۔ پھر بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ پھر اگلے جمعہ تک مسلسل مینہ برستا رہا۔ جب اگلے جمعہ نبی خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ پکارنے لگے: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو گئے' راستے بند ہو گئے۔ پروردگار سے دُعا کیجئے کہ بارش بند کر دے۔ رسول اللہ مسکرانے لگے اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے اردگرد برسا۔ یہ فرمانا تھا کہ بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور مدینہ کے اردگرد مینہ برستا رہا

فَتَقَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِيْنَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنَّهَا لَفِيْ مِثْلِ الْاِكْلِيْلِ۔

۱۵۲۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّغِيْثَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اللّٰهُمَّ اَغِثْنَا قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِى السَّمَآءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِّنْ بَيْتٍ وَّلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِّثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَآءَ انْتَشَرَتْ وَاَمْطَرَتْ قَالَ اَنَسٌ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَ بُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِى الشَّمْسِ قَالَ شَرِيْكٌ سَاَلْتُ اَنَسًا اَهُوَ الرَّجُلُ الْاَوَّلُ قَالَ لَا۔

بَابُ ۹۱۸ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الدُّعَآءِ

۱۵۲۲: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا

لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کی طرف (نظر اُٹھا کر دیکھا) تو یوں محسوس ہوا گویا اُس نے تاج پہن رکھا تھا اور اس پر مینہ برس رہا تھا۔

۱۵۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ربّ قدوس سے دُعا کیجئے کہ ہم پر مینہ برسائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ اے اللہ مینہ برسا۔ اے اللہ مینہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آسمان پر کہیں بادل یا بادل کی ایک ٹکڑی بھی نظر نہیں آ رہی تھی۔ ہمارے اور سلع کے درمیان (پہاڑ کا نام ہے) کوئی آڑ نہیں تھی۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا ڈھال کی طرح ظاہر ہوا اور آسمان کے وسط میں آ کر پھیل گیا۔ پھر مینہ برسنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! پھر ایک ہفتے تک ہمیں سورج نہیں دکھائی دیا۔ پھر آئندہ جمعہ اُسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور دورانِ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جانور مر گئے اور راستے مخدوش ہو گئے۔ اللہ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں، پست جگہوں، وادیوں اور درختوں پر برسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے نکلے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی شخص تھا جو پچھلے جمعہ آیا تھا؟ فرمایا: نہیں۔

باب: دُعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

۱۵۲۲: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے بیان کیا

اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ وَیُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ ابْنُ تَمِیْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمَّهٗ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَحَوَّلَ اِلَی النَّاسِ ظَهْرَهٗ یَدْعُوا اللّٰهَ وَیَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فِی الْحَدِیْثِ وَقَرَاَ فِیْهِمَا۔

کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دُعا کے لیے نکلے تو لوگوں کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف رُخ کر کے اللہ سے دُعا کی اور اپنی چادر کو اُلٹا کیا۔ پھر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور دونوں رکعات میں قرأت فرمائی۔

بَابُ ۹۱۹ کَمْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء کی رکعتیں

۱۵۲۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

۱۵۲۳: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور قبلہ رُخ ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۲۰ کَیْفَ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

۱۵۲۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ کِنَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَمِیْرٌ مِّنَ الْاُمَرَآءِ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْاِسْتِسْقَآءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهٗ اَنْ یَّسْاَلَنِیْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُّتَبَذِّلًا مُّتَخَشِّعًا مُّتَضَرِّعًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدَیْنِ وَلَمْ یَخْطُبْ خُطْبَتَکُمْ هٰذِهٖ۔

۱۵۲۴: حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن کنانہ روایت کرتے ہیں کہ ایک امیر نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ کی نمازِ استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اس نے خود کیوں نہیں پوچھا؟ پھر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خشوع وخضوع کے ساتھ عام کپڑے پہنے آہ وزاری کرتے ہوئے نکلے۔ پھر عیدین کی نماز کی طرح کی دو رکعات نماز ادا فرمائیں اور تم لوگوں کے اِس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

بَابُ ۹۲۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَآءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَآءِ

باب: نمازِ استسقاء میں بآوازِ بلند قرأت کرنا

۱۵۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقٰی فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَهَرَ فِیْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ۔

۱۵۲۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لیے نکلے تو دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں بآوازِ بلند قرأت فرمائی۔

بَابُ ۹۲۲ الْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

باب: بارش کے وقت کیا دُعا کی جائے؟

۱۵۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُمْطِرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَيِّبًا نَافِعًا۔

۱۵۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دُعا فرماتے: اے اللہ! اسے موسلا دھار برسا اور اسے فائدہ مند بنا دے۔

بَابُ ۹۲۳ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِمْطَارِ بِالْكَوْكَبِ

باب: ستاروں کی وجہ سے مینہ برسنے کے عقیدہ کا رد

۱۵۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ الْكَوْكَبُ وَبِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے ایک فریق اس کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے ایسا ممکن ہوا ہے۔

۱۵۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ مُطِرَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا ذَا قَالَ رَبُّكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا اَنْعَمْتُ عَلٰى عِبَادِيْ مِنْ نِعْمَةٍ ...... اِلَّا اَصْبَحَ طَآئِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَاَمَّا مَنْ آمَنَ بِيْ وَحَمِدَنِيْ عَلٰى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِيْ كَفَرَ بِالْكَوْكَبِ وَ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِيْ كَفَرَبِيْ وَاٰمَنَ بِالْكَوْكَبِ۔

۱۵۲۸: حضرت یزید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ تمہارے رب نے رات کو کیا حکم فرمایا ہے؟ اُس نے فرمایا: میں جب اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فلاں ستارے کی وجہ سے مینہ برسا۔ چنانچہ جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور بارش کے برسنے پر میرا شکر ادا کیا تو وہ شخص مجھ پر ایمان لایا اور ستارے سے کفر اختیار کیا اور جس کسی نے کہا کہ ستارے کی وجہ سے مینہ برسا تو اُس نے مجھ سے کفر اختیار کیا اور ستارے پر ایمان لے آیا۔

۱۵۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهٖ خَمْسَ سِنِيْنَ ثُمَّ اَرْسَلَهٗ لَاَصْبَحَتْ طَآئِفَةٌ مِّنَ النَّاسِ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سُقِيْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔

۱۵۲۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ربّ قدوس (مسلسل) پانچ برس تک بارش نہ برسائیں اور پھر بارش شروع ہو جائے تو بھی ایک گروہ کافر ہی رہے گا اور کہے گا کہ مجدح (ستارے کا نام) کے نکلنے کی وجہ سے ہم پر مینہ برسا۔

بَابُ ۹۲۴ مَسْأَلَةِ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

۱۵۳۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَحَطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ إِبْطَيْهِ يَسْتَسْقِي اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتّٰى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلٰى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ۔

باب: اگر نقصان کا خطرہ ہو تو امام بارش کے تھمنے کے لیے دُعا کرے

۱۵۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پورے سال تک بارش نہیں ہوئی تو لوگ جمعہ کے دن نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بارش نہیں ہو رہی' زمین خشک ہوگئی ہے اور جانور مر رہے ہیں۔ آپؐ نے دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے تو آسمان پر بالکل بادل نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے ہاتھ زیادہ آگے بڑھائے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ اللہ تعالیٰ سے بارش کیلئے دُعا فرما رہے تھے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ جب ہم نے نمازِ جمعہ سے فراغت حاصل کی تو جس کا گھر قریب تھا اُس کا گھر جانا بھی دُشوار ہو گیا اور وہ بارش اگلے جمعہ تک برستی رہی۔ پھر لوگ حاضر ہوئے (اگلے جمعہ) اور کہا: یا رسول اللہؐ! مکانات گر رہے ہیں' سواروں کا چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس پر آپؐ مسکرائے کہ آدمی کتنی جلدی دِل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد برسا۔ ہم پر نہیں۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

بَابُ ۹۲۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ عِنْدَ إِمْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۳۱: أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ

باب: بارش کی دُعا کرنے کے لیے ہاتھوں کو بلند کرنا

۱۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ ایک برس تک بارش نہیں برسی۔ آپؐ منبر پر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے حق میں دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تو اس وقت تک آسمان پر بادل کا ایک بھی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً وَّالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ سَحَابٌ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَالَّذِىْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةَ الْاُخْرٰى فَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِىُّ اَوْ قَالَ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَآءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ حَتّٰى صَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِىْ وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَّاحِيَةٍ اِلَّا اَخْبَرَ بِالْجَوْدِ۔

قدرت میں میری جان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی ہاتھ نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی طرح اُمڈ آئے اور چھا گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں تشریف لائے تھے کہ میں نے بارش کا پانی آپ کی ریش مبارک پر پڑتے دیکھا۔ پھر اس روز بارش ہوئی' دوسرے روز ہوئی' تیسرے روز ہوئی حتیٰ کہ اگلا جمعہ آ گیا۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکان گر رہے ہیں' مال (جانور) غرق ہونے لگے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اُٹھائے اور دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا۔ ہم پر نہیں اور بادل کی طرف اشارہ کیا۔ جس طرف آپ نے اشارہ کیا تھا وہاں سے بادل چھٹ گیا۔ اور مدینہ منورہ گھڑے کی طرح ہو گیا۔ پھر نالوں میں پانی بھر گیا اور جو آدمی بھی خواہ کسی سمت سے مدینہ آیا اُس نے آگاہ کیا کہ ہر طرف بارش برس رہی ہے۔

اٰخِرُ كِتَابُ الْاِسْتِسْقَآءِ وَلِلّٰهِ الْمِنَّةُ

استسقاء کے متعلق احادیث کی کتاب کا بحمد اللہ خاتمہ ہوا

⑱

کِتَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

۱۵۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٍّ خَلْفَهُ وَ طَائِفَةٍ اُخْرٰى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ تَلِيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ اُولٰئِكَ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً۔

۱۵۳۲: حضرت ثعلبہ بن زہدم فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طائف میں نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری جماعت اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دشمن کے درمیان حائل تھی۔ پھر دوسری جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بندی کی اور ایک رکعت ادا فرمائی اس وقت تک پہلی رکعت والی جماعت دُشمن کے مقابلے میں کمر بستہ ہو چکی تھی۔

۱۵۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى

۱۵۳۳: حضرت ثعلبہ بن زہدم فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے کہ انہوں نے پوچھا: کوئی شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف ادا فرمائی ہو؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! میں نے ادا فرمائی ہے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے دو صفیں بنائی گئیں۔ ایک صف دُشمن کے مقابلے میں صف آرا رہی اور دوسری نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ پھر وہ لوگ اُٹھ کر ان کی جگہ چلے گئے اور وہ

بِالَّذِیْ خَلْفَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰی مَکَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُوْلٰٓئِکَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً وَّلَمْ یَقْضُوْا۔

ان کی جگہ (نماز کے لیے) آ گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے (باقی نماز کی) قضا نہیں ادا کی۔

۱۵۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِی الرُّکَیْنُ بْنُ الرَّبِیْعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلٰوةِ حُذَیْفَةَ۔

۱۵۳۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ خوف کے متعلق حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَفِی الْخَوْفِ رَکْعَةً۔

۱۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعت نماز' سفر میں دو رکعات نماز اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض نماز فرض کی ہے۔

۱۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِی الْجَهْمِ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِذِیْ قَرَدٍ وَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّیْنِ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِیَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ خَلْفَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلَآءِ اِلٰی مَکَانِ هٰؤُلَآءِ وَجَآءَ اُوْلٰٓئِکَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً وَّلَمْ یَقْضُوْا۔

۱۵۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد کے مقام پر نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں آراستہ کیں۔ ایک دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر یہ لوگ اُن کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ اِدھر آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر کسی نے قضا (یعنی رہ جانے والی ایک رکعت) نہیں پڑھی۔

۱۵۳۷: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَکَبَّرَ وَکَبَّرُوْا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعَ اُنَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ اِلَی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ فَتَاَخَّرَ الَّذِیْنَ سَجَدُوْا مَعَهٗ وَحَرَسُوْا اِخْوَانَهُمْ وَاَتَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰی فَرَکَعُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوْا وَالنَّاسُ کُلُّهُمْ فِیْ صَلٰوةٍ یُکَبِّرُوْنَ وَلٰکِنْ یَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

۱۵۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی (نماز کے لیے)۔ لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لوگوں میں سے بھی کچھ لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ ادا کر لیا تھا وہ پیچھے ہوتے گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہو گئے پھر دوسری جماعت آگے بڑھی اور آپ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ چنانچہ سب کے سب نماز میں تھے' تکبیر کہتے اور اور ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے۔

۱۵۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ

۱۵۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نمازِ خوف میں

حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا کَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ اِلاَّ سَجْدَتَیْنِ کَصَلٰوةِ اَحْرَاسِکُمْ هٰؤُلَاۤءِ الْیَوْمَ خَلْفَ اَئِمَّتِکُمْ هٰؤُلَاۤءِ اِلاَّ اَنَّهَا کَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ جَمِیْعًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوْا مَعَهٗ جَمِیْعًا ثُمَّ رَکَعَ وَرَکَعُوْا مَعَهٗ جَمِیْعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِیْنَ کَانُوْا قِیَامًا اَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ سَجَدُوْا مَعَهٗ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِیْنَ کَانُوْا قِیَامًا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوْا فَجَمَعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِیْمِ۔

صرف دو سجدے تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے ان اماموں کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ الّا یہ کہ وہ لوگ پیچھے ہٹتے اس طرح کہ پہلے ایک جماعت بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور ان میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ ادا کرتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے تو سب ساتھ رکوع کرتے پھر سجدہ میں جاتے تو صرف وہی لوگ ساتھ سجدہ میں جاتے جو پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ جنہوں نے یہ رکعت آپ کے ساتھ پڑھی تھی۔ پھر پہلی رکعت پڑھنے والے سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگ ایک ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُصَافُّوا الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاۤءِ وَجَآءَ اُولٰٓئِكَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً ثُمَّ قَامُوْا فَقَضَوْا رَکْعَةً رَکْعَةً۔

۱۵۳۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری دشمن سے کمر بستہ رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی تو وہ لوگ چلے گئے اور جو دشمن کے مقابلہ میں (صف آراء) تھے وہ آ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر سب کھڑے ہو گئے اور ایک ایک رکعت جو بقایا تھی ادا کی۔

۱۵۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَآئِفَةً صَفَّتْ مَعَهٗ وَطَآئِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ...... فَصَلّٰی بِالَّذِیْنَ مَعَهٗ رَکْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَآئِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّآئِفَةُ الْاُخْرٰی فَصَلّٰی بِهِمُ الرَّکْعَةَ الَّتِیْ

۱۵۴۰: حضرت صالح بن خوات اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بنائی اور ایک دشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور دوسری جماعت آئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر بیٹھے رہے اور

بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

انہوں نے اپنی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۴۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۱۵۴۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر یہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آ کر کھڑے ہوگئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا اور دونوں جماعتوں نے اپنی انفرادی رکعت پڑھی جو ابھی پڑھنی رہ گئی تھی۔

۱۵۴۲: اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَا هُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِّنَّا مَعَهٗ وَ اَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهٗ رَكْعَةً وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کی غرض سے گیا تو ہم دُشمن کے برابر صف آراء ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم میں سے ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلے میں سینہ سپر رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع و سجود کیے' پھر وہ گئے اور اس جماعت کی جگہ لے لی جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی پھر وہ لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ رکوع وسجود ادا کیے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہر شخص باقی رہ جانے والے ایک رکوع اور دو سجدے ادا کیے۔

۱۵۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْسُفَ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَّ خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَ اَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ

۱۵۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم میں سے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر دشمن کے مقابلے کے

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ وَجَآءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلُّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّ سَجْدَتَيْنِ۔

لیے چلے گئے اور وہ لوگ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح (نماز پڑھی) کیا۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

۱۵۴۴: اَخْبَرَنِىْ عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَاَبِىْ اَيُّوْبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلّٰى خَلْفَهٗ طَائِفَةٌ مِّنَّا وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَلَمْ يُسَلِّمُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ فَصَفُّوْا مَكَانَهُمْ وَجَآءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً وَّ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَتَمَّ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلّٰى كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ السُّنِّيِّ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنَ ابْنِ عُمَرَ حَدِيْثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْهُ۔

۱۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف پڑھی تو تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف آراء ہوئی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں ڈٹی رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ لوگ سلام پھیرے بغیر چلے گئے اور اس جماعت کی جگہ دشمن کے مقابلے میں برسر پیکار ہو گئے اور وہ جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکوع اور چار سجدے پورے ہو گئے تھے چنانچہ ہر آدمی نے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے اپنی نماز ادا کی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بن انس نے فرمایا: زہری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صرف دو احادیث کی سماعت کی ہے۔ یہ حدیث اُن احادیث میں سے نہیں ہے۔

۱۵۴۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُّوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهٖ فَقَامَتْ طَآئِفَةٌ مَّعَهٗ طَائِفَةٌ بِاِزَآءِ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوْا وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

۱۵۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز ادا فرمائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے ساتھ سینہ [illegible] رہی۔ پھر جو جماعت آپ کے ساتھ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور وہ جماعت چلی گئی پھر دوسری جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے ساتھ بھی ایک رکعت ادا فرمائی۔ پھر دونوں جماعتوں نے باقی ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۶: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَذَکَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ هَلْ صَلَّیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتٰی قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهٗ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰی مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ اِلَی الْقِبْلَةِ فَکَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَکَبَّرُوْا جَمِیْعًا الَّذِیْنَ مَعَهٗ وَالَّذِیْنَ یُقَابِلُوْنَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَةً وَّاحِدَةً وَرَکَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ تَلِیْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَ سَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ تَلِیْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِیَامٌ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ مَعَهٗ فَذَهَبُوْا اِلَی الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَاَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ قَائِمٌ کَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَکْعَةً اُخْرٰی وَرَکَعُوْا مَعَهٗ وَسَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِیْ کَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَکَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّ مَنْ مَّعَهٗ ثُمَّ کَانَ السَّلَامُ وَسَلَّمُوْا فَسَلَّمَ جَمِیْعًا فَکَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ رَکْعَتَانِ وَلِکُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَیْنِ رَکْعَتَانِ رَکْعَتَانِ۔

۱۵۴۶: مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز ادا کی ہے؟ فرمایا: ہاں! اُس نے پوچھا: کب؟ انہوں نے فرمایا: غزوۂ نجد میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء ہوگئی اور دوسری دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ ان کی پشت قبلہ رُخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ان لوگوں نے بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان لوگوں نے بھی جو دُشمن کے مقابل تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو صرف اس جماعت نے ہی رکوع کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کے ساتھ سجدہ کیا اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو وہ جماعت بھی کھڑی ہوئی اور دشمن کے مقابلے کے لیے چلی گئی۔ جبکہ دوسری جماعت جو دشمن سے برسر پیکار تھی آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے تھے۔ وہ لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کے رکوع اور سجود کیے۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع و سجود کیے۔ پھر آپ اور وہ جماعت بیٹھ گئی۔ پھر سلام ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کے ساتھ سلام پھیرا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعات ادا فرمائیں اور باقی دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۴۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدِ الْهُنَائِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِیْقٍ قَالَ

۱۵۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضجنان کے درمیان مشرکین کا محاصرہ کیا تو مشرکین کہنے لگے۔ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور ازواج سے بھی

حَدَّثَنَا اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرًا الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لِهٰؤُلَآءِ صَلٰوةً هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَبْنَآءِ هِمْ وَاَبْكَارِهِمْ اَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ ثُمَّ مِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً فَجَآءَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ وَطَائِفَةٌ مُّقْبِلُوْنَ عَلٰى عَدُوِّهِمْ قَدْ اَخَذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَاَخَّرُ هٰؤُلَآءِ وَيَتَقَدَّمُ اُولٰئِكَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ رَكْعَةً تَكُوْنُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ۔

زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ لہٰذا اپنی قوت جمع کر کے ایک ہی دفعہ ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہوا جائے۔ اس پر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دو حصوں میں منقسم فرما دیں۔ ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں لے کر دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائیں اور وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائیں۔ اس طرح ان کی تو ایک ایک رکعت ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعات ادا ہو جائیں گی۔

۱۵۴۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ صَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَآءِ حَتّٰى قَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ وَجَآءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَآءِ وَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ۔

۱۵۴۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ چنانچہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک پیچھے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجدے ادا فرمائے۔ پھر وہ لوگ آگے بڑھ کر اُن کی جگہ جا کھڑے ہو گئے (جنگ کرنے والوں کی جگہ) اور وہ لوگ ان کی جگہ پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود ادا کیے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعات ادا ہو گئیں اور باقیوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۴۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ اَنْبَاَنِيْ يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتْ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَّسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّهُمْ انْطَلَقُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ

۱۵۴۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کی اقامت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک جماعت صف آراء ہوئی۔ جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ لے لی جو دشمن سے برسرِ پیکار تھے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا فِيْ وَجْهِ الْعَدُوِّ وَجَآءَ تْ تِلْكَ الطَّآئِفَةُ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِيْنَ خَلْفَهٗ وَسَلَّمَ اُولٰٓئِكَ۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء تھے اور اُن لوگوں نے بھی جو دشمن سے برسرِ پیکار تھے۔

۱۵۵۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدِّرْهَمِيُّ وَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ رَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِيْ حِيْنَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَمْكِنَتِهِمْ ثُمَّ تَاَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْاٰخَرُ فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِهِمْ وَقَامَ هٰٓؤُلَآءِ فِيْ مَقَامِ الْاٰخَرِيْنَ قِيَامًا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ فَلَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خوف کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ دشمن مقابلے کی جانب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا' پھر آپ رکوع سے اُٹھے تو ہم سب بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر جب سجدے کے لیے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگلی والی صف حالت سجدہ میں ہو گئی اور پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر آپ اور اس صف کے سجدہ کرنے کے بعد دوسری صف نے سجدے کیے۔ اس کے بعد اگلی صف پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف آگے بڑھ گئی۔ یعنی یہ اُن کی جگہ اور وہ ان کی جگہ آ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع ادا کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا' جب اُٹھے تو ہم سب بھی اُٹھے' لیکن جب سجدے میں گئے تو صرف اگلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا' پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اُٹھے تو پچھلی صف نے بھی سجدہ کیا اور سب نے اکٹھے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَخْلٍ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ

۱۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوروں کے درختوں میں موجود تھے اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا لیکن جب آپ سجدہ میں گئے تو صرف پہلی صف سجدہ میں گئی پچھلی صف حفاظت

سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا قَامُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمُ الَّذِیْ كَانُوْا فِيْهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَآءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَآءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا فَرَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالْاٰخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَاجَلَسُوْا سَجَدَ الْاٰخَرُوْنَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُكُمْ۔

کے لیے کھڑی رہی۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر پچھلی صف والے اگلی صف کی جگہ اور اگلی صف والے پچھلی صف کی جگہ آ گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا' آپ رکوع سے اُٹھے تو سب اُٹھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی ایک صف سجدہ میں گئی' پچھلی صف کھڑی حفاظت کرتی رہی۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تمہارے آج کل کے امراء کا دستور ہے۔

۱۵۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ بِهٖ اِلَیَّ وَقَرَاْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يُحَدِّثُ وَلٰكِنِّیْ حِفْظْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ حَدِيْثِهٖ حِفْظِیْ مِنَ الْكِتَابِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافَّ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِيْنَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ لَهُمْ صَلٰوةً بَعْدَ هٰذِهٖ هِیَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَبْنَآءِ هِمْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَفَّهُمْ صَفَّيْنِ خَلْفَهٗ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا رَفَعُوْا رُءُوْسَهُم مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوْعِهِمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَخَّرَ الصَّفُّ وَ الْمُقَدَّمُ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِیْ مُقَامِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعُوْا رُءُوْسَهُمْ مِنَ الرُّكُوْعِ سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِیْ يَلِيْهِ وَقَامَ الْاٰخَرُوْنَ فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ سُجُوْدِهِمْ سَجَدَ

۱۵۵۲: حضرت ابوعیاش زرقی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ عسفان پر دشمن کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھے۔ مشرکین کی قیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کی امامت کی تو مشرکین کہنے لگے اس کے بعد ان کی ایک نماز ایسی ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور اموال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر پڑھانے لگے تو اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ پھر سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا' پھر سب رکوع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے لیکن سجدہ صرف پہلی صف نے کیا' پچھلی صف بدستور کھڑی رہی جب اگلی صف سجدہ کر چکی تو پچھلی صف بھی سجدہ میں چلی گئی۔ پہلی صف پیچھے اور پچھلی صف آ گے آ گئی یعنی دونوں صفیں ایک دوسرے کی جگہ کھڑی ہوگئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو پہلی صف آپ کے ساتھ سجدہ میں چلی گئی۔ پچھلی صف کھڑی رہی جب وہ سجدے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب (مقتدیوں) کے ساتھ سلام پھیرا۔

الْاٰخَرُوْنَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ وَعَلَی الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غِرَّةً وَلَقَدْ اَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَنَزَلَتْ يَعْنِیْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَفَرَّقَنَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّیْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُوْنَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هٰؤُلَاءِ وَاُولٰئِكَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَ تَاَخَّرَ هٰؤُلَاءِ وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدَ وَ ثُمَّ قَالَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيْعًا الثَّانِيَةَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ وَبِالَّذِيْنَ يَحْرُسُوْنَهُ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا فَقَامُوْا فِیْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْاٰخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ اِمَامِهِمْ وَصَلّٰی مَرَّةً بِاَرْضِ بَنِیْ سُلَيْمٍ۔

۱۵۵۳: حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عسفان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت مشرکین کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے۔ مشرکین کہنے لگے۔ ہم نے انہیں دھوکہ دینے کے لیے ایک وقت معلوم کر لیا ہے جس میں یہ لوگ غافل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ظہر اور عصر کے درمیان نمازِ خوف کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ہم گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ بدستور حفاظت کرتا رہا۔ وہ اس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے (دونوں گروہوں نے) ساتھ تکبیر کہی۔ پھر رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ کے پیچھے والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ پھر (دوسرا گروہ) آگے بڑھا اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور سب کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والی صف نے سجدہ کیا اور وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ پھر پیچھے والے آگے بڑھے اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا اس طرح دونوں گروہوں نے امام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ دو دو رکعات نماز ادا کی۔ پھر ایک دفعہ بنو سلیم کے علاقے میں بھی نمازِ خوف ادا کی گئی۔

۱۵۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰی بِالْقَوْمِ فِی الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی بِالْقَوْمِ الْاٰخَرِيْنَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّی النَّبِیُّ ﷺ اَرْبَعًا۔

۱۵۵۴: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات پڑھیں۔ (دیگر لوگوں نے دو دو رکعات ادا کی)

۱۵۵۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۵۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِطَائِفَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰی بِاٰخَرِیْنَ اَیْضًا رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۵۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوْهُهُمْ اِلَی الْعَدُوِّ فَیَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّیَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ فِیْ مَكَانِهِمْ وَیَذْهَبُوْنَ اِلٰی مَقَامِ اُولٰٓئِكَ وَیَجِیْئُ اُولٰٓئِكَ فَیَرْكَعُ بِهِمْ وَیَسْجُدُبِهِمْ سَجْدَتَیْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ یَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً رَكْعَةً وَیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ۔

۱۵۵۶: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نمازِ خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی جانب کھڑا ہو اور ایک جماعت اُس کے ساتھ کھڑی ہو جبکہ دوسری جماعت دُشمن کے مقابلہ میں اُن کی طرف مُنہ کر کے کھڑی ہو۔ پھر امام ایک رکعت پڑھے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ اپنی اپنی ایک ایک رکعت پڑھ کر چلے گئے۔ پھر وہ ان کی جگہ چلے جائیں اور وہ ان کی جگہ آ جائیں۔ پھر امام ان کے ساتھ رکوع اور دو سجدے کرے اس طرح امام کی دو رکعات پوری ہو جائیں گی اور ان لوگوں (ہر گروہ) کی ایک رکعت ادا ہوگی لہٰذا وہ لوگ اپنی اپنی ایک رکعت ادا کریں۔

۱۵۵۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَآئِفَةٌ مَعَهٗ طَآئِفَةٌ وُجُوْهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ قَامُوْا مَقَامَ الْاٰخَرِیْنَ وَجَآءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دُشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر وہ ان کی جگہ اور یہ اُن کی جگہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۵۵۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِالَّذِیْنَ خَلْفَهٗ رَكْعَتَیْنِ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْا بَعْدُ رَكْعَتَیْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ وَلِهٰٓؤُلَآءِ رَكْعَتَیْنِ رَكْعَتَیْنِ۔

۱۵۵۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والی جماعت کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر دوسری جماعت آئی تو اُن کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چار رکعات ہوئیں اور باقیوں کی دو دو رکعات ادا ہوئیں۔

۱۹

کِتَابُ صَلٰوۃِ الْعِيْدَيْنِ

عیدین سے متعلقہ احادیث کی کتاب

١٥٥٩: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِاَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا وَقَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰى۔

۱۵۵۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دورِ جاہلیت میں لوگوں نے سال میں دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے کھیلنے کودنے کے لیے دو دن مقرر تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ۔

بَابُ ٩٢٨ الْخُرُوْجِ اِلَى الْعِيْدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

باب: عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن نکلنا

١٥٦٠: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهٗ اَنَّ قَوْمًا رَاَوُا الْهِلَالَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ وَاَنْ يَخْرُجُوْا اِلَى الْعِيْدِ مِنَ الْغَدِ۔

۱۵۶۰: حضرت ابوعمیر بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے چاند دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا۔ اس وقت دن چڑھ چکا تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور دوسرے روز عید کی نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ٩٢٩ خُرُوْجِ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب: بالغ اور باپردہ خواتین کا نمازِ عید کے لیے جانا

١٥٦١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَتْ

۱۵۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتی ''بابا'' یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ میں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بِاَبَا فَقُلْتُ اَسَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَتْ نَعَمْ بِاَبَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضُ وَيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى۔

یہ بات سنی ہے؟ کہنے لگیں: ہاں! بابا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان' باپردہ اور حائضہ خواتین نمازِ عید کے لیے جائیں اور مسلمانوں کی دُعا میں شریک ہوں۔ لیکن جن خواتین کو حیض ہو وہ نماز کی جگہ سے فاصلے پر رہیں۔

بَابُ ۹۳۰ اعْتِزَالِ الْحُيَّضِ مُصَلَّى النَّاسِ

باب: حائضہ خواتین کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا

۱۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيْتُ اُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ اِذَا ذَكَرَتْهُ قَالَتْ بِاَبَا قَالَ اَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ الْعِيْدَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ مُصَلَّى النَّاسِ۔

۱۵۶۲: محمد فرماتے ہیں کہ میں اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے ملا تو پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ (ان کی عادت تھی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوان اور باپردہ خواتین کو (نمازِ عید) کیلئے نکالو کہ وہ مسلمانوں کی اجتماعی دُعا اور بھلائی میں حصہ دار ہوں۔ لیکن حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

بَابُ ۹۳۱ الزِّيْنَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ

باب: عید کے دن آرائش کرنا

۱۵۶۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ بِالسُّوْقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهٖ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيْدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا حَتّٰى جَآءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهَا وَتُصِبْ بِهَا حَاجَتَكَ۔

۱۵۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی کپڑے کا لباس بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے خرید لیجئے اور عید کے موقع پر یا وفود سے ملاقات کے وقت پہنا کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لباس تو ان لوگوں کے لیے ہے جن کا (بروزِ آخرت) کوئی حصہ نہیں اور اسے وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ٹھہرے۔ پھر ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ وہ اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر مجھے کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت پوری کرلو۔

بَابُ ۹۳۲ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ اَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّصَلّٰى قَبْلَ الْاِمَامِ۔

باب: نمازِ عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا

۱۵۶۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابومسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا حاکم مقرر کیا تو وہ عید کے روز نکلے اور فرمایا: اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنّت نہیں۔ (نمازِ عید سے پہلے عیدگاہ میں یا گھر پر نفل پڑھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔)

بَابُ ۹۳۳ تَرْكِ الْاَذَانِ لِلْعِيْدَيْنِ

۱۵۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِيْدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ۔

باب: عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان

۱۵۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمائی اور بغیر اذان وتکبیر کے ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۳۴ الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۵۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ...... فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُبِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهٗ لِاَهْلِهٖ فَذَبَحَ اَبُوْبُرْدَةَ بْنُ دِيْنَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّسِنَّةٍ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تُوْفِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب: عید کے روز خطبہ دینا

۱۵۶۶: حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے قریب بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالضحیٰ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ہم آج کے دن کی ابتداء نماز سے کریں گے' پھر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اُس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت مہیا کیا۔ چنانچہ ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چھ ماہ کا دُنبہ ہے جو ایک برس کے دُنبے سے بھی (صحت میں) اچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد یہ رعایت کسی کے لیے نہیں ہے۔

بَابُ ۹۳۵ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۱۵۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

باب: نمازِ عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا

۱۵۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عُنْهُمَا كَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْعِیْدَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۳۶ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ اِلَی الْعَنَزَةِ

باب: برچھی گاڑ کر (بطورسترہ) اسکے پیچھے نماز ادا کرنا

۱۵۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُخْرِجُ الْعَنَزَةَ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی یُرْكِزُهَا فَیُصَلِّیْ اِلَیْهَا۔

۱۵۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالضحیٰ کی نماز کے موقع پر برچھی نکالتے اور اس کو (بطورِ سترہ' اپنے آگے زمین میں) گاڑ کر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۹۳۷ عَدَدِ صَلٰوةِ الْعِیْدَیْنِ

باب: رکعاتِ عیدین

۱۵۶۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ زُبَیْدٍ الْاَیَامِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی ذَكَرَهٗ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلٰوةُ الْاَضْحٰی رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةِ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَّیْسَ بِقَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۱۵۶۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالفطر' عیدالضحیٰ' صلوٰۃ المسافر اور جمعہ کی نماز دو دو رکعات ہیں اور یہ سب پوری ہیں' ان میں قصر نہیں۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے۔

بَابُ ۹۳۸ الْقِرَاءَةِ فِی الْعِیْدَیْنِ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ

باب: عیدین میں سورۂ ق اور سورۂ قمر تلاوت کرنا

۱۵۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ ضَمْرَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمَ عِیْدٍ فَسَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَاقْتَرَبَتْ۔

۱۵۷۰: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن نکلے تو ابو واقد لیثی سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج کے دن کونسی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سورۂ ق اور سورۂ قمر۔

بَابُ ۹۳۹ الْقِرَآءَةِ فِی الْعِیْدَیْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتَاكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ

باب: عیدین میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت کرنے کا بیان

۱۵۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ

۱۵۷۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا۔

اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اگر کبھی جمعہ کی عید ہو جاتی تب بھی دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۴۰ الْخُطْبَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب: عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا

۱۵۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنِّيْ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

۱۵۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

۱۵۷۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے موقع پر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ ۹۴۱ التَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْجُلُوْسِ فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيْدَيْنِ

باب: عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ السَّائِبِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْعِيْدَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّقِيْمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمْ۔

۱۵۷۴: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: جو جانا چاہے جائے اور جو خطبہ سننا چاہے وہ بیٹھا رہے۔

بَابُ ۹۴۲ الزِّيْنَةِ لِلْخُطْبَةِ

باب: خطبے کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا

۱۵۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اِيَادَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ۔

۱۵۷۵: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۹۴۳ الْخُطْبَةِ عَلَى الْبَعِيْرِ

باب: اُونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

۱۵۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

۱۵۷۶: حضرت ابو کاہل احمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد

اَبِیْ كَاهِلٍ الْاَحْمَسِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى نَاقَةٍ وَّحَبَشِيٌّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ۔

فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اُونٹ کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔

بَابُ ۹۴۴ قِيَامِ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: کھڑے ہو کر خطبہ دینا

۱۵۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُوْمُ۔

۱۵۷۷: حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔

بَابُ ۹۴۵ قِيَامِ الْاِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ مُتَوَكِّئًا عَلٰى اِنْسَانٍ

باب: خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص سے ٹیک لگانا

۱۵۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ ثُمَّ مَالَ وَمَضٰى اِلَى النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهٖ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ امْرَاَةٌ مِّنْ سَفِلَةِ النِّسَآءِ سَفْعَآءُ الْخَدَّيْنِ بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ قَلَائِدَ هُنَّ وَاَقْرُطَهُنَّ وَخَوَاتِيْمَهُنَّ يَقْذِفْنَهٗ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهٖ۔

۱۵۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان واقامت کے نماز ادا فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ نیز لوگوں کو اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر چلے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انہیں بھی وعظ ونصیحت کی۔ پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور انہیں اطاعت کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا: (اے عورتو!) صدقہ دیا کرو کیونکہ جہنم کے ایندھن کی اکثریت عورتیں ہی ہیں۔ اس پر ایک ادنیٰ درجہ کی کالے گالوں والی خاتون بول اُٹھی کہ کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ شکوہ بہت اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ سُن کر عورتوں نے اپنے ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں اُتار کر بلالؓ کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں اور صدقہ دے دیں۔

بَابُ ۹۴۶ اِسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ بِالنَّاسِ بِوَجْهِهٖ فِی الْخُطْبَةِ

۱۵۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَيُصَلِّیْ بِالنَّاسِ فَاِذَا جَلَسَ فِی الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ وَاِلَّا اَمَرَالنَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ اَكْثَرِ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَآءُ۔

باب: خطبہ دیتے وقت امام کا مُنہ لوگوں کی طرف ہو

۱۵۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر عیدگاہ جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جاتے۔ لوگ بیٹھے رہتے۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام ہوتا مثلاً کہیں لشکر وغیرہ بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتے اور تین مرتبہ فرماتے: ''صدقہ دو'' چنانچہ سب سے زیادہ خواتین صدقہ دیا کرتی تھیں۔

بَابُ ۹۴۷ الْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

باب: دورانِ خطبہ دوسرے کو کہنا' خاموش رہو

۱۵۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ: ''خاموش رہو'' اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے ناپسندیدہ بات کہی۔

بَابُ ۹۴۸ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

۱۵۸۱: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِیْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِیَ لَهٗ اِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ الْهَدْیِ هَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّالْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ

باب: خطبہ کیسے پڑھا جائے؟

۱۵۸۱: حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے۔ سب سے بُری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے' ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے: میں اور قیامت اتنی قریب ہیں

فِي النَّارِ يَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ عَلَاصَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ نَذِيْرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ مَسَّاكُمْ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضِيَاعًا فَاِلَيَّ اَوْ عَلَيَّ وَاَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ۔

جتنی یہ دو اُنگلیاں۔ آپؐ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپؐ کے رُخسار مبارک سرخ ہو جاتے' آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپؐ کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو لشکر لوٹ لیگا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا' وہ اُسکے ورثاء کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا' اسکا قرض اور بچوں کی پرورش کا میں ذمہ دار ہوں کیونکہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

بَابُ ۹۴۹ حَثُّ الْاِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ فِي الْخُطْبَةِ

باب: امام کا دورانِ خطبہ صدقہ دینے کی تلقین کرنا

۱۵۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيَاضٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَاْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُوْنُ اَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَآءَ فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اَوْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ بَعْثًا تَكَلَّمَ وَاِلَّا رَجَعَ۔

۱۵۸۲: حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلتے تو دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتیں۔ نیز اگر آپ ﷺ کو کوئی کام ہوتا یا کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کر دیتے ورنہ واپس آ جاتے۔

۱۵۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْا فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ دیا کرو۔ یہ سُن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: یہاں اہلِ مدینہ میں سے کون کون ہیں؟ اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتاؤ۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے' آزاد و غلام اور مرد و عورت پر فرض کیا ہے۔ اس کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً تین کلو) جو کی ہے۔

۱۵۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

۱۵۸۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عیدالضحیٰ کے بعد خطبہ میں فرمایا: جو شخص ہماری اس نماز کی طرح پڑھے گا اور قربانی کرے گا' (صرف) اُسی کی (نماز و) قربانی

ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَمَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَتِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَۃَ بْنُ نِیَارٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَقَدْ نَسَکْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ عَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَکَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَھْلِیْ وَجِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ تِلْکَ شَاۃُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِیْ جَذْعَۃً خَیْرٌ مِنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَھَلْ تُجْزِیْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ۔

ہوگی۔ جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ صرف گوشت ہے۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! واللہ! میں تو نماز سے قبل قربانی کر چکا۔ میں یہ کھانے کا دن سمجھا' لہٰذا خود بھی کھایا' ہمسائیوں کو بھی کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو صرف گوشت تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس چھ ماہ کا دُنبہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے' کیا اُس سے قربانی ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! صرف تمہارے لیے' تمہارے بعد کسی کے لیے نہیں۔

بَابُ ۹۵۰ الْقَصْدِ فِی الْخُطْبَۃِ

باب: متوسط خطبہ دینا

۱۵۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ فَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ قَصْدًا وَخُطْبَتُہٗ قَصْدًا۔

۱۵۸۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی متوسط (درمیانی) ہوتی اور خطبہ بھی۔

بَابُ ۹۵۱ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الْخُطْبَتَیْنِ وَالسُّکُوْتِ فِیْہِ

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور سکوت کرنا

۱۵۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَۃَ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَقْعُدُ قَعْدَۃً لَا یَتَکَلَّمُ فِیْھَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَۃً اُخْرٰی فَمَنْ خَبَّرَکَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقْہُ۔

۱۵۸۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ پھر بیٹھ گئے اور خاموش رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ دیا۔ لہٰذا اگر کوئی تمہیں بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کو سچ مت سمجھا کرو۔

بَابُ ۹۵۲ الْقِرَاءَۃِ فِی الْخُطْبَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالذِّکْرِ فِیْھَا

باب: خطبہ دوم میں تلاوتِ قرآن و ذکر الٰہی کرنا

۱۵۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سِمَاکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ وَیَقْرَاُ اٰیَاتٍ

۱۵۸۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے اور قرآنِ کریم کی آیات تلاوت کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور خطبہ دونوں چیزیں

وَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلٰوتُهُ قَصْدًا۔

اعتدال پر ہوتی تھیں۔

بَابُ ۹۵۳ نُزُوْلِ الْاِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْخُطْبَةِ

۱۵۸۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ اِذْ اَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَاَيْتُ هٰذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فِيْ قَمِيْصَيْهِمَا فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

باب: اختتامِ خطبہ سے قبل امام کا نیچے آنا

۱۵۸۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ گئے' دونوں نے سرخ کرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اُترے اور اُن دونوں کو گود میں اُٹھا لیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اُتر کر انہیں (گود میں) اُٹھا لیا۔

بَابُ ۹۵۴ مَوْعِظَةِ الْاِمَامِ النِّسَآءِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

۱۵۸۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوْجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَامَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهٗ يَعْنِيْ مِنْ صِغَرِهٖ اَتَى الْعَلَمَ الَّذِيْ عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى حَلْقِهَا تُلْقِيْ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ۔

باب: خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت اور صدقے کی ترغیب

۱۵۸۹: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ (نمازِ عید کیلئے) نبیؐ کے ساتھ نکلے تھے؟ فرمایا: ہاں! اگر میرا آپؐ کے نزدیک کوئی مقام نہ ہوتا تو میں نہیں جا سکتا تھا۔ (کیونکہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر بن صلت کے مکان کے پاس موجود اُس نشان کے قریب آئے۔ (اشارے سے بتایا یا سمجھایا) نماز ادا کی' پھر خطبہ ارشاد فرمایا' پھر خواتین کے پاس گئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ پھر آپؐ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو خواتین اپنے ہاتھ گلے (زیور) کی طرف لے جاتیں اور بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتی جاتیں۔

بَابُ ۹۵۵ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدَيْنِ وَبَعْدَهَا

باب: نمازِ عید سے قبل یا بعد نماز پڑھنا

۱۵۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۵۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

علیہ وسلم عید کے دن نکلے تو صرف دو رکعات ادا فرمائیں۔ نہ ان سے ماقبل کچھ پڑھا اور نہ بعد میں۔

بَابُ ۹۵۶ ذِبْحِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ وَعَدَدَ مَا يُذْبَحُ

باب: امام کا قربانی کرنا تعدادِ قربانی

۱۵۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اَضْحٰى وَانْكَفَا اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۱۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدالضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دو دُنبوں کے قریب گئے جو سفید اور کالے تھے۔ پھر انہیں ذبح کیا۔

۱۵۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ اَوْيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

۱۵۹۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۵۷ اِجْتِمَاعِ الْعِيْدَيْنِ وَشُهُوْدِهِمَا

باب: جمعہ کے دن عید ہو تو کیا کرے؟

۱۵۹۳: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قُلْتُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ فِى الْجُمُعَةِ وَالْعِيْدِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ وَالْعِيْدُ فِىْ يَوْمٍ قَرَاَبِهِمَا۔

۱۵۹۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سورۂ اعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔ اگر جمعہ اور عید کبھی ایک ہی دن ہو جاتے تو بھی ان ہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۹۵۸ الرُّخْصَةِ فِى التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيْدَ

باب: اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص نے نمازِ عید پڑھی ہو اُسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے

۱۵۹۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۵۹۴: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ اَبِىْ رَمْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ اَشَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ قَالَ نَعَمْ صَلَّى الْعِيْدَ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِى الْجُمُعَةِ۔

سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کے موقع پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے صبح کی عید کی نماز پڑھائی تھی پھر جمعہ کے لیے اجازت تھی کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔

۱۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيْدَانِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَاَخَّرَ الْخُرُوْجَ حَتّٰى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اَصَابَ السُّنَّةَ۔

۱۵۹۵: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں عید جمعہ کے دن ہوگئی۔ تو انہوں نے دن چڑھے تک نکلنے میں تاخیر کی پھر نکلے اور ایک طویل خطبہ دینے کے بعد منبر سے اُتر کر نماز ادا فرمائی اور اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی۔ جب اس واقعہ کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

بَابُ ۹۵۹ ضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے روز دَف بجانا!

۱۵۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَ هُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا۔

۱۵۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو بچیاں دَف بجا رہی تھیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر بجانے دو۔ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔

بَابُ ۹۶۰ اللَّعِبِ بَيْنَ يَدَيِ الْاِمَامِ يَوْمَ الْعِيْدِ

باب: عید کے دن امام کے سامنے کھیلنا

۱۵۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ السُّوْدَانُ يَلْعَبُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ عِيْدٍ فَدَعَانِىْ فَكُنْتُ اَطَّلِعُ اِلَيْهِمْ مِّنْ فَوْقِ عَاتِقِهٖ فَمَازِلْتُ اَنْظُرُ اِلَيْهِمْ حَتّٰى كُنْتُ اَنَا الَّتِىْ انْصَرَفْتُ۔

۱۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن چند حبشی آپ ﷺ کے سامنے کھیلتے ہوئے آئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے بھی بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے کندھے کے اُوپر سے انہیں دیکھنے لگی اور مسلسل دیکھتی رہی یہاں تک کہ جب میرا جی چاہا تب وہاں سے ہٹی۔

بَابُ ۹۶۱ اللَّعِبِ فِى الْمَسْجِدِ

باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنا اور خواتین کا کھیل

يَوْمَ الْعِيْدِ وَ نَظَرُ النِّسَآءِ اِلٰى ذٰلِكَ

۱۵۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِیْ بِرِدَائِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَسَاَمُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ۔

۱۵۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ فِی الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رضی الله عنهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ فَاِنَّمَا هُمْ بَنُوْ اَرْفِدَةَ۔

بَابُ ۹۶۲ الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتِمَاعِ اِلَى الْغِنَآءِ وَضَرْبِ الدُّفِّ يَوْمَ الْعِيْدِ

۱۶۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالدُّفِّ وَتُغَنِّيَانِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِثَوْبِهٖ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مُتَسَجٍّ ثَوْبَهٗ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَهُنَّ اَيَّامُ مِنًى وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ۔

دیکھنا

۱۵۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے میرے سامنے پردہ کر دیا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ خود ہی تھک کر ہٹ گئی۔ تم خود ہی اندازہ کرلو کہ جوان' کم سن اور کھیل کود کی شوقین لڑکی کتنی دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے۔ (یعنی میں کافی دیر کھڑی رہی' نبیؐ نے نہیں فرمایا کہ ہٹ جاؤ بلکہ میں خود ہی کافی دیر بعد اُکتا کر ہٹی۔)

۱۵۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو حبشی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے انہیں (ان حبشیوں کو) ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! انہیں کھیلنے دو۔ یہ تو حبشی ہیں۔

باب: عید کے روز گانے اور دَف بجانے کی اجازت کا بیان

۱۶۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو ان کے پاس دو لڑکیاں دَف بجاتے ہوئے گا رہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ (ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مُنہ سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ابوبکر انہیں گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ وہ منیٰ کے ایام تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

⑳

كِتَابُ قِيَامُ اللَّيْلِ وَ تَطَوُّعِ النَّهَارِ

رات' دن کے نوافل کے متعلق احادیث

بَابُ ۹۶۳ الْحَثِّ عَلَى الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ وَالْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۰۱: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ هُوَ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَآءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا۔

۱۶۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ اِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوْا اَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں نماز (نفل نماز) پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بنا ڈالو۔ (یعنی جیسے قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے ایسے ہی گھروں میں نوافل پڑھنے سے باز نہ رہو کہ مسجد ہی میں پڑھنے کی پختہ عادت بنا لو۔)

۱۶۰۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنوایا اور اس میں کئی رات تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں شریک ہونے لگے۔ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی تو سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ اس پر چند لوگوں نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائیں۔ (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے مسلسل تم لوگوں کو اس طرح کرتے ہوئے (کھانستے) ہوئے سنا تو مجھے اندیشہ لاحق ہوگا کہ کہیں تم لوگوں پر یہ نماز فرض ہی نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جاتی تو تم لوگوں ادا نہ کر سکتے۔ اے لوگو! اپنے

عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ۔

گھروں میں نمازیں ادا کیا کرو۔ کیونکہ فرض نماز کے علاوہ (اللہ تعالیٰ کے نزدیک) افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہی پڑھی جائے' البتہ فرض نماز مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

۱۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْفِطْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَلَمَّا صَلّٰى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

۱۶۰۳: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے لوگ نوافل ادا کرنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نماز (نفل نماز) گھروں میں ہی ادا کیا کرو۔

بَابُ ۹۶۴ قِيَامِ اللَّيْلِ

باب: تہجد کا بیان

۱۶۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهُ عَنِ الْوَتْرِ فَقَالَ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ ائْتِهَا فَسَلْهَا ثُمَّ ارْجِعْ اِلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاَتَيْتُ عَلٰى حَكِيْمِ ابْنِ اَفْلَحَ فَاسْتَلْحَقْتُهُ اِلَيْهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِقَارِبِهَا اِنِّيْ نَهَيْتُهَا اَنْ تَقُوْلَ فِيْ هَاتَيْنِ الشِّيْعَتَيْنِ شَيْئًا فَاَبَتْ فِيْهَا اِلَّا مُضِيًّا فَاَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَآءَ مَعِيْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيْمٍ مَّنْ هٰذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ قَالَتْ مَنْ هِشَامٌ قُلْتُ بْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ عَلَيْهِ وَقَالَتْ نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَيْسَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۶۰۴: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور رسول اللہ کی وتر نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کے متعلق اُس (شخص) کا پتہ بتاؤں جو اِس سلسلے میں سب سے زیادہ معلومات رکھتا ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو پھر واپس آ کر مجھ سے بھی بیان کرنا کہ انہوں نے کیا بتلایا۔ پھر میں حکیم بن افلح کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلئے۔ انہوں نے کہا: نہیں! میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے ان سے کہا تھا (مشورہ دیا تھا) کہ ان دو گروہوں کے متعلق کوئی بات نہ کریں (یعنی علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ) لیکن انہوں نے میری بات کو رد کر دیا تھا۔ سعد کہتے ہیں۔ میں نے انہیں قسم دی کہ ضرور میرے ساتھ چلیں تو وہ تیار ہوگئے۔ جب ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو انہوں نے حکیم سے پوچھا کہ

الْقُرْاٰنَ فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَالِیْ قِیَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى فَقَالَ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ قِیَامِ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَیْسَ تَقْرَاُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُلْتُ بَلٰى قَالَتْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ قِیَامَ اللَّیْلِ فِیْ اَوَّلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَقَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ حَوْلًا حَتّٰى انْتَفَخَتْ اَقْدَامُهُمْ وَاَمْسَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَیْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ التَّخْفِیْفَ فِیْ اٰخِرِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فَصَارَ قِیَامُ اللَّیْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ اَنْ كَانَ فَرِیْضَةً فَهَمَمْتُ اَنْ اَقُوْمَ فَبَدَالِیْ وِتْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَیَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَهٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّكُ وَیَتَوَضَّاُ وَیُصَلِّیْ ثَمَانِیَ رَكْعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ یَجْلِسُ فَیَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَیَدْعُوْا ثُمَّ...... یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَكْعَةً فَتِلْكَ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً یَا بُنَیَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْ تَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَتِلْكَ تِسْعُ رَكْعَاتٍ یَابُنَیَّ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ یَدُوْمَ عَلَیْهَا وَكَانَ اِذَا شَغَلَهٗ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ نَوْمٌ اَوْ مَرَضٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ وَلَا اَعْلَمُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَیْلَةٍ وَلَا قَامَ لَیْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ

تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام۔ کہنے لگیں: کون ہشام؟ میں نے کہا: ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں۔ عامر پر اللہ رحم فرمائے بہت اچھے آدمی تھے۔ سعد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اخلاق و عادات کے متعلق بتایئے۔ فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اخلاق قرآن کے عین مطابق تھا۔ پھر میں اُٹھنے لگا تو مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تہجد کی نماز (والی بات) یاد آ گئی۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین مجھے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تہجد کی نماز کے متعلق کچھ بتایئے۔ فرمانے لگیں: کیا تم نے سورۂ مزمل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمانے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں رات کو نماز پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابہؓ ایک سال تک رات کو نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے پاؤں میں ورم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آخری آیات بارہ ماہ تک روکنے کے بعد نازل فرمائی۔ جن میں تخفیف کا حکم دے دیا گیا اور اس طرح رات کو نماز پڑھنا فرض کی بجائے نفل ہو گیا۔ سعد کہتے ہیں، پھر میں اُٹھنے لگا تو مجھے رسول اللہؐ کی وتر نماز یاد آ گئی۔ میں نے عرض کیا: اے اُمّ المؤمنینؓ! مجھے رسول اللہؐ کی وتر نماز کے متعلق بتایئے۔ فرمایا: ہم رسول اللہؐ کے وضو اور مسواک کے لیے پانی رکھ دیا کرتے تھے جب اللہ کو منظور ہوتا تو آپؐ بیدار ہو کر مسواک کرتے، وضو کرتے اور پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور ان آٹھ رکعات کے درمیان نہیں بیٹھتے بلکہ آخر میں آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور دُعا کرنے کے بعد ذرا بلند آواز سے سلام پھیر دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور پھر ایک رکعت پڑھتے۔ اس طرح کل گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ پھر فرمانے لگیں: بیٹے! لیکن جب رسول اللہؐ کی عمر زیادہ ہو گئی اور کچھ وزن بڑھ گیا تو آپؐ وتر کی سات رکعت پڑھنے لگے۔ پھر دو رکعتیں

شَهْرًا كَامِلاً غَيْرُ رَمَضَانَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِحَدِيْثِهَا فَقَالَ صَدَقَتْ اَمَا اِنِّيْ لَوْ كُنْتُ اَدْخُلُ عَلَيْهَا لَاَ تَيْتُهَا حَتّٰى تُشَافِهَنِيْ مُشَافَهَةً قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَقَعَ فِيْ كِتَابِيْ وَلَا اَدْرِيْ مِمَّنِ اخْطَاُ فِيْ مَوْضِعِ وِتْرِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

بیٹھ کر پڑھتے اور اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ بیٹے! پھر رسول اللہ اگر کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تو خواہش یہ ہوتی کہ ہمیشہ ہی اُسے باقاعدگی سے پڑھتے رہیں اور اگر کبھی رات کو نیند' مرض یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ رکعات پڑھتے۔ مجھے علم نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن شریف پڑھا ہو یا کبھی پوری رات عبادت کی ہو یا رمضان کے علاوہ پورے مہینے روزے رکھے ہوں۔ سعد کہتے ہیں پھر میں ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ سب باتیں بتائیں۔ تو فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا: اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو بالمشافہ یہ حدیث سنتا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ حدیث میری کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ معلوم نہیں آپؐ کے وتر کے متعلق غلطی کس سے ہوئی ہے؟

بَابُ ۹٦٥ ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا

باب: رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کے ثواب کا بیان

۱۲۰۵: اَخْبَرَ نَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی نیت سے عبادت کرے گا تو اُس کے پچھلے تمام کیے گئے گناہ ( ) بخش دے گا۔

۱۲۰٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۱۲۰٦: مذکورہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ وہی (پچھلی) حدیث روایت کی گئی ہے۔

بَابُ ۹٦٦ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان میں نفلی عبادت کرنا

۱۶۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِی الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَیْلَةٍ وَصَلَّى بِصَلٰوتِهٖ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا مِنَ اللَّیْلَةِ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ یَخْرُجْ اِلَیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَاَیْتُ الَّذِیْ صَنَعْتُمْ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ مِنَ الْخُرُوْجِ اِلَّا اَنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرَضَ عَلَیْكُمْ وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ۔

۱۶۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوگئے۔ دوسری رات پڑھی تو (پہلے سے) زیادہ لوگ شریک ہوگئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ہی نہیں۔ پھر صبح کے وقت فرمایا: میں نے تم لوگوں کا عمل دیکھا تو میں صرف اس اندیشہ سے باہر نہیں نکلا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔

۱۶۰۸: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَیْلِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَلَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِیَ سَبْعٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا فِی السَّادِسَةِ فَقَامَ فِی الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِیَّةَ لَیْلَتِنَا هٰذِهٖ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى یَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِیَامَ لَیْلَةٍ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ بِنَا وَلَمْ یَقُمْ حَتّٰى بَقِیَ ثَلَاثٌ مِّنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِی الثَّالِثَةِ وَجَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ حَتّٰى تَخَوَّفْنَا اَنْ یَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ۔

۱۶۰۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ نے تیئیسویں رات تک تراویح نہیں پڑھائیں۔ پھر تیئیسویں کی رات کو تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ پھر چوبیسویں کی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ پھر پچیسویں کی رات کو آدھی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ بقیہ رات بھی اسی طرح ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو اور اُسکے فارغ ہونے تک ساتھ رہے اُسے پوری نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اسکے بعد رسول اللہ نے ستائیسویں کی رات اپنے اہل و عیال اور ازواج کو بھی جمع کر کے نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ ہمیں ''فلاح'' کے فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ''فلاح'' کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: سحری۔

۱۶۰۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ نُعَیْمُ بْنُ زِیَادٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِیْرٍ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ یَقُوْلُ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَّ عِشْرِیْنَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَیْلَةَ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ اِلٰى

۱۶۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کی تیئیسویں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہائی رات تک نماز ادا کرتے رہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک اور ستائیسویں رات کو اتنی دیر تک نماز ادا کرتے رہے کہ ہمیں سحری کے وقت کے نکل جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ السَّحُوْرَ۔

بَابُ ۹٦٧ التَّرْغِيْبُ فِيْ قِيَامِ اللَّيْلِ

۱٦۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيْلًا اَيِ ارْقُدْ فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّاَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ اُخْرٰى فَاِنْ صَلّٰى انْحَلَّتِ الْعُقَدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ نَشِيْطًا وَّ اِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

۱٦۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنَيْهِ۔

۱٦۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْبَارِحَةَ حَتّٰى اَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ اُذُنَيْهِ۔

۱٦۱۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى ثُمَّ اَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى

باب: رات کونماز پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱٦۱۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سورہا ہوتا ہے تو شیطان اُسکے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے' سوجاؤ لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرنے لگے تو اُس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پر اگر نماز ادا کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس صورت میں صبح کے وقت وہ چاک و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے' ورنہ منحوس اور سُست رہتا ہے۔

۱٦۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوتا ہے تو صبح تک سویا ہی رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہو۔

۱٦۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! رات کو ایک شخص سو گیا اور صبح تک سویا رہا' نماز نہیں پڑھی۔ آپؐ نے فرمایا: شیطان نے اُس کے کانوں میں پیشاب کر دیا تھا' جس کی وجہ سے وہ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

۱٦۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرے اور پھر اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ (بیوی) اُٹھنے سے انکار کر دے (یا سستی کرے) تو یہ اُس کے چہرے پر پانی کا ایک چھینٹا مار دے۔ پھر اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اُٹھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے' پھر اگر وہ نہ اُٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر

نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَآءَ۔

۱۶۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَقَهُ وَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَلَا تُصَلُّوْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِذَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهَا فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قُلْتُ لَهٗ ذَاكَ ثُمَّ سَمِعْتُهٗ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فَخِذَهٗ وَيَقُوْلُ وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

۱۶۱۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَيْقَظَنَا لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ اِلَيْنَا فَاَيْقَظَنَا فَقَالَ قُوْمَا فَصَلِّيَا قَالَ فَجَلَسْتُ وَاَنَا اَعْرُكُ عَيْنِيْ وَاَقُوْلُ اِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا اِنَّمَا اَنْفُسُنَا بِيَدِاللّٰهِ فَاِنْ شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَنَا بَعَثَنَا قَالَ فَوَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى فَخِذِهٖ مَا نُصَلِّيْ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

اُسے اُٹھائے۔

۱۶۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آواز دے کر فرمایا: کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہتا ہے ہمیں جگا دیتا ہے۔ یہ سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا یعنی: ''انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔''

۱۶۱۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات کو تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ پھر اپنے گھر آ گئے اور خاصی دیر تک نماز ادا فرماتے رہے۔ جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اُٹھو اور نماز ادا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اُٹھ بیٹھا اور آنکھیں ملتا ہوا کہنے لگا کہ ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ دی ہے۔ پھر ہماری جانیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں لہٰذا جب وہ ہمیں جگانا چاہتا ہے تو جگا دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ: ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ انسان سب سے زیادہ جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

بَابُ ۹۶۸ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

باب: رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین

اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلٰوةُ اللَّیْلِ۔

روزے محرم کے روزے (یعنی نویں، دسویں یا دسویں گیارھویں) ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے۔

۱۶۱۷: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ وَحْشِیَّةَ اَنَّهٗ سَمِعَ حُمَیْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ قِیَامُ اللَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ اَرْسَلَهٗ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

۱۶۱۷: حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز اور رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں۔ شعبہ بن حجاج نے یہ حدیث مرسلاً روایت کی ہے۔

بَابُ ۹۶۹ فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّیْلِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں نمازِ تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِیًّا عَنْ زَیْدِ بْنِ ظَبْیَانَ رَفَعَهٗ اِلٰی اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ اَتٰی قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ یَسْاَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِاَعْقَابِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهٖ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی اِذَا کَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِمَّا یُعْدَلُ بِهٖ نَزَلُوْا فَوَضَعُوْا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِیْ وَیَتْلُوْ اٰیَاتِیْ وَرَجُلٌ کَانَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ اَوْ یُفْتَحَ لَهٗ۔

۱۶۱۸: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کی قوم کے پاس کسی دوسری قوم کا کوئی شخص صرف اللہ کے لیے مانگنے آیا نہ کہ قرابت یا رشتہ داری کی وجہ سے اور اس قوم نے اسے کچھ نہیں دیا۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور اس کو چھپا کر کچھ دے دیا جس کا اللہ اور اس شخص کے علاوہ کسی کو علم نہیں، جسے اُس نے (مال) دیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ رات بھر چلا اور جب نیند غالب آنے لگی تو سب کے سب لیٹ کر (تھک کر) سو گئے۔ لیکن وہ شخص نماز پڑھنے اور قرآنِ کریم کی آیات کی تلاوت میں مصروف رہا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں تھا کہ دشمن سے مقابلہ ہو گیا۔ لوگ جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا۔ حتی کہ یا تو قتل (شہید) ہو گیا یا اللہ تعالیٰ نے اُس کو فتح عنایت کی۔

بَابُ ۹۷۰ وَقْتِ الْقِیَامِ

باب: رات میں نوافل پڑھنے کا وقت

۱۶۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَصْرِیُّ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ

۱۶۱۹: حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ تھا؟ فرمانے لگیں جو

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُوْمُ قَالَتِ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔

بَابُ ١٧٩٠ ذِكْرِ مَا يُسْتَفْتَحُ بِهِ الْقِيَامُ

١٦٢٠: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَّ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

١٦٢١: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الْهَوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهَوِيَّ۔

١٦٢٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَحْوَلِ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس وقت بیدار ہوتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ اذان دیتا تھا۔

باب: شب میں بیدار ہونے پر سب سے پہلے کیا پڑھا جائے؟

۱۶۲۰: حضرت عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دُعا سے شروع فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق سوال کیا ہے جس کے متعلق اب تک کسی اور نے نہیں پوچھا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس دفعہ تکبیر کہتے' دس مرتبہ الحمد للہ' دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ ''اے اللہ! میری مغفرت فرما' مجھے ہدایت دے' مجھے رزق عطا فرما' مجھے عافیت عطا فرما۔ میں قیامت کے دن کی تنگی سے تیری کی پناہ طلب کرتا ہوں۔''

۱۶۲۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سویا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو خاصی دیر تک پہلے سبحان اللہ ربّ العالمین اور پھر سبحان اللہ و بحمدہ پڑھتے۔

۱۶۲۲: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ جب رات کو تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دُعا پڑھتے: ''اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں' آسمانوں' زمین اور ان میں موجود چیزوں کو روشن کرنے والا تو ہی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں' تو ہی آسمانوں' زمین اور ان میں موجود چیزوں کو قائم و دائم رکھنے والا ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں' تو حق ہے' تیرا وعدہ حق ہے جنت حق ہے' دوزخ حق ہے' قیامت حق ہے' انبیاء حق ہیں اور محمد

اَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرَ قُتَيْبَةُ كَلِمَةً مَّعْنَا هَاوِبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

حق ہیں۔ میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں' تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر قتیبہ نے کسی کلمے کے معنی بیان کیے اور آگے دُعا بیان کی۔ وَبِكَ خَاصَمْتُ..... ''میں نے تیرے ہی لیے جھگڑا مول لیا اور تجھ ہی سے فیصلے کے لیے حاضر ہوا۔ (اے پروردگار!) میرے اگلے پچھلے' ظاہر (اور چھپے ہوئے) تمام گناہوں سے درگزر فرما۔ کیونکہ تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نیکی کرنے یا بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ کے سوا کسی میں نہیں ہے' جو بڑی شان اور کبریائی والا ہے۔''

۱۶۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعَ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ اَوْقَبْلَهُ قَلِيْلًا اَوْ بَعْدَهُ قَلِيْلًا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَاَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيْمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُّعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيَ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۶۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ تو وہ بچھونے کے عرض (چوڑائی) میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تک سوتے رہنے کے بعد اُٹھے اور بیٹھ کر ہاتھ چہرے پر ملنے لگے تاکہ نیند دُور ہو جائے پھر سورۂ آلِ عمران کی آخری دس آیات پڑھیں: فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر ایک مشک کی طرف چلے جو لٹکی ہوئی تھی۔ پھر اس سے اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اُٹھا اور اسی طرح کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دائیاں کان پکڑ کر مسلنے لگے پھر پہلے دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات پڑھیں' پھر دو رکعات' پھر دو رکعات اور پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے پھر جب مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی سی دو رکعات ادا کیں۔

بَابُ ۹۷۲ مَا يَفْعَلُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السِّوَاكِ

باب: رات کو سو کر اُٹھ کے مسواک کرنا

۱۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے تو اپنا مُنہ (دانتوں پر) مسواک کرتے۔

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے اُٹھنے پر اپنا مُنہ مسواک سے ملا کرتے تھے۔

۱۶۲۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاكِ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

۱۶۲۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رات کو نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ اَنْ نَشُوْصَ اَفْوَاهَنَا بِالسِّوَاكِ۔

۱۶۲۷: حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم تھا کہ جب رات کو اُٹھیں تو اپنا مُنہ (دانت) مسواک سے صاف کیا کریں۔

بَابُ ۹۷۳ بِاَيِّ شَيْءٍ يَسْتَفْتِحُ صَلٰوتَهُ بِاللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کس دُعا سے ابتدا کی جائے؟

۱۶۲۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

۱۶۲۸: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کس دُعا سے شروع فرماتے تھے۔ فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھتے تو نماز کی ابتداء میں یہ دُعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ ''اے جبریل' میکائیل اور اسرافیل کے ربّ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اے اللہ اختلاف والی باتوں میں سے مجھے سیدھی راہ دکھلا دے۔ کیونکہ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔''

۱۶۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِىْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةٍ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَآءِ وَهِىَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِى الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً حَتّٰى بَلَغَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ اَفْرَغَ فِىْ قَدَحٍ مِّنْ اِدَاوَةٍ عِنْدَهٗ مَآءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ...... قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْنَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۶۲۹: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میں نے سوچا' میں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے' پھر (نیند سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اُٹھائی۔ پھر فرمایا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سے اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ تک۔ یعنی: اے ہمارے ربّ تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جھک کر مسواک اُٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے خیال میں جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر تک نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اُٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔ چنانچہ فجر تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل دُہرایا۔

بَابُ ۹۷۴ ذِكْرِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاللَّيْلِ

باب: رسول اللہ کی (تہجد) نماز کا بیان

۱۶۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَآءُ اَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَآءُ اَنْ نَرَاهُ نَآئِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ۔

۱۶۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب چاہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کی حالت میں دیکھیں تو سوئے ہوئے دیکھتے۔

۱۶۳۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَنِى ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ يَعْلَى بْنَ مَمْلَكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّى الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُصَلِّىْ بَعْدَهَا مَا شَآءَ اللّٰهُ مِنَ

۱۶۳۱: حضرت یعلی بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا نماز ادا فرماتے رہتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھنے میں لگاتے (تقریبًا)

اللَّيْلِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يَسْتَيْقِظُ مِنْ نَوْمِهٖ ذٰلِكَ فَيُصَلِّيْ مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلٰوتُهٗ تِلْكَ الْاٰخِرَةُ تَكُوْنُ اِلَى الصُّبْحِ۔

اُتنی ہی دیر تک آرام فرماتے اور پھر اُٹھ کر جتنی دیر آرام فرمایا ہوتا اُتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے اور یہ نماز (اذان) فجر تک جاری رہتی۔

۱۶۳۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ مَالَكُمْ وَصَلٰوتُهٗ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّيْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ لَهٗ قِرَآءَ تَهٗ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَ ةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

۱۶۳۲: حضرت یعلی بن مملک کہتے ہیں کہ انہوں نے اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (قرآن) کس طرح ہوتی اور آپ نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کو رسول اللہ کی نماز سے کیا کام؟ آپ نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے' پھر اُٹھتے اور جتنی دیر سوئے تھے اُتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اُتنی دیر تک آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ (اذان) فجر ہو جاتی۔ پھر اُمِ سلمہ نے رسول اللہ کی قرأت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ پڑھتے تھے تو ایک ایک حرف الگ الگ سنائی دیتا۔

بَابُ ۹۷۵ ذِكْرِ صَلٰوةِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان

۱۶۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ پھر سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہی ہے۔ وہ پہلے آدھی رات تک آرام کرتے پھر تہائی رات تک نماز پڑھتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے۔

بَابُ ۹۷۶ ذِكْرِ صَلٰوةِ نَبِيِّ اللّٰهِ مُوْسٰى كَلِيْمِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز کا بیان

۱۶۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ اپنی

اللہ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ۔

قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّیْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيْثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۱۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سرخ ریت کے ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پیچھے گزرنے والی روایت کی نسبت یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۳۶: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ثَابِتٌ وَّسُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خُشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰی عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب معراج میں رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهٖ مَرَّ عَلٰی مُوْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِهٖ۔

۱۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ

۱۶۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے

سُلَيْمَانَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ۔

ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس رات کو میں معراج کے لیے گیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۹۷۷ اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: شب میں عبادت کرنے کا بیان

۱۶۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَبَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَاقَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتّٰى كَانَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ جَآءَهٗ خَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ لَقَدْ صَلَّيْتَ اللَّيْلَةَ صَلٰوةً مَا رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ فِيْهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَاَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يُهْلِكَنَا بِمَا اَهْلَكَ بِهِ الْاُمَمُ قَبْلَنَا فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِنَا فَاَعْطَانِيْهَا وَ سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يَلْبِسَنَا شِيَعًا فَمَنَعَنِيْهَا۔

۱۶۴۱: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام رات نماز ادا فرمائی یہاں تک کہ فجر کے قریب فارغ ہوئے۔ جب سلام پھیرا تو خباب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان آج رات جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ہے میں نے اس سے پہلے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز ادا فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں صحیح ہے۔ یہ نماز محبت اور خوف کی نماز ہے۔ میں نے اپنے ربّ سے تین چیزیں طلب کی ہیں جن میں سے دو اُس (ربّ) نے مجھے عطا کر دیں اور ایک عطا نہیں کی۔ میں نے اپنے ربّ سے دُعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ان عذابوں سے ہلاک نہ کرنا جن سے پچھلی اُمتوں کو ہلاک کیا گیا۔ یہ دُعا قبول ہوگئی۔ پھر میں نے دُعا فرمائی کہ ہم پر غیر دُشمن مسلط نہ کرنا یہ بھی قبول کر لی۔ پھر میں نے دُعا کی کہ ہم میں پھوٹ نہ ڈالے اور ہم باہم گروہوں میں منقسم نہ ہو جائیں لیکن یہ دُعا قبول نہیں کی گئی۔

بَابُ ۹۷۸ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَائِشَةَ فِيْ اِحْيَاءِ اللَّيْلِ

باب: سیّدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان

۱۶۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا كَانَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ اَحْيَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

۱۶۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی رات بھر جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ نیز تہ بند مضبوط باندھتے۔

۱۶۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَ كَانَ لِیْ اَخًا وَصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِیْ مَا حَدَّثَتْكَ بِهٖ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِیْ اٰخِرَهٗ۔

۱۶۴۳: حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا: اے ابوعمرو مجھے وہ باتیں بتائیں جو اُم المؤمنین (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بیان کی ہیں۔ کہنے لگے: اُمّ المؤمنین نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصہ میں آرام فرماتے اور آخری حصہ میں جاگتے تھے۔

۱۶۴۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ فِیْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ۔

۱۶۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں پورا قرآنِ پاک پڑھا ہو یا کبھی پوری رات صبح تک جاگتے رہے ہوں یا کبھی رمضان کے علاوہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے رہے ہوں۔

۱۶۴۵: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ فَذَكَرَتْ مِنْ صَلٰوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَلٰكِنَّ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔

۱۶۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: فلاں ہے اور یہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا بات ہوئی؟ تم لوگوں کو چاہیے کہ اتنا ہی عمل کیا کرو جتنی تم میں ہمت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہیں تھکے گا لیکن تم لوگ ہی تھک جاؤ گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہوا جائے۔ (ہمیشگی اختیار کی جائے)

۱۶۴۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى حَبْلًا مَمْدُوْدًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ فَقَالُوْا لِزَيْنَبَ تُصَلِّیْ فَاِذَا افْتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهٗ فَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔

۱۶۴۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان ایک رسّی بندھی ہوئی دیکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ رسّی کیوں باندھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: زینب کے لیے باندھی گئی ہے۔ وہ نماز پڑھتے ہوئے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کھول دو اور جب تک بدن میں چستی ہو نماز ادا کیا کرو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جایا کرو۔

۱۶۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ

۱۶۴۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ

وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ يَقُوْمُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ آپ ﷺ کے پیروں پر ورم آ گئے۔ چنانچہ عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام گناہ (لغزشیں) معاف فرما دی ہیں۔ (تو آپ ﷺ کو عبادت میں اتنی مشقت کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں اُس (ربّ ذوالجلال والاکرام) کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

۱۶۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ حَتّٰى تَزْلَعَ يَعْنِيْ تَشَقَّقَ قَدَمَاهُ۔

۱۶۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ (طویل قیام کی وجہ سے ایسا ہوتا)

بَابٌ ۹۷۹ كَيْفَ يَفْعَلُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا وَذِكْرُ اِخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: نماز کے لئے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس سلسلے میں راویانِ حدیث کا عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کرنے میں اختلاف کا بیان

۱۶۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَ اَيُّوْبُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو طویل نماز پڑھتے۔ اِس لیے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز (تہجد) ادا فرماتے اور کبھی بیٹھ کر۔ چنانچہ اگر کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ وَاَبُو النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

۱۶۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دوران بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے اور جب تیس چالیس آیات باقی رہ

يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسٌ فَيَقْرَاُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرَ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

جاتیں تو کھڑے ہوکر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد دوسری رکعت میں بھی بعینہ یہی عمل دُہراتے۔

۱۶۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى جَالِسًا حَتّٰى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ جَالِسًا يَقْرَاُ فَاِذَا غَبَرَ مِنَ السُّوْرَةِ ثَلَاثُوْنَ اَوْ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَاَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۶۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ نہیں ہوگئی۔ چنانچہ عمر زیادہ ہو جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور جب تیس چالیس آیاتِ مبارکہ رہ جاتیں تو کھڑا ہو جاتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

۱۶۵۳: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَاُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اِنْسَانٌ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً۔

۱۶۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ (دورانِ نوافل) اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو اتنی دیر پہلے ہی کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تیس یا چالیس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

۱۶۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَاكَ قُلْتُ اَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ اَجَلْ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ صَلٰوةَ الْعِشَاۗءِ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَيَنَامُ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى حَاجَتِهٖ وَاِلٰى طَهُوْرِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهٗ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ

۱۶۵۴: حضرت سعید بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں: اللہ تمہارے والد پر رحم کرے۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمانے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے' اُس طرح کرتے تھے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگیں: رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ کر آرام فرماتے اور آدھی رات کے وقت قضائے حاجت اور وضو وغیرہ کے لیے اُٹھتے۔ پھر وضو کر کے مسجد تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات میں رکوع' سجود اور قرأت برابر برابر ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے' پھر (دائیں) کروٹ پر لیٹ جاتے۔ پھر

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَآءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِيْ وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَوَلَمْ يُغْفِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَسَنَّ وَلَحُمَ فَذَكَرَتْ مِنْ لَحْمِهٖ مَا شَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ اِلٰى طَهُوْرِهٖ وَاِلٰى حَاجَتِهٖ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيْ سِتَّ رَكْعَاتٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَآءَ بِلَالٌ فَاٰذَنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا اَغْفٰى وَرُبَّمَا شَكَكْتُ اَغْفٰى اَمْ لَا حَتّٰى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَتْ وَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جانے کے بعد' کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی میں انہی سوچوں میں غرق ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بھی ہیں یا نہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ آ جاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ چنانچہ عمر مبارک کے زیادہ ہونے تک آپ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے۔ لیکن جب عمر زیادہ ہوگئی اور جسم ذرا فربہ ہوگیا (عائشہؓ نے نبیؐ کے فربہ ہو جانے کی کیفیت جیسے اللہ کو منظور تھا بیان فرمائی) تو آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بستر پر تشریف لے جاتے اور آدھی رات تک سوتے۔ پھر اُٹھ کر طہارت اور قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وضو کرتے اور مسجد جا کر چھ رکعت نماز پڑھتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات کی قراءت' رکوع اور سجدے برابر برابر ہی ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنے کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اسکے بعد کبھی آپؐ کی آنکھ لگ جانے کے بعد' کبھی آنکھ لگنے سے پہلے اور کبھی میں انہیں سوچ میں گم ہوتی کہ آپؐ ابھی سوئے ہیں یا نہیں کہ بلالؓ آپؐ کو نماز کیلئے جگانے آ جاتے۔ پھر فرمایا: رسول اللہؐ ہمیشہ اسی طریقہ پر نماز ادا فرماتے رہے۔

بَابُ ۹۸۰ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

باب: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کے بیان میں

۱۶۵۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وبْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْتَنِعُ مِنْ وَجْهِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْاِنْسَانُ وَاِنْ كَانَ يَسِيْرًا خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ۔

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ روزہ میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور وفات کے قریب فرض نماز کے علاوہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ عمل بہت پسندیدہ ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے' اگرچہ قلیل ہو۔

۱۶۵۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ

۱۶۵۶: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ البتہ

قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ خَالَفَهٗ شُعْبَةُ وَ سُفْيَانُ وَ قَالَا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ۔

فرض نماز کھڑے ہوکر ہی ادا فرماتے ۔

۱۶۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلَاتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْفَرِيْضَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ اَدْوَمَهٗ وَاِنْ قَلَّ۔

۱۶۵۷: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت محبوب ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگر چہ وہ قلیل ہی ہو۔

۱۶۵۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَكَانَ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَاِنْ قَلَّ خَالَفَهٗ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ فَرَوَاهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۶۵۸: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت تک وفات نہ ہوئی جب تک فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں (نفل) بیٹھ کر نہیں پڑھنے لگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگر چہ (مقدار میں وہ) کم ہو۔

۱۶۵۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى كَانَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۶۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۶۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدُ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ۔

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جب تم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بوجھ ڈال کر) بوڑھا کر دیا۔

۱۶۶۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

۱۶۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وفات سے ایک سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا فرمانے لگے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سورت کی اتنی ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہوتی جاتی تھی۔

بَابُ ۹۸۱ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ عَلٰی صَلٰوةِ الْقَاعِدِ

۱۶۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَقُلْتُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتُ اِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ وَ اَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ۔

باب: نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بیٹھ کر (نماز) پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ صحیح ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

بَابُ ۹۸۲ فَضْلِ صَلٰوةِ الْقَاعِدِ عَلٰی صَلٰوةِ النَّائِمِ

۱۶۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

باب: نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی لیٹ کر پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق حکم پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔ پھر بیٹھنے والے کو اس سے نصف اور لیٹ کر پڑھنے والے کو اس سے (بھی) نصف اَجر ملتا ہے۔

بَابُ ۹۸۳ كَيْفَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ

۱۶۶۴: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنَ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مُتَرَبِّعًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَبِيْ دَاوٗدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَا اَحْسِبُ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا خَطَاً وَّاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۶۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آلتی پالتی مارے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ابوداؤد کے علاوہ بھی کسی نے یہ حدیث نقل کی ہو۔ وہ ثقہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ حدیث غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۹۸۴ كَيْفَ الْقِرَآءَةُ بِاللَّيْلِ

باب: رات کو قرأت کا طریقہ

۱۶۶۵: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَآءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ اَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا جَهَرَ وَرُبَّمَا اَسَرَّ۔

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس طریقہ پر قرأت فرمایا کرتے تھے؟ جہری یا سری۔ (باآواز بلند یا بغیر آواز) فرمانے لگیں: دونوں ہی طرح کیا کرتے تھے۔ کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے۔

بَابُ ۹۸۵ فَضْلِ السِّرِّ عَلَى الْجَهْرِ

باب: آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان

۱۶۶۶: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِی ابْنَ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِی ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الَّذِیْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالْقُرْاٰنِ كَالَّذِیْ يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ۔

۱۶۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلند آواز سے قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

بَابُ ۹۸۶ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ وَالرُّكُوْعِ وَالْقِيَامِ

باب: نمازِ تہجد میں قیام' رکوع' سجود' بعد از سجدہ بیٹھنا اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کے بیان میں

۱۶۶۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضٰى فَقُلْتُ يُصَلِّیْ بِهَا فِیْ رَكْعَةٍ فَمَضٰى فَافْتَتَحَ النِّسَآءَ فَقَرَاَهَا

۱۶۶۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ شروع کی تو میں نے سوچا کہ سو آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے اس سے (سو آیات سے) آگے تلاوت شروع کی تو میں نے گمان کیا شاید پوری سورت (سورۂ بقرہ) پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ نے اس کے بعد سورۂ نساء کی تلاوت کی اور بعد میں سورۂ آلِ عمران بھی پڑھ ڈالی۔ دورانِ قرأت آپ

ثُمَّ افْتَتَحَ اٰلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً اِذَا مَرَّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَسْبِيْحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَاَلَ وَ اِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَكَانَ قِيَامُهٗ قَرِيْبًا مِّنْ رُكُوْعِهٖ ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُوْدُهٗ قَرِيْبًا مِنْ رُكُوْعِهٖ۔

ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے اور جب کوئی تسبیح کی آیات آتی تو تسبیح کرتے' جب کوئی سوال کی آیت آتی تو سوال کرتے اور جب کوئی پناہ مانگنے کی آیت آتی تو اللہ جل جلالہٗ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور اس میں سبحان ربی العظیم پڑھا۔ آپ ﷺ کا رکوع بھی قیام کے برابر ہی تھا۔ پھر سر اُٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور تقریباً رکوع کے برابر قیام کیا پھر سجدے میں گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہوئے تقریباً رکوع کے برابر سجدے کیے۔

۱۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ رَبِّ اغْفِرْلِيْ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلّٰى اِلَّا اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ حَتّٰى جَآءَ بِلَالٌ اِلَى الْغَدَاةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدِيْ مُرْسَلٌ وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيْدَ لَا اَعْلَمُهٗ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا وَغَيْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

۱۶۶۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا۔ پھر بیٹھے تو بھی قیام کے برابر ہی بیٹھے اور ''ربّ اغفرلی''، ''ربّ اغفرلی'' پڑھتے رہے۔ پھر سجدہ بھی قیام کے برابر ہی کیا اور اس میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ابھی چار رکعات ہی ادا فرمائیں گے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز کے لیے بلانے آ گئے۔

بَابُ ۹۸۷ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ

باب: رات کی نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟

۱۶۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا

۱۶۶۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہی ہے۔

الْحَدِيْثُ عِنْدِىْ خَطَاٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۱۶۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاوُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔

۱۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں اس چیز کا اندیشہ ہو کہ صبح ہونے والی ہی تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَسْاَلُ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِرَكْعَةٍ۔

۱۶۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی کو) رات کی نماز کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات پڑھا کرو لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو تو ایک رکعت وتر ہی ادا کر لیا کرو۔

۱۶۷۳: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِنْ خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ فَلْيُوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ہی پڑھ لیا کرے۔

۱۶۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور اگر تمہیں گمان ہو کہ صبح ہو جائے گی تو ایک رکعت وتر (ہی) پڑھ لیا کرو۔

١٦٧٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٧٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

١٦٧٧: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدَاللّٰهِ وَ حُمَيْدَ ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

١٦٧٧: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کی نماز کا طریقہ بیان فرمایئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت بھی ادا کر سکتے ہو۔

بَابُ ٩٨٨ اَلْاَمْرِ بِالْوِتْرِ

باب: وتر پڑھنے کے حکم کا بیان

١٦٧٨: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوَتْرَ۔

١٦٧٨: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ کیونکہ اللہ بھی وتر (طاق) ہے لہٰذا وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

١٦٧٩: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٦٧٩: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض (نماز) نہیں ہے بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

بَابُ ٩٨٩ اَلْحِثِّ عَلَى الْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۶۸۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي شِمْرٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ النَّوْمِ عَلٰى وِتْرٍ وَ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى۔

۱۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: (۱) وتر پڑھنے کے بعد سونا۔ (۲) ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ اور (۳) فجر کی دو سنتیں (ضرور) پڑھنا۔

۱۶۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسٍ الْحَرِيرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ الْوِتْرِ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۱۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھنا' فجر کی دو سنتیں پڑھنا اور ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

بَابُ ۹۹۰ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

باب: ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۱۶۸۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا اَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِّنْ رَمَضَانَ فَاَمْسٰى بِنَا وَ قَامَ بِنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَ اَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ اِلٰى مَسْجِدٍ بِاَصْحَابِهِ حَتّٰى بَقِيَ الْوِتْرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ اَوْتِرْ بِهِمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

۱۶۸۲: حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں کہ طلق بن علی ایک مرتبہ رمضان میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو شام تک وہیں رہے۔ رات کی نماز پڑھی اور وتر ادا کرنے کے بعد ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں بھی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی لیکن جب وتر پڑھنے کی باری آئی تو دوسرے شخص کو آگے کر دیا اور کہا کہ وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

بَابُ ۹۹۱ وَقْتِ الْوِتْرِ

باب: وتر کے وقت کا بیان

۱۶۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَاِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ اَوْتَرَ ثُمَّ اَتٰى فِرَاشَهُ فَاِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

۱۶۸۳: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے' پھر اُٹھتے اور سحری کے وقت وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر آ جاتے اور اگر خواہش ہوتی تو زوجہ محترمہ کے پاس جاتے۔ پھر جب

اَلَمَّ بِاَهْلِهٖ فَاِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَثَبَ فَاِنْ كَانَ جُنُبًا اَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَآءِ وَ اِلَّا تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

اذان سنتے تو فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے اور اگر غسل کرنا ہوتا تو غسل کرتے ورنہ وضو کرنے کے بعد نماز کیلئے تشریف لے جاتے۔

۱۶۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَاَوْسَطِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ۔

۱۶۸۴: حضرت مسروق' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے' آخری حصے اور درمیانی حصے سب وقتوں میں وتر پڑھے۔ نیز آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری (کے قریب کا) وقت ہوتا تھا۔

۱۶۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِهٖ وِتْرًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

۱۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے اُسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ نبی ﷺ (ہمیں) یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۲ الْاَمْرِ بِالْوِتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامِ بْنِ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَوَقِىُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِىَّ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: صبح ہونے سے قبل وتر ادا کرلیا کرو۔

۱۶۸۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمٰعِيْلَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَوْتِرُوْا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۶۸۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: وتر فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ۹۹۳ الْوِتْرِ بَعْدَ الْاَذَانِ

باب: فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِىْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهٗ فَجَآءَ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اُوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُاللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ

۱۶۸۸: ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے کہ جماعت کیلئے اقامت ہوئی تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے میں وتر پڑھ رہا تھا۔ اسکے علاوہ فرمایا کہ ایک مرتبہ عبداللہؓ سے پوچھا گیا کہ کیا فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اقامت کے بعد بھی جائز ہے۔ پھر رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى۔

اللہؐ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ نبیؐ فجر کی نماز کے وقت اُٹھ نہ سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا۔ پھر آپؐ نے نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۹۴ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

۱۶۸۹: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر وتر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۶۹۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوْتِرُ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۶۹۰: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اُونٹ پر وتر پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح (وتر پڑھا) کیا کرتے تھے۔

۱۶۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِىْ ابْنُ عُمَرَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ عَلَى الْبَعِيْرِ۔

۱۶۹۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اُونٹ پر (سوار ہو کر) وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۰ كَمِ الْوِتْرُ

باب: رکعاتِ وتر کا بیان

۱۶۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ [illegible] مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۲: حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ مُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَّعْنَاهَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۳: مذکورہ سند سے بھی گزشتہ حدیث ہی نقل کی گئی ہے۔

۱۶۹۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ سَاَلَ رَسُوْلَ

۱۶۹۴: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور وتر رات کے آخری حصے میں (صرف)

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

ایک رکعت ہی ہے۔

بَابُ ۹۹۶ كَيْفَ الْوِتْرُ بِوَاحِدَةٍ

باب: ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقے کا بیان

۱۶۹۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُوْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

۱۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور اگر تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح وہ سب رکعات وتر (طاق) بن جائیں گی۔

۱۶۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْوِتْرُ رَكْعَةٌ وَّاحِدَةٌ۔

۱۶۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى۔

۱۶۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو فجر طلوع ہو جانے (صبح ہو جانے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر پوری نماز کو وتر (طاق) کر لے۔

۱۶۹۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ صَلٰوةُ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَاَوْتِرُوْا بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔ (تا کہ باقی نماز طاق ہو جائے)۔

۱۶۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ

۱۶۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے اور ان میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ آرام فرمایا کرتے۔

بَابُ ۹۹۷ كَيْفَ الْوِتْرُ بِثَلَاثٍ

باب: تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

۱۷۰۰: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے اور ان کی حسن اور طوالت کے متعلق بھی مت پوچھو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتیں پڑھتے۔ (تین وتر کی) پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دِل نہیں سوتا۔

۱۷۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۸ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي الْوِتْرِ

باب: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق حدیث میں اختلافِ راویان

۱۷۰۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۱۷۰۲: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ، دوسری میں سورۂ کافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص تلاوت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ عِنْدَ فِرَاغِهٖ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

فرماتے پھر رکوع سے پہلے دُعائے قنوت پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے اور آخری مرتبہ ذرا کھینچ کر کہتے۔

۱۷۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِكُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۰۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّلَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَيَقُوْلُ يَعْنِيْ بَعْدَ التَّسْلِيْمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔

۱۷۰۴: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھا کرتے اور آخر میں ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے نیز سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ کلمات ادا فرماتے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ۔

بَابُ ۹۹۹ الْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِيْ اِسْحٰقَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ

باب: سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں راویانِ حدیث کا اختلاف

۱۷۰۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ

۱۷۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات ادا فرماتے ۔ پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ' دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے ۔

اللّٰهُ اَحَدٌ اَوْ قَفَهُ زُهَيْرٌ۔

۱۷۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے اور ان میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

بَابُ ••• ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِى الْوِتْرِ

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت حبیب بن ابی ثابت سے مروی روایت کے متعلق اختلاف

۱۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنَّ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنَّ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى سِتًّا ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اُٹھے' مسواک کی اور دو رکعات پڑھ کر پھر سو گئے۔ پھر اُٹھے مسواک کی' وضو کیا اور دو' دو کر کے چھ رکعات پڑھیں۔ پھر تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ وَهُوَ يَقْرَاُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُوْلِى الْاَلْبَابِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ فَنَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ نَفْخَهٗ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ وَاسْتَاكَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّاَ فَاسْتَاكَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَاَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

۱۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فرمایا میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے' وضو کیا اور مسواک کی۔ اس دوران یہ آیت پڑھتے رہے: ﴿اِنَّ فِىْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُوْلِى الْاَلْبَابِ﴾ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور دوبارہ سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر اُٹھ کر وضو کیا' مسواک کی اور دو رکعات پڑھنے کے بعد پھر سو گئے۔ پھر اُٹھ کر وضو کیا' مسواک کی اور دو' دو رکعات پڑھنے کے بعد وتر کی تین رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ مَخْلَدٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقَظَ

۱۷۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور مسواک کی پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَنَّ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۱۷۱۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَّيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ خَالَفَهٗ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعات نماز ادا فرماتے پھر وتر کی تین رکعات پڑھتے۔ پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔ حبیب کی اس روایت میں عمرو بن مرہ نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے یحییٰ بن جزار سے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهٗ عَمَارَةُ ابْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۷۱۱: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب عمر رسیدہ اور ضعیف ہوگئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔ اس روایت میں عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے مخالفت کی ہے۔ چنانچہ وہ یحییٰ بن جزار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا اَسَنَّ وَثَقُلَ صَلّٰى سَبْعًا۔

۱۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی اور جسم ذرا فربہ ہوگیا تو سات رکعات ادا فرمانے لگے۔

بَابُ ۱۰۰۱ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ اَيُّوْبَ فِي الْوِتْرِ

باب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق زہری پر اختلاف کا بیان

۱۷۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ضُبَارَةُ بْنُ اَبِي السَّلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنِيْ دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ...... بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۳: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہے جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعات ادا فرمائے جس کا جی چاہے تین رکعات ادا فرمائے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات ادا فرمائے۔

۱۷۱۴: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوزَاعِىُّ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۴: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہیں' جس کسی کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے (صرف) ایک رکعت پڑھ لیا کرے۔

۱۷۱۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِىْ الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ مُعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَآءُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَّ يَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسِ رَكْعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۷۱۵: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: وتر حق ہے۔ جو پانچ رکعات پڑھنا چاہے وہ پانچ رکعات پڑھے' جو تین رکعات پڑھنا چاہے وہ تین رکعات پڑھے اور جو ایک رکعات پڑھنا چاہے وہ ایک رکعات پڑھے۔

۱۷۱۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ مَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَّمَنْ شَآءَ اَوْمَا اِيْمَآءً۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے' جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے اشارہ پر اکتفا کرے۔

بَابُ ۱۰۰۲ كَيْفَ الْوِتْرُ بِخَمْسٍ وَّذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِىْ حَدِيْثِ الْوِتْرِ

باب: پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۱۷۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِّقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَ بِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

۱۷۱۷: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان نہ سلام پھیرتے اور نہ کسی سے گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِسَبْعٍ اَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

۱۷۱۸: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

۱۷۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ الْوِتْرُ سَبْعٌ فَلَا اَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذَكَرَهُ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيْتُ مِقْسَمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ قَالَ عَنِ الثِّقَةِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ۔

۱۷۱۹: حضرت مقسم فرماتے ہیں کہ وتر کی سات رکعات ہیں اور پانچ سے کم نہیں۔ حکم کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی تو انہوں نے پوچھا کہ مقسم نے یہ کس سے سنا ہے؟ میں نے کہا: مجھے علم نہیں۔ پھر میں حج کو گیا تو وہاں مقسم سے ملاقات ہوگئی۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنا ہے؟ فرمایا: ثقہ سے سنا ہے۔ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۱۷۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَلَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

۱۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعت پڑھتے اور صرف آخری رکعت میں بیٹھا کرتے۔

بَابُ ۱۰۰۳ كَيْفَ الْوِتْرُ بِسَبْعٍ

باب: وتر کی سات رکعت پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ صَلّٰى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُّدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ خَالَفَهُ هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ۔

۱۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوئی اور گوشت بڑھ گیا (فربہ ہو گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان کے آخر میں بیٹھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعات ادا فرماتے۔ بیٹے! اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ نیز اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز (پڑھنا) شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش ہوتی کہ اس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۲: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَوْتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَ يَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا

۱۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نو رکعات پڑھتے تو صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے اور حمد بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے اور دُعا کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے۔ سلام نہ پھیرتے۔ پھر نویں رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھ کر (دوبارہ) اللہ کا ذکر فرماتے' دُعا کرتے اور اتنی (اُونچی) آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں سنائی دیتا۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہوگئی اور ضعیف ہوگئے تو وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے ان میں چھٹی

كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي السَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

رکعت میں بیٹھنے کے بعد سلام پھیرنے کے بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔

بَابُ ۱۰۰۴ كَيْفَ الْوِتْرُ بِتِسْعٍ

باب: نو رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَطُهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكْعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيْهِنَّ اِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا ثُمَّ يُصَلِّي التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

۱۷۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُٹھا دیتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے وضو کرتے اور اس طرح نو رکعات پڑھنے کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ پھر رسول اللہ پر درود بھیجتے‘ پھر دُعا کرتے لیکن سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں رکعت پڑھ کر دوبارہ بیٹھ جاتے‘ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور درود اور دُعا کرنے کے بعد اتنی آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں آواز سنائی دیتی۔ پھر بیٹھ کو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۲۴: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى اَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ لَمَّا اَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا اَخْبَرَنَا اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلَهٗ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ اَلَا اُنَبِّئُكَ بِاَعْلَمِ الْاَرْضِ بِوِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَاَتَيْنَا فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَاَلْنَاهَا فَقُلْتُ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهٗ سِوَاكَهٗ وَطُهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا شَآءَ اَنْ يَبْعَثَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ تِسْعَ

۱۷۲۴: حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ جب سعد بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو بیان کیا کہ وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ہستی کے متعلق نہ بتاؤں جو اس کرۂ ارض پر موجود سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر (رات کی نماز) سے واقف ہے؟ میں نے پوچھا: کون؟ فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چنانچہ ہم اُن کے پاس گئے‘ اُنہیں سلام کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا تو میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے متعلق بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (نیند سے) اُٹھا دیتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے وضو

رَكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ اِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّيْ التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُوْ ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتِلْكَ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَتِلْكَ تِسْعًا اَيْ بُنَيَّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَحَبَّ اَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا۔

کرتے اور اس طرح نو رکعات پڑھتے کہ آٹھویں رکعات میں ہی بیٹھتے ۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے‘ اُس کی حمد وثناء بیان کرتے اور دُعا کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے‘ سلام نہ پھیرتے‘ پھر نویں رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ بیٹھتے اور اس مرتبہ بھی اللہ کی تعریف بیان کرتے‘ اُس کا ذکر کرتے اور دُعا کرنے کے بعد اتنی (بلند) آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں (آواز) سنائی دیتی ۔ پھر بیٹھ کر ہی دو رکعات پڑھتے ۔ بیٹے! اس طرح یہ کُل گیارہ رکعات ہوئیں لیکن جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہوگئی اور گوشت بڑھ گیا۔ تو آپ ﷺ وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور سلام پھیر دیتے۔ اس طرح بیٹے یہ کُل نو رکعات ہوئیں۔ نیز آپ نماز شروع کرتے تو آپ کی خواہش یہی ہوتی کہ اُس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ سَمِعَهَا تَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَ هُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نو رکعات پڑھتے ۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا فرماتے لیکن عمر زیادہ ہو جانے کے بعد سات رکعات پڑھنے لگے۔ ان کے بعد دو رکعات بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۷۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ وَيَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھا کرتے تھے‘ پھر دو رکعات بیٹھ کر پڑھتے۔

۱۷۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ وَفَدَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ

۱۷۲۷: حضرت سعد بن ہشام سے منقول ہے کہ انہوں نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو (اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ ﷺ رات کو آٹھ رکعات پڑھنے کے بعد نویں رکعت سے ان آٹھ رکعات کو طاق بنا دیا کرتے تھے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا

وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُخْتَصَرٌ۔

فرمایا کرتے۔

۱۷۲۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ اُرَاهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

۱۷۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۵ كَيْفَ الْوِتْرُ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: وتر کی گیارہ رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

۱۷۲۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعات ادا فرماتے جن میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی تھی۔ پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۶ الْوِتْرِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

باب: تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان

۱۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِتِسْعٍ۔

۱۷۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) وتر کی تیرہ رکعات ادا فرمایا کرتے تھے لیکن جب بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو گئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔

بَابُ ۱۰۰۷ الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالنُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَةً اَوْتَرَ بِهَا فَقَرَاَ فِيْهَا بِمِائَةِ اٰيَةٍ مِّنَ النِّسَآءِ ثُمَّ قَالَ مَا اَلَوْتُ اَنْ اَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَاَنَا اَقْرَاُ بِمَا قَرَاَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۱: حضرت ابومجلز کہتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ عشاء کی دو رکعات پڑھیں اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۂ نساء کی ایک سو آیات تلاوت کیں۔ پھر فرمایا: میں نے اس میں کوتاہی نہیں برتی کہ میں وہیں قدم رکھوں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھے تھے اور وہی پڑھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔ (یعنی نقش قدم پر چلنے کی ہر ممکن سعی کی)۔

بَابُ ۱۰۰۸ نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الْقِرَآءَةِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَشْكَابٍ النَّسَائِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ

۱۷۳۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور

حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے۔

۱۷۳۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زُبَيْدٍ وَّ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنُ بْنَ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ خَالَفَهُمَا حُصَيْنٌ فَرَوَاهُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۳: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ الکافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۴: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

۱۷۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابزی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۰۹ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى شُعْبَةَ فِيْهِ

باب: مندرجہ بالا حدیث میں شعبہ کے متعلق اختلافِ راویان

۱۷۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

۱۷۳۵: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے اور سلام کے بعد تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پڑھتے ہوئے آخری مرتبہ آواز کو (ذرا) بلند کیا کرتے۔

١٧٣٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَلَمَةُ وَزُبَيْدٌ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَاُ فِى الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ صَوْتَهٗ بِالثَّالِثَةِ رَوَاهُ مَنْصُوْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

١٧٣٦: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے پھر سلام پھیرنے کے بعد: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ تین مرتبہ کہتے اور تیسری دفعہ آواز کو ذرا اُونچا کرتے۔

١٧٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَكَانَ اِذَا سَلَّمَ وَفَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا طَوَّلَ فِى الثَّالِثَةِ وَرَوَاهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

١٧٣٧: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے اور تیسری مرتبہ (نسبتاً) کھینچ کر ادا فرماتے۔

١٧٣٨: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا۔

١٧٣٨: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

١٧٣٩: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

١٧٣٩: ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر پڑھتے تو اس میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرماتے۔ پھر نماز پڑھ لینے کے بعد تین دفعہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

بَاب ١٠١٠ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

باب: حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق اختلاف کا بیان

١٧٤٠: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

١٧٤٠: ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

١٧٤١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى مُرْسَلٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَآءُ بْنُ السَّآئِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ۔

١٧٤١: مذکورہ سند سے بھی یہی حدیث (١٧٤٠) کی طرح منقول کی گئی ہے۔

١٧٤٢: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

١٧٤٢: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ١٠١١ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے اختلاف کا بیان

١٧٤٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا۔

١٧٤٣: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔

١٧٤٤: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

١٧٤٤: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا افَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا وَيَمُدُّ فِي الثَّالِثَةِ۔

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔ نیز تیسری دفعہ پڑھتے ہوئے آواز کو ذرا (نسبتاً) اُونچا کرتے۔

۱۷۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

۱۷۴۵: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلٰی هٰذَا الْحَدِيْثِ خَالَفَهُ يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ۔

۱۷۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔

۱۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَنْ قَرَاَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَنِيْهَا۔

۱۷۴۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو کسی شخص نے سورۂ اعلیٰ پڑھی۔ (دورانِ نماز ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: سورۂ اعلیٰ کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ مجھ سے قرآن کو چھینا جا رہا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۲ الدُّعَاءِ فِي الْوِتْرِ

باب: وتر میں دُعا کا بیان

۱۷۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ

۱۷۴۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں قنوت کے لیے چند کلمات سکھائے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ...... ''اے اللہ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے

اَقُوْلُهُنَّ فِی الْوِتْرِ فِی الْقُنُوْتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِی فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِی شَرَّمَا قَضَیْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ۔

جنہیں تو نے ہدایت بخشی مجھے اُن لوگوں کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی میری ان لوگوں کے ساتھ نگہبانی فرما جن کو تو نے نگہبانی عطا کی مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے نہ کہ تجھ پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جس کے ساتھ تو دوستی کرلے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوسکتا اور تو بڑا بابرکت اور عظیم تر ہے۔''

۱۷۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فِی الْوِتْرِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِی فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَتَوَلَّنِی فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ۔

۱۷۴۹: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لیے مندرجہ بالا دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَالَیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ ۔

۱۷۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِیِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ آخِرِ وِتْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔

۱۷۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاهْدِنِیْ یعنی: ''اے اللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضا کی' تیرے عذاب سے تیری عافیت کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثنا بیان نہیں کرسکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔''

بَابُ ۱۰۱۳ تَرْكُ رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِی الدُّعَآءِ فِی الْوِتْرِ

باب: وتر میں بوقت دعائے قنوت ہاتھ نہ اُٹھانا

۱۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ

۱۷۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے

فِیْ شَیْ ءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلاَّ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِثَابِتٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

خود یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماعت کی ہے؟ فرمایا: ہاں! سبحان اللہ میں کہہ تو رہا ہوں کہ (ہاں) سنی ہے۔ اس پر شعبہ بھی کہنے لگے: سبحان اللہ!

بَابُ ۱۰۱۴ قَدْرِ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب: وتر کے بعد سجدہ کی طوالت کا بیان

۱۷۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَآءِ اِلَی الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوٰی رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَمَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً۔

۱۷۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد فجر کی نماز تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور یہ فجر کی دوسنتوں کے علاوہ ہوتی تھیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تک کی تلاوت کرسکتا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۵ التَّسْبِيْحِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوِتْرِ

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا

۱۷۵۳: أَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

۱۷۵۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ بلند آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِیْ وَعَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَيَقُوْلُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ خَالَفَهُمَا اَبُوْ نُعَيْمٍ فَرَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدٍ۔

۱۷۵۴: مذکورہ سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

۱۷۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

۱۷۵۵: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثاً يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَثْبَتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمِنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيْدَ وَاَثْبَتُ اَصْحَابِ سُفْيَانَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ثُمَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَكِيْعٌ ابْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثُمَّ اَبُوْ نُعَيْمٍ ثُمَّ الْاَسْوَدُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَقَالَ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ۔

اور سورۂ اخلاص تلاوت فرماتے اور جب اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین دفعہ اُونچی آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۶: اَخْبَرَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَرْفَعُ۔

۱۷۵۶: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے: سورہ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص۔ جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ: سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کھینچ کو ذرا اُونچی کرتے۔

۱۷۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَااَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَاِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَرْسَلَهُ هِشَامٌ۔

۱۷۵۷: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۂ اعلیٰ' سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے۔

۱۷۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۷۵۸: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں اور پھر آگے باقی حدیث روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

بَابُ ١٠١٦ اِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ بَيْنَ الْوِتْرِ وَبَيْنَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل پڑھنا جائز ہے

١٧٥٩: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ الصُّوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً تِسْعَ رَكَعَاتٍ قَائِمًا يُوْتِرُ فِيْهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ بَعْدَ الْوِتْرِ فَاِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

١٧٥٩: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے جن میں سے نو رکعات کھڑے ہو کر پڑھتے وتر بھی انہی میں ہوتا۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور جب ان رکعتوں میں رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرتے۔ یہ نماز آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی سی رکعات ادا فرماتے۔

بَابُ ١٠١٧ الْمُحَافَظَةِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ

باب: فجر کی سنتوں کی حفاظت کا بیان

١٧٦٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَعُ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَامَّةُ اَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمْ يَذْكُرُوْا مَسْرُوْقًا۔

١٧٦٠: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل کی دو رکعات اور ظہر سے پہلے کی چار رکعات میں کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے۔

١٧٦١: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ عِنْدَنَا وَحَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ خَطَاٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

١٧٦١: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار اور فجر سے پہلے کی دو رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۷۶۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

۱۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۱۸ وَقْتِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات کا وقت

۱۷۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۷۶۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

۱۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۶۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی روشنی نظر آنے پر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۱۹ الْاِضْطِجَاعِ

باب: فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

۱۷۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ اَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

۱۷۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر سکوت اختیار کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہلکی سی دو رکعات ادا فرماتے۔ یہ دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے اور فجر کے طلوع ہونے کے بعد ہوتیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے۔

بَابُ ۱۰۲۰ ذَمِّ مَنْ تَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ

باب: جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر چھوڑ دے

۱۷۶۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ

۱۷۶۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: فلانے کی طرح مت ہو جاؤ جو پہلے رات کو

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔

عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

١٧٦٧: اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَکَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُنْ یَا عَبْدَاللّٰهِ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔

١٧٦٧: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ فلاں کی طرح مت کرنا جو پہلے رات کو عبادت کیا کرتا تھا لیکن بعد میں ترک کر دی۔

بَابُ ١٠٢١ وَقْتِ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ وَذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی نَافِعٍ

باب: فجر کی رکعات کا وقت

١٧٦٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی عَبْدِالْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِیَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُصَلِّیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

١٧٦٨: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت انتہائی خفیف (ہلکی) پڑھا کرتے تھے۔

١٧٦٩: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْکَعُ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ کِلَا الْحَدِیْثَیْنِ عِنْدَنَا خَطَأٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

١٧٦٩: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

١٧٧٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا یَحْیَی قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْکَعُ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالصَّلَاةِ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

١٧٧٠: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

١٧٧١: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی

١٧٧١: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۲: اس سند سے بھی پہلے والی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۷۷۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُهْضَمٍ قَالَ إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۷۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز (فرض) سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْحٰقُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے دو سجدے کرتے۔ (یعنی دو رکعات ادا فرماتے)

۱۷۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔

۱۷۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ۔

۱۷۷۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُخْتِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۷۷۷: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

۱۷۷۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

۱۷۷۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

۱۷۷۹: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی پھلکی دو رکعات کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا نُوْدِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَرَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ۔

۱۷۸۰: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جا چکی ہوتی تو نماز کے لیے (فرض نماز) جانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

۱۷۸۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے اور فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۸۲: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی روشنی کا احساس ہوتا تو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۸۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

۱۷۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ بَیْنَ النِّدَاءِ وَالْاِقَامَۃِ مِنْ صَلاَۃِ الْفَجْرِ۔

کرتے تھے۔

١٧٨٤: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ سَأَلَ عَائِشَۃَ عَنْ صَلاَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِاللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یُصَلِّیْ ثَلاَثَ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ یُوْتِرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَرْکَعَ قَامَ فَرَکَعَ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ فِیْ صَلاَۃِ الصُّبْحِ۔

١٧٨٤: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعات پڑھتے' پھر وتر پڑھتے' پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور رکوع کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ پھر فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

١٧٨٥: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَّامُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ وَیُخَفِّفُھُمَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ۔

١٧٨٥: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو سنتیں اذان سننے کے بعد پڑھتے اور انہیں خفیف پڑھا کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔

١٧٨٦: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ شُرَیْحًا الْحَضْرَمِیَّ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَسَّدُ الْقُرْآنَ۔

١٧٨٦: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شریح حضرمی کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ قرآنِ پاک کا توسد (تکیہ) نہیں کرتا۔

بَابُ ١٠٢٢ مَنْ کَانَ لَہٗ صَلٰوۃٌ بِاللَّیْلِ فَغَلَبَہٗ عَلَیْھَا النَّوْمُ

باب: کوئی روز تہجد پڑھتا ہو لیکن غلبہ نیند کی وجہ سے کبھی نہ پڑھ سکے

١٧٨٧: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَہٗ رَضِیٌّ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَخْبَرَتْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَا مِنِ امْرِیءٍ تَکُوْنُ لَہٗ صَلاَۃٌ بِلَیْلٍ فَغَلَبَہٗ عَلَیْھَا نَوْمٌ اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرَ صَلاَتِہٖ وَکَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَۃً عَلَیْہِ۔

١٧٨٧: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت نماز ادا کرتا ہو (نوافل اور تہجد) پھر وہ شخص نیند آنے کی وجہ سے (کسی روز) نہ پڑھ سکے تو اللہ عزوجل اس شخص کو نماز کا اجر وثواب عطا فرمائے گا اور اس شخص کا سونا اور آرام کرنا صدقہ بن جائے گا۔

بَابُ ١٠٢٣ اسْمِ الرَّجُلِ الرَّضِيِّ

١٧٨٨: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ صَلَاةٌ صَلَّاهَا مِنَ اللَّيْلِ فَنَامَ عَنْهَا كَانَ ذٰلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكَتَبَ لَهٗ اَجْرَ صَلَاتِهٖ۔

١٧٨٩: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْجَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

بَابُ ١٠٢٤ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِي الْقِيَامَ فَنَامَ

١٧٩٠: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَتٰى فِرَاشَهٗ وَهُوَ يَنْوِي اَنْ يَقُوْمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ حَتّٰى اَصْبَحَ كُتِبَ لَهٗ مَا نَوٰى وَكَانَ نَوْمُهٗ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهٗ سُفْيَانُ۔

١٧٩١: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ وَ اَبِي الدَّرْدَاءِ مَوْقُوْفًا۔

بَابُ ١٠٢٥ كَمْ يُصَلِّيْ

باب: رضی (نامی شخص) کے متعلق

١٧٨٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص رات میں نماز پڑھتا ہو پھر وہ شخص سو جائے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ عمل صدقہ ہوگا خداوند تعالیٰ کا اور اس شخص کے واسطے ثواب کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

١٧٨٩: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے مندرجہ بالا روایت میں مذکور ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا اس روایت کو اسناد میں ایک راوی ابوجعفر رازی ہے جو کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں قوی نہیں ہے۔

باب: کوئی شخص اپنے بستر پر رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آیا لیکن نیند آ گئی اور بیدار نہ ہو سکا

١٧٩٠: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر آئے (سونے کی نیت سے) لیکن وہ شخص رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آئے اور نماز پڑھنے کی نیت سے آئے پھر اس شخص کو نیند آ جائے صبح کے وقت تک تو اس شخص کی نیت کا اجر و ثواب ہوگا اور اس شخص کا سونا ایک صدقہ ہوگا اسکے پروردگار کی جانب سے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حبیب بن ابی ثابت کی حضرت سفیان ثوری راوی نے مخالفت کی ہے۔

١٧٩١: مذکورہ سند سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے۔

باب: اگر کوئی شخص نیند یا مرض کی وجہ سے رات میں

مَنْ نَّامَ عَنْ صَلٰوةٍ اَوْ مَنَعَہٗ وَجَعٌ

نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر رکعت ادا کرے؟

١٧٩٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

١٧٩٢: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں نماز نہ پڑھ سکتے نیند یا مرض کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں بارہ رکعات پڑھتے تھے۔

بَابُ ١٠٢٦ مَتٰى يَقْضِيْ مَنْ نَّامَ عَنْ حِزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ

باب: جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟

١٧٩٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ وَ عُبَيْدَاللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِالْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

١٧٩٣: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں اپنا وظیفہ کا کچھ حصہ یا پورا وظیفہ نہ پڑھ سکے اور اس طریقہ سے وہ شخص سو جائے پھر نماز فجر سے لے کر ظہر کے وقت تک اس کو پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات میں ہی پڑھ لیا یعنی اس شخص کے واسطے اس طرح کا اجر وثواب لکھا جائے گا۔

١٧٩٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ قَالَ جُزْبِهٖ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَاَنَّمَا قَرَاَهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

١٧٩٤: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصہ سے سو جائے پھر اس شخص کو نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات ہی میں پڑھ لیا (یعنی رات میں وہ وظیفہ وغیرہ پڑھنے جیسا اس کو ثواب ملے گا۔)

١٧٩٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ فَاتَهٗ حِزْبُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَاَهُ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ اِلٰى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَاِنَّهٗ لَمْ يَفُتْهُ اَوْ كَاَنَّهٗ اَدْرَكَهٗ رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مَوْقُوْفًا۔

١٧٩٥: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل فرمائی اور فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور پھر وہ شخص سورج کے زوال سے وقت ظہر تک اس کو ادا کر لے تو گویا کہ وہ وظیفہ وغیرہ قضا ہی نہ ہوا یا اس نے وظیفہ پالیا۔

١٧٩٦: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ مَنْ فَاتَهُ وِرْدُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَاْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَاِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ۔

١٧٩٦: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ قضا ہو جائے پھر اس کو نماز ظہر سے قبل پڑھ لے تو (اس عمل کا ثواب) رات کی نماز کے برابر ہوگا۔

بَابُ ١٠٢٧ ثَوَابِ مَنْ صَلّٰى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ

باب: نمازِ فرض کے علاوہ رات‘ دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث

١٧٩٧: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَتَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

١٧٩٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعات پڑھے تو اللہ عزوجل اس شخص کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعت نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

١٧٩٨: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَحْيٰى اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

١٧٩٨: یہ حدیث گذشتہ حدیث جیسی ہے۔

١٧٩٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ سِوَى الْمَكْتُوْبَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

١٧٩٩: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جو شخص ہر دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بناتے ہیں۔

۱۸۰۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذٰلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۰: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم نمازِ جمعہ سے قبل بارہ رکعات پڑھتے ہو اس سلسلہ میں تم نے کیا بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عنبسہ بن ابی سفیان سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ رکعات رات اور دن میں پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس شخص کے واسطے جنت میں ایک مکان بنا دے گا۔

۱۸۰۱: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حِبَّانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنْبَسَةَ۔

۱۸۰۱: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دن میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے' اللہ عزوجل اُس کے لیے جنت میں ایک گھر مقرر فرما دیتے ہیں۔

۱۸۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ خَالَفَهُمْ أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ۔

۱۸۰۲: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت مقام طائف میں پہنچا تو حضرت عنبسہ بن ابی سفیان کو موت کے عالم میں پایا اور میں نے دیکھا کہ (موت کی سختی کی وجہ سے) وہ بے قراری کے عالم میں ہیں۔ میں نے کہا کہ تم تو بھلے آدمی ہو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میری بہن حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یا رات میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنا دے گا۔

۱۸۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَا أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۳: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات اس کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل تو اللہ عزوجل اسکے واسطے جنت میں ایک مکان تعمیر کریگا۔

۱۸۰۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ

۱۸۰۴: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اثْنَتَا عَشْرَةَ رَكْعَةً مَنْ صَلَّاهُنَّ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بارہ رکعات ہیں جو شخص ان کو پڑھے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا' چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات عصر کی نماز سے قبل اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ ابْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۰۵: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بارہ رکعات پڑھے تو اس کے واسطے (اللہ عزوجل) جنت میں ایک مکان بنا دے گا (وہ رکعت اس طرح ہیں) چار رکعات ظہر سے قبل اور دو رکعات ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے قبل اور نماز مغرب کے بعد دو رکعات اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ أَخِي أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَثِنْتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَثِنْتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۸۰۶: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے دن اور رات میں بارہ رکعات ادا کیں علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

بَابُ ۱۰۲۸ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

اسمٰعیل بن ابی خالد کی بابت اختلاف کا بیان

۱۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ

۱۸۰۷: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جس آدمی نے رات اور دن میں بارہ رکعات پڑھیں

بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۰۸: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے رات اور دن میں بارہ رکعت ادا کی علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

۱۸۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَكِّيٍّ وَحِبَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عَنْبَسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذَكْوَانَ۔

۱۸۰۹: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات ادا کرے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْبَسَةُ ابْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۰: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۱۸۱۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ أَوْ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۱: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۲: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ

۱۸۱۳: اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَمُحَمَّدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيفٌ هُوَ ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجُهٍ سِوَى هٰذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ۔

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا علاوہ فرض کے اس کے واسطے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔

۱۸۱۵: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نُزِلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهُ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

۱۸۱۵: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت عنبسہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ تڑپ رہے تھے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ (یعنی ان کو تسلی دی) انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے۔ اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عزوجل دوزخ پر اس کا گوشت حرام فرما دے گا۔ چنانچہ جب سے میں نے یہ بات سنی تو اس وقت سے میں نے ان رکعت کو نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ

۱۸۱۶: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں کہ ان کے حبیب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جو بندہ مسلمان چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے گا تو کبھی دوزخ کی آگ خدا نے چاہا اس کو نہیں لگے گی۔

فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۱۷: أَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۷: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عزوجل اس کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔

۱۸۱۸: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيْدٌ اِذَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَقَرَّ بِذَالِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَاِذَا حَدَّثَنَا بِهِ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ مَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ شَيْئًا۔

۱۸۱۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنُ مُوْسٰى يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ اَخَذَهُ اَمْرٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ حَدَّثَتْنِىْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِىْ سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۹: حضرت محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ جس وقت ان کی وفات کا وقت نزدیک آ گیا تو ان کو بہت زیادہ بے قراری ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز ظہر سے قبل کی نماز کی (پابندی سے) حفاظت کرے اور اسی طرح سے نماز ظہر کے بعد کی چار رکعات کی حفاظت کرے تو خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

۱۸۲۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الشُّعَيْبِىُّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔

۱۸۲۰: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

(۲۱)

کِتَابُ الْجَنَائِز

جنائز کے متعلق احادیث

بَابُ ۱۰۲۹ تَمَنِّی الْمَوْتِ

۱۸۲۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَدَّيَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

باب: موت کی خواہش سے متعلق احادیث

۱۸۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر آدمی نیک ہے تو شاید وہ شخص زیادہ نیکی کرے (یعنی اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے) اور اگر وہ شخص برا آدمی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص برائی سے توبہ کر لے (بہر حال اس شخص کے واسطے زندہ رہنا بہتر ہے)۔

۱۸۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعِيْشَ يَزْدَادُ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعْتِبَ۔

۱۸۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک آدمی ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص نیک عمل کرے اور زیادہ بھلائی کے کام کرے اور اگر گنہگار ہے تو ہوسکتا ہے کہ وہ شخص گناہ سے توبہ کرے۔

۱۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَلٰكِنْ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

۱۸۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یاس آفت و مصیبت کی وجہ سے جو کہ اس شخص کو دنیا میں پہنچی لیکن اس طریقہ سے کہے کہ اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

۱۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيزِ ح وَأَنْبَأَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلاَ لاَ يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یا س آفت ومصیبت کی وجہ سے اگر موت کی تمنا کرنی ہی ہوتو یوں کہے: اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

بَابُ ۱۰۳۰ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ

باب: موت کی دُعا مانگنے سے متعلق

۱۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لاَ تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلاَ تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لاَ بُدَّ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے کے واسطے دعا نہ مانگا کرو اور نہ تم موت کی تمنا کرو اور اگر تم ضروری دُعا مانگنا چاہو تو تم اس طرح سے دُعا مانگو "اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھنا کہ جب تک میرے واسطے زندگی بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔"

۱۸۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا وَ قَالَ لَوْلاَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ۔

۱۸۲۶: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات داغ لگوا لیے وہ فرمانے لگے اگر حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو منع نہ فرمایا ہوتا تو میں دُعا مانگتا موت کی سختی اور تکلیف سے (نجات کی)۔

بَابُ ۱۰۳۱ كَثْرَةِ ذِكْرِ الْمَوْتِ

باب: موت کو بہت زیادہ یاد کرنے سے متعلق

۱۸۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ قَالَ أَبُوعَبْدِالرَّحْمٰنِ

۱۸۲۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لذتوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو کاٹ ڈالنے والی چیز کو بہت زیادہ یاد کرو۔

مُحَمَّدَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالِدُ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ۔

١٨٢٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

١٨٢٨: اُمّ المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگ کسی مرنے والے شخص کے نزدیک آؤ تو اچھی بات کہو (یعنی بخشش کی دُعا مانگو) کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں پس جس وقت میرے شوہر ابوسلمہؓ کی وفات ہوگئی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: اے خدا میری مغفرت فرمادے اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما دے اور اسکے بعد ہم کو اس سے بہتر عطا فرما۔ تو اللہ عزوجل نے ان سے (سابقہ شوہر سے) عمدہ اور بہتر (شوہر) رسول کریمؐ عطا فرمائے۔ (سبحان اللہ!)

بَابُ ١٠٣٢ تَلْقِيْنِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو موت کے وقت سکھلانا

١٨٢٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَاَنْبَانَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

١٨٢٩: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مردوں کو سکھلاؤ (یعنی جو کہ موت کے قریب ہوں ان کو موت سے قبل کلمہ وغیرہ کی تلقین کرو)۔

١٨٣٠: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ بِنْتَ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا هَلْكَاكُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

١٨٣٠: اس حدیث کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ١٠٣٣ عَلَامَةِ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی موت کی علامت

١٨٣١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

١٨٣١: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مؤمن کی موت اس کی پیشانی کے پسینہ سے ہوتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ موت کی سختی مؤمن پر بھی اس قدر ہوتی ہے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے اور شدت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس کے گناہ دُنیا ہی میں مٹ جائیں اور وہ شخص بارگاہِ الٰہی میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہو۔

۱۸۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

۱۸۳۲: یہ روایت سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۰۳۴ شِدَّةِ الْمَوْتِ

باب: موت کی سختی سے متعلق

۱۸۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنَّهُ لَبَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۸۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسلی کی ہڈی اور میرے حلق کے درمیان ہوئی اور میں اب کسی کی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (یعنی آپ پر بھی موت کی سختی ہوئی)۔

بَابُ ۱۰۳۵ الْمَوْتِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

باب: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث

۱۸۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَشْفُ السِّتَارَةِ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَرْتَدَّ فَأَشَارَ اِلَيْهِمْ أَنِ امْكُثُوْا وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ مِنْ اٰخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَذٰلِكَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ۔

۱۸۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آخری مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جس وقت آپ نے پردہ اُٹھایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے کی جانب ہٹ جانا چاہا۔ آپ نے ان کو اپنی ہی جگہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرے) رہنے کا اشارہ فرمایا اور پھر پردہ ڈال لیا پھر اسی روز دن کے آخر حصہ میں آپ کی وفات ہوئی اور وہ پیر کا روز تھا۔

بَابُ ۱۰۳۶ الْمَوْتِ بِغَيْرِ مَوْلِدِهٖ

باب: وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق

۱۸۳۵: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا تھا اس کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز (جنازہ) ادا فرمائی پھر فرمایا کہ کاش اس شخص کی کسی اور جگہ وفات ہوتی اس پر لوگوں نے عرض کیا: کس وجہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَالَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوْا وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ اِلَى مُنْقَطَعِ اَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ۔

سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انسان جس وقت اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ ہوتا ہے تو اسے جنت میں زمین عطا کر دی جاتی ہے اس کی ولادت سے لے کر اس کی آخری پاؤں کے نشان تک (یعنی مرنے کی جگہ تک)۔

بَابُ ۱۰۳۷ مَا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكَرَامَةِ عِنْدَ خُرُوْجِ نَفْسِهٖ

باب: روح کے خروج (یعنی قفس عنصری کو پرواز کرتے) وقت مؤمن کا اکرام

۱۸۳۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُسَامَةَ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلَى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَ رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهُ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَا ذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَاِذَا قَالَ اَمَا اَتَاكُمْ قَالُوْا ذُهِبَ بِهٖ اِلَى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلَى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ۔

۱۸۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت کوئی مؤمن بندہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشمی کپڑا لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکل جا تو خدا سے رضامند ہے اور اللہ عزوجل تجھ سے رضامند ہے اللہ عزوجل کی رحمت کی جانب اور اس کے رزق کی جانب اور اپنے پروردگار کی جانب جو کہ غضبناک نہیں ہے (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں کہ) پھر وہ روح نکلتی ہے جس طریقہ سے عمدہ خوشبودار مشک اور فرشتے اس شخص کو اس وقت اُٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کیا (عمدہ) خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی پھر اس کو لاتے ہیں اور اہلِ ایمان کی ارواح کے پاس لاتے ہیں اور وہ روح خوش ہوتی ہے اس سے زیادہ جو کہ تم کو کسی بچھڑے ہوئے شخص کی آمد سے ہوتی ہے اور اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں آدمی یعنی جس شخص کو وہ لوگ دُنیا میں چھوڑ کر گئے تھے اب وہ کس طرح کے کام میں مشغول ہے۔ پھر وہ ارواح کہتی ہیں کہ تم ابھی ٹھہر جاؤ اس کو چھوڑ دو یہ دُنیا کے غم میں مبتلا تھا یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تم لوگوں کے پاس نہیں پہنچا۔ (وہ تو مر چکا تھا) تو اس پر وہ روحیں کہتی ہیں وہ شخص تو جہنم میں گیا ہوگا اور جس وقت کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹکڑا ٹاٹ کر لے کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تو نکل کر باہر آجا۔ تو اللہ عزوجل سے ناراض ہے اور تجھ سے اللہ عزوجل ناراض ہے اللہ کے عذاب کی طرف پھر وہ روح نکلتی ہے اس طرح سے کہ جس طرح سڑے ہوئے

مردار کی بدبو ہوتی ہے یہاں تک کہ زمین کے دروازے پر اس کو لاتے ہیں جو کہ اوپر ہے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا وہ نیچے ہے (اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیسی بو ہے پھر اس کو کفار اور مشرکین کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔

بَاب ١٠٣٨ فِيْمَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ

١٨٣٧: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِیْ زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِیءٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ قَالَ شُرَيْحٌ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَلٰكِنْ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِیْ تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

باب: جو شخص اللہ عزوجل کی ملاقات چاہے

١٨٣٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے تو اس سے اللہ عزوجل ملاقات کرنا چاہے گا اور جو کوئی شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے اور ناگواری محسوس کرے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملنے کو برا سمجھے گا۔ حضرت شریح نے بیان کیا کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم تمام لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لیکن ہم لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو موت کو برا نہ سمجھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مطلب تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جس وقت آنکھوں کی روشنی ختم ہو جائے اور انسان کا سانس سینہ میں آ جائے اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس وقت خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات نہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات نہیں کرنا چاہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس وقت مؤمن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو مؤمن کو اس وقت مسرت اور خوشی حاصل ہوتی ہے اللہ سے ملاقات اور دیدارالٰہی کی اور کافر اور مشرک اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

۱۸۳۸: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَاَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جس وقت میرا کوئی بندہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور جس وقت میرا وہ بندہ مجھ سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہوں۔

۱۸۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۹: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھے گا۔

۱۸۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۴۰: ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۱۸۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ ح وَاَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللّٰهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ

۱۸۴۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ؐ نے فرمایا: جو شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے ملاقات کے کیا معنی ہیں؟ موت سے ملاقات اور موت سے ملاقات تو ہمارے میں سے ہر ایک آدمی برا سمجھتا ہے۔ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: اس کا تعلق تو مرنے کے وقت ہے جس وقت کسی شخص کو مرنے کے وقت رحمت اور مغفرت خداوندی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا

اللّٰهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

ہے اور خداوند تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جس وقت اس کو اللہ عزوجل کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کو برا خیال کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے۔

بَابُ ۱۰۳۹ تَقْبِيلُ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو بوسہ دینے سے متعلق

۱۸۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيِ النَّبِيِّ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔

۱۸۴۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ۔

۱۸۴۳: ترجمہ بعینہٖ ہے۔

۱۸۴۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ و يُوْنُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اَقْبَلَ عَلٰى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا۔

۱۸۴۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر اپنے مکان سے تشریف لائے جو مکان (مقام) سُخ میں واقع تھا۔ یہاں تک کہ وہ گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور مسجد میں تشریف لے گئے اور انہوں نے کسی شخص سے گفتگو نہیں فرمائی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک لائن والی جس میں کہ لال رنگ یا کالے رنگ کی دھاریاں تھیں اس چادر سے ڈھانک دیا گیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرۂ انور کھولا اور وہ آپ کے جنازہ پر جھک گئے اور آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگ گئے اور فرمایا کہ مجھ پر میرے والد فدا ہو جائیں خدا کی قسم' اللہ عزوجل آپ کو دوسری مرتبہ وفات نہ دے گا۔

بَابُ ۱۰۴۰ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کو ڈھانکنے سے متعلق

۱۸۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جِيْءَ بِاَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۱۸۴۵: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کو غزوۂ احد کے دن لایا گیا اور کفار و مشرکین نے ان کے ناک کان کاٹ دیئے تھے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے گئے اور ان کے اوپر ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے اس کپڑے کو کھول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ فَلَمَّا رُفِعَ سَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا هٰذِهِ بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَاتَبْكِيْ أَوْ فَلِمَ تَبْكِيْ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ۔

دینے کا ارادہ کیا لوگوں نے مجھ کو منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے اور اپنے والد کو اس حالت میں دیکھ کر زار و قطار اور بے قرار ہو جائے گا پھر رسول کریمؐ نے حکم فرمایا اور وہ اُٹھا لئے گئے (یعنی جنازہ) تو ایک خاتون کے رونے کی آواز سنی گئی آپ نے دریافت فرمایا: یہ کون خاتون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ خاتون حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی لڑکی یا انکی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: تم رونا بند کر دو کیونکہ فرشتے اپنے پروں سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ان کا جنازہ اُٹھا لیا گیا۔

بَابُ ۱۰۴۱ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: مرنے والے پر رونے سے متعلق

۱۸۴۶: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَغِيْرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهَا إِلٰى صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَكِ فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ لَسْتُ أَبْكِي وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ بِخَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ تُنْزَعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۴۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اس کو اُٹھا کر اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا پھر اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے اس لڑکی کی وفات آپ کے سامنے ہو گئی اس پر حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگ گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا تم کس وجہ سے رو رہی ہو جبکہ میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا: میں کس وجہ سے نہ روؤں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رو تے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں روتا لیکن یہ رحمت خداوندی ہے یعنی آہستہ سے رونا اور صرف آنسو نکلنا بندہ پر اللہ عزوجل کا رحم ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک حالت میں مسلمان کی بہتری ہے اور مسلمان کی روح پسلیوں سے نکلتی ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے۔

۱۸۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بَكَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ۔

۱۸۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی وفات پر رونے لگ گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے میرے والد تم اپنے پروردگار کے قریب آ گئے اے میرے والد ماجد! میں تمہاری وفات کی خبر حضرت جبرئیل علیہ السلام تک پہنچاتی ہوں اے میرے والد! تمہارا مقام جنت میں ہے۔

۱۸۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكِي وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلَتْ عَمَّتِي تَبْكِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيْهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوْهُ۔

۱۸۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے دن میرے والد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں اُن کے چہرے سے چادر ہٹاتا اور روتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجھے روکتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میری چچی بھی رونے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اپنے شوہر پر) مت روؤ کیونکہ تم نے اسے اُٹھایا نہیں بلکہ اس پر تو ملائکہ اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔

بَابُ ۱۰۴۲ النَّهْيِ عَنِ الْبُكَآءِ

باب: کس قسم کا رونا ممنوع ہے؟

۱۸۴۹: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَبُوْ اُمِّهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَتِيْكٍ اَخْبَرَه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غُلِبْنَا عَلَيْكَ اَبَا الرَّبِيْعِ فَصِحْنَ النِّسَاءُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسَكِّتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ قَالُوْا وَمَا الْوُجُوْبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ شَهِيْدًا قَدْ كُنْتَ قَضَيْتَ جِهَازَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَوْقَعَ اَجْرَهٗ عَلَيْهِ عَلٰى قَدْرِ نِيَّتِهٖ وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ قَالُوْا الْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

۱۸۴۹: حضرت جابر بن عتیکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ ایک مرتبہ عبداللہ بن ثابتؓ کی مزاج پرسی کوتشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ انکے اوپر مرض کا غلبہ ہے آپ نے ان کو آواز سے پکارا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا: تمہارے اوپر ہم مغلوب ہو گئے اے ابوالربیع (یہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت تھی) مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا ہمارے ارادہ پر غالب آ گیا ہم تو تمہاری زندگی کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تقدیر ہمارے ارادہ پر غالب آ گئی اور تمہاری تقدیر میں موت ہے۔ یہ بات سن کر خواتین نے چیخ ماری اور وہ رونے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عتیکؓ ان کو خاموش کرنے لگ گئے رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: تم ان کو چھوڑ دو جس وقت لازم ہو جائے تو اس وقت کوئی بھی نہ رویا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ لازم ہونے سے کیا مراد ہے یا رسول اللہؐ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت کا آنا۔ یہ بات سن کر ان کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مجھ کو توقع تھی کہ تم کو شہادت کا مقام حاصل ہوگا اس لیے کہ تم سامانِ جہاد کی تیاری کر چکے تھے نبیؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ان کو ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمایا تم کس چیز کو شہادت سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل کے راستہ میں قتل کیے جانے کو۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ شہادت سات قسم کی ہوتی ہے راہ

فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ الْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ شَهِيْدٌ وَ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ۔

خدا میں قتل کیے جانے کے علاوہ (یعنی مفصلاً) جو شخص طاعون میں انتقال کر جائے تو وہ شخص شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پانی میں غرق ہو کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص کسی عمارت وغیرہ میں دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو کوئی مرض ذات الجنب میں مرے وہ شہید ہے جو شخص آگ سے جل کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو خاتون بچہ کی ولادت میں مر جائے وہ شہید ہے یا بچہ کی ولادت کے بعد مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۸۵۰: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَتٰى نَعْيُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صِئْرِ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ يَبْكِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَاَبَيْنَ اَنْ يَنْتَهِيْنَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَانْهَهُنَّ فَانْطَلَقَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَاَبَيْنَ اَنْ يَنْتَهِيْنَ قَالَ فَانْطَلِقْ فَاحْثُ فِي اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَ الْاَبْعَدِ اِنَّكَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ۔

۱۸۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے قتل کیے جانے کی اطلاع آئی (واضح رہے کہ وہ حضرات غزوۂ موتہ میں شہید کئے گئے تھے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ کو رنج وغم محسوس ہوتا تھا میں یہ منظر دروازہ کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور ان کو منع کر دو چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آئے اور عرض کیا میں نے ان کو منع تو کر دیا ہے لیکن وہ خواتین نہیں مان رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ناک کو مٹی لگا دے (وہ رحمت خداوندی سے دور رہیں) خدا کی قسم تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بتائے بغیر) نہیں چھوڑا اور تم کرنے والے نہیں ہو (یعنی اُنہیں خاموش کروا نہیں سکے)۔

۱۸۵۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو اُس کے اہلِ خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔

۱۸۵۲: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ ذُكِرَ عِنْدَ

۱۸۵۲: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا کہ میت کو اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو (محمد

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ) کہنے لگے: (کیا) یہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟

١٨٥٣: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

١٨٥٣: حدیث ١٨٥١ میں ترجمہ گزر چکا۔

بَابُ ١٠٤٣ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: مُردہ پر نوحہ کرنا

١٨٥٤: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوْحُوْا عَلَيَّ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُنَحْ عَلَيْهِ مُخْتَصَرٌ۔

١٨٥٤: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے) فرمایا کہ تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

١٨٥٥: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِيْنَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنُحْنَ فَقُلْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدْنَنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفَنُسْعِدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ۔

١٨٥٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے جس وقت خواتین سے بیعت لی تو آپ نے خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد کرایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! بعض خواتین نے دورِ جاہلیت میں ہماری امداد (نوحہ کرنے میں) کی ہے کیا ہم بھی ان کو امداد کریں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا: اسلام میں یہ چیز نہیں ہے (یعنی نوحہ کرنا اور مرنے والے پر زار و قطار آواز سے رونا ماتم کرنا نہیں)۔

١٨٥٦: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ۔

١٨٥٦: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبر میں مردہ کو عذاب ہوتا ہے جس وقت کہ لوگ اس پر ماتم کرتے ہیں۔

١٨٥٧: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُوْرٌ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ

١٨٥٧: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے ماتم کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص (ملک) خراسان میں انتقال کرے اور اس کے گھر والے یہاں پر ماتم کریں تو کیا جب بھی اس کو عذاب ہوگا؟ (اس کے ماتم کرنے کی وجہ سے؟ بظاہر یہ

عَلَيْهِ هٰهُنَا أَكَانَ يُعَذَّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ قَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ أَنْتَ۔

بات سمجھ میں نہیں آتی) حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے اور تم جھوٹے آدمی ہو۔

۱۸۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ اِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَاِنَّ أَهْلَهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔

۱۸۵۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مردہ پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ درحقیقت اصل بات اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر سے گذرے اور ارشادفرمایا کہ اس قبر والے شخص پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں پھر آپ نے یہ آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ﴾ تلاوت فرمائی۔ یعنی''کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا''

۱۸۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَلَهَا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَمَا اِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلٰكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَاِنَّهَا لَتُعَذَّبُ۔

۱۸۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک مرتبہ اس بات کا تذکرہ ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مردہ کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) انہوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن ان کو شاید بھول ہوگئی اصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ایک یہودی خاتون کے پاس سے گذرے کہ جس کے متعلقین اس خاتون پر رو رہے تھے تو آپ نے ارشادفرمایا کہ یہ لوگ اس خاتون (کی موت پر) رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّهُ لَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ عَائِشَةَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ (اگر کوئی مسلمان بھی نوحہ سے اپنی زندگی میں نہ روکتا ہو تو وہ بھی اسی سلوک کا مستحق ٹھہرے گا' الامان الحفیظ)۔

۱۸۶۱: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ لَمَّا هَلَكَتْ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ

۱۸۶۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت اُم ابان کا انتقال ہوگیا تو میں بھی لوگوں کے ہمراہ موجود تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا خواتین اس وقت رو رہی تھیں۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ رونے

عَبَّاسٍ فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَلَا تَنْهٰى هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأٰى رَكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مَنِ الرَّكْبُ فَذَهَبْتُ فَاِذَا صُهَيْبٌ وَاَهْلُهُ فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هٰذَا صُهَيْبٌ وَاَهْلُهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ اُصِيْبَ عُمَرُ فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِىْ عِنْدَهُ يَقُوْلُ وَاُخَيَّاهُ وَاُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ لَاتَبْكِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ كَاذِبَيْنِ مُكَذَّبَيْنِ وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ لَمَا يَشْفِيْكُمْ اَلَّا تَزِرُوْ وَازِرَةٌ وِزْرَ اُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

سے تم ان کو نہیں روکتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا اور جس وقت (مقام) بیداء میں پہنچے تو کچھ سواروں کو میں نے ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم دیکھو یہ سوار کون لوگ ہیں چنانچہ میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے گھر والے موجود ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ بہرحال جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس جا کر رونے لگے اور پکارنے لگے ہائے میرے بھائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نہ روؤ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم تم یہ حدیث جھوٹے لوگوں اور جھٹلانے والے لوگوں سے روایت نہیں کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے لوگ ہیں) لیکن حدیث کے سننے میں غلطی ہوگئی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے کہ جس کی وجہ سے تمہاری تسلی ہو یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَزِرُوَ وَازِرَةٌ یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا لیکن نبی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ عزوجل کافر شخص کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب میں اضافہ کرے گا۔

بَابُ ۱۰۴۴ الرُّخْصَةِ فِى الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میّت پر آنسو بہانے کی اجازت کا بیان

۱۸۶۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ

۱۸۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی وفات ہوگئی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی) تو خواتین اکٹھا ہو کر رونے لگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ان کو منع فرمانے لگے اور ان کو

النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

باہر نکلنے لگ گئے' رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ ان کو جانے دو کیونکہ آنکھ آنسو بہانے والی ہے اور دل غمگین ہے اور موت کا وقت قریب ہے۔

بَابُ ۱۰۴۵ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

باب: دورِ جاہلیت کی طرح چیخنا چلاّ نا

۱۸۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَقَالَ الْحَسَنُ بِدَعْوَى۔

۱۸۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پیٹے (یعنی گال پر ہاتھ مار مار کر روئے) اور وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو کہ گال پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح پکارے (یعنی ماتم کرے)۔

بَابُ ۱۰۴۶ السَّلْقِ

باب: چیخ کر رونے کی ممانعت

۱۸۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدٍ الْاَحْدَبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِي مُوْسٰى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبْرَاُ اِلَيْكُمْ كَمَا بَرِئَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ۔

۱۸۶۴: حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بے ہوش ہو گئے تو لوگ رونے لگ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوتا ہوں جس طرح سے تم لوگوں سے رسول کریم ﷺ بری ہوئے وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور چیخ چیخ کر روئے۔

بَابُ ۱۰۴۷ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ

باب: رخسار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق

۱۸۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ زُبَيْدٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۸۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار کو مارے اور گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح سے پکارے۔

باب ۱۰۴۸ الحلق

باب: مصیبت میں سر منڈانا ممنوع ہے

۱۸۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ

۱۸۶۶: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے

أَبِي صَخْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَأَبِي بُرْدَةَ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسَى اَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ تَصِيْحُ قَالَ فَاَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبِرْكِ اَنِّيْ بَرِئٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِئٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ۔

تو ان کی اہلیہ محترمہ چیختی ہوئی آئیں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور فرمایا میں ہر ایک اس شخص سے بیزار ہوں کہ جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے زار تھے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے۔

بَابُ ۱۰۴۹ شَقِّ الْجُيُوْبِ

باب: گریبان چاک کرنا ممنوع ہے

۱۸۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۸۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پر مارے اور اپنا گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح سے چیخ و پکار کرے (تفصیل ابھی اوپر بیان کی جا چکی)۔

۱۸۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى اَنَّهٗ اُغْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ اُمُّ وَلَدٍ لَهٗ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَهَا اَمَا بَلَغَكِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ۔

۱۸۶۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی باندی رونے لگ گئی' جب ان کو ہوش آ گیا تو فرمانے لگے۔ تم لوگوں کو اس بات کی خبر نہیں ملی جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ (انہوں نے کہا) وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ چیخ و پکار کرے اور سر منڈائے۔

۱۸۶۹: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اُمِّ عَبْدِاللّٰهِ امْرَاَةِ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَ خَرَقَ۔

۱۸۶۹: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ بال منڈائے یا چیخ پکار کرے یا کپڑے پھاڑے۔

۱۸۷۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنِ الْقَرْثَعِ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ اَبُوْ مُوْسَى صَاحَتِ امْرَاَتُهٗ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتِ مَا

۱۸۷۰: روایت ہے کہ جس وقت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بہت بیمار ہو گئے اور ان کی اہلیہ نے ایک چیخ ماری اس پر ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں یہ بات نہیں معلوم کہ رسول کریم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثُمَّ سَكَتَتْ فَقِيْلَ لَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَقَ اَوْسَلَقَ اَوْ خَرَقَ۔

دیا: ہاں! کیوں نہیں جانتی؟ (یعنی یاد آ گیا ہے)۔ پھر خاموش ہو گئیں لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا تو حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے فرمایا کہ رسول کریم نے لعنت فرمائی اس پر جو کہ بال منڈائے' چیخ و پکار کرے شور مچائے یا کپڑے پھاڑ ڈالے۔

بَابُ ١٠٥٠ الْاَمْرِ بِالْاِحْتِسَابِ وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب: مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنے کا حکم

١٨٧١: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًالِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَاللّٰهِ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ۔

١٨٧١: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی صاحبزادی زینبؓ نے آپ کی خدمت اقدس میں یہ کہلوایا کہ میرے لڑکے کی وفات کا وقت قریب ہے آپ تشریف لائیں آپ نے جواب میں کہلوایا کہ خداوند تعالیٰ کی دولت ہے جو وہ واپس لے وہ اس کا ہے اور جو چیز وہ عطا فرمائے وہ بھی اسی کی ہے اور خداوند تعالیٰ کے یہاں ہر ایک شے کا ایک وقت مقرر ہے اس وجہ سے صبر ہی کرنا چاہیے اور ثواب اور اجر خدا سے ہی مانگنا چاہیے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلوا بھیجا آپ تشریف لائیں اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہؓ اور ت معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ اور زید بن ثابتؓ اور دوسرے حضرات تھے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ لڑکا پیش کیا گیا اس کا سانس اس وقت ٹوٹ رہا تھا یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب میں رکھ دی ہے اور اللہ عزوجل ان ہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (کہ دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

١٨٧٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

١٨٧٢: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر وہی ہے کہ جو صدمہ اور مصیبت کے پہنچتے ہی ہو اور ورنہ رونے دھونے کے بعد تو انسان کو آخر کار صبر آ ہی جاتا ہے۔

١٨٧٣: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ وَهُوَ

١٨٧٣: حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اسکے ہمراہ اسکا لڑکا تھا۔ آپ نے اس شخص سے دریافت

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَمَاتَ فَفَقَدَهٗ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ اَنْ لَا تَاْتِىْ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَهٗ عِنْدَهٗ يَسْعٰى يَفْتَحُ لَكَ۔

کیا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے اور ایسی محبت کرے کہ جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں اس کے بعد وہ لڑکا مر گیا آپ نے اس لڑکے کو نہیں دیکھا۔ اور اسکے والد سے لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا مر گیا۔ پھر آپ نے (اس لڑکے کے والد سے) فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ تم جنت کے جس دروازہ پر جاؤ گے تو تم اپنے بچہ کو پاؤ گے اور وہ تمہارے واسطے جنت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کریگا۔

بَابُ ۱۰۵۱ ثَوَابِ مَنْ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ

باب: مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور اللہ عز وجل سے اَجر مانگے اس کا ثواب

۱۸۷۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اَبِى حُسَيْنٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ يُعَزِّيْهِ بِابْنٍ لَهٗ هَلَكَ وَذَكَرَ فِىْ كِتَابِهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى لِعَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ اِذَا ذَهَبَ بِصَفِيِّهٖ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا اُمِرَ بِهٖ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ۔

۱۸۷۴: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو ان کے لڑکے کی وفات پر تعزیتی خط لکھا اور اس خط میں لکھا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل اپنے بندے سے رضا مند نہیں ہوتا کسی اجر و ثواب سے جب اس بندہ کے بچہ کو لے جاتا ہے اور وہ بندہ صبر کرتا ہے اور اجر و ثواب مانگتا ہے علاوہ جنت کے۔

صبر کرنے کا ثواب:

مطلب یہ ہے کہ جب کسی بندہ کے بچہ کی وفات ہوتی ہے اور اس سخت حادثہ پر اس کے والدین صبر سے کام لیتے ہیں اور ثواب کی امید رکھتے ہیں تو اللہ عز وجل ایسے صابر بندوں کو صرف جنت سے نوازتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۵۲ ثَوَابِ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ

باب: جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اُس کا ثواب

۱۸۷۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ عَمْرٌو قَالَ حَدَّثَنِىْ بُكَيْرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

۱۸۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین اولاد کی وفات پر جو کہ اس کے نطفہ سے پیدا ہوئی ہوں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب مانگے تو وہ شخص جنت میں داخل

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَوِ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا لَيْتَنِيْ قُلْتُ وَاحِدًا۔

ہوگا (یہ بات سن کر) ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دو اولاد کی وفات پر؟ آپ نے فرمایا کہ دو اولاد کی وفات پر بھی یہی اجر وثواب ہے اس پر اس خاتون نے عرض کیا کہ کاش میں ایک ہی کہتی (مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ کی وفات ہونے کے بارے میں سوال کرتی تو آپ مذکورہ بالا اجر وثواب ارشاد فرماتے۔)

بَابُ ۱۰۵۳ مَنْ يُّتَوَفّٰى لَهٗ ثَلٰثَةٌ

باب: جس کسی کی تین اولاد کی اس کی زندگی میں وفات ہو جائے اس کا ثواب

۱۸۷۶: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفّٰى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

۱۸۷۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے جوانی کا زمانہ آنے سے قبل۔ مگر یہ کہ اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت وفضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ۔

۱۸۷۷: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمانوں کی (یعنی مسلم والدین کی) تین اولادیں مر جائیں جوانی سے قبل ہی تو اللہ عزوجل ان دونوں کو بخش دے گا اپنے فضل وکرم و رحمت سے۔

۱۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

۱۸۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی تین اولاد کی وفات نہیں ہوتی پھر اس کو دوزخ کی آگ لگ جائے۔ لیکن قسم پورا ہونے کے لیے۔

ایک بشارت:

یہ ایک عظیم خوشخبری ہے کہ جس شخص کی زندگی میں اسکی تین اولاد کی وفات ہو جائے تو وہ دوزخ کی آگ سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا البتہ چونکہ ہر ایک کو دوزخ کے اوپر سے گذرنا ہے اس وجہ سے وہ بھی دوزخ کے پاس سے گذرے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا "یعنی تمہارے میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو دوزخ کے اُوپر سے نہ گذرے"۔

۱۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُلَيَّةَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ وَهُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ يُقَالُ لَهُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى يَدْخُلَ اٰبَاؤُنَا فَيُقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ۔

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگرکسی دو مسلمانوں (والدین) کے تین نابالغ بچے اُن کی زندگی میں وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ اُن والدین کو اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادے گا۔ چنانچہ اُن (بچوں) سے کہا جائے گا' جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ وہ عرض کریں گے۔ (اے اللہ عزوجل) ہم اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک کہ ہمارے والدین ساتھ نہیں ہوں گے۔ اُس پر (اللہ عزوجل) ارشادفرمائے گا: جاؤ تم اورتمہارے ماں' باپ جنت میں (اکٹھے) داخل ہو جاؤ۔

بَابُ ۱۰۵۴ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً

باب: جس شخص کی زندگی میں اُس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے؟

۱۸۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْقُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِيْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ۔

۱۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ایک لڑکا لے کر جو کہ بیمار تھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لڑکے کے مرنے سے خوف کرتی ہوں اور اس سے پہلے میری تین لڑکے وفات پا چکے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دوزخ سے مضبوط روک کر لی ہے (یعنی تم دوزخ سے محفوظ ہوگئی ہو)۔

بَابُ ۱۰۵۵ النَّعْيِ

باب: موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق

۱۸۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۱۸۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی ان کی وفات کی اطلاع آنے سے پہلے تو جس وقت آپ نے وفات کی اطلاع فرمائی تو آپ کی آنکھیں (غم سے) بہہ رہی تھیں (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حضرات کی وفات سے آنکھوں سے آنسو جاری تھے)

۱۸۸۲: أَخْبَرَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی اطلاع دی جس دن وہ انتقال کر گیا اور فرمایا مغفرت مانگ لو اپنے بھائی کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعٰى لَهُمَا النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

لیے۔

۱۸۸۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ ح وَاَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمُعَافِرِيُّ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَا نَظُنُّ اَنَّهُ عَرَفَهَا فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيْقَ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْمَيِّتِ ...... فَتَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ بِمَيِّتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَبِيْعَةُ ضَعِيْفٌ۔

۱۸۸۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اس دوران آپ نے ایک خاتون کو دیکھا ہمارے خیال میں آپ نے اس خاتون کو نہیں پہچانا جس وقت راستہ کے درمیان پہنچ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس پہنچ گئی اس وقت علم ہوا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی صاحبزادی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! تم اپنے مکان سے کس وجہ سے نکل گئیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اس مرنے والے کے گھر کے لوگوں کے پاس گئی تھی ان پر میں نے رحمت کی دُعا کی۔ اور ان کی مصیبت کی تعزیت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کے ہمراہ قبرستان تک گئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی پناہ! میں کس وجہ سے قبرستان تک جاتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں سن چکی تھی جو آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا تھا اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتی تو تم جنت کو نہ دیکھتی یہاں تک کہ تمہارے والد کے دادا۔ (یعنی عبدالمطلب نہ دیکھتے اور وہ تو کبھی بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ کفر کی حالت میں مرے ہیں پھر تم بھی نہیں دیکھو گی۔)

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف اور اس جیسی دیگر صحیح احادیث شریفہ سے خواتین کے قبرستان جانے کی ممانعت ظاہر ہو رہی ہے۔

بَابُ ۱۰۵۶ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب: مردہ کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے متعلق

۱۸۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اُمَّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتْ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

۱۸۸۴: حضرت اُمّ عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے جس وقت کہ آپ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کو غسل تین مرتبہ دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دو اگر تم مناسب خیال کرو (یعنی جس وقت تک کہ خوب پاکی حاصل ہو) پانی اور بیری سے اور تم آخر

وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُوْرًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِىْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

کے غسل میں کچھ کافور ملا دو۔ جس وقت تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کر دینا۔ جس وقت ہم لوگ فارغ ہو گئے تو ہم نے اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور ارشاد فرمایا: تم یہ تہہ بند ان کے جسم پر لپیٹ دو (یعنی بطور تبرک کفن کے نیچے تہہ بند رکھ لو۔)

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيْمِ

باب: گرم پانی سے غسل سے متعلق

۱۸۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْحَسَنِ مَوْلَى اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تُوُفِّىَ ابْنِىْ فَجَزِعْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِىْ يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلِ ابْنِىْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقْتُلَهُ فَانْطَلَقَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَاَةً عَمِرَتْ مَا عَمِرَتْ۔

۱۸۸۵: حضرت اُم قیسؓ سے روایت ہے کہ میرے لڑکے کی وفات ہو گئی میں اس پر رونے لگ گئی تو میں نے اس شخص سے کہا کہ جو غسل دیا کرتا تھا کہ تم میرے لڑکے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور تم اس کو نہ مار ڈالو (مراد ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو) یہ بات سن کر حضرت عکاشہ بن محصن نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اُم قیسؓ کا قول بیان کیا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ اُم قیسؓ نے کیا کہا اسکی زندگی دراز ہو پھر ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ کسی خاتون کی عمر اُم قیسؓ کی عمر کے برابر ہوئی ہو بوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا فرمانے کے۔

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلِ رَأْسِ الْمَيِّتِ

باب: میّت کا سر دھونا

۱۸۸۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَيُّوْبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُوْلُ حَدَّثَتْنَا اُمُّ عَطِيَّةَ اِنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ ابْنَةِ النَّبِىِّ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قُلْتُ نَقَضْنَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ قَالَتْ نَعَمْ۔

۱۸۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے سے حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے نقل فرمایا کہ ان خواتین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی کے سر کو تین چوٹی پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ بالوں کو کھول کر تین چوٹی کر دیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

بَابُ ۱۰۵۹ غَسْلِ مَيَامِنِ الْمَيِّتِ وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ

باب: مردے کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور مقامات وضو کو پہلے دھونا

۱۸۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِىْ غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔

۱۸۸۷: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کے غسل میں فرمایا کہ پہلے دائیں جانب کے اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

بَابُ ١٠٦٠ غَسْلِ الْمَيِّتِ وِتْرًا

١٨٨٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَاتَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَ اجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَ قَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ: وَاَلْقَيْنَا هَامِنْ خَلْفِهَا۔

باب: مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق

١٨٨٨: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہوگئی آپ نے ہم کو بلا کر بھیج دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کو پانی اور بیری سے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو اور آخر میں کچھ کافور ملا دو اور جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ جس وقت ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند ہم لوگوں کی جانب پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم پر (یہ تہبند) لپیٹ دو اور بال ان کے تین چوٹی کر کے لٹکا دو ان کی پشت کی طرف۔

بَابُ ١٠٦١ غُسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

١٨٨٩: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

باب: مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے متعلق

١٨٨٩: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوگئی آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور بیری سے' اور آخر میں کافور شریک کرو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو تم مجھ کو اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فراغت پا گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہبند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَا....... یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو۔

بَابُ ١٠٦١ غُسْلِ الْمَيِّتِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةَ

١٨٩٠: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ

باب: میّت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

١٨٩٠: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی آپ نے ان کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: غسل دو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا کہ طاق مرتبہ؟ فرمایا: جی ہاں اور آخر میں

ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

کافور یا کوئی چیز کافور جیسی شریک کرو۔ جس وقت غسل دے چکو تو تم مجھ کو اطلاع دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور فرمایا کہ یہ ان کے جسم پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكِ۔

۱۸۹۱: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ اِخْوَتِهِ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا بِغُسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ قَالَتْ قُلْتُ وِتْرًا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

۱۸۹۲: اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۱۰۶۳ الْكَافُوْرِ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب: غسل میت میں کافور کی آمیزش

۱۸۹۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا قَالَ وَ قَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا

۱۸۹۳: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ غسل میں مشغول تھے آپ نے ان کی لڑکی سے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو اور تم جس وقت غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھ کو بھی خبر دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ان کو اڑھا دو۔ حفصہ نے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو یہ فرمایا۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے ان کے

ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

بالوں کی تین چوٹی کر دیں۔ لیکن روایت میں ہے کہ: وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قَرُوْنٍ یعنی ہم نے ان کے سر کی تین چوٹی کر دیں۔

١٨٩٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِى حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

١٨٩٤: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

١٨٩٥: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَاْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ۔

١٨٩٥: اس حدیث کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ١٠٦٤ الْاِشْعَارِ

باب: اندر ایک کپڑا اڈالنا کیسا ہے؟

١٨٩٦: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَيُّوْبُ بْنُ اَبِىْ تَمِيْمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ كَانَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَدِمَتْ تُبَادِرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ حَدَّثَتْنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ اِنْ رَاَيْتُنَّ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِى الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِى فَلَمَّا فَرَغْنَا اَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ لَا اَدْرِىْ اَىُّ بَنَاتِهٖ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهٗ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ اَتُؤَزَّرُ بِهٖ قَالَ لَا اَرَاهُ اِلَّا اَنْ يَقُوْلَ الْفُفْنَهَا فِيْهِ۔

١٨٩٦: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں وہ جلدی میں آئی (شہر بصرہ میں) اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لیے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکے کو نہیں پایا (بوجہ وفات) تو اس خاتون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کی لڑکی کو ہم لوگ غسل دینے میں مشغول تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو تین مرتبہ یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم لوگ پانی اور بیری (کے پتوں سے) غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو۔ جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ فراغت حاصل کر چکے تو آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: ان کے جسم پر لپیٹ دو اس سے زیادہ بیان نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں واقف نہیں کہ آپ کی کونسی صاحب زادی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے؟ کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کے لپیٹ دینے کا حکم فرمایا۔

١٨٩٧: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ النَّسَائِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْد قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

١٨٩٧: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی کی وفات ہوگئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ اِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِيْ آخِرِ ذٰلِكَ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ قَالَتْ فَاٰذَنَّاهُ فَاَلْقَى اِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ۔

یا پانچ مرتبہ یا زیادہ مرتبہ غسل دو اگر تم مناسب خیال کرو اور تم لوگ اس کو بیری اور پانی سے دھوڈالو اور آخر میں تم لوگ کچھ کافور شریک کر لو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا ہم نے اطلاع دی آپ کو۔ آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

بَابُ ۱۰۶۵ الْاَمْرِ بِتَحْسِيْنِ الْكَفَنِ

باب: عمدہ کفن دینے کی تاکید

۱۸۹۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُقْبَرَ اِنْسَانٌ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ اِلٰى ذٰلِكَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلِيَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا کی جن کی وفات ہو چکی تھی اور رات کو ان کی تدفین کی گئی تھی ایک ناقص قسم کے کفن میں۔ آپ نے رات میں تدفین سے منع فرمایا لیکن جس وقت ضرورت ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو تم اس کو عمدہ قسم کا کفن دو۔

بَابٌ ۱۰۶۶ اَيُّ الْكَفَنِ خَيْرٌ

باب: کفن کون سی قسم کا بہتر ہے؟

۱۸۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِيْ عَرُوْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

۱۸۹۹: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ عمدہ اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور تم لوگ ان ہی کپڑوں میں اپنے مُردوں کو دفن کیا کرو۔

بَابُ ۱۰۶۷ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن کتنے کپڑے میں دیا گیا؟

۱۹۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ بِيْضٍ۔

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ملک یمن کے ایک گاؤں) سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا' جن میں پگڑی اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ۔

۱۹۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سحول کے (کپڑے کی ایک قسم) تین سفید کپڑے سے کفن دیئے گئے اور اس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عَمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ اُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

۱۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مُلک یمن کے تین کپڑوں میں جو کہ روئی کے تھے ان میں کفن دیا گیا ان میں نہ کُرتا تھا اور نہ عمامہ شامل تھا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تذکرہ ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی مُلک یمن کی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مُلک یمن کی چادر آئی تھی۔ لیکن لوگوں نے اس کو واپس کر دیا اور اس کو آپ کے کفن میں نہیں شامل کیا۔

مسنون کفن:

کفن دینے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ نہ تو کفن میں فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ کنجوسی کی جائے بلکہ مرنے والا شخص عام طریقہ سے جس طریقہ کا لباس پہنا کرتا تھا اسی طرح کا لباس کفن میں دے یعنی متوسط درجہ کا کفن دیا جائے اور ناقص کفن نہ دیا جائے اور حدیث نمبر ۱۸۹۸ میں عمدہ کفن کا حکم اور رات میں دفن کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ دراصل رات میں دفن کرنے کی صورت میں لوگ نمازِ جنازہ میں کم تعداد میں شرکت کریں گے یا وجہ یہ ہے کہ لوگ ناقص کفن دیں گے یا کفن کا عیب چھپائیں گے ورنہ اصل کے اعتبار سے رات میں کفن پہنانا اور وقت ضرورت دفن کرنا درست ہے اور مسائل کفن دفن سے متعلق مکمل وضاحت حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق تصنیف ''احکامِ میت'' میں مذکور ہیں۔ اس موضوع کی مکمل تفصیل مذکورہ کتاب میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَابُ ١٠٦٨ الْقَمِيْصِ فِي الْكَفْنِ

باب: کفن میں قمیص ہونے سے متعلق

۱۹۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَاءَ ابْنُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ حَتّٰى اُكَفِّنَهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْلَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيْصَهُ ثُمَّ قَالَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَآذِنُوْنِيْ اُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْنَهَاكَ اللّٰهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ اَنَا

۱۹۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کرتہ عطا فرمائیں تا کہ میں اپنے والد کو اس کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں اور اس کے واسطے مغفرت کی دُعا مانگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اس کو دے دی پھر فرمایا: جس وقت تم لوگ (غسل اور کفن سے) فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نماز ادا کروں گا اس بات پر عمرؓ نے یہ سن کر آپ کو

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرْلَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْلَهُمْ...... فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

(پیارسے) کھینچ لیا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو منع فرمایا ہے منافقین پر نماز پڑھنے سے۔آپ نے فرمایا: مجھ کو اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے واسطے مغفرت طلب کروں یا نہ کروں پھر آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ اس پر اللہ عزوجل نے عمرؓ کی تمنا کے مطابق آیت کریمہ:﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا﴾ نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ نماز پڑھ ان میں سے کسی پر کبھی جب وہ مرجائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔اس کے بعد آپ ﷺ نے منافق لوگوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ وُضِعَ فِيْ حُفْرَتِهٖ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ لَهٗ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۹۰۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی کی قبر پر پہنچے۔ وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حکم فرمایا وہ (قبر سے) نکالا گیا۔آپ نے اس کو بٹھلایا دو گھٹنوں پر پھر آپ نے اس کو اپنا (مبارک) کُرتہ پہنایا اور آپ نے اپنا تھوک سر پر ڈالا۔

۱۹۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِيْنَةِ فَطَلَبَتِ الْاَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُوْنَهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا قَمِيْصًا يَصْلَحُ عَلَيْهِ اِلَّا قَمِيْصَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَكَسَوْهُ اِيَّاهُ۔

۱۹۰۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں تھے پس انصار نے ایک کُرتہ ان کے پہننے کے واسطے تلاش کیا تو وہ نہیں ملا لیکن عبداللہ بن ابی کا کُرتہ ٹھیک آیا وہ ہی کُرتہ ان کو پہنا دیا گیا۔

۱۹۰۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيْقًا قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهٗ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا

۱۹۰۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبیؐ کے ہمراہ ہجرت اللہ تعالیٰ کیلئے کی (یعنی ہجرت کا مقصد رضاءِ الٰہی حاصل کرنا تھا تو اس عمل سے ہمارا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک ثابت اور قائم ہو گیا لیکن ہمارے میں سے کوئی شخص چلا گیا اور اس شخص نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھویا (بلکہ اس کا تمام کا تمام اجر وثواب آخرت میں رہا) ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو کہ غزوۂ احد کے دن قتل کیے گئے تھے اور ان کے کفن کے واسطے ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں پائی لیکن ایک کملی جس وقت ہم لوگ اس کو ان کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جس وقت ہم پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا۔رسول

غَطَّيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ اِذْ خِرًا وَمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا وَاللَّفْظُ لِاِسْمَاعِيْلَ۔

کریم ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دو اور پاؤں کے اوپر اذخر (یہ ایک قسم کی گھاس ہے) وہ ڈال دو اور ہمارے میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے پھل پک جاتے اور وہ شخص ان پھلوں کو اکٹھا کرتا ہے (مراد یہ ہے کہ کسی کے پاس باغات نہیں تھے یہ اشارہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے سروسامانی کی زندگی کی طرف)۔

بَابُ ۱۰۶۹ كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

باب: جس وقت احرام باندھا ہوا شخص فوت ہو جائے تو اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟

۱۹۰۷: اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِيْ ثَوْبَيْهِ الَّذِيْنَ اَحْرَمَ فِيْهِمَا وَاغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا۔

۱۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کو اس کے دو کپڑوں میں غسل دو کہ جن کپڑوں میں اس شخص نے احرام باندھا تھا اور تم لوگ اس کو پانی اور بیری (کے پتے) سے غسل دو اور تم اس کو کفن دو اسی دو کپڑوں میں غسل دو اور تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور تم اس کا سر بھی نہ ڈھانپو وہ شخص قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔

بَابُ ۱۰۷۰ الْمِسْكِ

باب: مشک سے متعلق احادیث

۱۹۰۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ اَبَا نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْيَبُ الطِّيْبِ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی بہتر خوشبو مشک ہے۔

۱۹۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِيْبِكُمُ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۹: یہ روایت سابقہ روایت جیسی ہے۔

بَابُ ۱۰۷۱ الْاِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق

۱۹۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

۱۹۱۰: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسکین خاتون بیمار ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع

اَنَّ مِسْكِيْنَةً مَرِضَتْ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَسَاكِيْنَ وَيَسْاَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِيْ فَاُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلاً وَكَرِهُوْا اَنْ يُّوْقِظُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِالَّذِيْ كَانَ مِنْهَا فَقَالَ اَلَمْ آمُرْكُمْ اَنْ تُؤْذِنُوْنِيْ بِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ لَيْلاً فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلٰى قَبْرِهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اس کی وفات ہو جائے تو تم مجھ کو اس کی اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کا انتقال ہو گیا اس کا جنازہ رات کے وقت نکلا لوگوں نے رات کو آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کو دفن کیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے حال دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھ کو خبر کرنا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ! (بلاشبہ آپ نے حکم فرمایا تھا لیکن) ہم کو آپ کو رات کے وقت بیدار کرنا برا معلوم ہوا اور پھر رسول کریم ﷺ نکلے یہاں تک کہ صف قائم فرمائی لوگوں کی اس کی قبر پر اور چار تکبیر پڑھی۔

بَابُ ۱۰۷۲ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق

۱۹۱۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِيْ السُّوْءَ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ يَاوَيْلِيْ اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ۔

۱۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت کوئی نیک بندہ چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھ کو لے چلو اور جس وقت گناہ گار اور برا آدمی رکھا جاتا ہے چارپائی پر تو وہ کہتا ہے کہ خرابی ہو تم مجھ کو کس جگہ لے جاتے ہو؟

۱۹۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَيْلَهَا اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

۱۹۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو وہ شخص کہتا ہے کہ تم لوگ مجھ کو آگے لے چلو آگے لے چلو اور اگر وہ شخص نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ خرابی ہو کس جگہ تم لوگ مجھ کو لے جاتے ہو؟

۱۹۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ غَيْرَ ذَالِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم لوگ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ مرنے والاشخص نیک آدمی ہے تو اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو تم لوگ کو برے آدمی کو گردنوں سے اتار دینا چاہیے۔

۱۹۱۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَدَّمْتُمُوْهَا اِلَى الْخَيْرِ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جلدی جنازہ کو لے چلو اگر وہ مرنے والا نیک آدمی ہے تو تم لوگ اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر مرنے والاشخص نیک نہیں ہے تو برے آدمی کو تم لوگ گردنوں سے جلدی اُتاردو۔

۱۹۱۵: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ اَنْبَاَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ شَهِدْتُّ جَنَازَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ السَّرِيْرِ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِنْ اَهْلِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَوَالِيْهِمْ يَسْتَقْبِلُوْنَ السَّرِيْرَ وَ يَمْشُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ رُوَيْدًا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ فَكَانُوْا يَدِبُّوْنَ دَبِيْبًا حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ الْمِرْبَدِ لَحِقَنَا اَبُوْبَكْرَةَ عَلٰى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَاَى الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ حَمَلَ عَلَيْهِمْ بِبَغْلَتِهٖ وَاَهْوٰى اِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوْا فَوَالَّذِيْ اَكْرَمَ وَجْهَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمْلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ۔

۱۹۱۵: حضرت عبدالرحمٰن بن یونس سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ہمراہ تھا اور کافی آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چندلوگوں نے عبدالرحمٰن کے رشتہ داروں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیوں پر اور آہستہ آہستہ کہنے لگے چلو اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے تو وہ لوگ آہستہ چل رہے تھے یہاں تک کہ جس وقت (مقام) الربد کے راستے میں تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر چلے جس وقت انہوں نے یہ حالت دیکھی تو خچر کو اس طرف سے لے گئے اور کوڑوں سے اشارہ کیا اور کہا ہٹ جاؤ اس ذات کی قسم جس نے عزت بخشی حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم نے دیکھا ہوتا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دوڑتے ہوئے جنازوں کو لے چلتے یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

۱۹۱۶: عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَكَادُ۔

۱۹۱۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمل کرنے لگتے جنازہ میں۔

۱۹۱۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى

۱۹۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کے سامنے سے جنازہ گزرے تو تم لوگ کھڑے ہو جاؤ اور اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

تُوْضَعَ۔

بَابُ ١٠٧٣ الْاَمْرِ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

١٩١٨: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَا شِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُخَلِّفَهُ اَوْ تُوْضَعَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُخَلِّفَهُ۔

١٩١٨: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے پھر اس کے ساتھ نہ چلے (بلکہ) کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

١٩١٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ۔

١٩١٩: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

١٩٢٠: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

١٩٢٠: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو تم کھڑے رہو جو شخص جائے وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

١٩٢١: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَاَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَا مَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

١٩٢١: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں، جس وقت تک وہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

١٩٢٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِى السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرُّوْا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ

١٩٢٢: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

عُمَرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

۱۹۲۳: اَخْبَرَنِیْ اَیُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَکِیْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَارِجَةُ بْنُ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهٖ یَزِیْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ کَانُوْا جُلُوْسًا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهٗ فَلَمْ یَزَالُوْا قِیَامًا حَتّٰی نَفَذَتْ۔

۱۹۲۳: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا۔

بَابُ ۱۰۷۴ اَلْقِیَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِکِیْنَ

باب: مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا

۱۹۲۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ کَانَ سَهْلُ بْنُ حَنَیْفٍ وَ قَیْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِیَّةِ فَمُرَّ عَلَیْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقِیْلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَا مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّهٗ یَهُوْدِیٌّ فَقَالَ اَلَیْسَتْ نَفْسًا۔

۱۹۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ (شہر) میں تھے انکے پاس سے ایک جنازہ گذرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ بھی ایک زمین کا رہنے والا ہے (پھر کس وجہ سے کھڑے ہوتے ہو؟) انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ جنازہ یہودی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ روح نہیں ہے۔ (یعنی کیا یہ انسان نہیں ہے اور موت سب کیلئے قابل احترام اور قابل عبرت ہے)۔

۱۹۲۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا هِیَ جَنَازَةُ یَهُوْدِیَّةٍ فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا اللَّفْظُ لِخَالِدٍ۔

۱۹۲۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت ایک قسم کی ہیبت ہے جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

بَابُ ۱۰۷۵ الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِیَامِ

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق

۱۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُجَیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ قَالَ

۱۹۲۶: حضرت ابومعمر سے روایت ہے کہ ہم لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا لوگ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ علی

كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوْا لَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ مَا هٰذَا قَالُوْا اَمْرُ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی خاتون کے جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد کبھی کھڑے نہیں ہوئے تو وہ حکم موقوف اور ملتوی ہو گیا۔

۱۹۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

۱۹۲۷: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سے نکلا تو حسنؓ کھڑے ہو گئے اور ابن عباسؓ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں پھر بیٹھنے لگے تھے پھر اس کے بعد جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۹۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَمَا قَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۹۲۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے جنازہ گزرا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں کھڑے ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

۱۹۲۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ اَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْاٰخَرُ فَقَالَ الَّذِيْ قَامَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَامَ قَالَ لَهُ الَّذِيْ جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ۔

۱۹۲۹: حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا ایک کھڑے ہو گئے اور ایک صحابی اسی طرح سے بیٹھے رہے جو صحابی کھڑے ہوئے تھے تو انہوں نے دوسرے سے کہا اللہ کی قسم! کیا تم کو معلوم نہیں کہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے؟

۱۹۳۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۳۰: حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد محمد باقر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ گزرا' لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ

عَلٰی طَرِيْقِهَا جَالِسًا فَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔

کو بُرا لگا' سر کے اوپر سے یہودی کے جنازہ کا جانا اِس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

۱۹۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازہ کے واسطے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نگاہ سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں اسی طریقہ سے ہے۔

۱۹۳۲: وَاَخْبَرَنِیْ اَبُوالزُّبَيْرِ اَيْضًا اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰی تَوَارَتْ۔

۱۹۳۲: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۹۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيْلَ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ اِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ۔

۱۹۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ یہودی شخص کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۱۰۷۶ اِسْتِرَاحَةِ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

باب: مؤمن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے متعلق

۱۹۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

۱۹۳۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے فرمایا: (یہ جنازہ) آرام والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب فوت ہوتا ہے تو دُنیا کی تکالیف اور صدمات سے وہ چھوٹ کر آرام حاصل کرتا ہے اور جس وقت کافر آدمی مرتا ہے تو اس سے انسان (وجنات) بستیاں اور درخت اور جانور آرام حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ بندوں کو ستایا کرتا تھا اور وہ درختوں کو کاٹتا تھا اور ناحق جانوروں کو مارا کرتا تھا۔

۱۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ اَبِیْ كَرِيْمَةَ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَهُوَ الْحَرَّانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحِيْمِ حَدَّثَنِیْ زَيْدٌ عَنْ وَهْبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا

۱۹۳۵: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ مؤمن مردہ) آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے (مطلب یہ ہے کہ نیک

جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْ اَوْصَابِ الدُّنْيَا وَنَصَبِهَا وَاَذَاهَا وَالْفَاجِرِ يَمُوْتُ فَيَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

بندہ گناہوں سے پاک ہے) جس وقت وہ مرتا ہے تو دنیا کی تکالیف اور صدمات سے آرام حاصل کرتا ہے اور فاجر گناہ گار ظالم جس وقت مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے دیتا ہے۔

بَابُ ۱۰۷۷ الثَّنَاءِ

باب: مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِیْ فَقَالَ مَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

۱۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ آیا تو لوگوں نے اس کی تعریف نقل کی ہے مرنے والا اچھا آدمی تھا' رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی نقل کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ پر میرے والدین قربان' ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اسکے واسطے جنت واجب ہوگئی اور تم لوگوں نے جس کی برائی بیان کی تو اسکے واسطے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۱۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدَّهٗ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِیُّ وَجَبَتْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْلُكَ الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى وَجَبَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی السَّمَآءِ وَاَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ۔

۱۹۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ فرشتے اللہ عزوجل کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم لوگ اللہ عزوجل کے گواہ ہو زمین میں اور تم لوگ زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔

۱۹۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۹۳۸: حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز مدینہ

هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ اَبِى الْفُرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِى الْاَسْوَدِ الدَّيْلِيّ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتَ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجِنَازَةٍ فَاُثْنِىَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّا بِاُخْرٰى فَاُثْنِىَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثِ فَاُثْنِىَ عَلٰى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ قَالُوْا خَيْرًا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا اَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ اَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْنَا اَوِ اثْنَانِ قَالَ اَوِثْنَانِ۔

منورہ میں حاضر ہوا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر تیسرا جنازہ آیا تو لوگوں نے مرنے والے شخص کی برائی کرنا شروع کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ میں نے کہا: کیا چیز واجب ہوگئی اے امیر المؤمنین؟ آپ نے کہا: میں نے اُسی طریقہ سے کہا جس طرح سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے واسطے چار شخص اس کی خیرخواہی کی شہادت دیں تو اللہ عزوجل اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ سن کر ہم لوگوں نے عرض کیا: اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: تین ہی سہی ہم نے کہا کہ اگر دو شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: چاہے دو ہی سہی۔

بَابُ ۱۰۷۸ النَّهْيِ عَنْ ذِكْرِ الْهَلْكٰى اِلَّا بِخَيْرٍ

باب: مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے

۱۹۳۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم هَالِكٌ بِسُوْءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوْا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔

۱۹۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مرنے والے شخص کا برائی سے تذکرہ کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کا تذکرہ نہ کیا کرو لیکن بھلائی سے۔

بَابُ ۱۰۷۹ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ

باب: مُردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت سے متعلق

۱۹۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا۔

۱۹۴۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے والوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ تو اپنے اعمال کو پہنچ گئے ہیں۔

۱۹۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ اَهْلُهٗ مَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ

۱۹۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کے ساتھ تین اشیاء جاتی ہیں ایک اس کے رشتہ دار دوسرے اس کا مال تیسرے اس کے اعمال۔ پھر وہ اشیاء واپس آجاتی ہیں یعنی عزیز اور رشتہ دار اور مال اور ایک اس کے ساتھ

وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ۔

رہتا ہے یعنی اس کا عمل۔

۱۹۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ۔

۱۹۴۲: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حق ہیں' ایک تو وہ جس وقت بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے واسطے جانا چاہیے' دوسرے یہ کہ جس وقت وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہونا چاہیے' تیسرے یہ کہ جس وقت وہ دعوت کرے تو تو قبول کرے' چوتھے یہ کہ جس وقت وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے' پانچویں یہ کہ جس وقت اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے' چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس کی موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

بَابُ ۱۰۸۳ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

باب: جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق

۱۹۴۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ ح وَاَنْبَاَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُعْدٍ قَالَ هَنَّادٌ قَالَ الْبَرَآءُ بْنُ عَازِبٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَسْشمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنُصْرَةِ الْمَظْلُوْمِ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِىْ وِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَهِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ۔

۱۹۴۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور آپ نے ہم لوگوں کو سات قسم کی باتوں سے منع فرمایا ہے ایک تو بیمار شخص کی مزاج پرسی کا۔ دوسرے چھینک کا جواب دینے کا اور تیسرے قسم کے پورا کرنے کا اور چوتھے مظلوم شخص کی امداد کرنے کا۔ پانچویں سلام کے رواج دینے کا اور چھٹے دعوت قبول کرنے کا اور ساتویں جنازہ کے ساتھ جانے کا اور آپ نے ہم لوگوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے میاثر' قسی' استبرق اور دیباج کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ میاثر' قسی' استبرق' دیباج وغیرہ...... یہ مختلف قسم کے کپڑوں کے نام ہیں۔ (جامی)

بَابُ ۱۰۸۱ فَضْلِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً

باب: جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

۱۹۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ بُرْدٍ اَخِىْ يَزِيْدَ بْنَ اَبِىْ زِيَادٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلِّىْ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ

۱۹۴۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کیے جانے کے وقت موجود رہے تو اس شخص کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ رہے اس کے دفن کیے جانے کے

قِيْرَاطٌ وَمَنْ مَشٰى مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ۔

وقت تو اس شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

۱۹۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ فَاِنْ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ۔

۱۹۴۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور دفن سے فراغت کے وقت تک ساتھ رہے اس کو دو قیراط برابر ثواب ملے گا اگر اس سے پہلے چلا آئے تو ایک قیراط کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

بَابُ ۱۰۸۲ مَكَانِ الرَّاكِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: کسی چیز پر سوار شخص جنازے کے ساتھ کہاں چلے

۱۹۴۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ وَاَخُوْهُ الْمُغِيْرَةُ جَمِيْعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۴۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ چاہے رہے اور نماز (جنازہ) بچہ پر بھی پڑھی جائے۔

بَابُ ۱۰۸۳ مَكَانِ الْمَاشِيْ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: پیدل شخص جنازہ کے ساتھ کس جگہ پر چلے؟

۱۹۴۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهٖ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ حَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۴۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی جنازہ کے پیچھے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور بچہ پر بھی نماز پڑھی جائے۔

۱۹۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۹۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

۱۹۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۱۹۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

وَمَنْصُوْرٌ وَ زِيَادٌ وَ بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَآئِلٍ كُلُّهُمْ زَكَرُوْا اَنَّهُمْ سَمِعُوْا مِنَ الزُّهْرِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ يَمْشُوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ بَكْرٌ وَحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

دیکھا جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

بَابُ ۱۰۸۴ الْاَمْرِ بِالصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: مُردہ پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ النَّيْسَا بُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ۔

۱۹۵۰: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

بَابُ ۱۰۸۵ الصَّلٰوةِ عَلَى الصِّبْيَانِ

باب: بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق

۱۹۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِّنْ صِبْيَانِ الْاَنْصَارِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوْءً ا وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَ غَيْرُ ذٰلِكَ يَا عَآئِشَةُ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلاً وَّخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا اَهْلاً وَخَلَقَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَآئِهِمْ۔

۱۹۵۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ انصار کا ایک بچہ آیا۔ یعنی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے اس کا جنازہ آیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوشی ہو اس کے واسطے کہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چڑیوں میں سے کہ جس نے کسی قسم کی برائی نہیں کی اور نہ یہ بچہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اور کچھ کہتی ہو۔ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے یعنی دنیا میں آنے سے قبل اللہ عزوجل نے مقرر فرمادیا ہے کہ یہ شخص جنت کا مستحق ہے اور یہ شخص دوزخ کا اور پھر دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے ہے؟

بَابُ ۱۰۸۶ الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب: بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟

۱۹۵۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَآءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۵۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور لڑکے پر نماز پڑھی جائے۔

بَابُ ۱۰۸۷ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ

باب: مشرکین کی اولاد

۱۹۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا جہنم میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر طریقہ سے واقف ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر وہ بچے بالغ ہوتے تو وہ کس طرح کے کام کرتے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جنت میں بھیجے یا دوزخ میں؟

۱۹۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا مشرکین کی اولاد کے حال کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اللہ عزوجل نے ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا کہ وہ کس طرح کے عمل کرنے والے تھے۔

۱۹۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللّٰهُ حِيْنَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

۱۹۵۵: اس حدیث کا مفہوم مندرجہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۵۶: اَخْبَرَنِيْ مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ

۱۹۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جس وقت ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔

بَابُ ۱۰۸۸ الصَّلٰوةِ عَلَى الشُّهَدَآءِ

۱۹۵۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ ابْنَ اَبِىْ عَمَّارٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِرُ مَعَكَ فَاَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ غَنِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَاَعْطٰى اَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَآءَ دَفَعُوْهُ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قِسْمٌ قَسَمَهٗ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهٗ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قَسَمْتُهٗ لَكَ قَالَ مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ وَلٰكِنِّىْ اتَّبَعْتُكَ عَلٰى اَنْ اُرْمٰى اِلٰى هٰهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حَلْقِهٖ بِسَهْمٍ فَاَمُوْتَ فَاَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ اِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا فِىْ قِتَالِ الْعَدُوِّ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ اَصَابَهٗ سَهْمٌ حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهٗ ثُمَّ كَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِىْ سَبِيْلِكَ فَقُتِلَ شَهِيْدًا اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى ذٰلِكَ۔

کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

باب: حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم

۱۹۵۷: حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ جنگل کا باشندہ تھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ مشرف با اسلام ہوا اور آپ کے ساتھ ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی جس وقت غزوہ ختم ہو گیا یعنی غزوہ میں مسلمانوں کو بکریاں حاصل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کو تقسیم فرمایا اور اس کا بھی حصہ لگایا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا حصہ اس کو دیا۔ وہ ان کے سواری کے جانور چوری کیا کرتا تھا جس وقت اس کا حصہ دینے کے واسطے آئے تو اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تمہارا حصہ ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عطا فرمایا ہے اس نے لے لیا اور اس کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ میں نے دیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس وجہ سے آپ کے ہمراہ نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس وجہ سے کی ہے میری اس جگہ پر (یعنی حلق کی طرف) اشارہ کیا کہ تیر مارا جائے (یعنی غزوہ میں) پھر میرا انتقال ہو جائے اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اللہ عزوجل کو سچا کرے گا تو اللہ عزوجل بھی تم کو سچا کرے گا۔ پھر کچھ دیر تک لوگ ٹھہرے رہے اس کے بعد دشمن سے جنگ کرنے کے واسطے اٹھے اور لڑائی شروع ہوئی۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس شخص کے تیر لگا ہوا تھا۔ اسی جگہ پر اس شخص نے بتلایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس نے سچ کیا۔ یعنی اللہ عزوجل نے مجاہدین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان تمام کو اس نے

سچ کیا۔ تو اللہ عزوجل نے بھی اس کو سچا کیا یعنی اس شخص کی مراد پوری ہوئی یہ شخص شہید ہوا۔ پھر آپ نے اپنے مبارک جبہ کا کفن اس کو دے دیا اور آگے کی جانب رکھا اور اس پر نماز ادا کی تو جس قدر آپؐ کی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا وہ یہ تھا آپؐ فرماتے تھے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے راستہ میں ہجرت کر کے نکلا اور یہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۱۹۵۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْخَیْرَ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطٌ لَکُمْ وَاَنَا شَهِیْدٌ عَلَیْکُمْ۔

۱۹۵۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے ایک مرتبہ باہر نکلے پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اُحد کے شہداء پر پھر منبر کی جانب آئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں یعنی قیامت میں تم سے قبل اُٹھ کر تم لوگوں کے واسطے جنت میں داخل ہونے کی تیاری کروں گا اور تم پر گواہ ہوں۔

بَابُ ۱۰۸۹ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِمْ

باب: شہداء پر نمازِ جنازہ

۱۹۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَجْمَعُ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ مِنْ قَتْلٰی اُحُدٍ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ یَقُوْلُ اَیُّهُمَا اَکْثَرُ اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِیْرَ اِلٰی اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِی اللَّحْدِ قَالَ اَنَا شَهِیْدٌ عَلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِیْ دِمَائِهِمْ وَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُغَسَّلُوْا۔

۱۹۵۹: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ احد کے شہداء میں سے دو شہداء (کے جسم کو) جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان دونوں شہیدوں میں سے کون شخص قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ جس وقت لوگ ایک جانب اشارہ فرماتے اس کو قبر میں آگے کی جانب کرتے قبر کی جانب اور پھر ارشاد فرماتے میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم فرمایا ان کے دفن کرنے کا خون لگے ہوئے آپ نے ان پر نماز ادا فرمائی اور ان کو غسل دیا۔

بَابُ ۱۰۹۰ تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَی الْمَرْجُوْمِ

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا

۱۹۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی وَنُوْحُ بْنُ حَبِیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ

۱۹۶۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرۂ انور پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّفَاُدْرِكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی (یعنی چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا) تب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو جنون ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو محض ہے (تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟) انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا: ان کو سنگسار کیا جائے۔ جب ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف اور اذیت محسوس ہوئی تو وہ بھاگنے لگے۔ لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور سنگسار کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے حق میں نیک باتیں کیں اور اس پر نماز (جنازہ) نہیں ادا فرمائی۔

بَابُ ۱۰۹۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَرْجُوْمِ

باب: حد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۹۶۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّىْ زَنَيْتُ وَهِىَ حُبْلٰى فَدَفَعَهَا اِلٰى وَلِيِّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِىْ بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَآءَ بِهَا فَاَمَرَبِهَا فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَتُصَلِّىْ عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۹۶۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ خاتون اُس وقت حاملہ تھی۔ نبیؐ نے اسکو وارث (سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا: اس کو اچھی طرح سے رکھو جب ولادت ہو جائے تو اس کو میرے پاس لے کر آنا۔ جس وقت اس خاتون کے ہاں ولادت ہو گئی تو اُسکو خدمت نبوی میں حاضر کیا گیا۔ اس خاتون نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (کانوں سے) تا کہ جب سنگسار کیا جائے تو نہ کھلے۔ آپ نے اس خاتون کو پتھروں سے ہلاک کرا دیا۔ پھر نماز پڑھی۔ عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس خاتون نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر آدمیوں پر وہ توبہ تقسیم کر دی جائے تو البتہ ان سب پر وہ کافی ہو اور کیا (کوئی) اس سے بہتر توبہ ہو گی کہ اس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ کیلئے۔

بَابُ ۱۰۹۲ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ يَّحِيْفُ فِىْ وَصِيَّتِهٖ

باب: جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نماز جنازہ

۱۹۶۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً اَعْتَقَ سِتَّةً مَّمْلُوْكِيْنَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ مِنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوْكِيْهِ فَجَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

۱۹۶۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اوران کے علاوہ اور کچھ مال اس شخص کے پاس نہیں تھا یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں پھر اس کے غلاموں کو لایا اور اس کے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا تو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

وصیت سے متعلق ایک ہدایت:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ وصیت کے ذریعہ کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ واضح رہے کہ وصیت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہوتی اور غیر وارث کے حق میں وصیت ترکہ کے تہائی حصہ تک نافذ اور جاری ہوتی ہے اس سے زیادہ میں باطل اور کالعدم ہوتی ہے اور وارث تو صرف اپنے ہی حصہ کا وارث ہوتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتب فقہ مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ ۱۰۹۳ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ غَلَّ

باب: جس کسی نے مالِ غنیمت میں چوری کی ہو اس پر نماز نہ پڑھنا

۱۹۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ اِنَّهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِّنْ خَرَزِ يَهُوْدَ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ۔

۱۹۶۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی غزوۂ خیبر میں مارا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس پر نماز ادا کرلو (میں اس پر نماز نہیں پڑھتا) اس شخص نے راہ خدا میں چوری کی ہے۔ جس وقت ہم لوگوں نے اس شخص کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

بَابُ ۱۰۹۴ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

باب: مقروض شخص کی جنازہ کی نماز

۱۹۶۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ

۱۹۶۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری شخص کا جنازہ آیا نمازِ جنازہ کیلئے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے صاحب پر نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا) اس لیے کہ یہ شخص

بِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

مقروض ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قرضہ میرے ذمے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو مکمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں پورا کروں گا تب آپ نے اس شخص پر نماز پڑھی۔

۱۹۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۶۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ گیا ہے کہ جس سے اس شخص کا قرض ادا کیا جا سکے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو اور ایک انصاری شخص کہ جن کو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ لیں' وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے (مطمئن ہوکر) نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۶: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ الْقُوْمِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ عَلٰى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَاُتِيَ بِمَيِّتٍ فَسَاَلَ اَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا نَعَمْ عَلَيْهِ دِيْنَارَانِ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَّفْسِهٖ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

۱۹۶۶: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ پیش ہوا لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی نماز جنازہ آپ پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اس شخص کے ذمہ دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کی نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ یہ سن کر ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دونوں دینار ادا کروں گا پھر آپ نے اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھ دی اور جس وقت اللہ نے اپنے رسولؐ کو (حالات میں) وسعت (مالِ غنیمت) عطا فرما دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ایک مؤمن پر اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جو کوئی مقروض ہوکر مر جائے تو وہ قرض میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۱۹۶۷: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ

۱۹۶۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی مؤمن وفات کر جاتا اور وہ شخص مقروض ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت فرماتے کہ یہ شخص اپنے قرض کے مطابق جائیداد چھوڑ گیا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تُوُفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دِيْنٌ سَاَلَ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ قَالُوْا نَعَمْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دِيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاءُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

ہے؟ اگر لوگ کہتے کہ جی ہاں' کچھ چھوڑ گیا ہے تو آپ اس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھ دیتے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے کہ مرنے والے کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہے تو آپ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے کہ تم اس پر نماز پڑھ لو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر (دنیا کو) وسیع کر دیا (یعنی مال غنیمت زیادہ حاصل ہو گیا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ پس جو شخص وفات کر جائے مقروض ہو کر تو اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

بَابُ ۹۵۰ اتَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ

باب: جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نمازِ جنازہ سے متعلق احادیث

۱۹۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا اَنَا فَلَا اُصَلِّيْ عَلَيْهِ۔

۱۹۶۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے ہی تیر سے خود کو ہلاک کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ سے جو انکار فرمایا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بطورِ وعید اور تنبیہ کے ہے ورنہ نمازِ جنازہ ہر ایک مسلمان کی خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار ہو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((صلو علی کل برو فاجر)) یعنی ہر ایک نیک آدمی اور گنہگار کی نماز پڑھو۔

۱۹۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسَمُّهٗ فِيْ يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا

۱۹۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خود اپنے کو پہاڑ کے اوپر سے گرا کر ہلاک کر لے تو وہ شخص ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں اوپر سے نیچے گرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (اور یہی عمل کرتا رہے گا) اور جو شخص زہر پی کر خود کو ہلاک کر لے تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں ہمیشہ اس کو پیا کرے گا اور جو شخص خود کو کسی لوہے سے قتل کرے (یعنی بندوق' تلوار وغیرہ) تو پھر اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ یہ راوی کا قول

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَيَّ شَیْءٌ خَالِدٌ يَقُوْلُ كَانَتْ حَدِيْدَتُهٗ فِیْ يَدِهٖ يَجَابِهَا فِیْ بَطْنِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا۔

ہے یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اس کے ہاتھوں میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ وہ شخص اس کو پیٹ میں داخل کرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ اس میں رہے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو کہ ان کاموں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

بَابُ ١٠٩٦ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ

باب: منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

١٩٧٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُبَيِّ بْنِ سَلُوْلٍ دُعِيَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّيْ عَلَى ابْنِ اُبَيٍّ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا اُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَخِّرْ عَنِّيْ يَا عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ اِنِّيْ قَدْ خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ اِنِّيْ لَوْزِدْتُّ عَلَى السَّبْعِيْنَ غُفِرَ لَهٗ لَزِدْتُّ عَلَيْهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَتَانِ مِنْ بَرَاءَةَ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فَاسِقُوْنَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْاَتِيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔

١٩٧٠: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عبداللہ بن ابی سلول (منافق) مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا اس پر نماز پڑھنے کے واسطے' جس وقت آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی وقد پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں روز ایسی باتیں کہی تھیں (جو کہ کفر اور نفاق کی باتیں تھیں) رسول کریمؐ یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اے عمر! تم جانے دو' جب میں نے بہت زیادہ ضد کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو یہ اختیار ہے کہ میں منافقین پر نماز (جنازہ) پڑھوں یا نہ پڑھوں تو میں نے (منافقین پر) نماز پڑھنے کو اختیار کیا اور اگر میں اس بات سے واقف ہوں کہ ستر مرتبہ سے زیادہ مرتبہ مغفرت چاہوں تو اس کی بخشش ہو جائے گی البتہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں۔ (یعنی اللہ عزوجل نے مجھے اختیار دیا اور ''ستر'' اس سے مراد ستر کا عدد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ منافقین کی کبھی مغفرت نہ ہوگی) پھر آپ نے نماز (جنازہ) پڑھی اور واپس تشریف لائے ابھی کچھ ہی وقت گذر رہا تھا کہ سورۂ برات کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ ......﴾ ''اور تم ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو جب وہ مر جائے اور نہ تم اس کی قبر پر کھڑے رہنا کیونکہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا اور وہ گناہگار ہوئے اور گنہگار ہونے کی حالت میں مر گئے'' (تو حضرت عمرؓ کی رائے گرامی اللہ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی) پھر میں نے حیرت اور تعجب کا

اظہار کیا اپنی اس قدر بہادری سے اللہ کے رسول ؐ پر اُس دن اور اللہ اور رسول ؐ خوب واقف ہیں (کہ اس میں کیا مصلحت تھی)۔

بَابُ ١٠٩٧ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

١٩٧١: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُهَيْلِ بْنِ بَيْضَآءَ اِلاَّ فِي الْمَسْجِدِ۔

١٩٧١: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نمازِ جنازہ ادا کی۔

١٩٧٢: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِالْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ بَيْضَآءَ اِلاَّ فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ۔

١٩٧٢: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز نہیں ادا فرمائی لیکن خاص مسجد کے اندر۔

بَابُ ١٠٩٨ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

باب: رات میں نمازِ جنازہ ادا کرنا

١٩٧٣: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ قَالَ اشْتَكَتِ امْرَاَةٌ بِالْعَوَالِيْ مِسْكِيْنَةٌ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ اِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوْهَا حَتّٰى اُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَتُوُفِّيَتْ فَجَآءُ وْا بِهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوْا اَنْ يُوْقِظُوْهُ فَصَلُّوْا عَلَيْهَا دَفَنُوْهَا بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءُ وْا فَسَاَلَهُمْ عَنْهَا فَقَالُوْا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ

١٩٧٣: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی میں بیمار ہوئی (عوالی ان بستیوں کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ کے مضافات میں ہیں) جو کہ غریب تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مر جائے تو تم اس کی تدفین نہ کرنا۔ جس وقت تک کہ میں اس پر نمازِ جنازہ نہ پڑھوں۔ وہ خاتون مرگئی تو لوگ اس کو مدینہ منورہ میں نماز عشاء کے بعد لے کر حاضر ہوئے رسول کریمؐ کو دیکھا آپ سو گئے تھے' صحابہؓ نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہیں خیال کیا اور اس پر نماز ادا کر کے جنت البقیع میں دفن فرما دیا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو صحابہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کی حالت دریافت کی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکی تو تدفین ہوگئی اور ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن اس وقت

نُوْقِظَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوْا فَانْطَلَقَ يَمْشِيْ وَمَشَوْا مَعَهٗ حَتّٰى اَرَدْهُ قَبْرَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوْا وَرَآءَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

آپ سو رہے تھے تو ہم لوگوں نے آپ کا بیدار کرنا برا سمجھا یہ بات سن کر آپ روانہ ہو گئے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی قبر آپ کو دکھلائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی۔ آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی اور تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۰۹۹ الصُّفُوْفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق

۱۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ بِنَا كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

۱۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی تو تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ اس پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہماری صفیں بندھوائیں۔ جس طریقہ سے جنازہ پر صفیں ہوتی ہیں اور اس پر نماز ادا کی۔

۱۹۷۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

۱۹۷۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی وفات کی اطلاع اس روز دی کہ جس دن ان کی وفات ہوئی حالانکہ وہ ایک طویل فاصلہ پر واقع ملک میں تھا پھر آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر مصلی کی جانب نکلے اور ان کی صف بندھوائی اور ان پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات کہیں۔

۱۹۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَفُّوْا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اِنِّيْ لَمْ اَفْهَمْهُ كَمَا اَرَدْتُّ۔

۱۹۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی وفات کی اطلاع دی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات پڑھیں۔

۱۹۷۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمْ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ صَفَّيْنِ۔

۱۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی مر گیا تم لوگ کھڑے ہو اور ان پر نماز ادا کرو چنانچہ ہم لوگوں نے اس پر دو صفیں باندھیں۔

۱۹۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُوْلُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ حَدَّثَنَا اَبُوالزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ يَوْمَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّجَاشِيِّ۔

۱۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) پرنمازِ جنازہ ادا فرمائی میں اس دن دوسری صف میں تھا۔

۱۹۷۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْمَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلّٰى عَلَى الْمَيِّتِ۔

۱۹۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے بھائی نجاشی کی وفات ہوگئی تم لوگ اٹھو اور نجاشی پر نماز (جنازہ) ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ان پر صفیں باندھ لیں جس طریقہ سے کہ میّت پر صف باندھتے ہیں اور اس پر نماز ادا کی جس طریقہ سے مُردہ پر نماز پڑھتے ہیں۔

بَابُ ۱۱۰۰ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ قَآئِمًا

باب: جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۱۹۸۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْ وَسْطِهَا۔

۱۹۸۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا پر نماز ادا کی جو کہ زچگی کی حالت میں وفات کر گئی تھی رسول کریم ﷺ اس پر نماز ادا فرمانے کیلئے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۰۱ اجْتِمَاعِ جَنَازَةِ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ

باب: لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۸۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَآءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَّامْرَاَةٍ فَقُدِّمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوُضِعَتِ الْمَرْاَةُ وَرَآءَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ وَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَسَاَلْتُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا السُّنَّةُ۔

۱۹۸۱: حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو انہوں نے لڑکے کو نزدیک رکھا اور اس خاتون کو اس کے پیچھے رکھا اور دونوں پر نماز ادا فرمائی اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ ہی سنت ہے۔

بَابُ ۱۱۰۲ اِجْتِمَاعِ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

۱۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَزْعُمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيْعًا فَجُعِلَ الرِّجَالُ يَلُوْنَ الْاِمَامَ وَالنِّسَآءُ يَلِيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا وَّوُضِعَتْ جَنَازَةُ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَاَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنٍ لَهَا يُقَالُ لَهٗ زَيْدٌ وُضِعَ جَمِيْعًا وَّالْاِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ قَتَادَةَ فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْاِمَامَ فَقَالَ رَجُلٌ فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ فَنَظَرْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هِيَ السُّنَّةُ۔

باب: خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا

۱۹۸۲: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو جنازوں پر ایک ساتھ ادا کی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور خواتین کو قبلہ سے پاس کر دیا۔ ان تمام کی ایک صف کی اور حضرت اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا جنازہ اور ان کے ایک لڑکے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور دنوں میں حاکم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور لڑکا امام کے نزدیک رکھا گیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس کو برا خیال کیا تو میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی مسنون ہے۔

۱۹۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى اُمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ فِيْ وَسَطِهَا۔

۱۹۸۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اُمّ فلاں (یعنی حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا) پر جو کہ نفاس کی حالت میں وفات کر گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)۔

بَابُ ۱۱۰۳ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۹۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

باب: جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے

۱۹۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اطلاع پہنچائی لوگ ان کے ساتھ نکلے مصلّٰی کی جانب پھر صف باندھی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرِضَتِ امْرَاَةٌ مِنْ اَهْلِ الْعَوَالِيْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۱۹۸۵: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی کے باشندوں میں سے بیمار ہوگئی (عوالی ان گاؤں کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ مدینہ منورہ کے اطراف میں ہیں) اور رسول کریم سب سے زیادہ

وَسَلَّمَ اَحْسَنَ شَیْءٍ عِیَادَةً لِّلْمَرِیْضِ فَقَالَ اِذَا مَاتَتْ فَاٰذِنُوْنِیْ فَمَاتَتْ لَیْلاً فَدَفَنُوْهَا وَلَمْ یُعْلِمُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصْبَحَ سَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا كَرِهْنَا اَنْ نُّوْقِظَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ! فَاَتٰی قَبْرَهَا فَصَلّٰی عَلَیْهَا وَكَبَّرَ اَرْبَعًا۔

مزاج پرسی فرماتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اس خاتون کی وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو اس کی اطلاع کرنا۔ چنانچہ وہ خاتون رات میں وفات کر گئی۔ لوگوں نے اس کی تدفین کر دی اور نبیؐ کو اس کی اطلاع نہیں کی جس وقت صبح ہو گئی تو آپ نے اس کی حالت دریافت فرمائی تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو رات میں جگانا تو آپ اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے' نماز ادا کی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ زَیْدَ بْنِ اَرْقَمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَیْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۹۸۶: حضرت ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز ادا فرمائی تو پانچ تکبیرات پڑھیں اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۱۰۴ الدُّعَآءِ

باب: دُعاء جنازہ کے بیان سے متعلق

۱۹۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهٖ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّثَلْجٍ وَّبَرَدٍ وَّنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَیْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَیْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَیْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَقِهٖ عَذَابَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّیْتُ اَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَیِّتَ لِدُعَآءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْمَیِّتِ۔

۱۹۸۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ نے یہ دُعا کی اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما دے اور اس کو معاف فرما اور اس کو سلامت رکھ اس عذاب سے اور اس کی بہتر طریقہ سے مہمان نوازی فرما اور اس کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ فرما اور اس کو پانی اور اولے اور برف سے دھو دے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس طریقہ سے صاف کر دے کہ جس طریقہ سے کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کو بدل دے اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کے گناہوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے اور اس شخص کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف اور پاک فرما دے کہ جس طریقہ سے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانہ عطا فرما دے اور اس کو بہترین مقام کی طرف منتقل فرما دے اور اس کو (دُنیاوی بیوی سے) عمدہ بیوی عنایت فرما دے اور اس کو عذاب قبر

سے محفوظ فرما۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریمؐ کی یہ دُعا سن کر میں نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش میں اس مرنے والے شخص کی جگہ ہوتا (تو میں اس عمدہ قسم کی دُعا سے نفع اور برکت حاصل کرتا)

۱۹۸۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكُلَاعِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ عَلٰى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِيْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ نَجِّهٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۸: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز پڑھتے ہوئے یہ دُعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلاً خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ نَجِّهٖ مِنَ النَّارِ اَوْ قَالَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا لَهٗ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْهُ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَاَيْنَ عَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ فَلَمَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے حضرت عبید بن خالد سلمی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم فرما دیئے تو ان دونوں میں سے ایک قتل کیا گیا اور دوسرا چند دن کے بعد مر گیا ہم نے اس پر نماز ادا کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا کہا یعنی کیا دُعا مانگی؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اس کے واسطے دُعا مانگی اے خدا اس کو بخش دے اور اے اللہ اس پر رحم فرما دے اے اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کہاں چلی گئی اور اس کا عمل کہاں چلا گیا۔ البتہ دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جیسے آسمان میں اور زمین میں۔ (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح سما سکتے ہیں)۔

خلاصة الباب ☆ یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح رہ سکتے ہیں۔

۱۹۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْمَیِّتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا۔

۱۹۹۰: حضرت ابراہیم بن انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نمازِ جنازہ میں ارشاد فرماتے: اے خدا! اس کی مغفرت فرما دے اے خدا ہمارے زندہ اور مُردہ اور حاضر اور غائب اور مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے کی مغفرت فرما دے۔

۱۹۹۱: اَخْبَرَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَّجَهَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَّحَقٌّ۔

۱۹۹۱: حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ بلند آواز سے۔ یہاں تک کہ ہم کو ان کی آواز سنائی دی جس وقت فراغت ہوگئی تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے اور حق ہے۔

۱۹۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰی جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهٗ یَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَخَذْتُ بِیَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقُلْتُ تَقْرَاُ قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ حَقٌّ سُنَّةٌ۔

۱۹۹۲: حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتدا میں ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو ان کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ جس وقت وہ فارغ ہو گئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم کیا سورت پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں یہ لازم اور مسنون ہے۔

۱۹۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الْجَنَازَةِ اَنْ یَقْرَاَ فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ یُکَبِّرُ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِیْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ۔

۱۹۹۳: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسنون یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے پھر تین تکبیر کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

۱۹۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سُوَیْدِ الدِّمَشْقِیِّ الْفِهْرِیِّ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ الدِّمَشْقِیِّ بِنَحْوِ ذٰلِکَ۔

۱۹۹۴: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

بَابُ ۱۱۰۵ فَضْلِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِائَةٌ

باب: جس کسی پر ایک سو آدمی نماز ادا کریں

۱۹۹۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ اَبِیْ مُطِيْعِ الدِّمَشْقِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ عَآئِشَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً يَّشْفَعُوْنَ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ قَالَ سَلَّامٌ فَحَدَّثْتُ بِهٖ شُعَيْبُ ابْنَ الْحَبْحَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ بِهٖ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۹۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مُردہ پر مسلمانوں کا ایک طبقہ نماز پڑھے جو کہ ایک سو تک پہنچ جائے اس کی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اس کی سفارش قبول فرمائے گا۔

۱۹۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيْعِ لِعَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَبْلُغُوْا اَنْ يَكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔

۱۹۹۶: اس حدیث کا مفہوم گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَوَآءٍ اَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكَّارٍ الْحَكَمُ ابْنُ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اَبُو الْمَلِيْحِ عَلٰی جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ كَبَّرَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ قَالَ اَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيْطٍ عَنْ اِحْدٰی اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِیَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّیْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ فَسَاَلْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ عَنِ الْاُمَّةِ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ۔

۱۹۹۷: حضرت حکم بن فروخ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو ہم لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ اپنی صفوں کو قائم کرو اور تم لوگوں کی (قیامت کے دن) بہترین شفاعت ہوگی۔ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلیط نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر ایک امت نماز (جنازہ) پڑھے تو ان کی سفارش مقبول ہوگی۔ حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالملیح سے دریافت کیا کہ امت کا اطلاق کتنے افراد پر ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: چالیس آدمیوں پر۔

بَابُ ۱۱۰۶ ثَوَابُ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ

باب: جو کوئی نمازِ جنازہ ادا کرے تو اسکا کیا ثواب ہے؟

۱۹۹۸: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۹۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نمازِ جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط برابر

سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَالْقِيْرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اس کے دفن ہونے تک اس کو دو قیراط کے برابر اجر ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں۔

۱۹۹۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ۔

۱۹۹۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ہے اور جو کوئی مرنے والے کے دفن ہونے تک موجود رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں ورنہ دنیا کے قیراط کی طرح جو کہ کئی رتی کا ہوتا ہے۔

۲۰۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ مِّنَ الْاَجْرِ۔

۲۰۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان جنازہ کے ساتھ جائے خدا کیلئے اس پر نمازِ جنازہ ادا کرے تو اس شخص کو دو قیراط کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور جو کوئی نماز ادا کر کے واپس آئے دفن سے قبل تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

۲۰۰۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوٗدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ مِّنَ الْاَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْاَجْرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ۔

۲۰۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز ادا کرے اور واپس آئے تو اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی شخص جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز ادا کرے پھر بیٹھا رہے یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہو کر اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے اور ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

بَابُ ۱۱۰۷ الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ

باب: جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟

۲۰۰۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۲۰۰۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

هِشَامٍ وَّالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتّٰى تُوْضَعَ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو اور جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جس وقت جنازہ قبر میں نہ رکھا جائے۔

بَابُ ۱۱۰۸ الْوُقُوْفِ لِلْجَنَازَةِ

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق

۲۰۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَّسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ الْقِيَامُ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ۔

۲۰۰۳: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ کھڑے رہو جس وقت تک کہ جنازہ دفن نہ کیا جائے پھر انہوں نے فرمایا کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے اس کے بعد بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَقُمْنَا وَرَاَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا۔

۲۰۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں نے (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ کھڑے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ بیٹھنے لگ گئے۔

۲۰۰۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدِ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زَاذَانَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ كَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ۔

۲۰۰۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے ایک جنازہ میں کہ جس وقت قبر تک پہنچے تو قبر تیار نہیں ہوئی تھی رسول کریم ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے قریب بیٹھ گئے (جیسے کہ) ہم لوگوں کے سروں پر پرندے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ باادب ہو کر خاموش طریقہ سے بیٹھ گئے)۔

بَابُ ۱۱۰۹ مُوَارَةِ الشَّهِيْدِ فِيْ دَمِهٖ

باب: شہید کو خون میں لت پت دفن کرنا

۲۰۰۶: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلٰى اُحُدٍ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَآئِهِمْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ كَلْمٌ وَيُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَدْمٰى لَوْنُهٗ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيْحُهٗ رِيْحُ

۲۰۰۶: حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ لپیٹ دو ان کے خون میں (یعنی حضرات شہداء کرام کو) زخم لگے ہوئے اور خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دو کیونکہ کوئی اس قسم کا زخم نہیں ہے کہ جو راہ خدا میں لگا ہے لیکن وہ قیامت کے دن آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون ہوگا اور اس کی خوشبو

الْمِسْكِ۔

مشک کی ہوگی۔

بَابُ ۱۱۱۰ اَيْنَ تُدْفَنُ الشَّهِيْدُ

باب: شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟

۲۰۰۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ السَّآئِبِ عَنْ رَجُلٍ يُّقَالُ لَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَيَّةَ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الطَّآئِفِ فَحُمِلَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ يُّدْفَنَا حَيْثُ اُصِيْبَا وَكَانَ ابْنُ مُعَيَّةَ وُلِدَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۷: حضرت عبداللہ بن قومہمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو مسلمان غزوۂ طائف میں شہید ہو گئے ان کو لوگ اٹھا کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دفن کرنے کا حکم فرمایا جس جگہ پر وہ لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سعید راوی حدیث دورِ نبوی میں پیدا ہوئے تھے۔

۲۰۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَنَزٍ الْعَتَرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلٰى اُحُدٍ اَنْ يَّرُدُّوْا اِلٰى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوْا قَدْ نُقِلُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

۲۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا اُحد کے بارے میں حکم فرمایا ان کے گرنے کی جگہ پر لے جانے کا اور لوگ میرے والد کو مدینہ منورہ میں اٹھا کر لے آئے۔

۲۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ادْفِنُوا الْقَتْلٰى فِيْ مَصَارِعِهِمْ۔

۲۰۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو دفن کر دو جو کہ جنگ میں شہید کیے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں۔

بَابُ ۱۱۱۱ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کی تدفین سے متعلق

۲۰۱۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ نَاجِيَةَ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ فَمَنْ يُّوَارِيْهِ قَالَ اذْهَبْ فَوَارِ اَبَاكَ وَلَا تُحْدِثَنَّ حَدَثًا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ فَوَارَيْتُهٗ ثُمَّ جِئْتُ فَاَمَرَنِيْ فَاغْتَسَلْتُ وَدَعَالِيْ وَذَكَرَ دُعَآءً لَّمْ اَحْفَظْهُ۔

۲۰۱۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبیؐ سے عرض کیا: آپ کا بوڑھا چچا ابوطالب مر گیا ہے۔ اب ان کو کون آدمی دفن کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر کے واپس آ جاؤ اور تم لوگ کسی قسم کی کوئی نئی بات نہ کرنا چنانچہ میں گیا اور میں ان کو زمین کے اندر چھپا کر واپس آ گیا پھر میں واپس خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے مجھ کو غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے میرے واسطے دُعا فرمائی اور ایک دُعا اس قسم کی بیان فرمائی کہ جو مجھ کو یاد نہیں۔

بَابُ ۱۱۱۲ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ

باب: بغلی اور صندوقی قبر سے متعلق

۲۰۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۰۱۱: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تم لوگ میرے واسطے بغلی قبر کھودو اور اینٹ کھڑی کرو جیسی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کی تھی۔

۲۰۱۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فُعِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۱۲: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس وقت وفات ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ میرے واسطے تم بغلی قبر کھودو اور اس پر اینٹیں کھڑی کردو جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کیا تھا۔

۲۰۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَذْرَمِيُّ عَنْ حُكَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔

۲۰۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغلی قبر ہم لوگوں کے واسطے ہے اور صندوقی قبر دوسرے لوگوں کے واسطے ہے۔

بَابُ ۱۱۱۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ اِعْمَاقِ الْقَبْرِ

باب: قبر گہری کھودنا بہتر ہے

۲۰۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْحَفْرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ اِنْسَانٍ شَدِيْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَ اَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ قَالُوْا فَمَنْ نُقَدِّمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ۔

۲۰۱۴: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہر ایک شخص کے واسطے ہمارے واسطے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم قبر کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طریقہ سے کھودو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کردو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ (یعنی قبلہ کے نزدیک رکھیں) آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم زیادہ یاد رکھتا ہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میرا والد اس روز تین آدمیوں میں تیسرا تھا جو کہ ایک قبر میں رکھے گئے تھے۔

بَابُ ۱۱۱۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيْعِ الْقَبْرِ

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ ابْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اُصِيْبَ مَنْ اُصِيْبَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَصَابَ النَّاسَ جِرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۱۵: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز غزوۂ اُحد ہوا تو متعدد مسلمان شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہو گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبر کھود ڈالو اور اس کو کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو اور جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اس کو آگے بڑھاؤ۔

بَابُ ۱۱۱۵ وَضْعِ الثَّوْبِ فِي اللَّحْدِ

باب: قبر میں ایک کپڑا بچھانے سے متعلق

۲۰۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دُفِنَ قَطِيْفَةٌ حَمْرَآءُ۔

۲۰۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں رکھے گئے ایک لال رنگ کی چادر بچھائی گئی (یعنی لال کملی بچھائی گئی)۔

قبر میں چادر بچھانا:

واضح رہے کہ قبر میں میت کے نیچے لال رنگ کی چادر وغیرہ بچھانا مسنون نہیں ہے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق رائے سے مذکورہ عمل اختیار کیا گیا بلکہ آپ کے ایک غلام نے مذکورہ بالا چادر بچھائی اور ان غلام نے اس وجہ سے یہ چادر بچھائی کیونکہ وہ چادر مبارک (یعنی کملی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھا کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات ان کو اچھی نہیں لگی کہ کوئی دوسرا شخص وہ چادر مبارک استعمال کرے۔

بَابُ ۱۱۱۶ السَّاعَاتِ الَّتِيْ نُهِيَ عَنْ اِقْبَارِ الْمَوْتٰى فِيْهِنَّ

باب: جن اوقات میں میّت کی تدفین ممنوع ہے

۲۰۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَزُوْلَ

۲۰۱۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تین ایسی ساعت (گھڑیاں) ہیں کہ جس میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مُردوں کو گاڑنے سے منع فرماتے تھے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور ایک اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے

الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ۔

لگے۔

۲۰۱۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ الْقَطَّانُ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ مَاتَ فَقُبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِیْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّقْبَرَ الْاِنْسَانُ لَيْلًا اِلَّا اَنْ يُّضْطَرَّ اِلٰی ذٰلِكَ۔

۲۰۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ایک آدمی کا تذکرہ ہوا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک شخص جس کی کہ وفات ہو چکی تھی اور اس کو رات ہی رات میں ایک ناقص قسم کا کفن دے کر دفن کر دیا گیا تھا آپ نے منع فرمایا رات میں دفن کرنے سے لیکن جس وقت کہ ایسی ہی مجبوری ہو۔

بَابُ ۱۱۱۷ دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِی الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

باب: چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

۲۰۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيْدٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ نُقَدِّمُ قَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۱۹: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت غزوہ اُحد کا دن ہوا تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قبر) کھود ڈالو اور اس کو وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو' تین تین افراد کی تدفین کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دفن کرنے میں کس کو مقدم کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ قرآن کریم کا علم رکھتا ہو۔

۲۰۲۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اشْتَدَّ الْجِرَاحُ يَوْمَ اُحُدٍ فَشُكِیَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ احْفِرُوْا وَ اَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا فِی الْقَبْرِ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۲۰: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غزوۂ احد کے روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ زخمی (شہید) ہو گئے تھے لوگوں نے اس بات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر کھود ڈالو اور قبر وسیع کھود ڈالو اور ایک ایک قبر میں' دو دو تین تین حضرات کی تدفین کرو اور جو قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو تم لوگ اس کو تدفین میں مقدم کرو۔

۲۰۲۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِی الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ احْفِرُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا۔

۲۰۲۱: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۱۱۸ مَنْ يُّقَدَّمُ

باب: قبر میں تدفین کے وقت کس کو آگے کیا جائے؟

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي الدَّهْمَآءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوْا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ اَكْثَرُهُمْ قُرْاٰنًا فَقُدِّمَ۔

۲۰۲۲: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد غزوۂ احد کے دن شہید کیے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (ان کیلئے قبر) کھودو اور قبر کو اچھی طرح سے صاف کرو اور اس میں دو اور تین کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو اور دفن میں اس کو مقدم کرو جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اور میرے والد ماجد (جو کہ ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے تھے) وہ تیسرے تھے اور ان تمام میں وہ ہی قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتے تھے۔

بَابُ ۱۱۱۹ اِخْرَاجِ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ بَعْدَ اَنْ يُّوْضَعَ فِيْهِ

باب: تدفین کے بعد مُردہ کو قبر سے باہر نکالنے سے متعلق

۲۰۲۳: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُوْلُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ فِيْ قَبْرِهٖ فَوَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۲۰۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ابی کے پاس پہنچے جبکہ وہ قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا وہ قبر سے نکالا گیا پھر اس کو اپنے گھٹنوں پر بٹھلایا اور اپنا (مبارک) تھوک ڈالا اور اپنا (مبارک) کرتہ اس کو پہنایا اور اللہ عزوجل اچھی طرح واقف ہے کہ اس عمل سے آپ کا کیا مقصد تھا؟

۲۰۲۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهٗ مِنْ قَبْرِهٖ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهٖ وَاَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ قَالَ جَابِرٌ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۲۰۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن ابی کے واسطے اس کو قبر میں دفن کیے جانے کے بعد قبر سے باہر نکلوایا اور پھر اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اس کو اپنا کرتہ پہنایا۔

خلاصة الباب ☆ واضح رہے کہ عبداللہ بن ابی ایک مشہور منافق شخص تھا اور ایک بدترین قسم کا منافق شخص تھا۔ آپ نے اس کے دفن کرنے کے بعد قبر سے باہر نکلوا کر مذکورہ جو عمل فرمایا اس کی حکمت کا علم اللہ عزوجل ہی کو ہے اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۱۲۰ اِخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ

باب: مُردہ کو تدفین کے بعد قبر سے نکالنے

بَعْدَ اَنْ يُّدْفَنَ فِيهِ

۲۰۲۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ اَبِي رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطِبْ قَلْبِي حَتّٰى اَخْرَجْتُهُ وَدَفَنْتُهُ عَلٰى حِدَةٍ۔

سے متعلق

۲۰۲۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد اور ایک اور آدمی قبر میں رکھے گئے میرا دل خوش نہ ہوا میں نے اس کو نکال کر اس کو علیحدہ دفن کیا۔

بَابُ ۱۱۲۱ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

۲۰۲۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ اَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَارِجَةَ بنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَاٰى قَبْرًا جَدِيْدًا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذِهِ فُلَانَةُ مَوْلَاةُ بَنِي فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاتَتْ ظُهْرًا وَاَنْتَ صَائِمٌ نَائِمٌ قَائِلٌ فَلَمْ نُحِبَّ اَنْ نُوْقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوْتُ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا آذَنْتُمُوْنِي بِهِ فَاِنَّ صَلٰوتِي لَهٗ رَحْمَةٌ۔

باب: قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث

۲۰۲۶: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ایک دن آپ نے ایک تازہ قبر دیکھی آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں خاتون ہے فلاں لوگوں کی باندی۔ آپ نے اس کی شناخت فرمائی۔ دوپہر میں اس کی وفات ہوگئی اس وقت آپ نے روزہ رکھ رکھا تھا اور آپ سو رہے تھے۔ ہم نے آپ معلوم کو بیدار کرنا مناسب محسوس نہ کیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے چار مرتبہ تکبیر فرمائی اور پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص وفات کرے تو مجھ کو اطلاع کرنا کیونکہ میری نماز اس کے واسطے رحمت ہے۔

۲۰۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفَّ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا اَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۲۰۲۷: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے نقل کیا جو کہ ایک قبر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا تھا آپ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کون آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ اَنْبَاَنَا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَفَّ اَصْحَابُهٗ خَلْفَهُ قِيلَ

۲۰۲۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

۲۰۲۹: اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ مَرْزُوْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ۔

۲۰۲۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر اس کی تدفین کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الرُّكُوْبُ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْجَنَازَةِ

باب: جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق

۲۰۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ وَيَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَنَازَةِ اَبِى الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ اُتِىَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرًى فَرَكِبَ وَمَشَيْنَا مَعَهٗ۔

۲۰۳۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن ابو دحداح کے جنازہ کے ساتھ نکلے جس وقت واپس آنے لگے تو ایک گھوڑا برہنہ پشت (بغیر زین) کا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔

بَابُ ۱۱۲۳ الزِّيَادَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر کو بلند کرنے سے متعلق

۲۰۳۱: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ اَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ اَوْ يُحَصَّصَ زَادَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى اَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ۔

۲۰۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا اور قبر میں زیادتی کرنے سے منع فرمایا یا اس پر کانچ لگانے سے یا اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ نے گنبد وغیرہ قبر پر تعمیر کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اس طرح سے اس کو اونچا کرنے اور اس پر کانچ شیشہ وغیرہ لگانے اور اس پر یادگار تحریر وغیرہ جیسے قبر پر کتبہ وغیرہ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ ۱۱۲۴ الْبِنَاءِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا

۲۰۳۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَقْصِيْصِ الْقُبُوْرِ اَوْ يُبْنٰى عَلَيْهَا اَوْ يَجْلِسَ عَلَيْهَا اَحَدٌ۔

۲۰۳۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کانچ لگانے سے یا اس پر تعمیر بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۱۲۵ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ

باب: قبروں پر کانچ لگانے سے متعلق

۲۰۳۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَجْصِیْصِ الْقُبُوْرِ۔

۲۰۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کاپچ لگانے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۱۱۲۰ تَسْوِیَةِ الْقَبْرِ اِذَا رُفِعَتْ

باب: اگر قبر اُونچی ہوتو اسکومنہدم کر کے برابر کرنا کیسا ہے؟

۲۰۳۴: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شُفَیٍّ حَدَّثَهٗ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ بِاَرْضِ الرُّوْمِ فَتُوُفِّیَ صَاحِبٌ لَّنَا فَاَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهٖ فَسُوِّیَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَاْمُرُ بِتَسْوِیَتِهَا۔

۲۰۳۴: حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہاں پر ہمارے ایک ساتھی کی وفات ہوگئی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا ان کی قبر برابر کی گئی پھر بیان کیا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۰۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حَبِیْبٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ اَبِی الْهَیَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّیْتَهٗ وَلَا صُوْرَةً فِیْ بَیْتٍ اِلَّا طَمَسْتَهَا۔

۲۰۳۵: حضرت ابو ہیاج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: میں تم کو اس کام پر نہ روانہ کروں کہ جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو روانہ فرمایا تھا کہ کوئی بھی قبر اونچی نہ چھوڑوں لیکن اس کو برابر کر دوں۔ کوئی بھی تصویر کسی مکان میں نہ دیکھوں مگر اس کو روند ڈالوں اور مٹا دوں۔

بَابُ ۱۱۲۷ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

باب: زیارتِ قبور سے متعلق احادیث

۲۰۳۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَیْتُكُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۲۰۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے لیکن اب تم لوگ زیارت قبور کر سکتے ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھنے سے اب جس جگہ تک دل چاہے رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو کھجور کے رکھنے سے منع کیا تھا کہ کسی برتن میں کھجور نہ بھگونا علاوہ مشک کے اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے اس کو بھگو دو اور تم لوگ پی لو لیکن نشہ لانے والی چیز نہ ہو۔

۲۰۳۷: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ اَبِیْ فَرْوَةَ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ سُبَیْعٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ

۲۰۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے کہ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم لوگ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ اِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوْا وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ اَنْ لَّا تَنْتَبِذُوْا فِی الظُّرُوْفِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ انْتَبِذُوْا فِيْمَا رَاَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ وَّنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّزُوْرَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

کھاؤ اور کھلاؤ اور جس قدر دل چاہے تم اس کو جمع کر لو جس قدر تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو نبیذ بنانے سے منع کیا تھا چند برتنوں میں مرتبان اور کھجور کے تونبے میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اور ہرے رنگ کے روغن والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے نبیذ بنا لو لیکن تم لوگ ہر ایک اس شے سے بچو جو کہ نشہ لانے والی ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا زیارتِ قبور سے کہ جس شخص کا دِل چاہے قبروں کی زیارت کرے لیکن زبان سے بُری بات نہ کہے۔

بَابُ ۱۱۲۸ زِيَارَةِ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

باب: کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق

۲۰۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ وَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَلَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِیْ وَاسْتَاْذَنْتُ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِیْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّمَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔

۲۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو رونے لگ گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی رونے لگے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کے واسطے دُعا کرنے کی اجازت مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت نہیں مل سکی (کیونکہ اللہ عزوجل مشرکین کی مغفرت نہیں فرمائے گا) پھر میں نے ان کی قبر پر حاضری کی دُعا مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت مل گئی تو تم لوگ بھی زیارتِ قبور کیا کرو کیونکہ زیارتِ قبور موت کو یاد دلاتی ہے۔

بَابُ ۱۱۲۹ النَّهْیِ عَنِ الْاَسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

باب: اہلِ شرک کیلئے دُعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق

۲۰۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ فَقَالَ اَیْ عَمِّ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْجَهْلٍ وَّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَيَّةَ يَا اَبَا طَالِبٍ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ

۲۰۳۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جس وقت (آپ کے چچا) ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں پر ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیہ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! تم ''لا الہ الا اللہ'' کہو اس جملہ کی وجہ سے میں تمہارے واسطے بارگاہ الٰہی میں حجت کروں گا (سفارش کی کوشش کروں گا) اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو؟ پھر وہ دونوں ان سے

عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَالَمْ اُنْهَ عَنْكَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَنَزَلَتْ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ۔

گفتگو کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ابوطالب کی زبان سے آخری جملہ یہ نکلا کہ میں تو عبدالمطلب کے ہی دین پر قائم ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں تمہارے واسطے اس وقت تک دُعا مانگوں گا کہ جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی اس پر آیت: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا......﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ''نبی کو اور جولوگ ایمان لائے انکو مشرکین کے واسطے دُعا نہیں مانگنا چاہیے'' اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ یعنی ''تم جس کو چاہے راہ ہدایت پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لا سکتا ہے۔''

۲۰۴۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِاَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ اَتَسْتَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ اَوَلَمْ يَسْتَغْفِرْ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَنَزَلَتْ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرَاهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَا اِيَّاهُ۔

۲۰۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سناوہ آدمی دُعا مانگا کرتا تھا اپنے والدین کیلئے جو کہ مشرک تھے۔ میں نے کہا: تم کیا دُعا کرتے ہو ان کیلئے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے کہا: ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے دُعا مانگی ہے یعنی آذر کے واسطے حالانکہ وہ مشرک تھا۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے جو دُعا مانگی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس وجہ سے کہا تھا: ﴿لَاَسْتَغْفِرَنَّ﴾ میں تمہارے واسطے دُعا مانگوں گا جس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ خدا کا دُشمن تھا تو وہ اس سے بیزار اور علیحدہ ہو گئے۔

بَابُ ۱۱۳۰ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

باب: مسلمانوں کے واسطے دُعا مانگنے کا حکم

۲۰۴۱: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنِّيْ وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلٰى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِيْ هُوَ عِنْدِيْ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

۲۰۴۱: حضرت محمد بن قیس بن مخرمہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا کہ میں تم سے اپنا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت عرض کروں ہم نے کہا کہ جی ہاں ضرور بیان کرو۔ انہوں نے کہا کی ایک مرتبہ میری آپ کی باری والی رات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے میری کروٹ لی اور دونوں جوتے اپنے پاس رکھ لیے اور آپ نے اپنی مبارک چادر کا بستر بچھایا پھر نہیں ٹھہرے لیکن اس قدر

وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِهٖ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ اَنِّيْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَاَخَذَ رِدَآءَهٗ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِيْ فِيْ رَاْسِيْ وَ اخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِيْ وَانْطَلَقْتُ فِيْ اِثْرِهٖ حَتّٰى جَآءَ الْبَقِيْعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهٗ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالَكِ يَا عَآئِشَةُ حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرَنِّيْ اَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِيْ رَاَيْتُ اَمَامِيْ قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِيْ فِيْ صَدْرِيْ لَهْزَةً اَوْ جَعَتْنِيْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ مَهْمَا يَكْتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللّٰهُ قَالَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ حِيْنَ رَاَيْتِ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِيْ فَاَخْفٰى مِنْكِ فَاَجَبْتُهٗ فَاَخْفَيْتُهٗ مِنْكِ فَظَنَنْتُ اَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ وَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَكِ وَخَشِيْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِيْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰتِيَ الْبَقِيْعَ فَاَسْتَغْفِرَلَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلِيْ السَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔

کہ آپ کو خیال ہوا کہ میں سوگئی پھر آپ نے خاموشی سے جوتے پہن لیے اور خاموشی سے چادر اٹھائی پھر خاموشی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے نکل گئے میں نے بھی یہ حالت دیکھ کر اپنے سر میں کرتہ ڈالا اور سر پر دوپٹہ ڈالا اور تہہ بند باندھا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ قبرستان بقیع پہنچ گئے وہاں پر جا کر آپ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر واپس آئے میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی سے روانہ ہوئے میں بھی جلدی ہی چل پڑی۔ پھر آپ دوڑ پڑے میں بھی دوڑی' پھر آپ اور زیادہ زور سے دوڑے۔ چنانچہ میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے قبل گھر پہنچ گئی۔ لیکن میں لیٹی ہی رہی تھی کہ اس دوران آپ تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا اے عائشہ ؓ تمہارا سانس پھول گیا ہے اور تمہارا پیٹ اوپر کی جانب اٹھ گیا ہے (جس طریقہ سے کہ کسی دوڑنے والے شخص کی حالت ہوتی ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے کہہ دو ورنہ جو ذات کہ تمام باریک سے باریک بات کا علم رکھتا ہے (یعنی اللہ عزوجل) مجھ سے کہہ دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں یہ سبب اور ذریعہ ہے اور میں نے تمام حال بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں آپ نے میرے سینہ میں ایک گھونسہ مارا جس سے مجھ کو صدمہ ہوا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ خدا اور اس کا رسول ﷺ تم پر ظلم کرے گا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے یہ دل میں یہ خیال کیا کہ آپ خفیہ طریقہ سے کسی دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں اس وجہ سے میں ساتھ ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے کیا بات پوشیدہ رکھیں گے اللہ عزوجل نے آپ کو بتلایا ہے کہ میرے قلب میں یہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس تشریف لائے جس وقت تم نے دیکھا لیکن اندر تشریف نہ لائے اس وجہ سے کہ تم کپڑے اتار چکی

تھیں۔ انہوں نے مجھ کو تم سے خفیہ ہو کر مجھ کو آواز دی میں نے بھی ان کو جواب دیا۔ تم سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تم سوگئی اور مجھ کو تمہارا بیدار کرنا برا محسوس ہوا اور مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تم تنہا پریشان نہ ہو۔ بہرحال حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو قبرستان بقیع میں جانے کا حکم دیا اور وہاں کے لوگوں کے واسطے دُعا مانگنے کا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں کس طریقہ سے کہوں (جس وقت میں (قبرستان) بقیع جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو: السَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ۔

۲۰۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَلْقَمَۃَ ابْنِ اَبِیْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّھَا سَمِعَتْ عَائِشَۃَ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَلَبِسَ ثِیَابَہٗ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَاَمَرْتُ جَارِیَتِیْ بَرِیْرَۃَ تَتْبَعُہٗ فَتَبِعَتْہُ حَتّٰی جَآءَ الْبَقِیْعَ فَوَقَفَ فِیْ اَدْنَاہُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَّقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْہُ بَرِیْرَۃُ فَاَخْبَرَتْنِیْ فَلَمْ اَذْکُرْ لَہٗ شَیْئًا حَتّٰی اَصْبَحْتَ ثُمَّ ذَکَرْتُ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اَھْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ۔

۲۰۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر آپ باہر نکلے میں نے اپنی باندی بریرہ سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلی گئی حتی کہ آپ (قبرستان) بقیع میں پہنچے اور وہاں پر جس قدر اللہ عزوجل کو منظور تھا کھڑے رہے پھر واپس آئے تو وہ باندی بریرہ آگے آئی اور مجھ سے نقل کیا کہ میں نے کچھ نہیں کہا جس وقت صبح کا وقت ہوا تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں بقیع والوں کی جانب دُعا کرنے کے واسطے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْکٌ وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ نَمِرٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلَّمَا کَانَتْ لَیْلَتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِیَّاکُمْ مُتَوَاعِدُوْنَ غَدًا اَوْمُوَاکِلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔

۲۰۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باری جس وقت ان کے گھر کی ہوئی تو آپ پچھلی رات کو (قبرستان) بقیع کی جانب نکلتے اور فرماتے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ''سلام ہے اے گھر مسلمانوں کے اور ہم تم وعدہ دیئے گئے ہیں اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملاقات کرنے والے ہیں اے خدا بقیع غرقد والوں کی مغفرت فرمادے۔''

۲۰۴۴: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

۲۰۴۴: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت قبور پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ آخر تک۔ یعنی اے مؤمن تمہارے اوپر سلام ہے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

مسلمانوں تم پر سلام ہے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہے اللہ چاہے تو ہم تم سے ملاقات کریں گے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اللہ عزوجل سے سلامتی چاہتا ہوں تم لوگوں کے واسطے اور اپنے واسطے۔

۲۰۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ۔

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بادشاہ نجاشی کی وفات ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کی مغفرت کیلئے دُعا مانگو۔

۲۰۴۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ۔

۲۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اس دن دی کہ جس دن اس کی وفات ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دُعا کرو۔

بَابُ ۱۱۳۱ التَّغْلِيْظِ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبور پر چراغ جلانے کی وعید سے متعلق

۲۰۴۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

۲۰۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین پر لعنت فرمائی جو قبور کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی کہ جو کہ قبور کو مساجد بنائیں (یعنی قبور پر سجدہ کریں) اور وہاں پر چراغ روشن کریں۔

باب ۱۱۳۲ التَّشْدِيْدِ فِي الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبور پر بیٹھنے کی برائی سے متعلق

۲۰۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنْ يَجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ حَتّٰى تَحْرِقَ

۲۰۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے میں سے کوئی شخص آگ کے شعلہ پر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قبور پر بیٹھے۔

ثِيَابَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ۔

۲۰۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ السَّلَمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ۔

۲۰۴۹: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ تم لوگ قبروں پر نہ بیٹھو۔

بَابُ ۱۱۳۳ اِتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ

باب: قبور کو مسجد بنانے سے متعلق

۲۰۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآءِ هِمْ مَسَاجِدَ۔

۲۰۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس قوم پر اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی کہ جس نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنالیا۔

۲۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ اَبُوْ يَحْيٰى صَاعِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ۔

۲۰۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنا لیا۔

بَابُ ۱۱۳۴ كَرَاهِيَةِ الْمَشْیِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِی النِّعَالِ السِّبْتِيَّةِ

باب: سبت کے بنے ہوئے جوتے قبرستان پہن کر جانے کی کراہت

۲۰۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ اَنَّ بَشِيْرَ بْنَ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قُبُوْرِ

۲۰۵۲: حضرت بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر کے پاس سے گذرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی برائی اور شر سے محفوظ ہو گئے اور آگے چلے گئے' پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گذرے تو ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بڑی بھلائی سے محروم رہے اور آگے چلے گئے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی سبتی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان

الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ مِنْهُ الْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلاً يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

چل رہا ہے تو آپ نے فرمایا اے سبتی جوتے والے ان کو نکال ڈال۔

جوتے پہن کر قبرستان جانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں سبت سے بنے ہوئے جوتے پہن کر قبرستان جانے کو مکروہ فرمایا ہے واضح رہے کہ سبت (سین کے زیر کے ساتھ) گائے کے چمڑے کو کہا جاتا ہے جو کہ دباغت کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے اور اس کے بال کھال سے صفائی کر کے الگ کر لیے جاتے ہیں اس خیال سے کہ ان میں ناپاکی نہ لگی ہو یا قبور کی حرمت رکھنے کے خیال سے بہر حال مذکورہ قسم کے جوتے پہن کر قبور کے درمیان چلنا ممنوع ہے۔

بَابُ ۱۱۳۵ التَّسْهِيْلُ فِيْ غَيْرِ السِّبْتِيَّةِ

۲۰۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ تَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ۔

باب: سبتی کے علاوہ دوسری قسم کے جوتوں کی اجازت

۲۰۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتے کی آواز سنتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۶ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ

۲۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ اَنْبَاَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا۔

باب: قبر کے سوال سے متعلق

۲۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن ہوتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے (منکر نکیر) اس شخص کے نزدیک آتے ہیں' اس کو بٹھلاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ مومن کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھو۔ پھر اللہ عزوجل نے اس کے عوض جنت میں تجھ کو ٹھکانہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ مومن دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔

بَابُ ١١٣٧ مَسْأَلَةِ الْكَافِرِ

٢٠٥٥: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَيُقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا خَيْرًا مِّنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرُ الثَّقَلَيْنِ۔

بَابُ ١١٣٨ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ

٢٠٥٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ وَ خَالِدُ بْنُ عُرْفُطَةَ فَذَكَرُوْا اَنَّ رَجُلًا تُوُفِّيَ مَاتَ بِبَطْنِهٖ فَاِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ اَنْ يَكُوْنَا شُهَدَا جَنَازَتَهٗ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهٗ فَلَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ فَقَالَ الْاٰخَرُ بَلٰى۔

باب: کافر سے قبر میں سوال وجواب

٢٠٥٥: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشادفرمایا کہ جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہےاوراس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دوفرشتے آتے ہیں اوراس سے دریافت کرتے ہیں کہ تو ان صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو جومؤمن آدمی ہوتا ہےتو وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے بندے اوراس کے بھیجے ہوئے ہیں اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھوتم اپنی جگہ دوزخ میں۔اللہ عزوجل نے تم کواس کے عوض وہ ٹھکانہ عطا فرمایا کہ جوکہ اس سے بہتر ہے۔رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: پھروہ اپنے دونوں ٹھکانہ کو دیکھتا ہے۔لیکن کافراورمنافق شخص جوہوتا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھےتو وہ کہتا ہے کہ میں واقف نہیں جیسا کہ لوگ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھاتواس سے کہا جاتا ہے کہ تونے اپنی سمجھ بوجھ سے معلوم کرلیا نہ قرآن کریم کی تلاوت کی پھراس پرایک مارلگائی جاتی ہے۔ اسکے بعد دونوں کان کے درمیان میں اور وہ شخص ایک زبردست چیخ مارتا ہےجس کوقریب والےلوگ سنتے ہیں علاوہ انسان اورجن کے۔

باب: جوشخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہوجائے؟

٢٠٥٦: حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سلیمان صرد اورخالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھےلوگوں نے کہا کہ فلاں آدمی پیٹ کی تکلیف میں فوت ہوگیا ہےان دونوں صحابہ نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش اس شخص کے جنازہ میں ہم لوگ شرکت کرتے۔پھرایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشادنہیں فرمایا کہ جس کسی کواس کا پیٹ (تکلیف سے) ہلاک کردے تواس کوعذاب قبر نہ ہوگا۔

بَابُ ۱۱۳۹ الشَّهِيدِ

باب: شہید کے متعلق

۲۰۵۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ اِلاَّ الشَّهِيْدَ قَالَ كَفٰى بِبَارِقَةِ السُّيُوْفِ عَلٰى رَاْسِهِ فِتْنَةً۔

۲۰۵۷: حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حالت ہے (یعنی فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مطلب ہے وہ فرمان یہ ہے کہ) تمام مسلمانوں کی قبر میں آزمائش کی جاتی ہے یعنی ان کو عذاب ہوتا ہے لیکن شہید کی آزمائش نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش کافی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حضرات شہداء کرام کی آزمائش دنیا ہی میں کر لی گئی اس طرح سے کہ انہوں نے سروں پر تلوار وغیرہ کے زخم کھا چکے اور انہوں نے راہ خدا میں جان تک قربان کر دی پھر اب دوسری مرتبہ ان کی آزمائش کی کیا ضرورت ہے؟

۲۰۵۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُوْنَ وَالْمَبْطُوْنَ وَ الْغَرِيْقُ وَالنُّفَسَآءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۵۸: حضرت صفوان بن اُمیہ نے کہا کہ مرض طاعون (وبا) اور پیٹ کے مرض میں مرجانا اور پانی میں غرق ہو کر مرنا اور کسی خاتون کا بچہ کی ولادت کی تکلیف میں فوت ہونا اس کا شہید ہونا ہے۔ حضرت تیمی جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سے یہ حدیث حضرت ابوعثمان نے کئی مرتبہ نقل کی اور ایک مرتبہ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا۔

بَابُ ۱۱۴۰ ضَمَّةِ الْقَبْرِ وَضَغْطَتِهٖ

باب: قبر کے میّت کو دبانے سے متعلق

۲۰۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔

۲۰۵۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ وہ شخص ہے جس کے مرنے سے عرشِ الٰہی ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے لیکن اس کی قبر نے ایک مرتبہ اس کو دبایا اس کے بعد پھر وہ عذاب ختم ہو گیا۔

۲۰۶۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۶۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت

الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ......﴾ یعنی اللہ عزوجل مؤمنین کو دنیا اور آخرت میں ٹھیک بات پر قائم رکھے گا فرمایا گیا ہے یہ آیت کریمہ عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۲۰۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِىْ عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِىْ دِيْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ۔

۲۰۶۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) آخر تک عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی مرنے والے سے سوال ہوگا کہ تیرا پروردگار کون ہے اور کون تیرا پیغمبر ہے وہ کہے گا کہ میرا پروردگار اللہ عزوجل ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیغمبر سے ہی مراد ہے۔ اس آیت کریمہ سے اللہ عزوجل مؤمنین کو ٹھیک بات پر دنیا اور آخرت میں ثابت رکھے گا اللہ عزوجل ان کے قلوب کو مضبوط کر دے گا (اور کفار گھبرا جائیں گے)

۲۰۶۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَقَالَ مَتٰى مَاتَ هٰذَا قَالُوْا مَاتَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَسُرَّ بِذٰلِكَ وَقَالَ لَوْلَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا: اس شخص کا کب انتقال ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: دورِ جاہلیت میں اس شخص کا انتقال ہوا ہے آپ خوش ہوئے یہ بات سن کر (مرنے والا مسلمان نہیں ہے) پھر آپ نے فرمایا: اگر تم نہ گھبراتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ تم کو عذابِ قبر سنا دے۔

۲۰۶۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَوْنُ بْنُ اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِىْ قُبُوْرِهَا۔

۲۰۶۳: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج غروب ہونے کے بعد نکلے کہ ایک آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔ (نعوذ باللہ)

بَابُ ۱۱۴۱ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذابِ قبر سے پناہ سے متعلق

۲۰۶۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ

۲۰۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ...... یعنی اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

سے۔

۲۰۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۶۶: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ تَقُوْلُ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِيْ يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيْبٍ مِّنِّيْ اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ مَا ذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

۲۰۶۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اس فتنہ کے بارے میں بیان فرمایا جو کہ انسان کو قبر میں ہوتا ہے آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تو اہلِ اسلام نے عذاب قبر کے بارے میں سن کر ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم نہ سمجھ سکی جس وقت ان کی چیخ میں افاقہ ہوا تو میں نے ایک صاحب سے عرض کیا جو کہ میرے پاس ہی موجود تھا کہ اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا اس نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اُوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم لوگ قبر میں آزمائش کئے جاؤ گے قریب قریب اُس آزمائش کے جو کہ دجال کے سامنے ہوگی۔

۲۰۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دُعا اس طریقہ سے سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں۔ جس کا مطلب و ترجمہ اس طرح سے ہے کہ اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۲۰۶۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ عورت کہنے لگی کہ قبر میں تمہارا امتحان لیا جائے گا

وَسَلَّمَ وَعِنْدِی امْرَاۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ وَھِیَ تَقُوْلُ اِنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ فَارْتَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَقَالَ اِنَّمَا تُفْتَنُ یَھُوْدُ وَقَالَتْ عَآئِشَۃُ فَلَبِثْنَا لَیَالِیَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَالَتْ عَآئِشَۃُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

یعنی تم لوگ قبر میں آزمائے جاؤ گے یہ بات سن کر آپ گھبرا گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہودی کی آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم کئی رات تک کھڑے رہے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ تم لوگوں کی قبر میں آزمائش کی جائے گی پھر میں نے سنا کہ آپ پناہ مانگا کرتے تھے عذابِ قبر سے۔

۲۰۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَسْتَعِیْذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ وَقَالَ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِکُمْ۔

۲۰۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عذابِ قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے (عذابِ قبر سے پناہ کے ساتھ ساتھ) مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے اور آپ نے فرمایا: قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰: اَخْبَرَنَا ھَنَّادٌ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَۃَ دَخَلَتْ یَھُوْدِیَّۃٌ عَلَیْھَا فَاسْتَوْھَبَتْھَا شَیْئًا فَوَھَبَتْ لَھَا عَآئِشَۃُ فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَآئِشَۃُ فَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ عَذَابًا تَسْمَعُہُ الْبَھَائِمُ۔

۲۰۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز ایک یہودی عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے اس یہودی عورت کو کچھ دے دیا۔ اس پر اس یہودی عورت نے کہا کہ خداتعالیٰ تم کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ بات سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے کہ جس کو جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَآئِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَیَّ عَجُوْزَتَانِ مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ فَقَالَتْ اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ فَکَذَّبْتُھُمَا وَلَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَھُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عَجُوْزَتَیْنِ مِنْ عُجُزِ یَھُوْدِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَتَا اِنَّ اَھْلَ الْقُبُوْرِ یُعَذَّبُوْنَ فِیْ قُبُوْرِھِمْ قَالَ صَدَقَتَا اِنَّھُمْ یُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا

۲۰۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی خواتین آئیں اور انہوں نے کہا کہ اہلِ قبور عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوا ان کو سچا کرنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی خواتین آئی تھیں وہ کہتی تھیں کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا بے شک ان کو عذاب ہوتا ہے اس طرح کا کہ تمام جانور اس کو سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ہر ایک نماز کے بعد عذابِ قبر سے پناہ مانگا

تَسْمَعُهُ الْبَهَآئِمُ كُلُّهَا فَمَا رَاَيْتُهُ عَلٰى صَلٰوةٍ اِلاَّ تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

کرتے تھے۔

بَابُ ۱۱۴۲ وَضْعِ الْجَرِيْدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق احادیث

۲۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَآئِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِالْمَدِيْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْاٰخَرُ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِّنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا اَوْ اِلٰى اَنْ يَّيْبَسَا۔

۲۰۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ وہاں پر دو آدمیوں کی گفتگو سنی کہ جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے قطرات سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا وہ شخص تھا جو کہ چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک شاخ منگائی اور ان کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس طریقہ سے کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے جس وقت تک کہ یہ شاخیں خشک نہ ہوں۔

۲۰۷۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ قَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهٖ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔

۲۰۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبور کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے (لوگوں کے اعتبار سے) اور کچھ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تازہ شاخ حاصل فرمائی اور اس کے دو ٹکڑے فرمائے پھر ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس طریقہ سے کس وجہ سے کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہوسکتا ہے کہ (دو شاخ کو قبر پر لگانے کی وجہ سے) ان قبر والوں کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے۔

۲۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ

۲۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کی وفات ہو جاتی ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کو دکھلایا جاتا ہے اگر

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وہ شخص جنتی ہوتا ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے روز اٹھا لے۔

۲۰۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلٰى اَحَدِكُمْ اِذَا مَاتَ مَقْعَدُهٗ مِنَ الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيْلَ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے پس اگر وہ شخص اہلِ جنت میں سے ہے تو جنت میں ہے اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو وہ شخص دوزخ والوں میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

۲۰۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلٰى مَقْعَدِهٖ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو اس کا صبح و شام ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے اگر وہ شخص جنت والوں میں سے ہے تو جنت میں اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ وہ شخص کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

بَابُ ۱۱۴۳ اَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِيْنَ

باب: اہلِ ایمان کی رُوحوں سے متعلق احادیث

۲۰۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى جَسَدِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

۲۰۷۷: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی جان جنت کے درختوں پر پرواز کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

۲۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے وہ حضرات اہلِ بدر کا

ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ اَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ ...... فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرِيْنَا مَصَارِعَهُمْ بِالْاَمْسِ قَالَ هٰذَا مُصْرَعُ فُلَانٍ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ غَدًا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَؤُا تِيْكَ فَجُعِلُوْا فِيْ بِئْرٍ فَاَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادٰى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ۔

تذکرہ فرمانے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو کفار کے قتل کیے جانے کی جگہ دکھلائی اور فرمایا کہ یہ فلاں کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں شخص کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے اگر خدا چاہے کل۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی ہر ایک کافر و مشرک اپنی مقررہ جگہ پر قتل کیا گیا) ان تمام کو ایک کنوئیں میں ڈالا اسکے بعد نبیؐ تشریف لائے اور پکارا اے فلاں کے بیٹے اے فلاں کے بیٹے! تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کو تم نے حاصل کر لیا (یعنی تم کو عذاب ہو رہا ہے یا نہیں؟) اور میں نے تو اپنے پروردگار کا وعدہ حاصل کر لیا ہے (یعنی ہم کو تو کامیابی اور کامرانی حاصل ہو گئی ہے) حضرت عمرؓ نے کہا آپ ان لوگوں سے کلام کر رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

۲۰۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ بِبِئْرِ بَدْرٍ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُنَادِيْ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَ يَا شَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَيَا عُتْبَةُ بْنَ رَبِيْعَةَ وَيَا اُمَيَّةُ بْنَ خَلَفٍ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَاِنِّيْ وَجَدْتُّ مَا وَعَدَنِيَ اللّٰهُ حَقًّا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتُنَادِيْ قَوْمًا قَدْ جَيَّفُوْا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْهُمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يُّجِيْبُوْا۔

۲۰۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں نے رات میں غزوۂ بدر کے کنوئیں پر سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آواز دے رہے تھے اے ابوجہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف کیا تم نے وہ پا لیا جو تمہارے پرودگار نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے وہ حاصل کر لیا جو میرے پروردگار نے وعدہ کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان لوگوں کو پکارتے ہیں جو کہ مرنے کے بعد بوسیدہ ہو گئے اور سڑ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ان لوگوں سے زیادہ میری گفتگو نہیں سن سکتے لیکن یہ لوگ جواب دینے کی قوت نہیں رکھتے۔

۲۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى قَلِيْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ اِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ الْاٰنَ مَا اَقُوْلُ لَهُمْ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۲۰۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم نے وہ سچ اور واقعہ کے مطابق حاصل کیا کہ جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ فرمایا تھا فرمایا: کہ یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا تذکرہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بھول ہو گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے فرمایا تھا وہ اب واقف ہیں

وَسَلَّمَ اِنَّهُمُ الْآنَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ الَّذِىْ كُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَاَتْ قَوْلَهُ اِنَّكَ تَسْمِعُ الْمَوْتٰى حَتّٰى قَرَاَتِ الْآيَةَ۔

کہ جو میں نے ان سے بیان کیا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی ......﴾

۲۰۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَنِىْ آدَمَ وَفِىْ حَدِيْثِ مُغِيْرَةَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيْهِ يُرَكَّبُ۔

۲۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام انسانوں کے جسم کو زمین کھا جاتی ہے علاوہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے کہ انسان اسی سے پیدا کیا گیا اور پھر اس میں جوڑا جائے گا۔

۲۰۸۲: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كَذَّبَنِىْ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يُكَذِّبَنِىْ وَشَتَمَنِىْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِىْ لَهُ اَنْ يَّشْتِمَنِىْ اَمَّا تَكْذِيْبُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ اِنِّىْ لَا اُعِيْدُهُ كَمَا بَدَاْتُهُ وَلَيْسَ آخِرُ الْخَلْقِ بِاَعَزَّ عَلَىَّ مِنْ اَوَّلِهِ وَاَمَّا شَتْمُهُ اِيَّاىَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا وَاَنَا اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِىْ كُفُوًا اَحَدٌ۔

۲۰۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ انسان نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو اس طریقہ سے کرنا لازم (اور مناسب نہ تھا) اور انسان نے مجھ کو گالی دی اور اس کو اس طرح سے کرنا لازم نہیں تھا تو انسان کا مجھ کو جھوٹا قرار دینا تو یہ ہے کہ وہ یہ بات کہتا ہے کہ میں اس کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کروں گا جس طریقہ سے کہ اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور دوسری مرتبہ کی پیدائش پہلی مرتبہ کی پیدائش سے میرے واسطے مشکل نہیں ہے اور انسان کا مجھ کو گالی دینا یہ ہے کہ وہ (عیسائی) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک بیٹا ہے حالانکہ میں تنہا ہوں کسی کا محتاج نہیں ہوں' نہ مجھ سے کسی کی ولادت ہوئی اور نہ میری کسی سے ولادت ہوئی اور میری برابری کا کوئی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ربّ واحد و یکتا ہے' وہ طاقتور ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ہی اس کو کوئی کمزوری لاحق ہے کہ وہ بیٹے کا محتاج ہو جائے۔ (جامی)

۲۰۸۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِىِّ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ حَتّٰى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِىْ ثُمَّ اسْحَقُوْنِىْ ثُمَّ اذْرُوْنِىْ

۲۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے بہت زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا تھا جس وقت وہ شخص مرنے لگ گیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو پہلے تو آگ میں جلانا اور پھر مجھ کو پیس دینا۔ پھر میری مٹی کو کچھ تو ہوا میں اڑا دینا اور کچھ دریا میں ڈال دینا کیونکہ اللہ مجھ پر قدرت والا ہو گا تو اس طرح سے

فِی الرِّیْحِ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَاللّٰهُ عَلَیَّ لَیُعَذِّبَنِّیْ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِهٖ قَالَ فَفَعَلَ اَهْلُهٗ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَیْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَیْئًا اَدِّمَا اَخَذْتَ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْیَتُكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ۔

مجھ کو عذاب میں مبتلا کریگا۔ ویسا کسی مخلوق کو نہیں کرے گا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرنے کے بعد اسی طرح سے کیا۔ اللہ نے ہر ایک چیز کو جس نے کہ اس کا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور زمین اور ہوا کو حکم فرمایا جو تم نے لیا ہے تم اس کو حاضر کرو یہاں تک کہ وہ شخص مکمل ہو کر (جسمانی اعتبار سے) اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس وقت اس سے اللہ عزوجل نے باز پرس کی تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

۲۰۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یُسِیْءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهٖ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِاَهْلِهٖ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاَحْرِقُوْنِیْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِیْ ثُمَّ اِذْرُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ اِنْ یَّقْدِرْ عَلَیَّ لَمْ یَغْفِرْلِیْ قَالَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِکَةَ فَتَلَقَّتْ رُوْحَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ .... قَالَ یَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ اِلَّا مِنْ مَّخَافَتِكَ فَغَفَرَاللّٰهُ لَهٗ۔

۲۰۸۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے پہلے ایک آدمی اپنے کاموں کو برا سمجھتا تھا جس وقت اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا (وصیت کی) کہ جس وقت میری وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو آگ میں جلا دینا پھر مجھ کو (میرے جسم کو) خوب پیس کر آٹا بنا دینا۔ اس کے بعد دریا میں پھینک دینا کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے (گناہوں کی وجہ سے) میری گرفت کر لی تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں کرے گا (اس کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا) اس کے متعلقین نے اسی طرح سے کیا۔ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اس شخص کی روح کو پکڑ لو پھر اللہ عزوجل نے اس شخص سے دریافت کیا: تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا: تیرے خوف کی وجہ سے اے میرے مولیٰ میں نے یہ عمل کیا ہے۔ بہر حال اللہ عزوجل نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

خلاصۃ الباب ☆ المؤمن بین الخوف والرجاءً۔ یعنی مؤمن تو خوف اور اُمید کے درمیان ہوتا ہے کہ اپنے رب سے نہ تو مایوس ہوتا ہے اور نہ ربّ کی رحیمیت کو اپنی بےعملی کا ذریعہ بنا ڈالتا ہے بلکہ جس قدر استطاعت رب نے دی ہوئی ہے اپنے رب کی راہ میں جان و مال کھپا دیتا ہے اور اسی راہ پر جان اپنے ربّ کے حضور پیش کر ڈالتا ہے۔

بَابُ ۱۱۴۴ الْبَعْثِ

باب: قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق

۲۰۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ

۲۰۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے فرماتے تھے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

تم لوگ اللہ عزوجل سے ننگے پاؤں' ننگے جسم اور بغیر ختنہ کی حالت میں ملاقات کرو گے۔

۲۰۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِى الْمُغِيْرَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرْلًا وَاَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ۔

۲۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ جسم' بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهٗ﴾ جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا اسی طرح سے دوسری مرتبہ پیدا کریں گے۔

۲۰۸۷: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّبَيْدِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ۔

۲۰۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ اٹھیں گے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کی شرم گاہوں کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اپنی فکر میں ہوگا (یعنی نفسانفسی کا عالم ہو گا) تو کوئی شخص کسی دوسرے کی شرم گاہ نہ دیکھے گا۔

۲۰۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالَ اِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يُّهِمَّهُمْ ذٰلِكَ۔

۲۰۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قیامت کے دن) جمع کیے جاؤ گے ننگے پاؤں' ننگے جسم اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کا خیال کہاں ہو گا میدانِ حشر کی پریشانیاں زبردست ہوں گی۔

۲۰۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ ابْنُ خَالِدٍ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَآئِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ اثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ اَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ تَحْشُرُ بِقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ

۲۰۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ان میں سے بعض لوگ تو شوق میں بھرے ہوں گے (یعنی ان میں جنت کا شوق غالب ہوگا اور بعض لوگ دوزخ سے) ڈرتے ہوں گے وہ لوگ ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کر لے گی جہاں پر وہ دن میں ٹھہریں گے ان لوگوں کے ساتھ ٹھہر جائے

مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَ تَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوْا وَتُمْسِىْ مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا۔

گی اور جس جگہ وہ رات میں ٹھہریں گے ان کے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ صبح کو ٹھہرے گی تو انکے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ شام کو ٹھہرے گی آگ بھی انکے ساتھ شام کریگی۔

۲۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِىْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلَاثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ كَاسِيْنَ وَفَوْجٌ تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَ فَوْجٌ يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِى اللّٰهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔

۲۰۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سچے اور سچے کہے گئے (رسول صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ عزوجل ان پر رحمت نازل فرمائے اور سلام نازل فرمائے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگ تین قسم کے ہوں گے ایک طبقہ تو سوار ہوگا جو کہ کھاتے اور لباس (پہنتے جائیں گے) اور دوسرے طبقہ کو فرشتے ان کے چہروں کو اُلٹا کر کے ان کو دوزخ کی جانب گھسیٹ لیں گے اور ان کو دوزخ کی جانب لے کر جائیں گے اور تیسرا طبقہ وہ ہوگا جو کہ پاؤں سے چلے گا اور دوڑے گا اللہ عزوجل سواریوں پر آفت ڈال دے گا ان کو سواری نہ مل سکے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے عوض میں دے دے گا لیکن ان کو اونٹ نہیں ملے گا۔

بَابُ ۱۱۴۵ ذِكْرِ اَوَّلِ مَنْ يُّكْسٰى

باب: سب سے پہلے کسے کپڑے پہنائے جائیں گے؟

۲۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَاَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عُرَاةً قَالَ اَبُوْدَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا وَقَالَ وَكِيْعٌ وَوَهْبٌ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ قَالَ اَوَّلَ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اِنَّهُ سَيُؤْتٰى قَالَ اَبُوْدَاوُدَ يُجَآءُ وَقَالَ وَهْبٌ وَوَكِيْعٌ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِّنْ اُمَّتِىْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ

۲۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم سب کے سب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ننگے جسم ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے حاضر ہو گے اس کے بعد آپ نے ایک آیت کریمہ: ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ﴾ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو ہم نے جس طریقہ سے پیدائش کو شروع کیا اس طرح سے ہم دوسری مرتبہ کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اے میرے مولیٰ یہ میرے ساتھی ہیں فرمایا جائے گا کہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جو ان لوگوں نے تمہارے (دنیا سے جانے کے) بعد نئی نئی

اَصْحَابِیْ فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ فَاَقُوْلُ کَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَکُنْتُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا مَا دُمْتُ فِیْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ اِلٰی قَوْلِهٖ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمُ الْاٰیَةَ فَیُقَالُ اِنَّ هٰؤُلَاءِ لَمْ یَزَالُوْا مُدْبِرِیْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْتَدِّیْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

باتیں پیدا کی تھیں میں اس طریقہ سے کہوں گا جس طرح سے نیک قسمت والے بندے (مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں) میں ان پر گواہ تھا۔ جس وقت تک میں ان میں موجود تھا۔ پھر جس وقت تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو انکا نگہبان اور محافظ تھا۔ اگر تو انکو عذاب میں مبتلا کرے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کردے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے اس پر فرمایا جائے گا (یعنی حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیں گے) تو غالب اور حکمت والا ہے پھر کیا جانے گا یہ (وہ لوگ ہیں جو کہ) دین سے منحرف ہو گئے ہیں جس وقت تم ان لوگوں سے جدا ہوئے۔

خلاصة الباب ☆ سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی ہدایت ہے۔ بدعات سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ سنت نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر عمل ایک مضبوط سہارا ہے کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض مبارک پر ملاقات نصیب ہوئی۔ سنت سے اعراض کا نتیجہ دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اقوام پر داعی بنا کر بھیجے جاتے ہیں اور یہ آیت تو محض باری تعالیٰ کا کرم ہے لہٰذا سنت اور ہدایت دونوں پر استقامت مطلوب ہے۔ (جامی)

بَابُ ۱۱۴۷ فِی التَّعْزِیَةِ

باب: مرنے والے پر اظہار غم سے متعلق

۲۰۹۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَیْدٍ وَ هُوَ ابْنُ اَبِی الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَیْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِیَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ یَجْلِسُ اِلَیْهِ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَفِیْهِمْ رَجُلٌ لَّهٗ ابْنٌ صَغِیْرٌ یَاْتِیْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ فَیُقْعِدُهٗ بَیْنَ یَدَیْهِ فَهَلَکَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ اَنْ یَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِکْرِ ابْنِهٖ فَحَزِنَ عَلَیْهِ فَفَقَدَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِیْ لَا اَرٰی فُلَانًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بُنَیَّهُ الَّذِیْ رَاَیْتَهٗ هَلَکَ فَلَقِیَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ بُنَیِّهٖ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ هَلَکَ فَعَزَّاهُ عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ یَا فُلَانُ اَیُّمَا کَانَ اَحَبُّ اِلَیْکَ اَنْ تَمَتَّعَ بِهٖ عُمُرَکَ اَوْ لَاتَاْتِیْ غَدًا اِلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

۲۰۹۲: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا نبیؐ جس وقت بیٹھتے آپ کے پاس چند حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے ان میں ایک شخص تھا کہ جس کا ایک چھوٹا بچہ اس کی پشت کی جانب سے آتا تھا اور وہ اس کو اپنے سامنے بٹھلایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بچہ مر گیا اس شخص نے جلسہ میں حاضری چھوڑ دی اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا نبیؐ نے اس کو نہیں دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا نبیؐ اس شخص کا چھوٹا بچہ جس کو کہ آپ نے دیکھا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے آنحضرتؐ نے یہ بات سن کر اس شخص سے ملاقات کی اور اس کے بچہ کی خیریت دریافت فرمائی اس شخص نے جواب دیا کہ وہ بچہ تو مر چکا ہے۔ آپ نے اس کی تعزیت فرمائی اور اس کی وفات پر اظہار افسوس فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے شخص تجھ کو کونسی بات پسند ہے کہ تو تمام زندگی اس سے

اِلاَّ وَجَدْتَّهٗ قَدْسَبَقَكَ اِلَيْهِ يَفْتَحُهٗ لَكَ قَالَ نَبِيَّ اللّٰهِ بَلْ يَسْبِقُنِيْ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِيْ لَهُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَذَاكَ لَكَ۔

نفع حاصل کرتا یا یہ کہ تو جس وقت تک قیامت کے دن جنت کے کسی دروازہ پر جائے گا اس کو اپنے سے پہلے وہاں پائے گا اور وہ تیرے واسطے دروازہ کھولے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ یہ بات کہ وہ شخص جنت کے دروازہ پر مجھ سے پہلے ہی پہنچ جائے اور میرے واسطے دروازہ کھولے۔ مجھ کو زیادہ محبوب ہے اس کے زیادہ رہنے سے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے واسطے یہی ہوگا۔

بَابُ ۱۱۴۷ نَوْعٌ اٰخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی تعزیت

۲۰۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهٗ صَكَّهٗ فَفَقَا عَيْنَهٗ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَّا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ وَ قُلْ لَّهٗ يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهٗ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَیْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّدْنِيَهٗ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ تَحْتَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ۔

۲۰۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے جس وقت وہ ان کے پاس پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتہ کی آنکھ پھوٹ گئی اور وہ پرودگار کے پاس گئے اور عرض کیا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھ کو ایک ایسے بندہ کے پاس بھیجا جو کہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ اللہ عزوجل نے فرشتہ کی آنکھ درست فرما دی اور فرمایا اس بندہ کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پشت پر رکھے کہ جس قدر بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے انہیں ہر سال کے بدلے ایک سال کی عمر عطا کر دی جائے گی۔ چنانچہ موت کا فرشتہ حاضر ہوا اور اس نے اس طرح سے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر تو مجھ کو موت آنا اور مجھے مر جانا بہتر ہے اور دُعا فرمائی: اے اللہ! مجھ کو پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے پتھر کی مار کے برابر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو اُن کی قبر کی نشاندہی (راہبری) کرتا جو کہ لال رنگ کے ٹیلے کے نیچے ہے۔